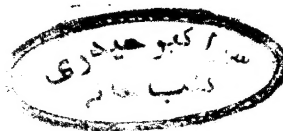


3
2
1

عقدہ اکادمی و کتاب خانہ

الکتاب خانہ	ذَٰلِكَ هَدَىٰ اللَّهُ يَهْدِي بِمَنْزِلَتِهِ	الکتاب خانہ
الکتاب خانہ	الجمہور کے کتاب مقصد سے ستطاب الہام انتساب سویتا یسوع الہام	
الکتاب خانہ	نسخہ اعجاز چون حی فلک آسم	الکتاب خانہ
الکتاب خانہ	المُسْتَعْرِضُ بِاعْجَازِ عِيسَى	الکتاب خانہ
الکتاب خانہ	عبد عتیق و جید نقض عنون	الکتاب خانہ
الکتاب خانہ	الْمَلَقَبُ بِصَقْلٍ كَرِيفٍ	الکتاب خانہ
الکتاب خانہ	سال شروع و تکرار حضرت	الکتاب خانہ
الکتاب خانہ	تصنیف جناب مولوی حمزہ صاحب کے انوی باہتمام بندہ محمد امیر خان غفر	
الکتاب خانہ	در مطبع نعمیہ واقعہ چھالی بیگم کلاں لاہور	



فہرست

صفحہ ۸	بقدرہ اسمین بین فصلین بین	۲۵
	فصل اول عہد عتیق کی کتابوں اور	
	اونکے مصنفونکے بیان میں	
۱۸	اسبات کا بیان کہ کتب عہد عتیق دو قسم ہیں	۲۹
	بیان قسم اول کا	
	بیان قسم دوم کا	
۱۹	فصل دوسری عہد جدید کی کتابوں کی بیان میں	
	اسبات کا بیان کہ کتب عہد جدید بھی دو قسم کی ہیں	
	بیان قسم اول کا	
	بیان قسم دوم کا	
۲۸	کونسل نانٹیل کا ذکر	۸۷
۳۳	کونسل بوداپیہ کا ذکر	
	کونسل کارٹیج کا ذکر	
	کونسل ٹرہوا اور کونسل فلارنس کا ذکر	
	اسبات کا بیان کہ پروٹسٹنٹ لوگوں نے	
	کئی کتابیں جو کئی سو برس تک وجہ تسلیم	
	رہیں اور جنہیں کونسل کارٹیج نے قانونی قرار	
	دیا تھا انکا رد	
۳۵	فصل تیسری اون نوخرامیوں کے بیان میں جنکے	
	سبب کتب قدسین تخریف ہونا ہیں	
۳۷	اسبات کا بیان کہ عبرانی نسخہ کوئی سوین صدیک پہلے کا ہے	
۳۷	نسخہ کوڈکس لاڈیا فوس کا بیان	۱۰۵
	مقصد اول حضرت موسیٰ کی پانچ کتابوں کے	
	بیان میں اور اسمین چار فصلیں ہیں	
	فصل اول اس بیان میں ہے کہ سو گیارہ پانچ	
	کتابوں کے اور پہلی کتاب میں حضرت موسیٰ کی طرف سے	
	فصل دوسری اس بیان میں کہ پہلے پانچ کتابیں ہیں	
	حضرت موسیٰ کی سب تصنیف نہیں ہیں	
	فصل تیسری میں نسخہ عبرانی و سامری و یونانی کا	
	فرق بتلایا گیا ہے	
	فصل چوتھی میں حضرت موسیٰ کی پانچ کتابوں کی	
	روایات غلط کا بیان ہے	
	مقصد دوسرا عہد عتیق کی باقی کتابوں کے بیان میں	
	اور اسمین بھی چار فصلیں ہیں	
	پہلی فصل میں اون کتابوں کا ذکر ہے جنکو ملکی	
	اب گم کر بیٹھے ہیں	
	دوسری فصل میں اون کتابوں کا ذکر ہے جو	
	اون صدقوں کی نہیں ہو سکتی ہیں جنکی طرف سنسود	
	ہیں اور اوسیدہ اون فقرات کا بیان جنہیں اہل کتاب	
	بھی بنا چاری الحاق بتلا سیتے ہیں	
	تیسری فصل میں عبری و یونانی و لاطینی کافر	
	ظاہر کیا گیا ہے	

۲۵۹	دوسری فصل میں عہد جدید کے الحاق کا بیان	چوتھی فصل میں ان کتابوں کی روایات کی
۲۷۸	تول ہارن صاحب کے دین داروں کی تحریف کی بات	غلطی اور اختلاف کا بیان ہے
۲۷۹	تیسری فصل میں روایتوں کی غلطی اور تحریف کا بیان	کتاب مقدس پر ملحدوں کے چند اعتراض
۳۱۸	چوتھی فصل میں تین امر و کتاب بیان	صاحب کسی ہو مولا حضرت عیسیٰ و حضرت یحییٰ
۳۱۸	۱۸۷	پر بہتان
۳۱۸	۱۸۸	جو اناسوٹھ کوٹ کا حال چاہیے تین حضرت
۳۲۱	۱۸۸	مسیح حاملہ بتلائی تھی
۳۲۷	۱۸۹	خدا کی بہت بازی کے لوہے پر اعتراض
	۱۹۰	خدا کے جھوٹ بولنے اور پچھتاہٹ پر اعتراض
۳۴۲	۱۹۱	یہاں اعتراض کہ خدا کا جھوٹ بولنے اور
	۱۹۱	ہمسائی کی حق تلفی کا حکم کیا
۳۵۱	۱۹۳	خدا کی اور صفات پر اعتراض
۳۵۷	۲۱۴	تنبیہ میں اون باتوں کا ذکر ہے جو مقدسوں
	۲۲۱	دونوں مقصد کے ملاحظہ سے ہوتی ہیں
۳۷۵	۲۲۱	ترجمہ پٹوا جٹ کا بیان
	۲۲۹	ایکوللا اور تہو روشن اور سمیکس کے یونانی ترجمہ
۳۸۲	۲۳۰	اریجن کی تصحیح اور کتابیک پلا کا حال
۳۸۵	۲۳۱	نسخہ کوڈکس و اٹلیکا نوس کا ذکر
	۲۳۲	نسخہ کوڈکس الکسندریا نوس کا حال
۳۹۷	۲۳۸	اریجن کا حال
	۲۴۱	یولوس دلوئر کے قول اور اس کی معنی
۴۰۰		تیسرا مقصد عہد جدید میں نبی کی بار فصل میں
۴۰۹	۲۴۶	فصل اول میں ان کتابوں کے بیان میں جو ان صدیقین
		انجیل و نامہ وغیرہ کے مشہور ہیں

۵۲۰	جواب اون اعتراضوں کا جواب دینا	۴۱۰	حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عثمان کے فضائل کی کتاب
۵۲۱	صاحب استفسار پر کے بین	۴۲۱	کتاب ایسیہ اصحابنا شہ کی شانیں ائمہ اہل بیت کی شانیں
۵۲۲	دیر یوسن ٹنگ یعنی اختلاف عبارت	۴۲۲	علامہ امیر کے اقوال در باب ایک کہ قرآن شریف میں
۵۲۳	اسباب کا بیان	۴۲۳	نقصان نہیں آیا
۵۲۴	دینداروں کی قصدی تحریف	۴۲۴	اختلاف قراءت کا ذکر
۵۲۵	اور اصلاح کا ذکر	۴۲۵	عہد جدید میں صرف تین سو چوبیس نسخے ملائے
۵۲۶	جہاد کی بابت گفتگو	۴۲۶	ڈیڑھ لاکھ اختلاف عبارت تک اور اب یہی
۵۲۷	سخ کا بیان	۴۲۷	بہتیرے باقی ہیں جو نہیں ملائے گئے
۵۲۸	خاتمہ میں مجل تاریخ دین عیسوی کے پیدائش	۴۲۸	کتبہ قدرت کے چند پرانے نسخہ کا حال
۵۲۹	دین کی ہیبرودی کے لئے جھوٹ بونا	۴۲۹	اون اختلافات عبارت کا ذکر جسے سال میں
۵۳۰	دوسری صدی میں پسندیدہ ہو گیا تھا	۴۳۰	نسخہ کو دس افری یعنی پارس کے نسخہ کا حال
۵۳۱	تیسری صدی کا حال	۴۳۱	کلیسوں کے خطوط اور اسکے حوالوں کا ذکر
۵۳۲	پوچھون کا حال	۴۳۲	ایک نیا نسخہ کے خطوط کا ذکر
۵۳۳	دین عیسوی کی اصلاح کا ذکر شیطان	۴۳۳	ڈیوینٹینس شپ افکوزیتہ کا قول تحریف کی بابت
۵۳۴	کے مشورہ سے	۴۳۴	حضرت عمرؓ کے طعن کا جواب بابت جملانے
۵۳۵	الحاد کا ذکر	۴۳۵	ازب خانہ اسکندر یہ کے
۵۳۶	انحضرت کے اخلاق کی گواہی اسپان میں	۴۳۶	بیان اسکا کہ عہد عتیق میں حضرت عیسیٰ کی
۵۳۷	قول سے	۴۳۷	سب سے کوئی پیشین گوئی نہیں ہے
۵۳۸	حضرت عیسیٰ کی پیشین گوئی انحضرت کی بابت	۴۳۸	ذکر اسکا کہ جس پیشین گوئی کو یونکو یاد درج ہے
۵۳۹		۴۳۹	حضرت عیسیٰ کی بابت سمجھ کر پیش کرتے ہیں
۵۴۰		۴۴۰	اون میں سے ایک کوئی خوف ہو گئیں
۵۴۱		۴۴۱	حضرت عیسیٰ سے اور خوار ہو گئی گواہی عتیق
۵۴۲		۴۴۲	کے غیر حرف ہونے کی سند نہیں ہو سکتی

فہرست علماء یہود و عیسائی کی جن کا اس کتاب میں نام آیا ہے

[illegible]

برکت ۵۶۳

بریت (ڈاکٹر) ۲۵۰

بل ۴۰۲

پیل ۵۶۸ پوئی پستہ ۱۰۶

پاکٹ (بشپ) ۱۰

پاکٹ ٹنگ ۲۳

پین پینس ۲۱ و ۲۰

پیم فلس ۲۲ وغیرہ

پوئی کارپ ۳۲۵

پوئی پین ۲۴ و ۲۱

پوئی پینس ۲۳

پوئی پین ۳۲ پوئی ۵۱۶

پوئی پینس ۲۴ پوئی پینس ۳۸۷

پوئی پینس ۵۷

پوئی پینس ۲۶۶

پوئی پینس ۱۷

پوئی پینس ۱۶

پوئی پینس ۱۶

پوئی پینس ۲۲۵ و ۹

پوئی پینس ۲۱۶

پوئی پینس ۱۷۰

پوئی پینس ۳۹

پوئی پینس ۲۳

پوئی پینس ۲۳۱

پوئی پینس ۲۳۱ و ۱۰ وغیرہ

پوئی پینس ۳۷۶

پوئی پینس

ج

جارج ڈوئی اور پوئی پینس ۲۳۱

جارجی ۱۷ جونس ۳۸

جارجی ۹ جوئی ۳۳۷

جارجی ۱۳ و ۱۱ وغیرہ

جسٹین

جسٹین ۲۶۶

د

ڈوئی پین ۳۱۷

ڈوئی پین ۳۸۷

ڈوئی پین ۲۲۸

ڈوئی پین ۳۰

ڈوئی پین ۲۳۱ و ۱۰

ڈوئی پین ۲۳۱ و ۱۰

ڈوئی پین ۲۳۱ و ۱۰

ڈوئی پین ۵۷

ڈوئی پین ۵۹۳

رائڈ الف (آرچیکین) ۵۱۰

ریجر ڈمینٹ ڈوئی ۲۳ و ۱۰ وغیرہ

ریٹ مائی ڈیز ۱۱

ریٹ مائی ۱۷ وغیرہ

راجرس ۳۲ و ۳۳

روزی ۳۱

روزی ملر ۱۹ و ۱۰ وغیرہ

ریو ۲۰

ریڈ ۳۷۹

ز

زویکس ۳۳۷

زویکس ۳۳۸

س

سٹان جیک ۲۶۷

سٹان ۲۳

سٹان ۲۹

سٹان ۲۳ وغیرہ

سٹان ۵ سٹان ۲۳

سٹان ۲۲۵ و ۹

سٹان ۳۷۷

سٹان ۱۶۱

سینکس ۱۲

سینکس ۳۷

سینکس ۱۲۸

سینکس ۲۲۶

سینکس
ش

سینکس ۲۲

سینکس ۲۲

سینکس ۲۳۲

سینکس ۲۸

سینکس ۲۷۳

ط

طاس نیون ۶۹

فانو ۲۲۳

فلک ۳۲۷

فردیشی ۳۷۱

ک

کارڈیل ۲۹۹

کارڈیل ۲۲

کارڈیل ۱۰۵

کامٹ ۱۲ و ۱۳ وغیرہ

کامٹیلو ۱۷ وغیرہ

کانون ۱۰ وغیرہ

کاسین ۲۳

کارلائل ۳۷۹

کارت (پیش) ککرم ۳۷۷

کیر ۲۸

کیس ۲۹

کوچر ۲۷۳

ککری کاٹ ڈاکٹر ۱۶، ۱۹، ۲۵، ۲۷

ککری ڈاکٹر ۲۳

ککری ڈاکٹر ۲۳

ککری ۲۳۷

ککری ۶۶

ککری ۳۲

ککری ۳۸۱

ککری ۳۷۱

ککری ۲۳

ککری ۲۲

ککری ۲۶

ککری ۲۹

ککری ۲۲۵

ککری ۳۷

ککری ۲۷۷

ککری ۲۳۲

ککری ۲۶۷

ککری ۹۵

ککری ۲۱

ککری ۲۵

ککری ۲۷

ککری ۳۳۹

ککری ۱۲

ککری ۱۶

ککری ۱۸

ککری ۳۳

ککری ۲۶۶

ککری ۲۶۶

ککری ۲۳۳

ککری ۱۲

ککری ۲۳

ککری ۲۲

ککری ۲۶

۲۶
 لیو ۳۶
 مولیٰ ۱۷
 مورس ۳۷
 مولینس ۳۷
 مید ۳۱۶
 میکالیس ۱۲ و غیره
 میوز صاحب ۵۸۱ و غیره
 موسیم
 میکانیک ۵۶۹

۴

نویس ۲۴۳
نویس ۲۳۸
نویس (آبجیہ) ۱۴۱ وغیرہ

9

واندازہ ہوتے ہیں

وایضا ۲۱۸

وایستاد و در پیشگاهش

وَأَسِئَلُ ۱۰ وَغَيْرَهُ

ویرجی ۱۷، آل واکس ۱۲۳۱

۲۱۵

وَأَرْزُقْهُ مِمَّا رَزَقْنَاهُ غَيْرَ خَبِيرٍ

وَمِنْهُمْ ١٦
وَمِنْهُمْ كَاهِنٌ ٢٢٩
وَمِنْهُمْ ٢٣٢
وَلَقَدْ نَسِئَ ٢٤٣
وَمِنْهُمْ ٢٨٤
وَلَيْسَ ذَاكَ ٢٨٥
وَأَرْلَيْنِ ١٢٨
وَاللَّيْلِ نَسِئَ ٢٣
وَالْأَرْضِ كَثُرَ ٢٣٣
وَمِنْهُمْ ١٥

وَيْشِيَا ١٥

دینی (ڈاکٹر) ۵۶۸

وکیف ۱۹۹

وَنَسِيَ كَمَارُوتُنْ ۝ ۹۱

آرژنہ وغیرہ ملے ۳۷

میت یونیٹس ۲۹

آسینی نون ۳۷۸

پیش از این ۲۴۱

۲۷۳

بولیوں ۱۵۱۵ء میں

پنہری و شکارٹ ۲۷ وغیرہ

میں

میوٹ ۱۸۵۹ وغیرہ
 ہارڈو ۱۰۶
 سو بیگنٹ ۸۴
 ماروز ۲۳
 بیمنڈ ۲۳
 رینیلز ۱۹۱۲
 ٹامپسن (شپ) ۵۶۴
 آل (شپ) ۵۶۹
 میوٹ ۵۹۴
 ہارکس ۵۴۶

5

یوحانی در ماتیئوس ۲۴۸

یونیورسٹی میں صفحہ ۹۰۴

یوسف ۱۷۰۴

پیشینہ ۱۳

یوشید و نو ہے کما سن فہست

من اکثر انگریزی بولی کے مخجکا

حافظ کیساتے

نیکم اور مولی کا فقط

اور پھر دن و رات بون و شہر دن
و بد عین و فر فو کے نام چہوڑ
دے گئے ہیں

بخوبی ظاہر ہو جاوے اب کئی امر واجب الاظہار ہیں اول یہ کہ تحریف
 کہتے ہیں بات کے بدل ڈالنے کو اور یہ بدل ڈالنا خواہ باعتبار معنی کے
 ہو اور اسکو تحریف معنوی کہتے ہیں خواہ باعتبار لفظوں کے اور اسکو
 تحریف لفظی کہتے ہیں یہ تحریف لفظی خواہ اسطرح پر ہو کہ ایک لفظ کو
 دوسرے لفظ کے موضع میں رکھ دین خواہ اسطرح پر کہ کسی لفظ کو
 اپنی طرف سے بڑا دین یا کٹا دین اور جب معنی تحریف کے معلوم ہو گئے
 تو جاننا چاہیے کہ ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ بلاشبہ کتا بون عہد عتیق و جدید
 تحریف معنوی اور لفظی دونوں ظہور میں آئیں ہیں لیکن جو تحریف معنوی
 میں بایں عیسائیوں اور اہل اسلام کے نزاع نہیں تو اس سالہ میں اثبات
 اسکا کیا جا گا اور تحریف لفظی جو متنازع فیہ ہے اثبات اسکا تین مقصد
 اس رسالہ میں ہو گا اور بازا سالہ اسی سے گفتگو اوگی گو بالتبع دور امکا ہی
 ذکر آ جاوے اور انشاء اللہ علماء محققین عیسائی مذہب کے اقرار سے بخوبی پتا
 ہو جا گا کہ ان کتب کے بعض جہاں بعض لفظ بعض لفظ سے بدلا گیا اور
 بعض جالفظ یا جملہ بڑا یا گما اور بعض جابے لفظ یا جملہ اڑا یا گیا ہے
 اور اسیکو ہم تحریف و ن کتب کی کہتے ہیں خواہ اسکو عیسائی لوگ
 کہیں کہ شرارت نے دیا توں سے قصد اکھور میں آئی خواہ بسبب غفوت
 ہوئے تو اتر لفظی کے غلطی کا توں یا وہم اصلاح دینے والوں کی طرف

نقد ترجمہ ہندوستان کے ادبیات

نسبت کریں کیونکہ ہمارے دعویٰ میں سب قسموں کا تحریف لفظی میں
 مراد عام ہے کہ قصداً واقع ہوا بغیر قصد کے دوئم یہ کہ جو کچھ اس سالہ
 میں منقول ہو گا وہ کتابوں معتبر فرقہ پروٹسٹنٹ اور رومن کاتھولک
 مثل تاریخ یوٹینی پیس اور تفسیر ہارن جو ۱۸۲۲ء میں لندن میں چھپی
 اور تفسیر ہنری اور ایٹکات جوں لندن میں چھپی ہے اور تفسیر لازرو
 جو ۱۸۲۷ء میں لندن میں چھپی ہے اور دس جلدوں میں ہے اور تفسیر جانج
 ڈوای اور ریچرڈ مینٹ جو ۱۸۴۸ء میں لندن میں چھپی ہے وغیرہ کے
 منقول ہو گا لیکن بسبب فرق محاورہ زبان اردو اور انگریزی کے نقل
 بطور حاصل مضمون کے عمل میں آویگی نہ بطور ترجمہ لفظی کے سیوئم
 یہ کہ ترجمہ دسٹون کتب مقدسہ کا اور ترجموں سے نقل کرینگے جنکو
 پادریوں فرقہ پروٹسٹنٹ نے کیا ہے اور وہ نقل بقدر حاجت کے
 کبھی فقط اردو ترجمہ سے اور کبھی اردو اور فارسی اور کبھی اردو اور
 فارسی اور عربی سے عمل میں آویگی اور بعض جا بنظر زیادتی ضرورت کے حالہ
 ترجموں انگریز کا بھی یا مانگا اسلئے عادت حضرت پروٹسٹنٹوں کی ہے
 کہ جب کسی موضع میں ترجمہ ان کے قول کے مخالف پڑے فرماتے
 ہیں کہ ترجمہ غلطی کی گودہ مترجم ہی انہیں کے فرقہ کا تھا اور جب ہمت
 ترجمے مختلف متوجہ کیے ہوں تو شاید ایسا درست نہ کہوں گے اور صورت

ارشاد میں طرفتانی کو بھی گنجائش ہوگی چہاں یہ کہ جو ترجمے اردو اور
 فارسی بدیتے رہتے ہیں تو اس لئے ہر سالہ میں جن ترجموں سے
 نقل ہوگی ان کو یہاں لکھ دیتے ہیں ایک ترجمہ اردو پانچ کتابوں موسیٰ علیہ
 السلام کا جو ۱۸۷۲ء میں شیورام پور کے چہا پہ خانہ میں چہا سے اور
 ایک اور ترجمہ اردو کا جو تمام کتابوں عہد عتیق کا دو جلد میں کلکتہ میں
 چہا سے منجملہ جلد اول پیدائش سے استیتر تک ۱۸۷۲ء میں اور جلد
 دوسری کتاب ایوب سے ملاکیا تک ۱۸۷۳ء میں اور ایک ترجمہ
 فارسیہ تمام عہد عتیق کا چار جلد و نین منجملہ جلد اول پیدائش سے
 استیتر تک جو ۱۸۷۹ء میں بلکہ لندن میں اور تین جلدیں ۱۸۷۸ء
 میں کلکتہ میں چہا میں اور ایک اور ترجمہ فارسیہ تمام عہد عتیق کا دو جلد
 جو ۱۸۷۵ء مطابق ۱۲۶۲ھ ہجری میں بلکہ ادون بونع (یعنی عدن) میں چہا
 اور ایک ترجمہ عربیہ عہد عتیق اور جدید کا جو ۱۸۷۳ء میں ایک جلد میں
 انڈرلندن میں چہا سے اور ترجمے اردو عہد جدید کے منطبعہ ۱۸۷۹ء
 اور ۱۸۷۱ء اور ۱۸۷۲ء اور ۱۸۷۳ء جو کلکتہ میں چہا میں اور ترجمہ فارسیہ
 عہد جدید کا جو ۱۸۷۲ء میں کلکتہ میں چہا سے اور پروٹسٹون کے ترجمے
 انگریزی مہری منطبعہ ۱۸۷۹ء اور ۱۸۷۳ء اور ۱۸۷۴ء اور ۱۸۷۶ء کے اور
 رومن کاتاک کا ترجمہ انگریزی جو ۱۸۷۰ء میں بلکہ ڈبلن میں چہا سے

پہلے کہ بعض جا اس سالہ میں محمدؐ کی کتابوں سے بھی نقل آئیگی اس سے
کوئی لون نہ سمجھے کہ ہم خدا نخواستہ محمدؐ دن کو اچھایا اونکے کلام کو
سند سمجھتے ہیں یا اونکی تحریر ہکو پسند آتی ہے حاشا وکلا بلکہ ہمارے
نزدیک دیے سب مردود اور کافر میں اور کلام اونکے محض کفر و قابل
نفرت کے ہیں اور بلاشبہ ہم دشمن موسیٰ اور عیسیٰ اور انبیاء علیہم السلام
براہر دشمن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گتے ہیں اور یہ بات تو ایک طرف ہے
مذہب کے ضروریات سے یہ بلکہ وہ نقل محض ایسی ہے کہ مسلمانوں
معلوم ہو جاوے کہ جو طعن کہ فرقہ پرڈٹنٹ لون نے بنسبت
قرآن یا حدیث یا حضرت خاتم النبیینؐ کے آج تک کئے ہیں وہ سب غلط
اون طعنوں کے جو محمدؐ دن نے بنسبت توریت اور انجیل اور کتب انبیاء
اور عیسیٰ اور موسیٰ اور انبیاء علیہم السلام کے کئے ہیں کچھ بھی نہیں بلکہ
حقیقتہً اس فرقہ والوں نے ایسے دہائیے اعتراض کرنے انہیں
محمدؐ دن سے سیکے ہیں اور بعض جا انہیں کے اعتراض کو لے لیا ہے
جیسا کہ یہ بات بخوبی ادھر واضح ہے جسے محمدؐ کی کتابوں کو لکھنا
مثل تصنیفات اسپا ہی نوزا اور کتاب توبہ سند جسکا نام آمین ہے اور
میں چاہی ہے اور چہرہ سائے فہم کے جو ۲۷۹ء تک
چھپے ہیں اور کتاب مؤزل فلاسفر جو ۲۷۴ء میں چھپے ہے اور کتاب

جو شے امین چہی ہے اور کتاب اگر کتبہ موجود ۱۳۱۵ امین لندن میں چہی
 اور کتاب کے مس کچھ اور کتاب چہی ہو آن و ٹیلڈ یعنی ہواہ کی نقاب اور ٹھانی
 گئی) جو شے امین لندن میں چہی ہے اور کتاب جو نجر حبس کا ترجمہ جان سٹون
 کیا اور وہ ۱۸۱۹ امین لندن میں چہی اور کتاب کلارک جو شے امین لندن میں
 چہی ہے اور کتاب ڈیوٹ جو شے امین بوسٹن میں چہی ہے اور کتاب
 اور کتاب سٹراس جو شے امین لندن میں چہی ہے اور کتاب پانکر جو شے امین لندن میں
 چہی ہے اور کتاب پھلپ اور کتاب ڈیوٹ بولنگ پڑوک اور کتاب تارن جبر منی زبان
 میں چہی ہے اور کتاب الیوٹ اور تصنیفات الیوٹ اور تصنیفات سوو تصنیفات الفری اور کتاب
 رینس ریفرت اور کتاب سمتہ اور کتاب من فیئرسن اوف فیتہ اور اور جو تفصیل انکی
 موجب طو الس ہے اور اکثر کے نام کی فرد تفصیل آخر کتاب پارک میں لگی
 ہوئی ہے اور اس قسم کی اکثر کتابیں مطبع چاپ میں کے اندر لندن میں چہی ہیں
 اور چہی جاتے ہیں اور الحادنی پرلی درجہ کالج من میں اور کثرت سے ولس
 میں سر اوٹھا کہا ہے اور لندن میں ہی کثرت اس فرقہ کی روز بروز ہوتی
 جاتی ہے جیسا انشاء اللہ آخر میں کچھ حال اسکا مرقوم ہوگا اور اس سال
 ایک مقدمہ اور تین مقصد اور ایک خاتمہ ہے اور نام اسکا عجیب و غریب
 کہا گیا اللہ تعالیٰ موافق نام اسکی اسکو کریے اور خاتمہ اسکے مولف کا
 بغیر فرما کے اسکو قریب جو رحمت اپنے میں کچھ اور شمس الخوصنام

اس سالہ کا ۱۲۱۱ھ بیکارہ دو سو ستتر بج پین لہور میں آیا مقدمہ
اور اس میں تین فصلیں ہیں پہلی فصل اس امر کے بیان میں کہ عہد عتیق
کتابوں اور ان کے مصنفوں کا کیا کیا نام ہے اور بیان کچھ حال بعض
اون کتب میں عہد عتیق کی دو قسم کی کتابیں ہیں ایک دیہ جو پور
مسیحی سلف کے انکی صداقت تسلیم کرتے تھے دوسری جو ان میں
اختلاف تھا قسم اول کی اٹھیس کتابیں ہیں کتاب پیدائش
۲ کتاب خروج ۳ کتاب اجمار ۴ کتاب گنتی ۵ کتاب استثناء ۶
کتاب یوشع ۷ کتاب القضاۃ ۸ کتاب راعوث ۹ کتاب ابل
سموئل کتاب دوم سموئل کتاب اول سلاطین ۱۰ کتاب دوم
سلاطین ۱۱ کتاب اول اخبار الایام ۱۲ کتاب دوم اخبار الایام
۱۳ کتاب اول عنما ۱۴ کتاب دوم عزرا کہ اسکو کتاب نخبیا ہی کہتے ہیں
۱۵ کتاب ایوب ۱۶ زبور داؤد ۱۷ امثال سلیمان ۱۸ کتاب جامعہ
۱۹ نشید الانشاد ۲۰ کتاب اشعیا ۲۱ کتاب یرمیا ۲۲ مرثی پر سیا
۲۳ کتاب حزقیل ۲۴ کتاب انیا ۲۵ کتاب ہوشع ۲۶ کتاب یسئیل
۲۷ کتاب عاموس ۲۸ کتاب عویدا ۲۹ کتاب یونان ۳۰ کتاب میخا
۳۱ کتاب ناحم ۳۲ کتاب جقوق ۳۳ کتاب صفوینا ۳۴ کتاب حزقی
۳۵ کتاب زکریا ۳۶ کتاب ملاخیا اور ان کتابوں کو یہودی لوگ پہلی کتاب

بیان کتابوں میں اصول اعتدال

نزدادند
عقودت و بیعت
کجاست
شع او در میان
مردم سوا
یا بیخ و بن
مردم را
افغان
او در
کوهستان

اور کتاب پیدایش ہے استثنائک پانچون کتابون کو تصنیف موسیٰ
 علیہ السلام کی کہتے ہیں اس طرح پر کہ یونہی پیش اور بعض اور محققین
 جو بعد اسکے ہوئی کہتے ہیں کہ کتاب پیدایش کو موسیٰ علیہ السلام نے
 میں لکھا جب کہ میں میں اپنے خسر کے کہہ کر بیان چرائے تھے اور یہود و
 کہتا ہے کہ بعد نکال لایا بنی اسرائیل کے مصر سے اور رب موسیٰ
 بن نکلان کہتا ہے کہ جب چالیس دن رات تک موسیٰ علیہ السلام ہمارے
 رہے تھے اور وقت خدائے سب مضمون اس کتاب کا اور کفر و مایہاتہ
 اور بعد نزول پہاڑ کے اوہون نے اس کتاب کو لکھا اور یہ قول مختار
 بعض علماء یہود کا ہے اور قول دوسرا مختار جہو متاخرین کا ہے اور اول
 موافق لازم آتا ہے کہ یہ کتاب الحام کے موافق مرقوم نہ ہو اور کتاب
 خرد و حقائق مضمون یوں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بعد پلے الوح اور
 تیار ہونے صندوق کے لکھی ہے اور کتاب گنتی کے حقیق یہ گمان ہے
 کہ یہ میدان مواب میں لکھی گئی جیسا کہ درس تیسرے میں باب چہستون
 اس کتاب سے سمجھا جاتا ہے اور کتاب استثنائک کے حقیق یہ گمان ہے
 کہ یہ ہی میدان مواب میں تھوڑے دنوں پہلے موت موسیٰ علیہ السلام
 لکھی گئی جیسا طائیے درس ۵ باب ۱ سے ساتھ درس ۱۳ باب ۱۳ اس کتاب
 بوجھا جاتا ہے اور کتاب یوشع کی جز ہاڈ اور ڈیوڈیتی اور ہیوٹ

۱۔ کتاب پیدایش
 ۲۔ کتاب استثنائک
 ۳۔ کتاب یوشع
 ۴۔ کتاب جز ہاڈ
 ۵۔ کتاب ڈیوڈیتی
 ۶۔ کتاب ہیوٹ
 ۷۔ کتاب مواب
 ۸۔ کتاب گنتی
 ۹۔ کتاب صدف
 ۱۰۔ کتاب اسرار
 ۱۱۔ کتاب اسرار
 ۱۲۔ کتاب اسرار
 ۱۳۔ کتاب اسرار
 ۱۴۔ کتاب اسرار
 ۱۵۔ کتاب اسرار
 ۱۶۔ کتاب اسرار
 ۱۷۔ کتاب اسرار
 ۱۸۔ کتاب اسرار
 ۱۹۔ کتاب اسرار
 ۲۰۔ کتاب اسرار

اور کتاب اول صموئیل میں چوبیس باب تصنیف صموئیل علیہ السلام کی
 اور باقی باب اس کتاب کے اور ساری کتاب دوسری صموئیل کی
 تصنیف گاڈ اور نتھان کی کہتے ہیں مگر یہ معلوم نہیں کہ گاڈ کی تصنیف کس قدر
 اور نتھان کی کس قدر ہے اور کتاب اول اور دوم سلاطین میں بھی بڑا اختلاف
 بعض کہتے ہیں کہ داؤد اور سلیمان اور حزقیانے آپ ہی اپنی اپنی سلطنت کا
 حال لکھا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کو گاڈ اور نتھان اور اشعیا اور
 یرمیا اور اورینمردون نے جو سلطنت اسرائیل اور یہود ایک وقت میں
 تھے لکھا ہے اور کتاب اول اور دوم اخبار الایام کو عبری لوگ تصنیف
 عزرا کی بتلاتے ہیں کہ انہوں نے بعد مائسی کے قید بابل سے بدوختی
 اور ذکر کیا علیہما السلام کے لکھی ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ مصنف کا
 وہی ہے جو مصنف کتابوں سلاطین کا ہے اور کتاب مکیہ کو
 اتھانیسیس اور اپینی نینس اور کیریزانسٹم وغیرہم تصنیف عزرا کی اور بعض
 تصنیف مکیہ کی بتلاتے ہیں اور قول دوسرے مختار سے مگر وہ سب کتاب
 اس مختار کی موافق ہی تصنیف مکیہ کی نہیں ہو سکتی جیسا انشاء اللہ
 فصل دوسرے مقصود میں ذکر اسکا آتا ہے اور کتاب ایٹوب کا حال تو
 بہت ہی افسوس کے والا اسی بات میں اختلاف ہے کہ ایوب کوئی شخص تھا
 یا محض اسم فرضی ہے رایت مہانی ڈیوڈ جو بڑا عالم مشہور یہود کا ہے

۱۔ صموئیل
 ۲۔ صموئیل
 ۳۔ صموئیل
 ۴۔ صموئیل
 ۵۔ صموئیل
 ۶۔ صموئیل
 ۷۔ صموئیل
 ۸۔ صموئیل
 ۹۔ صموئیل
 ۱۰۔ صموئیل
 ۱۱۔ صموئیل
 ۱۲۔ صموئیل
 ۱۳۔ صموئیل
 ۱۴۔ صموئیل
 ۱۵۔ صموئیل
 ۱۶۔ صموئیل
 ۱۷۔ صموئیل
 ۱۸۔ صموئیل
 ۱۹۔ صموئیل
 ۲۰۔ صموئیل
 ۲۱۔ صموئیل
 ۲۲۔ صموئیل
 ۲۳۔ صموئیل
 ۲۴۔ صموئیل
 ۲۵۔ صموئیل
 ۲۶۔ صموئیل
 ۲۷۔ صموئیل
 ۲۸۔ صموئیل
 ۲۹۔ صموئیل
 ۳۰۔ صموئیل
 ۳۱۔ صموئیل
 ۳۲۔ صموئیل
 ۳۳۔ صموئیل
 ۳۴۔ صموئیل
 ۳۵۔ صموئیل
 ۳۶۔ صموئیل
 ۳۷۔ صموئیل
 ۳۸۔ صموئیل
 ۳۹۔ صموئیل
 ۴۰۔ صموئیل
 ۴۱۔ صموئیل
 ۴۲۔ صموئیل
 ۴۳۔ صموئیل
 ۴۴۔ صموئیل
 ۴۵۔ صموئیل
 ۴۶۔ صموئیل
 ۴۷۔ صموئیل
 ۴۸۔ صموئیل
 ۴۹۔ صموئیل
 ۵۰۔ صموئیل
 ۵۱۔ صموئیل
 ۵۲۔ صموئیل
 ۵۳۔ صموئیل
 ۵۴۔ صموئیل
 ۵۵۔ صموئیل
 ۵۶۔ صموئیل
 ۵۷۔ صموئیل
 ۵۸۔ صموئیل
 ۵۹۔ صموئیل
 ۶۰۔ صموئیل
 ۶۱۔ صموئیل
 ۶۲۔ صموئیل
 ۶۳۔ صموئیل
 ۶۴۔ صموئیل
 ۶۵۔ صموئیل
 ۶۶۔ صموئیل
 ۶۷۔ صموئیل
 ۶۸۔ صموئیل
 ۶۹۔ صموئیل
 ۷۰۔ صموئیل
 ۷۱۔ صموئیل
 ۷۲۔ صموئیل
 ۷۳۔ صموئیل
 ۷۴۔ صموئیل
 ۷۵۔ صموئیل
 ۷۶۔ صموئیل
 ۷۷۔ صموئیل
 ۷۸۔ صموئیل
 ۷۹۔ صموئیل
 ۸۰۔ صموئیل
 ۸۱۔ صموئیل
 ۸۲۔ صموئیل
 ۸۳۔ صموئیل
 ۸۴۔ صموئیل
 ۸۵۔ صموئیل
 ۸۶۔ صموئیل
 ۸۷۔ صموئیل
 ۸۸۔ صموئیل
 ۸۹۔ صموئیل
 ۹۰۔ صموئیل
 ۹۱۔ صموئیل
 ۹۲۔ صموئیل
 ۹۳۔ صموئیل
 ۹۴۔ صموئیل
 ۹۵۔ صموئیل
 ۹۶۔ صموئیل
 ۹۷۔ صموئیل
 ۹۸۔ صموئیل
 ۹۹۔ صموئیل
 ۱۰۰۔ صموئیل

اور یسوع مسیح اور میکالس اور سملرا اور یسٹ اسٹاک وغیرہم کہتے ہیں
 کہ ایوب محض ایک فرضی نام ہے اور کتاب اس کی محض ایک انسانہ
 اور جھوٹی کہانی ہے اور کامٹ اور وائنٹل وغیرہ کہتے ہیں کہ ایوب کوئی
 شخص تھا پھر ثانیہ مقررین وجود میں آنے کے زمانہ میں اختلاف ہے بعضی
 موسیٰ علیہ السلام اور بعضی بعد زمانہ یوشع علیہ السلام کے ہم عہد تھیں
 اور بعضی ہم عہد اہاسی دوس یا ارد شیر بادشاہ ایران کے اور بعضی
 ہم عہد سلیمان علیہ السلام کے اور بعضی ہم عہد یوحنا بن صلبی کے اور بعضی
 ہم عہد یعقوب علیہ السلام کے کہتے ہیں اور بعضی کہتے ہیں کہ اس زمانہ
 میں ہی جو پیشتر تشریف لائے ابو اہیم علیہ السلام کے یہ ملک کنعان میں
 گذر اہار صاحب کہتے ہیں کہ بلکاپن خیا لو کا دیل کافی ان کی لم زوری کی یہ
 پڑتا اس میں غلطی اس کی بس کا ذکر درس اول باب اول میں ہے
 کس ملک میں تھی اختلاف ہے یوحنا اور سیافہم اور کامٹ وغیرہم کہتے
 ہیں کہ زمین ریگستان علاقہ ملک عرب میں اور میکالس اور یوحنا
 مشق میں بتلاتے ہیں اور یسٹ لود اور ارج یسٹ حاجی اور اکثر
 ہیلز اور ڈاکٹر گوڈ اور بعض متاخرین کہتے ہیں کہ غوط نامہ ارد و میہ گاہ
 پیرا بعا صنف اس کتاب میں اختلاف ہے بعضی ایہو کو اور بعضی
 کو اور بعضی موسیٰ علیہ السلام کو اور بعضی سلیمان علیہ السلام کو

اور بعض اشعیا علیہ السلام کو کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ کوئی شخص
 منسا بادشاہ کی وقت میں تھا کہ نام اس کا معلوم نہیں اور بعض کہتے ہیں
 اور بعض عزرا کو کہتے ہیں اور ایجن کہتا ہے مصنف اس کا کوئی شخص اولاد
 ایہو سے ہے اور جو موسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں ہم ان میں اختلاف
 بعض متقدمین کے نزدیک حضرت موسیٰ نے ابتداء اس کو تصنیف کی
 عمر میں لکھا ہے اور ارجن کے نزدیک حضرت موسیٰ نے عمر میں لکھا
 ہے ترجمہ کیا ہے اس کتاب میں باعتبار تفصیل کے بائیس وجہ ہے
 اختلاف ہے شاید انہیں اختلاف کا لحاظ کر کے جناب کو تہر معلوم دین عیسوی
 جو پیشوائی فرقہ پر وٹ ٹٹ کے ہیں فرمایا ہو گا کہ وہ تو ایک کہانی ہے
 جیسا کہ وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ میں لکھتا ہے اور زبور داود
 حال ہی قریب کتاب ایوب کی ہے اولاً بڑا اختلاف اس کے مصنف
 قدامت ارجن اور کہنہ اسٹم اور اسٹائن اور اسٹروس اور یوٹھیس
 اور اور قدامت کہتے ہیں کہ ساری کتاب زبور تصنیف داود علیہ السلام
 کی ہے اور لو کہنے والے ہیں کہ یہ کتاب تیسری اور چوتھی اور یوٹھیس اور وارڈ
 اس امر کی منکر ہیں اور ہارڈ صاحب کہتا ہے کہ قول اول محض غلط ہے اور بعض
 مفسرین نے بعض زبورون کو کہا ہے کہ زمانہ مقابیس میں تصنیف ہوئی
 لیکن یہ راجح ضعیف ہے انتہی ملخصاً اور دوسرے فرقہ کے نزدیک زمانہ یسوی

رد صاحب باعتبار
 وجہ اور عام وجہ
 کیا اور کیا وجہ
 باعتبار زمانہ وجہ
 ازین وجہ ہے
 وجہ کا اور وجہ
 باعتبار تصنیف کی
 وجہ
 اس کے اور وجہ
 میں بعض وجہ
 وارڈ کے زمانہ وجہ
 وارڈ کے زمانہ وجہ
 اور اور زمانہ وجہ
 میں کیا وجہ
 میں کیا وجہ

ایسے ہیں کہ او کا مصنف معلوم نہیں اور باقی سے دس زبور نو می سے نکلے
 تصنیف موسیٰ علیہ السلام کی اور اکثر ذکور د اؤڈ علیہ السلام کی اور
 بارہ زبور اساف کی مگر چوتھوین اور ناسیوین زبور کو جو اساف
 طرف منسوب ہیں بعض نے انکار کیا ہے کہ وہ تصنیف اساف کی
 اور گیارہ زبور قورح کے تین بیٹوں کے اور اسجاہی بعضوں نے کہا
 کہ یہ گیارہ زبور تصنیف کسی اور کی ہیں کہ اس نے ان کے نام پر کر دیے ہیں
 اور اٹھاسیوان زبور تھان کی اور نواسیوان زبور اٹھان کی اور
 بہتوان اور ایک سو ستائیسوان سلیمان علیہ السلام کی اور تین زبور
 جدو تھن کی تصنیف ہیں اور بعض کسی اور کی پس زائد تیس زبور
 مصنف مجهول الحال اور بعض کا موسیٰ علیہ السلام اور بعض کا اؤڈ
 اور بعض کا سلیمان علیہ السلام اور بعض کا اساف اور بعض کا تھان اور
 بعض کا اٹھان اور بعض کا جدو تھن اور بعض کا تین بیٹے قورح کے اور
 اور اور نکلا اور گارٹ صاحب کہتے ہیں کہ زبور میں د اؤڈ کی
 تصنیف سے کل پینتالیس زبور ہیں اور بس باقی اور دن کی تصنیف ہیں
 اور علماء یہود کہتے ہیں کہ بی زبور تصنیف ان شخصوں کی ہیں آدم
 ابن اہنم موسیٰ اساف تھان جدو تھن تین بی
 قورح کے اور د اؤڈ نے سب زبور کو لیکر ایک جلد میں جمع کر دیا

تو داؤد فقط ایک جلد میں جمع کرنے والے ہیں نہ مصنف اور یہ قول ضعیف ہے
 چنانچہ صاحب کہتے ہیں کہ مختار علماء، متاخرین یہود اور تمام مفسرین
 عیسائیوں کا یہ ہے کہ یہ کتاب تصنیف ان شخصوں کی ہے موسیٰ داؤد
 سلیمان اساف ہمان اتھان جد و تھل بنین بیٹے قودح کے
 یہ بتایا اس میں اختلاف ہے کہ کس زمانہ میں ایک جلد میں جمع ہوئے
 ہیں بعض نے داؤد علیہ السلام میں اور بعض نے زمانہ حزقیال
 میں کہ با معین ملازمین اور دوست حزقیال کے تھے اور بعض نے مختلف
 زمانوں میں کہتے ہیں یہ بتانا اختلاف محکم نام اون ربودوں کے البامی
 یا غیر البامی کہ کسی غیر نبی نے نام اون ربور و نکا اپنی طرف سے رکھ دیا
 اور کتاب شمال سلیمان کو بعض تصنیف سلیمان علیہ السلام کی بتلائے
 ہیں مگر یہ تو غلط ہے اور اختلاف محاورہ اور تکرار فقر و نکا اور در باب
 قیسوین اور اکتیسوین اس کتاب کے اس احتمال کو رد کرتے ہیں اور انشاء اللہ
 اگے ذکر اسکا آویگا اور کوئی دلیل سکی نہیں کہ سلیمان علیہ السلام
 اس کتاب کو جمع کیا ہو اسلئے رائے جمہور یہ ہے کہ بہت لوگوں نے
 مثل حزقیال اور اشعیاء اور شائد عزرائیل ہی جمع کیا ہے اور اگر اور
 لموئیل معلوم نہیں کہ کون شخص میں بعضوں نے یہ ہم کیا ہے کہ تمام
 سلیمان علیہ السلام کے تھے مگر بیشتر ہولڈن نے اس خیال کو

خوب ہی طرح رد کیا ہے اور مضمون باب تیسویں اور اکیسویں کا خیال
 فاسد کو مٹاتا ہے اور کتاب جامعہ میں ہی بڑا اختلاف ہے بعض تصنیف
 سلیمان علیہ السلام کی اور مرآت فیہ کہ یہود کا عالم مشہور ہے تصنیف
 اشعیا علیہ السلام کی اور تالمیوڈی کی علماء تصنیف حرمت کی بتلاتے
 ہیں اور گٹ ویٹس کہتا ہے کہ حکم زور بابل کے اس کے بیٹی ایہود کی تعلیم
 نے کسی شخص نے تصنیف کی تھی اور جہان کہ عالم عیسائی ہے اور بعض
 علماء جرمن کے خیال کرتے ہیں کہ بعد قید بابل کے تصنیف ہوئی اور عقل
 کہتا ہے کہ انٹیوکس اپنی فانیس کے وقت میں لکھی گئی اور یہودی
 جب یہ یہ چوٹ کرائے تھے اس وقت انہوں نے اس کتاب کے مضمون کو
 بدعتی اور اختلافی سمجھ کر کتب الہامی سے الگ کر دیا تھا مگر پچھلے
 پہ ملائے گئے اور تئید الاشباہ بعض تصنیف سلیمان علیہ السلام
 یا کسی عہد اولیکی کہتے ہیں اور ڈاکٹر کنی کاٹ اور بعض متاخرین کہتے ہیں
 کہ تصنیف سلیمان علیہ السلام کی اس کو کہنا غلط ہے بلکہ بہت عرصے
 پہ سلیمان علیہ السلام سے تصنیف ہوئی ہے یہود و دوزر شیعہ کا
 سنو مشیا کا تھا اور چوتھے اور پانچویں صدی میں گنزا ہے اس کتاب کو
 اور کتاب ایوب کو بہت ہی بُرا کہتا ہے اور میمن اور ایک کراک کو بھی
 اس کی صداقت پر کلام تھا اور دسٹن کہتا ہے کہ یہ تو ایک الگ اور باشا

بادچہ داویس
 مضمون بہت ہی
 اور اختلافی
 بہت

اسکو کتاب الہامی سے نکالنا چاہئے اور ایسی ہی راہی بعض متاخرین
 کی تھی اور سہلر کہتا ہے کہ ظاہر یہ جعلی کتاب ہے اور کاسٹیلیو نے
 حکم دیا کہ یہ کتاب کتب عہد عتیق سے نکالی جاوے کہ ایک ٹاپک
 اگے اور کتاب حزقیئل میں علماء یہود کو تزدتھا کہ کتب مقدسہ
 میں داخل کیا و سوے یا نہیں اور کتاب دانیال کا حال ہے کہ یہودی ہم
 جناب مسیح کے اور اسی طرح یہودی متاخرین دانیال علیہ السلام کو
 بنی نہیں گنتے بلکہ کہتے ہیں کہ وہ ایک نوکر بادشاہ بابل کا تھا پس اٹھنے
 نزدیک کتاب دانیال کتاب نبوت نہیں اور یوہنی فین اونیونی
 کہتا ہے اور کتاب یوئیل کا زمانہ تصنیف معلوم نہیں اسلئے نہیں معلوم
 کہ یوئیل علیہ السلام کب تھے اور کہاں مرے رب فحی عالم مشہور
 یہود کا اور اور لوگ سلطنت یورام میں اور مصنف تاریخ صد لولام
 اور صد تراؤ کام بزرگ کی جو تاریخین مشہور یہود کی ہیں اور جارجی
 اور اور علماء یہود کے اور دھرویس اور آرتھ لیشٹ بیوگم اور اور
 علماء مسیحی سلطنت منساہین اور ٹار نوولیس اور اگر من اور کلیمٹ
 اور اور لوگ سلطنت یوشتایا میں اور وٹ دسکا اور مولڈن ہورڈ
 اور ہوزن طر اور بہت متاخرین موافق قول ابابریل کی سلطنت
 عزریاہ میں کہتے ہیں اور کتاب عوبد یا ہی معلوم نہیں لکس مانین

میں کتب مسیحی
 اور کتاب دانیال
 میں کتب مسیحی

میں کتب مسیحی
 اور کتاب دانیال
 میں کتب مسیحی

تصنیف ہوئی جبرئیلؑ اور علماء یہود کہتے ہیں کہ یہ عہد یا وہی شخص ہے۔

جو گوشت نژاد شاہ احاب کا تھا اور محققین کہتے ہیں کہ وہ ہی جو داؤدؑ

بَنَتِ الْمُقَدِّسِ کا یوشیا کی طرف سے تھا اور اسکا ذکر درسل

باب ۳ کتاب دوم اخبار الایام میں آیا ہے اور ڈیوین سلطنت آجائین

اور گروٹس اور ہیوٹ اور ڈاکٹر لائیٹ اور اور مفسرین عہد

ہوشع اور یوئیل اور عاموس کی بتلاتے ہیں اور ارج بشپ نے

ہم عہد یوشیا علیہ السلام کے گمان کرتا ہے اور کتاب نامہ ہی

معلوم نہیں کہ کس زمانہ میں لکھی گئی ہے کہتے ہیں کہ نامہ علیہ السلام

سلطنت یوتام میں تھے اور بعض سلطنت منسائین اور بعض سلطنت

یوشیا میں کہتے ہیں اور بعض فریہ کے قبل ولادت مسیح علیہ السلام

بتلاتے ہیں اور کتاب حقوق کا بھی ایسا ہی حال ہے بعض اذکو

منسائین اور ارج بشپ انیس سلطنت ہو یا قیم میں ہم عہد یوشیا

علیہ السلام کی کہتے ہیں اور یہ بھی نہیں معلوم کہ کس قوم کے ہے اور وطن

کہاں تھا اور کتاب ملاخیا کا بھی کچھ ایسا ہی حال ہے اور جین کہتا ہے

کہ ملاخیا آدمی نہ تھا بلکہ فرشتہ تھا جو مشکل مشکل آدمی ہو گیا تھا اور

کلامٹ اور جبرئیلؑ اور اور تقدیرین کہتے ہیں کہ ملاخیا عزرا کا نام ہے۔

لکھا اور اس
کتاب میں
یوشیا کی
سلطنت کا
عہد ہے
اور اس
کتاب میں
یوشیا کی
سلطنت کا
عہد ہے
اور اس
کتاب میں
یوشیا کی
سلطنت کا
عہد ہے
اور اس
کتاب میں
یوشیا کی
سلطنت کا
عہد ہے

اور وزن ملکر کتاب ہے کہ یہ شخص عمر بن ابی اسحاق بیشپ یہوؤم آنتیا
کہ چار سو چھتیس برس پہلے ولادت مسیح علیہ السلام کے اور ڈاکٹر
کئی گات چار سو پچیس برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے بتلاتا
اور یہی مختار ڈاکٹر ہیلز کا ہے اور مختار ہمارا نصاحب کہ ہم یہ کہ غیر
عمر داکے تھی اور اس زمانہ میں گزریے جس میں بعد موت عمر داکے
یہود کچھ بگڑ گئے تھے جب بیان قسم اول سے فراغت ہوئی اب بیان قسم
دوسری کا سنیں اور اس قسم کی تین نو کتابیں ہیں الکتاب استیر
۲ کتاب باروق ۳ ایک حصہ کتاب دانیال ۴ کتاب یوسیاہ
۵ کتاب جوڈتھ ۶ کتاب ویردم ۷ کتاب ایکلین یا سٹیکس
۸ اور ۹ دو کتاب مقاپیس کی یہود انکا کچھ بڑا اعتبار کرتے تھے اور
مسیحیوں نے تسلیم اور عدم تسلیم انکی میں اختلاف ہے اور انشاء اللہ فصل
دوسرے میں بیان او سکا تا ہے فصل دو کی بیان عہد جدید میں عہد جدید میں
ہی دو قسم کی کتابیں ہیں قسم اول کیلویے کتب کہ از کوجہود تدارکنا اور
قسم دوسری کی دیے کتب جو انہیں اختلاف تھا قسم اول کی
کتابیں ہیں انجیل متی انجیل مرقس انجیل لوقا انجیل یوحنا
اور اعمال جو کرتین اور نامی پولوس کے سوا ہی نام عبرانیوں کے اور نامز دل
پیش کش گا اور نامہ اول یوحنا کا مگر اب ان کتب سہلہ ہی حال سینے

بیان کتابوں قسم دوسری کا

عمر بن ابی اسحاق
بیشپ یہوؤم
آنتیا
ہیلز
نصاحب
عمر داکے
یہود
مسیحیوں
فصل
عہد جدید
عہد جدید
انجیل
متی
مرقس
لوقا
یوحنا
اعمال
پولوس
عبرانیوں
نامز دل
یوحنا
مگر اب
کتب سہلہ
حال سینے

تاریخ
عبرانی

کہ انجیل مٹی جو اول اناجیل ہے حال اسکا محض خراب اسلئے کہ مٹی
 حاکم دیتی ہے اسکو عبری میں لکھا تھا گلاب متاخرین عیسائی اسکو اختیار
 نہیں کرتے مگر نسخہ عبری والا بالکل صفحہ جہاں یہ لکھا گیا اور ترجمہ یونانی
 کہ نام اسکی ترجمہ کا بھی تحقیقا معلوم نہیں بجای اصل کے ہرگز ایسی
 کہتا ہے کہ مٹی نے انجیل کو عبرانی میں لکھا نہ یونانی میں جیسے کہ بعض قائلین
 کہ مٹی نے دونوں یا نہیں انجیل کو لکھا ہے اور ریو صاحب اپنی تاریخ انجیل
 میں لکھتا ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ مٹی نے انجیل یونانی
 میں لکھی تھی اسلئے یونانی میں اپنی تاریخ میں اور اسبطح بہت مرشد
 عیسائی نے لکھا ہے کہ مٹی نے انجیل عبرانی میں لکھی ہے نہ یونانی میں
 جبر و م کہتا ہے کہ پین ٹی فس نے اس انجیل کی ایک عبری جلد انڈیلین
 یا ٹی ہی اور اسنے اسکو اسکندریہ میں لاکر سنی سنیریا کے کتب خانہ میں
 رکھ دی تھی کہ وہاں سے وہ جاتی رہی مگر ترجمہ یونانی اسکا باقی رہا اور نام مترجم کا تیک
 نہیں معلوم یہاں تک قول دیوگا اوتف بھرتے اوا شکاٹ میں ہے
 کہ سب مفقود ہو جائے نسخہ عبری کا یہ ہوا کہ ای نی اونی ٹیتر فر قس نے جو
 الودیت جناب مسیح کا تھا اس نسخہ میں تحریف کی تھی اور بعد تباری و مسالہ
 نسخہ انجیل عبری کا جاتا رہا اور بعضیہ کہتے ہیں کہ کاصر یون یا یہودی
 مرید و ن یا ٹیل عبری کو حرف کیا تھا اور آئینہ ایونی ٹیتر نے یہ نسخہ

اوسکے خمال ڈالے تھے اور یوسبی بدیس اپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ ایتیس
 لکھتا ہے کہ مٹی نے اپنی انجیل عبری میں لکھی تھی اور لارڈ نے اپنی تفسیر کی
 جلد ۲ کے صفحہ ۱۹ میں لکھتا ہے کہ پیپس لکھتا ہے کہ مٹی نے اپنی انجیل عبری میں لکھی
 اور ہر کسی نے اپنی لیاقت کے موافق اسکا ترجمہ کیا اور صفحہ ۱۷ میں لکھتا
 ہے کہ ایتیس لکھتا ہے کہ مٹی نے یہودیوں کے لئے اونکی زبان میں انجیل
 لکھی جن دنوں یولوس اور بطرس روم میں وعظ کرتے تھے اور صفحہ ۱۸ میں
 لکھتا ہے کہ یوسبی بدیس لکھتا ہے کہ مٹی نے جب اڑھائی (یعنی عیش) میں
 آیا اوسنے وہاں ایک نسخہ عبری انجیل مٹی کا پایا جو ہانکے لوگوں کو
 برتو ما حوادی سے پہنچا اور اوسوقت سے اونکے پاس محفوظ تھا اور
 جبر روم لکھتا ہے کہ مٹی نے اوس نسخہ کو وہاں سے اسکندریہ میں
 اور لارڈ نے بعد نقل کے قول یوسبی بدیس کی تزییف کرتا ہے اور صفحہ
 ۵۷ میں لکھتا ہے کہ ادرجن کے تین فقرے میں ایک وہ یوسبی بدیس نے
 نقل کیا کہ مٹی نے انجیل یہودی یا نذار و نکو عبری میں دی دوسرا یہ کہ
 روایت ہے کہ مٹی نے پہلے لکھا اور انجیل دی عبریوں کو تیسرا یہ کہ
 مٹی نے لکھا عبریوں کے لئے جو منظر اوسکے تھے جو ہونے والا تھا ابواہم
 اور داکوڈ کی نسل سے پہر جلد ۴ کے صفحہ ۹ میں لکھتا ہے کہ یوسبی بدیس
 لکھتا ہے کہ مٹی نے عبریوں میں وعظ کر کے جب ابادہ جانے کا وقت ہوا

یہودیوں کے لئے
 انجیل لکھی تھی

طرف کیا تو انکو اونکی زبان میں انجیل لکھ کر دیے گیا اور صفحہ ۱۶ میں
 قول اٹھائی سیٹش یوں نقل کرتا ہے کہ مَتّی نے اپنی انجیل عبر میں
 یروشا لکھیں کہی تھی اور یعقوب خداوند کے ہاتھی نے اسکا ترجمہ کیا
 (یعنی یونانی میں) اور صفحہ ۱۷ میں لکھتا ہے کہ سرل لکھتا ہے کہ مَتّی
 انجیل عبر میں لکھی اور صفحہ ۱۸ میں لکھتا ہے کہ ایپو فانیس لکھتا ہے کہ
 مَتّی نے وعظ کیا اور لکھی انجیل عبر میں پر لکھتا ہے کہ مَتّی نے انجیل کو
 عبر میں لکھا اور وہی صرف کہنے والا عبد جدید کا ہے جسے اوس بابکا
 استعمال کیا اور صفحہ ۱۹ میں لکھتا ہے کہ جیروم لکھتا ہے کہ مَتّی نے
 یھودیکہ میں یہودیوں ایماذارون کے لئے انجیل عبرانی میں لکھی
 اور سایہ امین کاسات سچ انجیل کے نہیں ملایا اور صفحہ ۲۰ میں لکھتا
 ہے کہ جیروم اپنی فہرست مورخین میں لکھتا ہے کہ مَتّی نے اپنی انجیل
 یہودیہ میں یہودی ایماذارون کے لئے عبری زبان میں اور عبری حرفوں میں لکھا
 یہ بات کہ اسکا ترجمہ یونانی میں ہے اور یہ بات کہ اسے اسکا ترجمہ یونانی میں کیا ہے تحقیق
 نہیں علاوہ اکیلے کتاب سے سرہا میں جبکہ یہ فلسفہ بڑی افشائی جمع کیا تھا
 عبری موجود ہے اور میں باجارت ناصریوں کے جو بڑا ضلع سرہا میں
 رہتے تھے اور اس نسخہ کا استعمال کرتے تھے ایک نقل لی اور صفحہ
 ۵۰۱ میں لکھتا ہے کہ گسٹائن لکھتا ہے کہ ان چاروں میں سے مَتّی ہی ہر

لکھا گیا ہے کہ اوسنے عبر میں لکھی اور باقیوں نے یونانی میں اور صفحہ
 ۵۳۸ میں لکھنا ہے کہ کیریزا سٹم لکھتا ہے کہ کھا گیا ہے کہ مٹی نے بدخوا
 یہودیوں ایمانداروں کے اپنی انجیل عبر میں لکھی ہے جلد بائیس کے
 صفحہ ۳۱ میں لکھتا ہے کہ اسی ڈوڈ لکھتا ہے کہ ان چاروں سے
 مٹی نے صرف عبرانی میں لکھی اور باقیوں نے یونانی میں اور تفسیر
 اور رچرڈ منیٹ میں ہے پچھلے زمانہ میں بڑا اختلاف تھا کہ کس زبان میں
 انجیل لکھی گئی اور بہت قدامت صراحت کرتے ہیں کہ مٹی نے انجیل اپنی عبری
 زبان میں جو اُس کے زمانہ میں ملک فلسطین میں بولی جاتی تھی لکھی ہے اور
 اس قسم میں قول متفق علیہ قدامت کا (یعنی یہ کہ یہ انجیل عبری زبان میں ہے)
 قول فیصل گنا جاویں اور ہارڈن صاحب جلد چوتھی اپنی تفسیر میں نام
 ان شخصوں کے جو عبری الاصل ہوئے انجیل کے قائل ہیں یوں کہتے ہیں
 بلرمن گروٹیس کسبا بن بشت والٹن بشت ٹاملرکن
 ڈاکٹر کیو ہمنڈ مل ہارڈوڈ اوون کین بل ایگلز
 سائمن ٹلی پریٹیس ڈوپن کامٹ میکالس
 اری یس ارجن سٹرال اپی فانہیس کیریزا سٹم
 جیروم اوبار و علاء متقدمین اور مناخرین کے نزدیک مختار قول

جو شاہ
 نے انجیل
 میں
 نے عبری
 زبان میں
 لکھی ہے

وہی ہے جو ہمیں دیکھ کر ہنس کر کہتا ہے کہ

۲۴

یہی پیس کا ہے کہ یہ انجیل عبری میں لکھی گئی تھی انتہی پس اس سے
 ہوا کہ موافق مختار جم غفیر علماء کبار مسیحیوں کے یہ انجیل متی نے فقط عبرانی
 میں لکھی تھی اور وہ نسخہ سب کا سب صفحہ چھانچے گم ہو گیا اور یہی موقوف
 قیاس کے ہے اسلئے حضرت عیسیٰ عبری نژاد تھے اور ان کی اصل بولی
 عبری ہی پس غالباً تعلیم ان کی ہی عبری میں ہو گئی خصوصاً اون لوگوں کے
 لئے جو ان کی بولی عبری ہو گئی اور متی نے اس انجیل کو یروشلیم اور
 اوسکے فواح والوں کے لئے جو ان کی بولی مالوف عبری ہی لکھی تھی پس
 کوئی سبب نہ تھا کہ یونانی میں لکھی جاتی اور فاسٹس جو اخیر چوتھی صدی
 میں تھا لکھتا ہے کہ انجیل جو متی کی طرف منسوب ہے اوسکی تصنیف یہی
 بنیں اور پروفیسر بائو جرمٹھی اگر نبی مسیحی اب اسکو اچھا نہیں کہتے
 کہتا ہے کہ یہ تمام انجیل جو لکھی ہے اور شیوڈ اور شلتش بہت ہی تڑپا
 اعتقاد انجیل متی سے رکھتے ہیں اور ڈاکٹر ولیمس اور چھاپنے والوں
 انجیل فرقہ یونانی میں نے باب اول اور دوم متی کو الحاقی قرار دیا
 اور فرقہ ایونی میں نے کے نسخہ میں یہ دونوں باب تھے اور بعض
 ترجمہ لاطینی میں کہ مسیحیوں کے نزدیک بہت بڑا معجزہ بالخصوص
 رومن کاتھولک کے نزدیک نسب نامہ کو انجیل سے علیحدہ کر دیا ہے
 اور انجیل مرقس کو کاڈکس برونیس اور طرہ ملائیں کہتے ہیں کہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰

یہ انجیل اصل میں لاشن زبانیں تھیں بعد اوس کے یونانی میں ترجمہ ہوئی اور
 کچھ تھوڑی سی اوس اصل سے شہر و نس کے کتب خانہ میں موجود ہیں
 اور ان کے لوگ مدعی اوسکی اصل ہونے کے ہیں اور ایک پرانا نسخہ
 سریانی زبان کا تھا اوس پر ہی لکھا تھا کہ مرقس نے اپنی انجیل
 (یعنی لاشن) زبان میں لکھی تھی اور جہو کہتے ہیں کہ اصل میں یہ انجیل یونانی
 میں لکھی گئی اور حیر و م اپنے نامہ میں لکھتا ہے کہ بعض علماء متقدمین کو
 اس انجیل کے آخرا پر شبہ تھا اور انجیل کو قاصف لوقا کی ہے
 اور بعض متقدمین کو بعض بعض باب با عیسویں اس انجیل پر شبہ
 اور بعض کو دو باب اول میں شبہ تھا اور فرقہ مائیسوئی کے
 نسخہ میں یہ دونوں باب تھے اور جناب لوقا مصلح دین عیسوی پیشوا
 فرقہ پروٹسٹنٹ کے تھیں انجیلوں مذکورہ بالا پر شبہ کہتے تھے اور قص
 سمجھتے تھے کہ یہ جہوئی راہی واجب الرد ہے کہ انجیلین جاہلین
 اس کے انجیل کو حقا کی درست ہے پر کہتے ہیں کہ نامہ پال اور
 پترس کے بہت اچھے ہیں ان تینوں انجیلوں پر لکھتے ہیں ان کے
 کلام میں کوئی چیز ایسی نہیں اور لوگوں میں لکھی اور جن لوگوں نے اسے لکھا
 الوہیت حضرت مسیح پر لانا دلیل نجات کی ہے (خوبیان کیلئے ہے)
 اچھی انجیل نویس میں اس کے ہم درستی سے کہتے ہیں کہ نامی پوٹوٹو

اور اس کا نام ہے
 نسخہ میں ہے
 دوسرا نسخہ ہے
 کہ یہودی تھا اور وہ بھی
 ہے جیسا کہ
 صاحب ہے
 اس کے
 کہ غرض
 کہ جہو کہتے ہیں
 انجیلین
 واحدین
 انجیلین
 علت ان کے
 اقوال ثابت
 مدد دینے

انجیل میں نسبت اور چیز و نکی کہ ملاک اور متی اور یوحنا نے لکھا ہے
 پہ لکھتے ہیں پیش من کا خط سب سے بہتر اور عمدہ رسائل عہد جدید کے
 اور یہی سچی اور پاک انجیل ہے ان قولوں سے معلوم ہوا کہ جناب مصلح دین
 عیسیٰ کے نزدیک تین تینوں انجیلیں مشکوک تھیں اور انجیل یوحنا
 حال یہ ہے کہ استاد لدن اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ انجیل یوحنا کا
 بلا ریبہ اور یقیناً کسی طالب علم مدرسہ اسکندریہ نے لکھی ہے اور
 ہمارے صاحب اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ الوجدین فرقہ نے جو دوسری
 صدی میں تھا اس انجیل ہے اور اس طرح سب تصنیفات یوحنا
 انکار کیا ہے اور پوچھتے ہیں کہ بھت بڑا عالم محقق گنا جاتا کیسے کہتا ہے
 کہ یہ سب انجیل اور نامی یوحنا کے تصنیف اور کسی نہیں بلکہ شروع
 دوسری صدی میں کسی عیسائی نے اس کے نام سے لکھ دی ہیں اور پھر
 ورسون باب ساتویں اور اٹھویں اس انجیل کو جیہو علماء مسیحیوں نے
 کیا ہے جیسا انشاء اللہ فصل دوسری مقصد تیسرے میں آتا ہے
 اور گروٹس جو بڑا عالم محقق مشہور ہے لکھتا ہے کہ انجیل یوحنا
 پیش باب تہی اکیسواں باب کو یوحنا کی موت کے بعد لکھا گیا ہے
 اپنی طرف سے ملا دیا ہے اور چاروں انجیلوں کے زمانہ تالیف میں
 ایسا اختلاف ہے کہ قطعاً دلالت کرتا ہے کہ کوئی سند متصل انکی نہیں

لایہ بہ لایہ بکھول کر دیکھو
 ان کا خون کیا تھا جس نے
 اودھن باتون کو کھلایا
 بکھولیں یہ اس کو گواہی
 اس کی سچی پیتھیں
 اس میں نیلے الفاظ کا
 اور اس کی گواہی جو
 حق میں غائب ہے
 اور یہ لفظ بکھولیں
 ان صفتیں شکستہ
 جو ہیں اور یہ لفظ
 کہتے ہیں کہ لکھنے والا
 کوئی اور سواریوں کا
 شاید اس جلد پر
 مسکنہ ہے یہ لکھ
 دھن کا اگر اس کے
 میں بھی لکھو گا
 جو دھن کا لکھو گا
 یہ لکھو گا

ھا و نضا اپنی تفسیر کی جو تہی جلد کے دوم حصہ کے دوم باب میں لکھتے
 ہیں کہ احوال جو ہکو قدما مورخون کلیسیا سے در باب وقوت تالیف
 انجیلوں کے پہلے ہیں ایسی غیر معین اور ابتہر ہیں کہ کسی ایک امر معین کی طرف
 نہیں پہنچتے اور پر لہنے سے پر اپنے قدما نے اپنے وقت کی گونگائی سے بھر رکھا
 اور ان لوگوں نے جو بعد اونکے ہوئے ادب کر کے اونکی لکھی ہوئی قول
 کر لیا اور پیچے روایتیں جو ٹی سچی ایک لکھنے والی سے دوسرے لکھنے والے
 تک پہنچیں اور بعد گزرنے مدت و راز کے تنقید اونکی متعدد ہو
 پرا و سی جلد میں لکھتے ہیں پہلی انجیل ۳۷ء یا ۳۸ء یا ۳۹ء
 یا ۴۰ء یا ۴۱ء یا ۴۲ء یا ۴۳ء عیسویں اور دوسری
 انجیل ۵۶ء سے ۶۵ء تک اور غالباً ۶۰ء یا ۶۳ء میں اور تیسری انجیل
 ۵۳ء یا ۶۳ء یا ۶۴ء میں اور چوتھی انجیل ۶۸ء یا ۶۹ء یا ۷۰ء
 یا ۷۱ء یا ۷۲ء عیسویں تالیف ہوئی اور کتاب اعمال کا قولوں میں
 اور کاوسیوٹی اور سویرینس اور بعض فرقہ منی کی ہنس نے
 انکار کیا ہے اور نامحات پوٹوس میں بابت سال تحریر اکثر کے
 اختلاف فاحش ہے اور بعض کو بعضوں نے قابل الرد کہا ہے مثلاً
 اختلاف ہے کہ نامہ رومہ ۵۵ء یا ۵۶ء یا ۵۷ء یا ۵۸ء یا ۵۹ء
 اور اول ۵۹ء میں اور نامہ اول تمتی کا ۵۶ء یا ۵۷ء یا ۵۸ء یا ۵۹ء

اور نامہ دوم تمہی کا اس وقت چھپو گوس روم میں اول بار مقید ہو
یا اس وقت میں جو دوم بار مقید ہوئی تھے اور نامہ تینٹی کا ۵۲ ۵۴
یا ۵۵ یا ۵۶ یا ۵۷ میں لکھا گیا اور نامہ فلیمون کو بعضی عالم
عیسائی زمانہ جیروم میں کہتے تھے کہ یہ تو ایک خاکلی چٹھی ہمہ جدید سے
نکال دینے کے قابل ہے اور انہوں نے ارادہ نکال دیا کہ یہی کیا تھا اور صفحہ
۲۰۶ کا ملک ہر گز کی ساتویں جلد میں ہے کہ دو صاحب اپنی کتاب کے
صفحہ ۶۱ میں لکھتا ہے کہ شیلی میچر نے اول نامہ تمہی پر اور کہا کہ
دونوں نامی تمہی کو نامہ مطبوس پر حملہ کیا ہے (یعنی برا کہا اور واجب التسمی
نہیں مانا) اور قسم دوسری کے کتاب میں ہین نامہ عبرانیوں کا دوسرا نامہ ہے

دوسرا اور تیسرا نامہ یوحنا کا نامہ یعقوب نامہ یھودا
بعضی ورس نامہ اول یوحنا کے مشاہدات یوحنا یوشی
اپنی تاریخ کلیسیائی کی کتاب کے تیسرے باب میں لکھتا ہے پترس کا
پہلا نامہ سچا ہے مگر دوسرا نامہ کہی پاک کتاب میں شامل نہیں کیا
لیکن بڑا جانا تھا اور پوگوس کے نامی جو وہ میں مگر نامہ عبرانیوں کا
لوگوں نے الگ کر دیا ہے اور اب پیمسین اوس کی کتاب میں لکھا ہے

کہ نامہ یعقوب اور یھودا اور نامہ دوم پترس اور نامہ دوم اور
سیرم یوحنا پر گفتگو ہے کہ ایسا یہ ب انجیل نویسوں نے لکھے ہیں اور

نہیں مانا
دوسرا
تیسرا

اشخاص نے کہہ چکے نام یہی تھے اور اعمال پوٹوئس اور پائسٹرو شاپٹ
پیترس اور نامہ برنباہ اور وہ کتاب جسکا انس لی ٹوٹن حواریوں کا
نام ہے کتابین جلی سمہنی چائین اور اگر درست معلوم ہو تو مت ہد
یو کتاب ہی اسی قسم کے جادین ہے اور باب پچیسویں چہٹی کتاب اس میں
میں نامہ عبرانیوں کے حقیق اور حوٹ کا قول یوں نقل کیا ہے کہ جوا حال
زبان روزہاری قبل رہا ہے یہ ہے کہ بعضیہ کہتے ہیں کہ کلنٹ نے
جو پیترس دوم کا تھا اس نامہ کو لکھا ہے اور بعضیہ کہتے ہیں کہ یہ لوقا کا
ترجمہ کیا ہوا ہے اسی ادنیس پیتس گیس نے جو تخمیناً ۱۷۰ء میں تھا
اور پوٹوئس نے جو ۲۰۰ء میں تھا اور ٹوٹس یا ٹوٹنی شین پوٹس
نے جو تخمیناً ۱۸۰ء میں تھا بالکل اس نامہ سے انکار کیا ہے اور ٹوٹلین
پرسپٹر کا ترجمہ جو تخمیناً ۱۹۰ء میں تھا اس نامہ کو نامہ برنباہ کا بتلاتا تھا
اور گیس نے جو پرسپٹر کلیہ دوم کا اور تخمیناً ۲۱۰ء میں تھا نامہ پوٹوئس کے
تیرہ گئے ہیں اور اس نامہ کو نہیں گنا اور سائی پرن شینے کا ترجمہ کا
تو تخمیناً ۲۷۰ء میں تھا اس نامہ کا حوالہ نہیں دیتا اور سیریا کا کلیہ ایک
اور دوم پیترس اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا کو نہیں مانگا اور اسکال
بتا ہے کہ جیسے نامہ دوم پیترس کو لکھا ہے اسے ناحق اپنے وقت
میں لکھو دیا ہے اور بعض ورس باب نامہ اول یوحنا کو جمہور محققین نے

يعني قاعد ١٢

ہو کہ داخل نامہ
عمرانیکے ایک اور بلیک جی
کورسٹ کے کچھ مین پیر
پلو سٹنڈس میں
شاید بعض نا اچات
دو چار سطحات
تیکوس ٹنڈس
جی آئی آر ایف
مد المدعا لے

غلط بتلایا ہے اور تفسیر لاکڑ ٹنڈ کی جلد چڑھتی کے صفحہ ۷۷ میں ہے
 کہ سرال کتاب مشاہدات کو واجب التسلیم نہیں مانتا تھا اور نہ
 کلیہ یوٹو شالم کا ادسکے وقت میں اور نہ اوس فہرست قانونی میں
 ادسکا ذکر ہے جیسے ادسکے لکھی ہے انتہی ملخصاً اور جلا جاپا ہے کہ
 کہ اس فہرست میں کتاب باذوق اور نامہ یوٹو میتا موجود تھی اور
 یوٹو میتا پینس ایسی نامی کی کتاب سانویچ کے باب پچیسویں میں
 لکھتا ہے کہ یوٹو پینٹینکس کہتا ہے کہ بعض نے ہم سے پہلے یہ نام کتاب ہا
 علحدہ کر دیا اور ادسکی رد میں کوشش کی ہے ادکے اسے کہ یہ سب سے
 معنی اور بے عقلی اور بڑا بہاری حجاب جہالت کا ہے اور نسبت اسکی
 طرف یوٹو حنا حواری کے جھوٹ ہے اور مصنف اسکا نہ کوئی حواری نہ کوئی
 پاک آدمی نہ کوئی شخص مسیحی بلکہ سیرن یفٹس ملحد نے نام یوٹو حنا
 لگا دیا ہے مگر میں ادسے علحدہ نہیں کر سکتا اسلئے کہ بہت بہائی ہیں جو
 ادسکی تصدیق میں قبول کرتا ہوں کہ یہ پاک اور الہامی آدمی کا ہے مگر میں
 آسانی سے نہ قبول کروں گا کہ یہ شخص حواری تھا بیٹا زبدی بہائی یعقوب
 جو مصنف انجیل کا ہے بلکہ اندازہ محاورہ وغیرہ سے معلوم کرتا ہوں
 کہ وہ حواری نہیں بلکہ ایک اور یوٹو حنا ہے جسکا ذکر رسالہ اعمال میں
 مکرادسکو ہی مصنف مشاہدات کا نہیں کہہ سکتا اسلئے ادسکا آئینہ

معلوم نہیں ہیں کہ کوئی اور بھی ایشیا و اونیسی افسس میں دو قبریں
 ہیں اور دو نوں پر یوحنا کا نام ہے اور عبارت اور مضمون سے یہی معلوم
 ہوتا ہے کہ یوحنا انجیلی اسکا مصنف نہیں اس لیے عبارت انجیل اور
 نامہ یوحنا کے موافق یونانی کے اچھے ہیں اور الفاظ سخت نہیں اور
 عبارت مشاہدات کی خلاف محاورہ یونانی کے ہے اور استعمال کلمات
 وحشی سیاق کو اور میں کچھ خوش طبعی سے نہیں کہتا بلکہ میرا ارادہ
 یہ ہے کہ دو نوں شخصوں کی عبارتوں کا فرق ظاہر کر دوں انتہی لمبھٹا
 اور دو صاحب اپنی کتاب کی صفحہ ۶۲ میں لکھتا ہے کہ بہت تحقیق
 پروٹسٹنٹ نے واجب التسلیم میں مشاہدات پر چکر کیا ہے انتہی
 اور پروفسر ایوالت نے بہت ہی دھوم دھام کی گویا یہ ثابت
 کیا کہ انجیل اور نامی اور مشاہدات یوحنا کے ممکن نہیں کہ ایک ہی
 مصنف کی تصنیف ہوں جیسا کہ کاتھولک ہیرالڈ کی ساتویں
 مطبوعہ ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۲۶ میں دونوں قولوں کی نقل ہے اور یوحنا
 آخر میں باب کتاب سری اپنی تاریخ کلیسیا کے نامہ یعقوب جتوئی
 پر لکھا گیا جاوے کہ یہ نامہ جعلی خیال کیا گیا ہے لیکن بہت لوگوں نے
 تقدیر سے اس کا ذکر کیا ہے اور اس طرح نامہ یہود کا خیال کیا گیا
 مگر اکثر کلیسائیوں میں متعلق ہے اور جناب لوئریشو آرتھر پروٹسٹنٹ

یہی ہے کہ کوئی اور بھی ایشیا و اونیسی افسس میں دو قبریں
 ہیں اور دو نوں پر یوحنا کا نام ہے اور عبارت اور مضمون سے یہی معلوم
 ہوتا ہے کہ یوحنا انجیلی اسکا مصنف نہیں اس لیے عبارت انجیل اور
 نامہ یوحنا کے موافق یونانی کے اچھے ہیں اور الفاظ سخت نہیں اور
 عبارت مشاہدات کی خلاف محاورہ یونانی کے ہے اور استعمال کلمات
 وحشی سیاق کو اور میں کچھ خوش طبعی سے نہیں کہتا بلکہ میرا ارادہ
 یہ ہے کہ دو نوں شخصوں کی عبارتوں کا فرق ظاہر کر دوں انتہی لمبھٹا
 اور دو صاحب اپنی کتاب کی صفحہ ۶۲ میں لکھتا ہے کہ بہت تحقیق
 پروٹسٹنٹ نے واجب التسلیم میں مشاہدات پر چکر کیا ہے انتہی
 اور پروفسر ایوالت نے بہت ہی دھوم دھام کی گویا یہ ثابت
 کیا کہ انجیل اور نامی اور مشاہدات یوحنا کے ممکن نہیں کہ ایک ہی
 مصنف کی تصنیف ہوں جیسا کہ کاتھولک ہیرالڈ کی ساتویں
 مطبوعہ ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۲۶ میں دونوں قولوں کی نقل ہے اور یوحنا
 آخر میں باب کتاب سری اپنی تاریخ کلیسیا کے نامہ یعقوب جتوئی
 پر لکھا گیا جاوے کہ یہ نامہ جعلی خیال کیا گیا ہے لیکن بہت لوگوں نے
 تقدیر سے اس کا ذکر کیا ہے اور اس طرح نامہ یہود کا خیال کیا گیا
 مگر اکثر کلیسائیوں میں متعلق ہے اور جناب لوئریشو آرتھر پروٹسٹنٹ

نامہ یعقوب کو کہتے تھے کہ یہ تو گہانس پھوس ہے (یعنی بہت ہی بے اعتبار
 اور بے قدر) اور سلف سے بہت عالم عیسائی نامہ یہود ایک منکر تھے اور تانچ
 بیبل منطبعہ ۱۸۶۱ء میں ہے کہ گروٹیس کہتے ہیں کہ یہ نامہ اوس یہود اکا
 جہنم ہوان اسقف یروشالم کا سلطنت آئند دین میں تھا اور وہ
 اپنی کتاب اعلیٰ نامہ کے صفحہ ۳۷ میں لکھتا ہے کہ یوثرن کہ شاکر و شید
 لو لکھتا اور علماء کبار فرقہ پروٹسٹنٹ سے یہ لکھتا ہے کہ یعقوب اپنے نام کو
 و اہیات میں تمام کرتا ہے اور حوالہ کتابوں کا ایسا مخالف دیتا ہے کہ
 جسمیں روح القدس نہیں رہ سکتا اس لیے وہ نامہ الہامی کتابوں میں
 نہ گنا جاوے اور ویس یس یقیوڈ و ریش پروٹسٹنٹ واعظ نم
 برگ کا لکھتا ہے کہ مشاہدات یوحنا اور نامہ یعقوب کو ہنر قصدا
 چھوڑ دیا ہے اور نامہ یعقوب فقط بعض ہی جلیل جہان اوسے کام کو
 ایمان پر بڑا پایا ہے قابل ملامت کے نہیں بلکہ اوس میں سبیل اور مطالب
 ایک دوسرے کے ضد پائے جاتے ہیں یہ لکھتا ہے یوحنا یسینوٹس کہتے ہیں کہ نامہ
 یعقوب کا مسئلہ حواریوں نے الگ ہوتا ہے جس حاجات کو فقط
 ایمان پر موقوف نہیں بلکہ اعمال پر ہی موقوف ہے اور جس جاوڑ
 کو انہیں آزادی کا کہتا ہے اور راجر جس جو علماء کبار فرقہ پروٹسٹنٹ
 کا ہے بہت علماء عیسائیوں پروٹسٹنٹ کا نام لکھتا ہے جنہوں نے

ان کتابوں کو جہوئی مسیح پر نکال دیا ہے نامعتبر انوکھا نامہ بعقبت
 نامہ دوم و سیوم یوحنا نامہ یہودا مشاہدات یوحنا و کلیسوں پر
 لکھا ہے کہ یوہانی بیسویں کے وقت تک سب کتابیں واجب التسلیم
 نہیں ہوئی تھیں اور نامہ یعقوب اور نامہ یہودا اور نامہ دوم پیترس اور نامہ
 دوم اور سیوم یوحنا میں ضد کی گئی ہے کہ حواریوں کی لکھی ہوئی نہیں اور نامہ
 یوحنا کا ایک کتاب تک کیسا لگتا تھا اور سیوانی کلیسوں نے نامہ دوم پیترس اور نامہ دوم
 یوحنا اور نامہ یہودا اور مشاہدات کو واجب التسلیم نہیں مانا اور ایسا ہی
 حال کلیسوں عرب کا تھا لیکن ہم مانتے ہیں یہاں تک قول واکٹر لیسنگ
 اور راجرس کہتا ہے کہ بعض متقدمین نے اگرچہ سب کتابوں کو جدید
 کو نہیں مانا تھا لیکن آخر میں رضامندی عام سے مانا گیا انتہی بہر حال
 ۲۵۰ سال تک لکھتے ہی عتیقی اور جدید کا کچھ پریشان تھا اور یوں سالین
 جو قسطنطنیہ کے حکم سے شہر نائس میں کونسل مقرر ہوئی تو وہیں
 کونسل میں کتاب جوڑوت کو واجب التسلیم ٹھہرایا یہاں اور سمعید
 کہ جیروم نے اس کتاب پر لکھا ہے واضح ہوتا ہے پس اب بحکم
 کونسل نائس کے ایک کتاب درج ہی مقدس ماننی پڑی پھر ۳۹۳ء میں
 کونسل ٹیڈیسیا جمی اس کونسل نے سات کتابیں اور عتیقی
 اور عہد جدید میں واجب التسلیم کر دیں اس تفصیل سے کتاب

۲ نامہ یعقوب کا ۳ نامہ دوم پیکر انس کا ۴ اور ۵ نامہ دوم اور سوم
 پوچھتا کی ۶ نامہ یہود اکاء نامہ عبرانیوں کا اور یہ حکم چھٹی کونسل جنرل
 (یعنی عام) سی مستحکم ہوا اور ان دونوں کونسلوں میں مشاہدات یونین
 خارج رہے تھے پہلے ۳۷ میں تیسری کونسل کا نتیجہ جسمین یون
 اور ایکسوپولس اور پادری تھی جی اور اس کونسل نے سات کتابیں التسلیم
 بنائیں اور ایک کے واجب التسلیم ہونے کو موکد کیا اس تفصیل سے کتاب
 جو ڈٹہ جو وجوب تسلیم اور یکساں موکد ہوا ۲ کتاب وڈڈم ۳ کتاب
 ٹوبیاس ۴ کتاب باروق ۵ کتاب ایکلیز یا سٹیکس ۶ اور
 دو کتاب مقابیس کی ۷ مشاہدات یوحنا اور حکم اس کونسل کا چھٹی
 کونسل ٹرلوسی مستحکم ہوا اور جو باروق پیغمبر سکتیریو میا علیہ السلام
 کی تھی تو ان کی کتاب تتر کتاب یو میا علیہ السلام کا سمجھی گئی اسلئے
 کونسل کا نتیجہ فی نام اس کتاب کا عمدہ فہرست میں نہ لکھا اور کونسل
 کا نتیجہ کے حکم کو کونسل ٹرلوسی اور کونسل فلورنس نے اور کونسل ٹرینٹ
 بجا اور مسلم رکھا اور دونوں کونسلوں پہلی نے کتاب باروق کا نام پہلے
 درج کیا بعد اسکے یہ چھ چار کتابیں کہ انہوں نے خدا خدا کر کے تین صدی
 گزرنے کے بعد مختلف و قانونین کونسلوں کے تصدیق سے لقب واجب
 اور قانونی ہونے کا پایا یا تھا قریباً سو برس کے واجب التسلیم بقول

مسیحیوں نے بجز رہیں اور دامن کا تلک اچانک اونکو واجب التسلیم
 سمجھتے ہیں مگر فرقہ پروٹسٹنٹ نے اُن کتابوں سے ایک حصہ کتاب
 ستیں اور تمام کتاب باوق اور کتاب تو بیاس اور کتاب جوتہ
 اور کتاب وزندہ اور کتاب ایکلیزیا سٹیکس اور دونوں کتابوں
 مقابیس کو نکال دالا اور ان آٹھوں کو واجب التسلیم مانا اور منجھ عذوبہ
 یہ عذر بھی پیش کیے کہ تمام کلسنیا نے انہیں نہیں مانا اور انہیں تحریف ہوئی
 اور جھوٹ بنائی گئیں اور اذین جھوٹی باتیں موجود ہیں اور ان عذروں کے
 پچھلے عذروں کو بھی سب رو چشم قبول کیا اور اس فرقہ کے اقرار کے موافق
 ثابت ہو گیا کہ مسیحیوں سلف کا جو چوتھی صدی میں اور بعد اوس کے
 گزرے اعتبار نہیں اور انکا اجماع اور اتفاق قابل اعتدال نہیں بلکہ
 دیانت سے بے نصیب ہے کہ سیکڑوں ہزاروں علماء اتفاق کر کے
 جھوٹی اور محرف کتابوں کو واجب التسلیم ٹھہرائے سب مسیحیوں کو
 بے ایمانی پر جمع کرتے تھے اور چیزوں واجب الرد کو واجب الاعتقاد
 بتلاتے تھے اور ان کے نزدیک دامن کا تلک جو گروہ اونکا چہرہ نہ
 زائد اس فرقہ سے ہو گا اب تک اوس ملی میں پڑھے ہیں اور ان کے
 اقرار کے موافق تحریف اسلاف سے ہی ثابت ہوئی مگر عذر اول
 ہم غیبیوں کی سمجھ میں نہیں آتا اس لیے اس عذر کی موافق چاہیے تھا کہ تمام

کتاب استیر اور مشاہدات اور نامہ دوم اور سیوم یوحنا اور نامہ
دوم پتروس اور نامہ یہودا اور یعقوب اور نامہ برائون کو بھی
خارج کرتے کہ تمام کلیسیا نے اول اون کو تسلیم کیا اور نہیں ہی نہیں
مانا تھا بالخصوص مشاہدات اور کتاب استیر کو یہاں تک کہ بعض
مشاہدات کو کلام سران تھمس ملحد کی بتلاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ
تو ایک بے عقلی اور بے معنی اور بڑا حجاب جہالت کا ہے اور محاورہ
عبارت ہے معلوم ہوتا ہے کہ یقیناً اس کا مصنف یوحنا انجیلی نہیں
اور کتاب استیر تو ظاہر ہی میں الہامی معلوم نہیں ہوتی اس لیے کہ ساری
کتاب میں کہیں ذکر خدا کے نام کا بھی نہیں آیا اور نہ اس کے مصنف کا
پتا لگتا ہے شارحین میں بل کے اٹھکون سے کچھ کچھ کہتے ہیں بعضی طرف
علماء معبد خانہ کے جو عمر و ایک زمانہ سے شیخ کے زمانے تک
گذرے نسبت کرتے ہیں اور فلو یہودی تصنیف ہو گئیں کی جو میٹاؤ
یسوع کا ہے جو قید اہل سے راہی پا کر آیا تھا بتلاتا ہے اور اگسٹائن
تصنیف عزرا کی اور بعضی تصنیف مرہ کی کی اور بعضی تصنیف مرہ کی
اور استیر کی اور بہت قدامت جیسا یونکو واسیم شہر ماہ کے کلاک
کی جلد دوم کے صفحہ ۳۴ میں ہے سنت ملیٹوی کتب واجب التلیم
کی فہرست میں اس کا نام درج نہیں کیا چنانچہ یوسی بس نے اپنی تاریخ

گلیسنائی کے باب ۲ کتاب چہارم میں لکھا ہے اور سنت کو نیکی
 نازین دن نے اپنے شعرون میں صحیح کتابوں کے نام ضبط کئے ہیں
 انہوں نے اس کتاب کا نہیں لکھا اور سنت ایم فی لوکیس نے
 اپنے شعرون میں جو سلیو کس کو لکھیں تھیں اس کے واجب التیم
 ہونے پر شبہ کیا ہے اور سنت انتھانی شیسس نے اپنی
 ۳۹ چٹھی میں اس کتاب کو رد اور ناپسند کیا اور مصنف

سناپ مسس نے اویس رو کیا ہے انتھی یہاں تک صاف
 واضح ہوا کہ مقدس کتابوں کی کوئی سند متصل اہل کتاب کے
 پاس نہیں **فصل تیسری** اور خرابیوں کے بیان میں کہ
 بنکے سبب تحریف کا ہو جانا مقدس کتابوں میں

ہی کتاب اول خرابی یہ کہ اگلے زمانہ میں طور لکھنیا کا چھانڈا لکھ
 میں جڑشہ اعمر میں بلدہ لندن میں مطبع چارلس ڈالمین صاحب
 چھپی ہے مذکور ہے کہ اگلے زمانہ میں لوسے باپنٹل یا ڈی کی مسلائی ہے
 سیپہ بالکری یا سوم وغیرہ کے تختوں پر لفظوں کے نقش کو داکر
 تھے اور ہر سکا پہلے مصر دالے درخت پیپر س کے پتے ان تختوں
 پر استعمال میں لئے ہر شہر پر گس میں خس کی وصلی ایجاد ہوئی

اور اٹھویں صدی میں روسی اور ریشم کے کاغذ تیار ہوا اور تیسریں صدی میں

فصل تیسری

باب
 چہارم

کپڑے سے بنایا گیا اور قلم کا ایجاد ساتویں صدی میں معلوم ہوتا ہے اور
 اگلے زمانہ میں کتاب ایک ہی طرف لکھی جاتی تھی اور لپیٹ کر لکھتے
 تھے اور کہوینے کے وقت بڑی جگہ درکار ہوتی تھی بعد اوسکے مربع
 دو طرفہ لکھنا شروع ہوا پس اس بات سے واضح ہے کہ نسبت اس زمانہ
 کی اگلے زمانہ میں لکھنا اور ترجمہ کرنا اور پڑھنا اور کتاب کو حفاظت
 سے رکھنا بہت ہی مشکل تھا اور جعل اور تحریف کا ہو سنا خواہ
 ارادہ بد سے ہو یا اور سبب سے اس وقت کی کتابوں میں بہت ہی ساق
 اور خرابیوں مذکورہ کیے سب سے زیادہ توریت اور انجیل میں اس کو
 قابلیت لمحاظ ملحدوں کی تھی انتہی پس دیکھو کہ لمحاظ خرابیوں مذکورہ کیے
 یہ مورخ عیسائی اقرار کرتا ہے کہ ملحدوں کو بڑی گنجائش تحریف اور جعل کی تھی
 اور انجیل میں اور کچھ کس موصخ پر موقوف نہیں سمون مذکورہ کا اور
 انگریزی ہی اقرار کرتے ہیں اور جو بائبل میں موسیٰ علیہ السلام کی
 چودہ سو بائبل کے واسطے ولادت مسیح علیہ السلام لکھی گئیں تھیں
 اور ساتویں صدی تک کاغذ ایجاد نہوا تھا پس زائد دو ہزار برس سے نسخہ
 توریت کے اور اسلحہ مدون دراز تک نسخے اور کتبہ عتیق کے اور پورے
 سات سو برس تک نسخے انجیل کے کس قات سے پائے جاتے تھے
 اور کتنا دشمن ملحدوں کو گنجائش جعل اور تحریف کی ہوگی دوسری

یہ کہ مجتہد فخر کے وقت میں بہت بڑی تباہی ہو و پر بڑی کھینچل
 ڈالے گئے اور تھے لوگ مقتول اور اسیر ہوئے اور سب نسخے یورپی
 کتابوں عہد عتیق کے جو اس وقت تک باقی تھے برباد ہوئے بعدیکہ
 اگر عزادار پیدا ہوتے اور وہ توریت کو پہن لکھتے تو وہ کلام نبوت کا
 اس وقت میں ہی کسی کے پاس صحیح نہ نکلتا اور سیکر وقتوں کا نوکیلا کر
 دیتے خرابی یہ کہ جب بے بطفیل عزرا کے کتابیں عہد عتیق کی لکھی گئیں
 ان پر بڑی آفت عہد انٹیوکس میں ایک سو اٹھ برس قبل لاوت
 مسیح کے پڑی کہ اس میں سب اصل نسخے عزرا کے اور جتنے اور نسخے
 اور سب شاہ ظالم کے بڑی کوشش سے ہاتھ لائے یاد ہوئے بابل
 کتاب دل مقابیس میں یہ کہ انٹیوکس شہنشاہ فرنگستان نے اور شلیم
 فتح کر کے عہد عتیق کی کتابوں کے جتنے نسخے جہاں سے وہ لے
 بہاڑ کر جلا دیئے اور حکم دیا کہ جبکہ پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلے
 گی یا وہ شریعت کی رسم بحال دیکھا مار ڈالا جاوے گا اور ہر مہینے میں تحقیق
 اسکی عملیں آتی تھیں اور جبکہ پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلے یا ثابت
 ہوتا کہ وہ رسم شریعت کو بحال یا وہ مارا جاتا تھا اور کتاب تلف کی جاتی
 تھی انتہی ملخصاً اور یہ حادثہ تین برس اور چھ مہینے برابر مانتا جیسا کہ کتب
 تواریخ سے ثابت ہے اور ملنر کا ملک اپنی کتاب میں جو ۱۶۳۳ء میں بلکہ

سید
 محمد
 علی
 شاہ

ڈرائی میں چھپی ہے صفحہ ۱۱۰ لکھتا ہے کہ علماء کا اسپر اتفاق ہے
 کہ اصل نسخہ تورات اور اس طرح اصل نسخے اور کتابوں
 عہد عتیق کی شہر اور شلم اور میکیل کی ساتھ ماہوں لکھتے ہیں
 غارت ہوئی اور جب صحیح نقلین اونکی ہر بطفیل عمر تک کے ہوں وہ
 نسخے نقلوں کے یہی حادثہ انٹیوکس میں ضائع ہوئے اور جو گواہی
 اون کتابوں کی صداقت کی نہ تھی جب تک مسیح اور حواریوں نے اونکی صدا
 کی گواہی نہ دی تھی اتنی دیکھو خود یہ عالم عیسای کیا اقرار کر لے اور گواہی
 مسیح اور حواریوں کا ہم آخر مقصد دوسرے میں ذکر کرینگے جو تھی خرابی
 یہ کہ بعد ظہور دین مسیح کے یہی سبب اوت شہنشاہوں فرنگستان
 بڑی بڑی آفتیں پودہ پڑیں کہ اونہیں ضائع ہوئے بہت نسخوں
 عہد عتیق کا اون نسخوں سے جو حادثہ انٹیوکس سے بچے ہوں انکے بچے
 ہوئے نسخے سے پہلے یوں کے حادثے کے منقول ہوئی ہوں گانہ نسخے
 مثلاً حادثہ طیلوس رومی کا جو قریب ۳ برس کے عروج مسیح علیہ السلام
 بعد وقوع میں آیا اور حال اسکا یوسیفوس مورخ نے اپنی تاریخ میں
 تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور اس حادثہ میں گیارہ لاکھ یہودی مارے
 چھے اور نوے ہزار اسیری میں جا کر فروخت ہوئے پانچویں خرابی
 یہ کہ تیس برس بعد عروج مسیح علیہ السلام کے سبب اوت میں

یہی خرابی

پانچویں خرابی

۴۱
 شہنشاہوں فرنگستان پہلے طبقوں کے بڑی بڑی آفتوں مثل قتل عام
 اور جلا وطنی وغیرہ میں پڑی کہ اوغین اور غریبوں کو شب و روز اپنی
 جان کا فکر رہتا تھا اور اس سب سے مقدس کتاب و نگار اوغین پایا جانا
 یا بڑی کوشش اور نسیب اور کتابوں کی تصحیح میں ہونی مشکل تھی ایسے
 لکادی کو ایسی بلاؤں میں نقل کتاب یا تصحیح اور ایک کی فراغت
 کم ہوا کرتی ہے اور بلاؤں سے دس تو قتل عام تھے اول سے ۶۴
 جو اخیر ۶۴ شہنشاہ فرنگستان نے کیا تھا اور اس قتل عام
 میں بطرس حواری اور اوزکی جو رو اور یو لوس ہی مقتول ہوئے
 اور یہ قتل دارالسلطنت اور اسکے ضلعو غین میں رو کی زندگی تک
 جاری رہا اور اسکے وقت میں مسیحیوں کے حقین اقرار دین مسیحی کا
 سخت جرم قرار دیا گیا تھا اور اس قتل جو دو مشیانی کی سلطنت
 میں ہوا اور یہ ظالم ہی مثل نیر و کی بدخواہ دین عیسوی کا بنا
 اور ایک خفیہ فرمان جاری کیا اور قتل عام ایسا شروع کرایا کہ تمام
 کلیسیا کی استیصال کا خوف ہوا اور یو حنا حواری جلا وطن کیے
 گئے اور فلیوینس کلمنس مقتول ہوا تیسرا قتل توحان کی سلطنت
 میں قریب ۱۱۰ عیسوی کے شروع ہوا اور اٹھارہ برس تک جاری
 رہا اور اس میں انکناشس اسقف کو زنجیر اور کلمنس اسقف

روم اور شمعون اسقف یروشلم قتل ہوئی چھٹا قتل مرقس
 انٹونیئس کی سلطنت میں ۱۶۱ء میں شروع ہوا اور شعلہ قتل کا
 مشرق سے مغرب تک پہنچا اور دس برس سے زائد کلیہ خن
 الودہ رہا اور یہ بادشاہ مشہور حکیم فلسفی اور اپنی بی بی کے متعصب
 پانچواں قتل بادشاہ سیویرس کی سلطنت میں قریب ۲۰۲ء کی جاری
 اور ہزاروں آدمی مصر میں اور اسی طرح ملک فارس اور کاسطیج
 میں قتل ہوئی اور یہ قتل ایسا سخت تھا کہ عیسائی خیال کرتے تھے
 کہ دجال کا وقت آگیا چھٹا قتل مکسیم کے عہد سلطنت میں قریب
 ۲۳۷ء کے شروع ہوا اور ایک خون فرمان جاری ہوا اور سینا
 عیسائی اور پادری لوگ بہت قتل ہوئے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جب
 ہونگے تو عوام کا حاصل کر لینا بہت آسان ہے اور اس حادثہ میں
 پوپ پوٹیاٹوس اور اسٹیروس ماری گئے ساٹواں قتل عہد سلطنت
 ڈیئٹلس میں قریب ۲۵۲ء کے ہوا اور اس شہنشاہ نے چاہا کہ مذہب
 عیسوی کو بالکل نابود کرے اور فرمان حاکموں اضلاع کے نام جاری
 ہوئے اور اس حاصفہ میں بعض سیحی اپنے دین سے ہٹ گئے اور مھر
 اور افریقا اور اٹالی اور مشرق تماش گاہ اور یکے ظلموں کی تہی ہوا
 قتل عہد سلطنت ولریان میں قریب ۲۵۷ء کے ہوا اور ہزاروں

ادسی قتل ہوئے پہ ایک نیا اشتہار نہایت سخت اسمضمون کا
 جاری ہوا کہ اسقف و رخلو مان دین فی الفور قتل کیے جاوین اور باقی
 عزت دار و نکال ضبط کر کے اونکو ذلیل کیا جاوے اسپر ہی اگر
 مسیحی رہینگے قتل کیے جاوینگے اور عزت دار عورتین بعد ضبطی مال کے
 جلا وطن کیا وینگے اور باقی نوکر سرکار اور جتنے مسیحی ہوں غلام بننا
 قید کیے جاوینگے اور بزرخیر ہو کر سرکاری مشقت کرینگے نوان قتل
 عہد سلطنت اڈیلنگ کے قریب ۱۷۷۲ء میں شروع ہوا اور ایک فرمان
 خونی جاری ہوا لیکن قتل بہت نہیں ہوا کیونکہ وہ خود مارا گیا دسواں
 قتل ۱۷۷۳ء میں بڑی شدت سے شروع ہوا اور اس قتل میں شوق
 مغرب تک ساری زمین خون سپری اور تمام شہر فریجا ایک دفعہ
 جلا دیا گیا اور ایک عیسائی دمان نہ بچا پس دیکھو جہان تین سو برس
 سے آفتین پہلی طبقون مسیحی پر پڑی ہوں تو اوں طبقونین قتل کتب
 مقدسہ کی بدرجہ غایت کیون نہ مستور ہو چہی خرابی یہ کہ جو کتب
 مقدس کتابین بائی ہی جاتی تین اونین سے اکثر قریب ۱۷۷۳ء کی حکم ہنشا
 فرنگستان کیے جلائی گئیں لارڈ نو ساتوین جلدانی تفسیر صوفیہ
 میں لکھتا ہے کہ مارچ کے مہینے ۱۷۷۳ء جلوسی دیو کلیسٹین میں فرو
 جاری ہوا کہ کلیسی کرائی جاوین اور کتب مقدسہ جلائی جاوین پر

صفحہ ۲۳۵ میں لکھتا ہے کہ یو سی پیس بڑے غم سے کہتا ہے کہ اس نے
 بچہ خود دیکھا کہ کلیسیا بنیاد سے گرائے گئے اور کتب مقدسہ بازار میں
 جلائی گئیں اور ولیم میو صاحب اپنی تاریخ کلیسیا کی جلد ۱۲۸ میں
 چھپی ہے صفحہ ۱۲۹ میں لکھتے ہیں کہ ۱۲۳۰ء میں ایک خلیفہ سخت
 کیا گیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسیحیوں کو عبادت کے واسطے جمع ہونا
 ممنوع اور باعث قتل کا ہو گا عبادت خانے مسمار اور اجلیہ
 جادین عیسائیوں کی کتابیں شکر کے جلائی جاوین اگر ہر صفحہ میں
 لکھتے ہیں عیسائیوں کی کتابیں خصوص خدا کی پاک کتاب جس کو دیے اپنی کلی
 برابر غریز رکھتے تھے اور انکی جتنی جلدیں تلاش سے ملیں جلائی گئیں اور
 یہاں نہیں باقی گئیں یا جسے چھپا رکھیں اور دینے سے انکار کیا سخت
 عذاب میں پہنسا انتہی سا توین خرابی یہ کہ حوادث مذکورہ بالا کالما
 کر کے حواریوں کے ہی عہد سے محدود اور بددیانتوں سے لکھی گئی
 تخریف اور جعل کی پائی اور یہ خیال کیا کہ سب بے مبتلا ہوئے اپنے بے
 بلاؤ میں مارا یہ جعل چل جاگا اور اس جعل سازی کا توین صدی تک جاری
 رہا اور دسویں صدی میں وہ جعل سازی اپنی حد کمال اور بڑی رونق
 پہنچی تھی جیسا انشاء اللہ مفصل ذکر اس کا فصل اول مقصد میں
 آتا ہے اٹھویں خرابی یہ کہ عہد حواریہ سے پہلے سو برس تک

ساتویں خرابی

اٹھویں خرابی

کلیسون عیسائی میں ترجمہ یونانی مستعمل تھا اور عبری کی طرف ان کے
 چہرے سلف ملتفت نہ تھے تھے تو نسخے عبری کے بلحاظ حوادث
 مذکورہ بالا کے قلت کے ساتھ جہد بقدر پائے جاتے تھے غالباً
 تہذیب یہودی میں تھے اور عیسائی گرجوں میں بھی شاید بطور تبرک کے
 لیکن کہیں نہ ان اور یہود و شرارت میں ضرب المثل میں پس انکو بھی
 میرات ایک اور غنیمت تھی کہ جو چاہیں بنا سکیں باوجود اس کے
 انہوں نے ایک نیا کل کھلایا کہ ایک کونسل جائی اور مقدس کتاب کے
 نسخہ کو جو ان کے نسخہ سے مخالفت رکھتے تھے الزام غلطی اور اختلاف کا لگا کر
 حکم براری کا دیا کہ وہ ان حق اس حکم کے سب نسخے جو ساتویں اور اٹھویں
 صدی کے پہلے سے ابھی ہوئے تھے تلف ہوئے اور اسی سبب ان
 مسیحی علماء کو جو اٹھارویں صدی میں کتابوں مقدس کی تصحیح اور مقابلہ
 کرنے ان کتابوں کے نسخہ میں مشغول ہوئے تھے کوئی نسخہ پورا عہد کا
 عیسائین ملنا نہ ملا جو دسویں صدی سے پہلے کا لکھا ہوا ہوا اکثر کئی کاٹ
 کہتے ہیں کہ جتنے پرانی نسخہ عبری کی ملے دیے سب کے سب لکھے
 بائیں نسخہ ایکڑ اور ایکڑ چودہ سو ستادون کے ہیں اور سب سے پرانا نسخہ
 جو معتمد اور بورا ملا وہ ہے جس کا نام کوڈکس لادیا نوس ہے اور اسکو
 ڈاکٹر کنی کاٹ دسویں صدی کا اور موشی طروسی گیارہویں

صدی کا لکھا ہوا بتلا سیتے ہیں اور حال اس
 نسخہ کا یہ ہے کہ وانڈر ہوٹ نے جو ہشتاد و
 بڑی ادعائی صحت کے عبری بیبل کو چھاپا
 چودہ ہزار جا اس نسخہ معتبر ہے مخالفت کی منجملہ ان
 چودہ ہزار کے دو ہزار سے زائد توریت موسیٰ علیہ السلام میں واقع ہیں

اور موشی ڈروسی کو کئی ورق ایک نسخہ پورا نیچے درس ۹ باب ۲
 قوانین سے درس ۵ باب اول کتاب شمار تک پڑھتے کہ اونکی
 جہلی ورقوں کے پورا نے بن کو لگا کر کے موشی ڈروسی مٹکوں
 آٹھویں صدی کی لکھی ہوئی بتلاتا تھا اور اس طرح اس کو کئی چیز
 ایک اور پرانی نسخہ کے درس ۱۵ باب ۲ پیدا ایش سے درس ۱۲ باب ۱
 استثناء لکھے تھے اور یہ چیز مختلف وقتوں کے لکھے ہوئے ہیں
 اور اسکے نزدیک پورا نے سے پورا نے ورق ان جبر وین فرین
 بادسویں صدی کے لکھے ہوئے تھے اور اس کو کئی پورا نسخہ بعثت کا
 دسویں صدی کے پہلے کا لکھا ہوا نہیں ملا جیسا کہ ہاڈن صاحب ان
 امور کی جلد دوسری اپنی تفسیر میں تصریح کرتے ہیں اب یہاں کوئی
 قابل غور ہیں اولیٰ یہ کہ سب نسخے عبری کے سوائے نسخہ ہودی کے چھاپا

ہون صدی کے لکھے ہوئے تھے حوادث مختلفہ میں برباد ہوئے
 راوٹا نشان مٹ گیا ثانیہ کہ غالباً بلک یقیناً یہ حکم ہوگا
 نص شرارت سے معلوم ہوتا ہے اور یہی غرض ہوگی کہ جب دیکھے
 نیچے کے سوا سب نیچے تلف ہو جائیگے تو انکو امکان تبدیل کاریگا
 نقلیں اوس نیچے کی جو اٹھویں صدی کے بعد پھیلن پوری قابل
 تمام کے نہیں تالشا یہ کہ ڈاکٹر کنی کاٹ اور موشتی دوسری کو
 بہت نسخوں پورائے مذکورہ بالکے سند نہیں ملی کہ کس صدی تھے
 لیے ہوئے ہیں قرآن کے لحاظ کاغذ اور رسم خط کا کر کے اٹھوں
 تھے ہیں نوین خرابی یہ کہ ۵۳۳ء سے اکثر فرقوں پر حا
 کمرانی پوپوں کی شروع ہوئی اور ۵۳۳ء میں
 سلط اوٹکا برٹے زور شور سے ہو گیا اور بد
 دیانتی اونکی فرقہ پروٹسٹنٹ کے نزدیک
 محتاج بیان کی نہیں چہنا پچہ جناب لو تھر
 شو اے فرقہ پروٹسٹنٹ کے پوپ اور
 کے متعلقین کے حقیق اپنی کتاب کی ساتویں جلد
 ۴۷۴ء میں لکھتے ہیں کہ اگر میں حاکم ہوتا تو خرابائی
 دغا باز پوپ اور اوس کے متعلقین اور اونکے کہنوی

مشکین بند ہوا اگر سمندر میں ڈبو دیتا اور اوسے جلد کے صفحہ ۴۵
 میں لکھتے ہیں کہ پوپ اور اسکے متعلقین عمدہ دار ایک گروہ خراباتیوں
 اور بے باک شیر دن اور مرد کون اور فریبیوں اور جھوٹوں کا ہے
 اور ایک سٹڈ اس بڑے شریہ نکالے اور بھست بڑے
 شیطانوں جہنمی سے ایسا پرسہ کہ اوسکے تھوک اور سنگ میں جا
 شیطان نکلتے ہیں اور صفحہ ۱۰ جلد دوسری اپنی کتاب میں یوب
 و جال لکھتے ہیں جیسا کہ اونکے تپے سب قول کا ملک ہر لڑکی نوین جلد کے
 صفحہ ۲۷ میں منقول ہیں اور صد سال تک کتب مقدسہ نہیں ہوں
 اور جھوٹوں اور شیطانوں کے قبضہ میں ہیں ہاں فصاحب ترجمہ
 لاطینی کے حقیقہ مدار ایاں فرقہ دومن کا ملک کا ہے جو تہی جلد کے
 صفحہ ۴۶ میں لکھتے ہیں کہ با نچون صد ہے پندرہویں صدی تک ہے
 خرابیان اور الحاق اوس میں ہوئے ہیں پھر صفحہ ۴۶ میں لکھتے ہیں کہ یہ
 بات ضرور یاد رکھی جاوے کہ کوئی ترجمہ مثل ترجمہ لاطینی کی خرابی نہیں
 کیا گیا اوس کی نقل کرنے والوں نے بہت ہی ناجائز بے قیدی سے
 عہدہ چکی ایک کتاب میں دوسری کتاب کے فقرے داخل کیا عبارت
 حاشیوں کی متن میں درج کرنی دیکھو جیسے ایک پر بریکس ترجمہ میں الحاق اور خرابیاں
 ہوں ان کے عہد میں مصلوں میں ہی کیوں نہ ہوئے ہونگے جس نظر سے

مذکورہ بالا کے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ بعض مواضع اور کتب میں وقوع
تخریف یا الحاق کا ہرگز ہرگز عقل کے نزدیک مستحیل نہیں بلکہ
ممکن اور سہل الوقوع تھا اور اس کے وقوع بالفضل کا دعویٰ مقصد وینچا گیا

مقصد اول

فصل اول مقصد

اول کی

اور اب جو مقدمہ یہ فراغت ہوئی مقصد وینچا کے بیان میں
شروع کرتا ہوں اللہ اپنی روح القدس سے مدد فرماوے مقصد
اول حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پانچ کتابوں کے بیانیہ اور اس
مقصد میں چار فصلیں ہیں پہلی فصل اس امر کے بیان میں کہ سوا
ان پانچ کتابوں کے اور کتابیں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف
منسوب تھیں اور سلفینے ان کی سند یہی پکڑی ہے مگر اب اکثر
اون کی غیر معتبر ملک مفقود ہیں اور ویسے کتابیں تھے ہیں اول گیارہ زبور
۹۰ سے ۱۱۰ تک دوسری کتاب ایوب اور بعض تنقید میں گیارہ
مذہب تھا کہ حضرت موسیٰ نے اس کتاب کو عبری میں تصنیف کیا ہے
اور ارجح اس کتاب کی مشح میں لکھتا ہے کہ اصل میں یہ کتاب
سیرانی میں تھی موسیٰ علیہ السلام نے اس کا ترجمہ عبری میں کیا ہے
اور ہارن صاحب کہتے ہیں کہ یہ راہی یہوواہر عیسائیوں کے نزدیک
مردود ہے تیسری کتاب مشاہدات جو یہی چوٹی کتاب پیدائش کی
اور اصل اس کی عبری میں جو تہی صدی تک پائی جاتی تھی اور جیہ راہی میں کتابیں

یہ کتاب ۱۸۵۷ء میں لکھی گئی تھی۔
 اس کا حوالہ یہی دیتا ہے اور سید سرینس اپنی تاریخ میں اکثر جا
 اوس سے نقل کرتا ہے اور اوجن کہتا ہے کہ اس کتاب ۱۸۵۷ء میں لکھی گئی تھی۔
 ۵ باب نامہ گلاتیوں کو پولوس نے اسی کتاب سے نقل کیا ہے اور
 ترجمہ اوس کا سولہویں صدی تک موجود تھا مگر اوس صدی میں کونسل
 ٹونٹ نے اوس کو جوڑا اور وہ کتاب جوڑی پڑ گئی دیکھو قدما نے
 اوس کتاب کو صحیح جانا تھا یہاں تک کہ پولوس مقدس نے ہی
 اوس سے سند پکڑی ہے مگر سولہویں صدی میں تصدق کونسل
 ٹونٹ کے جوڑی اور غیر واجب تسلیم ٹھہر گئی پانچویں کتاب معراج
 اوجن کہتا ہے کہ درس ۹ نامہ یہود کا اسی سے منقول ہے اور لاؤنڈر
 اپنی تفسیر کی جلد دوم کے صفحہ ۱۵۱ میں اس قول اوجن کو نقل کرتا ہے
 چھٹی کتاب الاسرار ساتویں ششمینٹ اٹھویں کتاب الاقرار
 اور اب سیمعی ان کتابوں کو جو مشاہدے سے آخر تک ہیں جو مکی کتاب
 میں ہا درضا صاحب کہتے ہیں کہ مظنون یوں ہے کہ تیسے جعل کتابیں
 شروع ملت سیمعی میں ایجاد ہوئیں ہوں انتہی کہتا ہوں میں اس
 غلطی کے موافق معلوم ہوا کہ بقدر اولی ملت سیمعی میں بڑے جعل کتاب
 والے تھے اور موافق اقرار اوجن کے پولوس اور یہود لکھتے تھے
 جوڑی کتابوں سے اپنے خطوں میں نقل کیا ہے اور اب عیسائی اور نہیں

یہ کتاب ۱۸۵۷ء میں لکھی گئی تھی۔
 اس کا حوالہ یہی دیتا ہے اور سید سرینس اپنی تاریخ میں اکثر جا
 اوس سے نقل کرتا ہے اور اوجن کہتا ہے کہ اس کتاب ۱۸۵۷ء میں لکھی گئی تھی۔
 ۵ باب نامہ گلاتیوں کو پولوس نے اسی کتاب سے نقل کیا ہے اور
 ترجمہ اوس کا سولہویں صدی تک موجود تھا مگر اوس صدی میں کونسل
 ٹونٹ نے اوس کو جوڑا اور وہ کتاب جوڑی پڑ گئی دیکھو قدما نے
 اوس کتاب کو صحیح جانا تھا یہاں تک کہ پولوس مقدس نے ہی
 اوس سے سند پکڑی ہے مگر سولہویں صدی میں تصدق کونسل
 ٹونٹ کے جوڑی اور غیر واجب تسلیم ٹھہر گئی پانچویں کتاب معراج
 اوجن کہتا ہے کہ درس ۹ نامہ یہود کا اسی سے منقول ہے اور لاؤنڈر
 اپنی تفسیر کی جلد دوم کے صفحہ ۱۵۱ میں اس قول اوجن کو نقل کرتا ہے
 چھٹی کتاب الاسرار ساتویں ششمینٹ اٹھویں کتاب الاقرار
 اور اب سیمعی ان کتابوں کو جو مشاہدے سے آخر تک ہیں جو مکی کتاب
 میں ہا درضا صاحب کہتے ہیں کہ مظنون یوں ہے کہ تیسے جعل کتابیں
 شروع ملت سیمعی میں ایجاد ہوئیں ہوں انتہی کہتا ہوں میں اس
 غلطی کے موافق معلوم ہوا کہ بقدر اولی ملت سیمعی میں بڑے جعل کتاب
 والے تھے اور موافق اقرار اوجن کے پولوس اور یہود لکھتے تھے
 جوڑی کتابوں سے اپنے خطوں میں نقل کیا ہے اور اب عیسائی اور نہیں

جہونکو جو انہیں جہون کی کتابوں سے منقول ہیں کلام روح القدس مانتے
 ہیں سبحان اللہ پولوس اور یہود اکو جو ان کے زعم میں صاحب الہام تھے
 خبر نہوا اور سولہویں صدی والوں کو سولہ سو برس کے بعد اطلاع ہو جا
فصل دوسری اس امر کے بیان میں کہ یہ بائبل کتا ہیں
 موسیٰ علیہ السلام کی جواب اہل کتاب کے نزدیک واجب التسلیم ہیں
 موسیٰ علیہ السلام کی بیٹی بہت درس اور عبارتیں اس امر کی دلیل
 ہیں درس ۱۳ باب ۱ کتاب پیدائش کا یون ہے ہندیہ ۱۲۲
 اور بادشاہ جوزمین ادرم پرسلط ہوئی پیشتر اس سے کہ بنی اسرائیل
 کوئی بادشاہ ہو یہی ہیں اتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والا کتاب
 پیدائش کا کوئی شخص اوس زمانہ کے بعد ہے جس میں بنی اسرائیل میں
 بعض بادشاہ ہو چکے ہوں درس ۳ باب ۱ کتاب شمار کا یون ہے
 ہندیہ ۱۲۲ چنانچہ یہواہ نے بنی اسرائیل کی اوارسنی اور کنعانیوں
 گرفتار کر دیا اور اوہنوں نے اوہنیں اور ان کی استیون کو حرم کر دیا اور
 اوسنے اس مکان نام حرم رکھا اتہی اور جلد اخیر اور ترجموں میں
 یون ہے ہندیہ ۱۲۲ اور اوسنے اوس مقام کا نام حرم رکھا کا
 ۱۲۳ وان موضع را حارمہ نام نہاد فار ۱۲۵ وان مکان اخر
 نام نہاد وند یہہ درس ۱۲ کتاب ہے کہ مصنف اس کتاب کا کوئی شمس

اول سند

دوسری

سوائے موسیٰ علیہ السلام کے ہے کہ اوسکے وقت میں قتل کنعانیوں کا
 اور حرم کرنا اور انکی بستیوں کا اور یہ نام رکھنا (یعنی خرمہ) واقع ہو گیا ہو اور
 یہ تو بعد زمانے یوشع علیہ السلام کے ہوا ہے در کس متر ہوا اب
 اول کتاب القضاۃ کے میں ہے ہند یہ ۸۴۲ اور یہ ہوا اپنی جہاں
 سمعون کے ساتھ گیا اور انہوں نے اون کنعانیوں کو جو صفات
 میں رہتے تھے جابارا اور قریہ کو حرم کر دیا اور اوسکا نام حرمہ کہا
 انتہی اور حلاخیرہ اور ترجموں میں یون ہے فارسیہ ۸۳۸ اور ان شہر
 بہ حارہ مسمی گشت فارسیہ ۸۴۲ اور اسم شہر حرامہ نامیدہ شد اور موسیٰ
 علیہ السلام تو کنعان تک پہنچے ہی نہ تھے قتل اور حرم بستیوں کنعانیوں کا
 اور یہ نام رکھنے کا تو کیا ذکر در ۸۴۲ اوسے باب ۲ کا یون ہے ہند یہ ۸۴۲
 اسی لیے ہواہ کی جنگ نامی بن لکھا ہے کہ یہ دریائی قلعہ اور واوی
 ارون کے پاس ہے انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا
 کوئی شخص اور صحابہ موسیٰ علیہ السلام کے ہے کہ اوسکے بعض حالات کو
 جنگ نامی ہواہ سے نقل کیا ہے اور معلوم نہیں کہ وہ جنگ نامہ کی
 تصنیف کیا اور کس زمانے میں تصنیف ہوا تھا اور اب کتاب سبکی سب
 گم ہے اوسکا پتا ہی نہیں لگتا در ۸۳۸ باب ۲ اوسے کتاب کا یون ہے اور
 موسیٰ سارے لوگوں سے جو دی زمین پر تھے زیادہ بجا رہتا تھا انتہی اس پر ہوا

میسری

چوہی

کتاب کا نام ہے "تاریخ ہندوستان" جس کا مصنف ہے "میر تقی میر"۔

کہتا ہے کہ اس فقرہ سے معلوم ہوا کہ مولف اس کتاب کا موسیٰ علیہ السلام نہیں اسلئے کہ کوئی متکبر ہی ایسی اپنی تعریف بڑھ کر نہیں کرتا پس مولف اسکا کوئی شخص معتقد دن حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہے نہ موسیٰ علیہ السلام ورس ام باب ۳۲ کتاب گنتی کا یون سے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ اور منسا کا بیٹا یا میر نکلا اور اسنی اس نواحی کے گانودن کو لیے لیا اور اونکا نام یا میر کے گانور کہا اور رس ۱۴ باب تیسری استثناء کا یون سے ہندیہ سنہ ۱۸۲۲ منسا کے بیٹے یا میر نے ارغوب کی ساری ملکیت جشوریون اور راعمانیون کی نواحی تک لے لی اور اوسنے جالوت یا میر باسان سکا نام رکھا جو اسکا نام تھا وہی نام آج تک ہے انتہی ان درسون سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اس کتاب کا کو ہی وہی شخص ہے کیونکہ یقینا یا میر بعد زمانہ موسیٰ علیہ السلام کے ہو لے دیے درخیز کرنا اور اسکا اون اضلاع کو بلاشبہ بعد اونکے سے اوپر لفظ وہی نام آج تک ہے اسپر دلالت کرتا ہے کہ یہ شخص یا میر کے بعد ہی مدت پیچھے ہوا ہے حضرت موسیٰ کا تو کیا ذکر علاوہ اسکے یہہ ہی صحیح نہیں کہ یا میر منسا کا بیٹا ہوا اسلئے کہ یا میر بیٹا شخوب کا اور اولاد یہود امین ہے جیسا وہیں باب کتاب اول اخبار الامامین میں صرح ہے اور منسا اولاد یوسف علیہ السلام میں ہے نفسیہ ہنری اور اسکاٹ میں ذیل ورس ۳۴ اب

تاریخ ہندوستان
میر تقی میر
کتاب کا نام ہے
تاریخ ہندوستان
میر تقی میر

اور اسکی تاریخ
تاریخ ہندوستان
میر تقی میر
کتاب کا نام ہے
تاریخ ہندوستان
میر تقی میر

کتاب استثناء کے یون ہے کہ جملہ اخیرہ الحاقی ہے کیسے بعد موسیٰ
 السلام کے بڑایا ہے اگر اس کو چھوڑا جاوے تو کچھ مطلب نہیں
 انتہی کہتا ہوئیں کہ اگر الحاقی کہو تو سب دس دس کو الحاقی مانو جملہ اخیرہ
 کی تخصیص لغو ہے دس اباب کتاب استثناء کا یون ہے یہ وہ
 باتیں ہیں جو موسیٰ نے اردن کے اس پار بیابان کے میدان میں
 سوئے کے مقابل فاران اور نوفل اور لابان اور حصیر اور دمی و تھت
 درمیان بنی اسرائیل کو کہیں انتہی پس لفظ اس بار الخ دلالت کرتا ہے
 کہ لکھنے والا اس کتاب کا دوسری طرف اردن کے تھا اور اس لیے
 اسپائی نوزا اور کئی اور شخصوں نے کہا ہے کہ کتاب استثناء کی تصنیف
 موسیٰ علیہ السلام کی نہیں اور وہ لفظ جب کا ترجمہ اسپاں کیا گیا اور
 ترجمہ اسپطرح ترجموں یونانی توریت نے جو بہتر بڑے بطیہ عالم ہو
 تھے اور مترجم ترجمہ لاطینی نے کہ بہت بڑا معتبر مسیحیوں میں ہے اور
 ڈاکٹر جڈس نے اس لیے ترجمہ میں اور اسپطرح نے شمار ترجموں میں
 بلکہ سب ملکوں والوں نے جو غیر انکلیڈ کے رہنے والے ہیں (شاید وہ
 مترجم ترجمہ سیرانی کے) کیا ہے اور روس کا ملک کے ترجمہ انگریزی سب
 انہیں کے موافق ہیں اور عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے اس اعتراض کو رد
 کرنے کے لیے ان سب ترجموں مذکورہ بالا کو غلط ٹھراتے ہیں مگر چھوڑ

مہمانینے قول انکا کب معتبر ہے اور جبہو سے لاکھوں بلک کر ڈھروں فاضل سے
 اونکی صحت کے قائل تھے اور اگر انکے قول کو مان ہی لین تو یہی ہمارا اعتراض
 ذہرہ و من کا ملک اور قرقون پر جو اونکی صحت کے قائل ہیں بلاشبہ ہم
 وراں فرقہ کے اقرار کے موافق سب تر جیہ خراب اور غلط اور
 مہور سلف بڑے محرف یا بیہ فہم ہوتے ہیں اسلئے یا اون سے
 صد اترجہ غلط کر کے اوسکو مطلب کلام المہامی کا بتلا کر واجب
 لا اعتقاد کیا ہوگا تو محرف بڑے یا اون سب کو کچھ علم نہ تھا اور بیہ علمی
 دس غلطی میں پڑے تھے باب کتاب خروج میں ہے ہندہ ۱۲۲
 ۱۳ اور بنی اسرائیل چالیس برس جب تک کہ وہ یہ بستی میں ایسے
 سن کہاتے رہے جب تک کہ وہ زمین کنعان کی نواحی میں آئے نہ
 ہاتے رہے ۱۴ اور ایک مریفا کا دسواں حصہ یہ انتہی ظاہر ہے
 درس دلالت کرتے ہیں کہ مصنف اس کتاب کا وہ ہے کہ جبکہ
 ہمدین یا پہلی اوسکے عہد کے کنعان میں پہنچنا اور من کا موقوف
 ہونا عمل میں آیا ہو اور وزن ایفا کا رائج ہو اور حضرت موسیٰ کی زندگی
 ایک دو وزن امر نہیں واقع ہوئے بلکہ کنعان میں یوشع علیہ السلام
 ساتھ پہنچی اور من اوسوقت موقوف ہو اسے جب بنی اسرائیل نے
 ہمد فتنہ تھے دن سنہ میں اریحا میں دمانیکے حاصل سے فطیر بنی شین

اس کتاب کے بارے میں
 جو کچھ لکھا ہے وہ سب
 تفسیر کے تحت ہے
 بنی اسرائیل کے
 بارے میں ہے
 ساتویں

اور ہنن بالین کہا ئی تہین جیسا باب بانچون کتاب یوشع یے معلوم

ہوتا ہے اور وزن ایفا کا حضرت موسیٰ کے عہد سے پہچنی نکلا

باب ۳۳ کتاب استثناء کا سب کا سب دلالت کرتا ہے کہ یہ

کتاب تصنیف موسیٰ علیہ السلام کی خین خصوصاً اوسین ہوں

الفاظ کہ آج کے دن تک کسینے اوسکی (یعنی موسیٰ علیہ السلام کی)

قبر کو نہ پہچانا اور انکے بنی اسرائیل میں موسیٰ کی مانند کوئی قائم نہیں ہوں

صاف دلالت کرتے ہیں کہ مصنف اسکا بہت ہی بعد موسیٰ علیہ السلام

ہوا ہے تفسیر ہنری اور مشکاٹ میں ہے کہ کلام موسیٰ علیہ السلام

باب گذشتہ پر تام ہوا اور یہ باب کسی کا الحاق کیا ہوا ہے

وہ شخص یوشع ہو یا صموئل یا عزارا یا اونکے بعد کوئی اور پیغمبر

ٹھیک دریافت نہیں ہوتا شاید پچیلے درجے رمانی بابل کے

عزرا کے عہد میں لکھے گئے ہونگے انتہی اور تفسیر ڈوآلی اور خود

میں ہی اسکی موافق ہے دیکھو انکے معروضہ کوئی سند نہیں

کہ باوجود اقرار کرنے الحاق کے کسی الحاق کرنوا ایکو متعین نہیں کیے

بلکہ شکل پچو اہی تباری کہتے ہیں کہ شاید فلانا ہو یا فلانا سچ ہے

کہ جب سند ہو تو یہ سچا ہے کیسے کریں مگر تحکم ہے کہ قیاساً دعویٰ

کرتے ہیں کہ کوئی پیغمبر ہوگا حالانکہ یہ تو فقط ایک گمان ہے کوئی مسئلہ

اسوین

۵۷
 نہیں تمام یہ کافے عوام کے لئے ایسا کہتے ہونگے ورس ۱۲ باب ۱۲ نوین ہند
 پیدائش کا یون سے ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ء ابرام نے اس سرزمین میں
 ابلنس کے مقام اور ممری کی بلوط تک سیر کی اور اس وقت کنعانی
 اس زمین میں تھے انتہی تفسیر هنری اور اسکاتھ میں ہے
 کہ پہلا اس وقت ملک کنعانی تھے اور اس طرح اور جیلے چا
 کتب مقدسہ میں ربط کے لئے عزرا یا کسی اور اہامی شخص نے
 جس زمانہ میں کہ کتابیں جمع کی گئیں تھیں بعد مدت کے تصنیف ان
 کتابوں سے بڑا دئیے ہیں انتہی دیکھو ان مواضع میں یہی مذکور
 عذر کیا پیش کر کے اٹھوں کہتے ہیں کہ فلاں فلاں ہو گا ورس ۱۲ باب ۱۲
 پیدائش کا یون سے ۱۸۲۲ء جب ابرام نے سنا کہ اس کا بیٹا گنہگار
 ہوا تو اس نے اپنے سیکے ہوئے تین سو اٹھارہ خانہ زادوں کو
 لیکے وآن تک اس کا تعاقب کیا انتہی اور یہ جلد وآن تک الخ
 اور ترجموں میں یون ہے فارسیہ ۱۸۳۹ء ایسا ز انتا قب نمودگار
 ۱۸۴۵ء ایسا ز اتاد آن تعاقب نمود عربیہ ۱۸۳۱ء وانطلق فی انفسہم
 حتی الی وآن اور اسما ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ء والا کچر چالا کی کر گیا ہے
 اور وآن کی جای بانیاس لکھی اور وآن نام ایک شہر کا ہے کہ
 بنی اسرائیل نے بعد زمانہ موسیٰ اور یوشع علیہما السلام کے جب شہر

دسویں

۵۸
 کتاب القضاۃ کا نام
 اور اس کے بارے میں
 دان رکھو اور اس کا نام
 اس میں سے لیں
 خالص
 لکھ کر نام لکھیں

فتح کر کے اوسکے لوگوں کو قتل اور اوشیں کو جلا دیا تھا تو نیٹہ شہر
 اباد کر کے نام اوسکا یہہ رکھا تھا جیسا کہ کتاب القضاۃ کے باب
 اٹھارویں سے یہہ بات بخوبی کہلتی ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ
 مصنف اس کتاب کا کوئی شخص بعد ابادی اس شہر کے گذرا ہے
 دگر نہ اگر موسیٰ علیہ السلام ہوتے تو ضرور دان کی جگہ لیت لکھتے
 اور حالانکہ عبری نسخوں میں لفظ دان کا ہی مرقوم ہے علاوہ اسکے
 لوط بختیجہ ابراہیم علیہ السلام کے تھے نہ بھائی ورس اسباب
 میں ہے تاح نے اپنے بیٹے ابرام اور اپنے پوتے لوط یعنی اپنے
 بیٹے ماران کے بیٹے کو الف ورس اباب اس کتاب پیدا ایش کا یوں ہے
 ہندیہ ۱۲ اور ابرام نے اپنا ڈیرا اڈھایا اور مری کی لوطیوں
 جو جبرونین سے جارہا الف ورس اس طرح ورس سٹائیسوین باب ۱۲
 اور ورس اباب کتاب پیدا ایش میں لفظ جبرون کا واقع ہے
 اور جبرون نام ایک قریہ کا ہے کہ بنی اسرائیل نے بعد فتح
 یہہ نام اوسکا رکھا تھا اور پہلے اوسکا نام قریہ اربع تھا جیسا
 ورس اباب کتاب یوشع سے معلوم ہوتا ہے پس اس سے ہی
 مصنف اس کتاب کا بعد فتح طین کے گذرا ہے
 ورس اباب کتاب پیدا ایش کا یوں ہے ہندیہ ۱۲ اور بنی اسرائیل

گیارہویں

۱۲
 ہندیہ ۱۲
 اور بنی اسرائیل
 ورس اباب کتاب
 پیدا ایش کا یوں
 ہے ہندیہ ۱۲

کوچ کیا اور اپنا خیر عذر کے ٹیلے کے اوس بار استادمہ کیا انتہی۔

عین ذرا م اوس شمارہ کا ہے جو دروازہ یروشلم پر تپا بیسٹ
اسکا کوئی سادل یاد او علیہ السلام کے عہد میں ہو گا اور ملاحظہ

زبور اور کتاب انجیلا اور یومیا اور حزقیل علیہم السلام سے بہت
 بات معلوم ہوتی ہے کہ زمانہ سلف میں ہی طریقہ تالیف اور تصنیف
 ایسا ہی تھا جیسا اب ہے اور ناظر کو دیکھتے ہی معلوم ہو جاتا تھا

کہ مصنف اپنا حال لکھتا ہے اور تمام تہریت میں کوئی دوسرا نہیں

کہ اس کے معلوم ہو کہ موسیٰ علیہ السلام خود ہی اپنا حال لکیتے ہیں
بلکہ جہان نگر موسیٰ علیہ السلام کا ہے اور جان غایب کے صیغہ سے اور نگو

بولا گیا ہے اور ایک جا بھی صیغہ مشکلم سے نہیں تعبیر اور کچھ مثالیں آوی

بطور نمونہ کی لکھی جاتی ہیں اباب خروج کا ہندیہ ۲۲ء ۱۱ اور جعفر بن

یوں ہوا کہ جب موسیٰ بڑا ہوا الخ ۵ احب فرعون فیہ سنا تو

چاہا کہ موسیٰ کو قتل کرے پر موسیٰ فرعون کے حضور سے ہٹا کر الخ

۲۱ تب سے سی اس شخص کے کہ میں رہنے پر راضی ہوا الخ اور تمام ملین ملین

ضمیر غریب کی موسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے اور ایسی ہی

اور باوینین سمجھنا چاہیے، باب خروج اور موسیٰ اپنے پیسے

یثرو کے جو مدین کا کاہن تھا، اس نے نبی موسیٰ کے ہاتھ میں اپنی

ایک طرف سے جاؤں الخ ۱۱ موسیٰ نے خدا کو کہا میں کون ہوں جو فرعون
 پاس جاؤں الخ ۱۲ تب موسیٰ نے خدا سے کہا الخ ۵ پہر خدا
 موسیٰ سے کہا الخ ۱۳ باب خروج ہندیہ ۱۸ تب موسیٰ نے
 جواب دیا الخ ۱۴ تب یہوواہ نے موسیٰ سے کہا الخ ۱۵ تب موسیٰ
 یہوواہ سے کہا الخ ۱۶ تب یہوواہ کا غصہ موسیٰ پر پڑا الخ ۱۷ تب
 موسیٰ روانہ ہوا الخ ۱۹ تب یہوواہ نے مدین میں موسیٰ کو کہا الخ ۲۰
 تب موسیٰ نے اپنی جورو اور اپنے بیٹوں کو لیا الخ ۲۱ اور یہوواہ نے
 موسیٰ کو کہا الخ ۲۸ اور موسیٰ نے خدا کی جسے اویسے بیجا الخ
 ۲۹ تب موسیٰ اور مارون گئے الخ ۱۴ باب خروج ۲ بعد اسکے کہ
 یہوواہ کئی پہر گیا الخ ۵ باب خروج ہندیہ ۱۸ تب یہوواہ نے
 موسیٰ سے کہا الخ ۲ پہر خدا نے موسیٰ کو فرمایا الخ ۹ موسیٰ نے
 بنی اسرائیل کو یونہی کہا الخ ۱۰ پہر یہوواہ نے موسیٰ کو فرمایا الخ
 ۱۲ تب موسیٰ نے یہوواہ کے آگے یون کہا الخ ۱۳ تب یہوواہ نے
 موسیٰ اور مارون کو کہا الخ ۲۶ دیکھو وہ مارون اور موسیٰ جنہیں
 یہوواہ نے فرمایا الخ ۱۲ اور جب دن یہوواہ نے ملک مصر میں موسیٰ
 بائیں کین یون ۱۶ ۲۹ کہ یہوواہ نے موسیٰ کو کہا الخ ۶ باب خروج ۲۲
 ۱۸ پہر یہوواہ نے موسیٰ سے کہا الخ ۶ موسیٰ اور مارون نے

بیسا ہوا وہ نے اونہیں کہا اور ہونے ویسا ہی ہے اور جس وقت لون و وفون نے
 فرعون سے گفتگو کی موسیٰ انہی برسکا اور مارون تراسی برسکا تھا
 ۱۸ اور یہ ہوا وہ نے موسیٰ اور مارون کو کہا ۱۰ تب موسیٰ اور مارون
 فرعون کے ایگے گئے الخ اور آخر کتاب استثنائک یہی حال ہے
 اور نقل اون فقرہ کی گویا نصف توریت کی نقل ہے پس ناظر توجہ
 یہ بات صاف کہلتی ہے کہ لکھنے والا اس کا کوئی سوائی موسیٰ
 علیہ السلام کے ہے اور اس طرح اور باتیں متبع کو مل سکتی ہیں
 اور بعض مفسریت و رس ۱۴ باب ۱۱ اور رس ۱۸ باب ۱۳ کتاب
 پیدایش کے یوں عذر کرتے ہیں کہ ممکن ہے کہ موسیٰ نے لیث اور قیر
 اربع ہی لکھا ہو گا مگر کسی نقل نویس نے توضیح کے لئے اون لفظوں کو
 لفظ دان اور جبرون کے ساتھ بدل ڈالا کہتا ہوں کہ موافق
 انکے اقرار کے بہت عرصہ کے بعد یہ تحریف کاتب کی ایسی چل
 گئی کہ سب نسخہ میں پہل پڑی تو تحریف اوسین زمانہ سلف میں ہی
 ہوا کرتی تھی اور بہت عرصہ کے بعد چل جاتی تھی پس ایسا ہی ممکن ہے
 کہ اور جا ہی محدون یا کاتبوں نے شرارت کی ہو اور اسکی نفی کی
 کوئی دلیل نہیں جیسا کہ مورخوں نے اقرار کیا ہے کہ محدون کو بہت
 بڑی گنجائش تحریف کی توریت اور انجیل میں تھی اور ڈکڑ کا فضائل

بعض مفسرین
 کہتے ہیں کہ
 موسیٰ نے

درجہ اولیٰ میں اور نام
درجہ اولیٰ میں اور نام
درجہ اولیٰ میں اور نام
درجہ اولیٰ میں اور نام

مقدمین گذر اور ڈکندری بیبل میں جو ۳۷۰ امین امریکائی ہیں
موافق شرح بیبل کے یوں مرقوم ہے کہ کتاب موسیٰ کی بعضی
صاف اسبات پر دلالت کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کا کلام
ہنیں مثل ورس ام باب ۳ کتاب کنتی اور ورس ام باب ۳ کتاب
اور بعضی عبارت اور سکی موسیٰ کی عبارت سے میل نہیں کہاتی
اور ان فقرات کو یقیناً ہم نہیں کہہ سکتے کہ کسی لکھی ہوئی میں مگر
بظن غالب یہ معلوم ہوتا ہے کہ عزرا نے ان فقرات کو ملایا ہے
جیسا کہ نوین اور دسویں باب کتاب عزرا اور آٹھویں باب کتاب
نحمیا سے معلوم ہوتا ہے انتہی دیکھو تھے لوگ صاف اقرار کرتے ہیں
کہ کتاب موسیٰ میں الحاق ہے اور بعضی عبارتیں موسیٰ کی عبارت
میل نہیں کہاتی اور الحاق کرنے والا یقیناً آج تک عیسائیوں کے
نزدیک متعین نہیں ٹھکوں سے عزرا علیہ السلام کو کہتے ہیں اور باب
نوین اور دسویں کتاب عزرا اور آٹھویں باب کتاب نحمیا کو دلیل
اپنے گمان کی بتلاتے ہیں اور یہ ٹھکل قابل پذیرائی کے نہیں اور سکو
ظن غالب کہنا خطا ہے اسلئے ان بابوں کتاب عزرا سے اسی قدر
سمجھا جاتا ہے کہ عزرا نے اظہار افسوس کا حرکات ناشائستہ میں
اور اقرار کیا ہو گیا اور باب آٹھویں کتاب نحمیا سے اسی قدر مفہوم

[illegible]

گفتے ہیں سبب اس اختلاف قاضی کے تینوں کو غیر معتبر سمجھ کر زمانہ دو ہزار و پندرہ
 برس کا لکھا ہے اور موافق تفسیر منبری اور اسکا کے تفصیل اختلاف تینوں نسخوں کی
 میں لکھی جاتی ہے۔

نام بزرگوں کی جنابی بیان عمر بزرگوں کا موافق تینوں نسخوں کے			
عمر بزرگوں کے موافق	عبری	عسری	یونانی
ادوم علیہ السلام	۱۳۰	۱۳۰	۲۳۰
شیث ع	۱۰۵	۱۰۵	۲۰۵
انوش	۹۰	۹۰	۱۹۰
قینان	۷۰	۷۰	۱۷۰
ہملانیل	۶۵	۶۵	۱۶۵
یارد	۱۶۲	۶۲	۱۶۲
حنوک علیہ السلام	۶۵	۶۵	۱۶۵
متوسالچ	۱۸۷	۷	۱۸۷
لامک	۱۸۲	۵۳	۱۸۸
نوح و قینان	۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰
۱۴۵۴	۱۳۷۷	۲۲۹۳	

دوسرا یہ کہ موافق عبری کی نانہ طوفان سے ولادت ابراہیم علیہ السلام تک دو سو بائیس برس اور موافق اکثر نسخوں یونانی ایک ہزار بہتر اور موافق ایک نسخہ یونانی کے گیارہ سو بہتر اور موافق سامری کے نو سو بائیس برس ہے اور عبری کے موافق یہ طرفہ تاسا اور ہے کہ بعد طوفان کے نوح علیہ السلام تین سو چھ برس جیسے اور س ۲۸ باب کتاب پیدائش میں مصرح ہے اور ولادت ابراہیم علیہ السلام کی دو سو بائیس برس بعد طوفان کے ہوئی تو لازم آتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اٹھاون برس کی عمر تک دیکھا ہوا اور یہ تو با اتفاق تواریخ کے غلط ہے اور موافق اکثر نسخوں یونانی کے سات سو بائیس برس اور موافق ایک نسخہ یونانی کے آٹھ سو بائیس برس بعد وفات نوح علیہ السلام کے ولادت ابراہیم علیہ السلام کے ہوئی ہے اور موافق سامری کی بائیس سو بائیس برس بعد پس دیکھئے گا کیا اسکاں نسخوں یونانی میں اور ایک خط ہے کہ ارخشد اور شالح کے بیچ میں قتل کو اپنی طرف سے بڑا دیا ہے کہ عبری اور سامری میں اسکا بتائیں اور پوسیفس نے ہی اسکو غلط جا کر نہیں لکھا اور مورخوں اکثر زمینی نے بیان مذکور میں تین نسخوں کو غیر معتبر سمجھا اور اسکو تین سو بائیس

برس لکھا اھل سکوتفسیر کے والی اور اچر وہ مہینت میں موافق قول
 بشب گذر کے مختار کر کے یون لکھا ہے کہ کل زمانہ طوفان سے ولادت
 ابراہیم تک تین سو باون برس ہے اسی اور تعجب ہے کہ اس تفسیر والوں نے
 سالوں کو جو نسخہ عبر میں مصرح ہیں کیوں نہیں جمع کر لیا تاکہ سطلی گذر کی ادنیٰ
 ظاہر ہو جاتی اور یوسف کے مخالف اس مدت کو نو سو تیرا لکھا
 برس لکھتا ہے اور فصل اختلاف تینوں نسخوں کی موافق تفسیر مری اور اسکاٹ کی ہے

نام بزرگوں کا جن کی تاریخ دقیقہ بزرگوں کے اختلاف کے			
عبری	سامری	یونانی	بیان عمر بزرگوں کا موافق تینوں نسخوں کے
۲	۲	۲	ساکم افرخت کی ولادت
۳۵	۱۳۵	۱۳۵	ارفتند
بالکل ندارد	بالکل ندارد	۱۳۵	قیسان
۳۰	۱۳۰	۱۳۰	شالغ
۳۴	۱۳۴	۱۳۴	عابر
۳۰	۱۳۰	۱۳۰	فانغ
۳۲	۱۳۲	۱۳۲	طو
۳۰	۱۳۰	۱۳۰	سورغ
۲۹	۷۹	۷۹	ناحور
۷۰	۷۰	۷۰	تارح
۲۹۲	۹۴۲	۱۰۷۲	

تیسرا اختلاف

تیسرا یہ کہ دفتر دوسرے لب التواریخ کی شروع جدول میں صفحہ ۳۴۱ میں تشریح سنون قبل ولادت مسیح میں لکھا ہے نسخہ منطبع ۱۸۲۹ء دار الحکومت کلکتہ کا جہان کا خلق عبری کتاب مقدس مطابق ۴۰۰۴ نقل سپٹوجنٹ کی (یعنی ترجمہ یونانی کی) مطابق ۵۸۷۲ نقل سمارٹن کی مطابق ۴۷۰۰ انتہی بلفظہ دیکھو اس کے وقت زمانہ مابین ولادت اوم اور عیسیٰ علیہا السلام میں کیسا اختلاف ہے ایران اختلافات میں قدامت مسیحی یہودیوں کو الزام تحریف کا دیتے تھے اور کہتے تھے کہ قریب سنہ ایک سو تیس عیسوی کے یہودیوں نے یہ تحریف کی ہے اور آگسٹائن ہی جو بہت بڑا عالم عیسائی گذرا ہے عبری کو محض بتلاتا ہے جلد اول تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں ہے کہ فاضلوں نے جو حساب نسبت تاریخوں و واردات مندرجہ عہد عتیق کے کیے ہیں ان حسابوں میں بڑے بڑے فرق واقع ہیں خصوصاً ان واردات کی تاریخوں میں جو قبل از طلب ابراہیم کے ہوئی تھیں لیکن ان اختلافات سے اکثر مطالعین کو کچھ بڑی غرض نہیں آگسٹائن یہودیوں کو الزام تبدیلی تاریخوں کا نسبت ان بزرگوں کی جو قبل او ر بعد زمانہ طوفان کے زمانہ حضرت موسیٰ ہوئے دیتا تھا اور وجہ الزام کی یہ کہتا تھا کہ انہوں نے بڑے غیر معتبر کر سبے ترجمہ یونانی اور دشمنی دین مسیحی کے یہ کر کیا تھا اور یہ

معلوم ہوتی ہے کہ قدامت مسیحیوں میں عام تھی اور وہی کہتے تھے کہ قریب
 ایک سو تیس برس عیسوی کے یہودی نے یہ تخریف کی ہے یہاں تک کہ
 کہ میلز صاحب نے یوسفس اور ترجمہ یونانی سے کچھ اور نئی غلطیاں صحیح
 کر کے تاریخ لی ہے کہ اس کی موافقی لاوی ص ۱۵۵ علیہ السلام تک پیدائش عالم سے
 مدت پانچ ہزار چار سو گیارہ برس کی اور طوفان سے مدت تین ہزار ایک سو پچیس برس کی
 اور باعث فرق کا یہ ہوا کہ بزرگوں کی ولادت کی تاریخ یونانی ترجمین سو
 برس قریب کے باوجود عمر میں بہ نسبت عبرانی عہد عتیق کے زائد ہے گو کل مجموعہ
 ایک ساراً مثلاً اگر عبرانی میں لکھا ہے کہ فلانا بزرگ جب اسی کے پیدا
 ہوا سو برس کا تھا تو یونانی میں ہے کہ دو سو برس کا تھا انتہی دیکھو اس تغیر
 صاف صرح ہے کہ قدامت کے نزدیک نسخہ عبری بحرف اور یونانی میں صحیح
 تخریف یہودی کے نسخہ میں بتلاتے تھے اور آگسٹائن ہی الزام تخریف کا
 یہود کو دیتا تھا اور سچ ہے کہ یہودیوں کی بددیانتی سے یہ بات کہیں
 چرتا رہا کہ ورس ۴۴ باب ۲ کتاب استثناء کا نسخہ عبری میں
 ترجمہ ہند ۱۸۲۲ء سو جب تم اردن کی پارا تر جاؤ تو تم اون قہر و کو جب
 بابت میں تمہیں آج کے دن حکم کرنا ہوں عیسا کے پہاڑ نصیب ہے
 اور ادن پر چونا پہیر پڑا انتہی اور ترجمہ ہند ۱۸۴۲ء میں بلا تفاوت عیسا
 اور ترجمہ فارسی ۱۸۳۹ء اور ۱۸۴۹ء اس کی موافق ہیں اور تورات سلمیٰ

چوتھا اختلاف

عیسائی کا گذر م واقع ہو عیسائی اور گنہگار اپنے سائے تھے جیسا
 درس ۱۲ و ۱۳ اوسے باب ۲۷ سے اور درس ۲۹ باب ۱۲۸
 اور درس ۳۳ باب ۱۰ شمع کیے سمجھا جاتا ہے اور تفسیر منہری اور
 اسکاٹ میں ہے متن سامری میں یون ہے کہ ان پہرؤ کو پہرؤ لکھا
 رکھو انتہی اور یہود اور سامریوں میں قدیم سے نزاع ہے کہ مذبح نور مکمل
 کون سے پیار پر موافق حکم توریث کے بنانا چاہیے اور جہو عیسائی یونانی
 یہود کے اس جا یقیناً توریث سامری کو محرف کہتے ہیں واقع الہی
 پہلے فصل میں ہے یا انہوں نے (یعنی سامریوں نے) حسیک و حسیک
 پہاڑ پر دوسری ہیکل بنائی اور راہی کک کے لیے توریث میں ایک
 بات بدلی کہ جس سے معلوم ہو وہی کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں خدا نے
 فرمایا تھا کہ میری عبادت کرنی چاہئے پس یہود کی توریث اور سامریوں کی
 توریث کا فقط یہی فرق ہے اور ان دونوں کے مقابلہ کرنے کے لئے
 بہر جہت ہو سکتی ہے کہ خلیج کیل کو کہاں بنانا چاہیے اور سامریوں
 سامری توریث کی کتاب کے موافق ہے اور یہ تبدیل موسیٰ کے مرتبہ
 بعد کچھ زیادہ بائیں سو برس کے واقع ہوئی مگر ہماری توریث اصلی حضرت
 موسیٰ کے وقت سے اس دم تک محفوظ و محفوظ ہے یہ عیسائی
 اس میں ہوتی توریث کو نہیں مانتے انتہی پس ان کا صاحبی واقع الہی

عیسائیوں کے نزدیک توریت سامری میں بہت تحریف یقینی ہے
اور وہ توریت ان کے نزدیک محرف اور مردود ہے اور یہ بھی حلو
ہوا کہ تحریف پانسو برس سے زائد کے صحیح ایسا کار کر گئی کہ اس کے لیے
فرقہ قوم میں اوس محرف کے سب سے پہلے پر طبع اور اعلیٰ ادنیٰ
اوس قوم کے اوس فعل پر متفق ہو گئے تو دیکھو یہ بعد مدت
دراز کے بھی ایسا امر بے ایمانی کا جاری ہو جاتا ہے اور یہ قول اوسکا
کہ یہودی توریت اور سامریوں کی توریت کا فقط یہی فرق ہے بالکل
غلط اور لغو ہے جیسا کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اور کچھ اور آتا ہے
بہر حال نتیجہ جہاں اختلاف بہت بڑے ہیں اور ان میں عیسائیوں
سلفاء اور خلفاء کلمات مضطربانہ کہ ہیں جمہور قدامت عیسائی یونانی کو
صحیح اور عبری اور سامری کو محرف کہتے تھے اور ہاں تضام
جلد دوسری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر ہیلن حامی توریت
سامری کا ہے اور اوس نے صحت تاریخ اوسکی کو دلیلوں سے
خاطر خواہ ثابت کیا ہے اور اون دلیلوں کی تلخیص بیان نہیں
ہو سکتی جسکو منظور ہوا اوسکی کتاب میں جلد اول کے صفحہ آٹھویں
آخر تک دیکھیے اور ڈاکٹر کنی کاٹ کہتے ہیں کہ ادب سامریوں کا سبب
توریت ہے اور لحاظ اونکی علوتوں کا اور خاموشی سنا جناب مسیح کا

(یعنی الزام نہ دینا) و نکو بابت تحریف کے) وقت گفتگوی مشہود کے وقت
 سامریہ سے ہوئی تھی اور اور باتیں اس کو تقاضا کرتی ہیں کہ جو محققین
 میل نے سامریہ کو الزام تبدیل قصدی کا دیا ہے بے اصل ہے
 اور الزام تبدیل کا یہودیوں کو دیا جاوے اور یوسی ہیس اور سل
 اور پرو کو پیس اور ڈیوڈ ووس اور جیروم اور سن سلس
 اور اور قدما پیشا علیہ السلام نے نسخہ سامری کی سنڈیکڑی کا یوں قیاس
 کیا ہے مگر بعد اوسکے وہ نسخہ متروک ہوا انتہی اسکے موافق ہیلن
 اور کنی کاٹ وغیرہ سامری کو صحیح اور عبری کو محرف کہتے ہیں اور یونانی
 ہی انکے نزدیک محرف ہو گا اور اسکے عیسائی حامی بھی کہتے ہیں
 پس ان لوگوں نے سلفا اور خلفا یقیناً ایک کو صحیح اور باقیوں کو محرف
 مانا ہے یا پھر ان یہ کہ درس ۴۴ باب ۱۲ خروج کا عبری میں یوں ترجمہ ہے
 ۱۸۲۲ اور بنی اسرائیل کے جو مصر کے باشندے تھے وہ وہاں
 چار سو تیس برس تک رہے انتہی عربیہ ۱۸۳۱ فکان جمیع ماسکن بنو
 اسرائیل فی ارض مصر اربعۃ و ثلاثون سنۃ یعنی تھے مدت رہنے
 بنی اسرائیل کی زمین مصر میں چار سو تیس برس ۱۸۳۵ اور
 بنی اسرائیل کہ در مصر ساکن بودند مدت چار صد و سنی سال بود حالانکہ
 یہ غلط ہے اس لیے کہ مدت رہنے بنی اسرائیل کی مصر میں دوسرے

ف
 یا پھر ان اختلاف

برس ہے نہ چار سو تیس برس اور توریت سامری اور ترجمہ یونانی میں
 اس طرح واقع ہے اور بنی اسرائیل اور اونکے ابا و اجداد کا رہنا
 زمین کنعان اور زمین مصر میں چار سو تیس برس تھا انتہی اور تفسیر
 اور اسکاٹ میں بعد نقل اس عبارت کے سامری سے یونانی سے
 یہ بلاشبہ سچی عبارت ہے اور متن کی ہر مشکل کو دور کر دیتی ہے انتہی
 پس نسخہ عبری سے قصداً یا سہواً لفظ ابا و اجداد اور لفظ زمین کنعان
 گرایا گیا یا سامری اور یونانی میں بطور اصلاح کے بڑھایا گیا ہے
 اور باوجود اسکے اس درس کو درس ۱۳ باب پیدائش سے مختص
 ہے اور وہ یونانی ترجمہ ہندہ ۸۲۲ انتہی دسنے ابرام کو کہا
 جان کہ تیری اولاد پردیس میں آوارہ ہوگی اور وطن کے لوگوں کے
 بندے ہوگی وہی ادھنیں چار سو برس تک دکھ دینگے انتہی
 دیکھ اس میں فقط چار سو برس میں علاوہ اسکے بندے ہونا اور کہہ
 اونا کجا بھی تھا جب مصر میں آئی اور وہ کل دس سو پندرہ برس نہ چار سو
 تفسیر ہی اور اسکاٹ میں ذیل درس ۱۴ باب ۱۱ خرچ کے واسطے
 دفع کرنے تھا لفظ کے یونان مرقوم ہے کہ ہر دو نوں درس آپس میں مخالف
 نہیں اسلئے کہ پیدائش میں نہانہ ولادت اسحاق سے اور خرچ
 میں نہانے جانے ابراہیم کے اور یہ گنا کیلئے اور ابراہیم کو

اولاد زمین کنعان میں دو سو پندرہ برس بیکانی رہی اور بنی اسرائیل
 زمین مصر میں دو سو پندرہ برس انتہی کہتا ہوں جن کے اول یہ توجیہ دیتے ہیں
 کہ رجباً بالغیب بدون کسی قرینہ کے مبدئیت مذکور کا ایکجا ولادت اسحاق
 علیہ السلام کو اور دوسری جازمانہ خروج ابراہیم کو اور سی ٹھہراتے ہیں اور
 کوئی قرینہ اسکا نہیں علاوہ اسکے یہ توجیہ مخالف اسکے ہے جو ادبی
 تفسیر میں ذیل ورس ۱۲ باب ۱۲ پیدائش کے مذکور ہے کہ ابراہیم کے کنعانی
 پہنچنے سے ولادت اسحاق تک ۲۵ برس ہیں اور اسحاق کی عمر وقت ولادت
 یعقوب کے ۶۲ برس کی اور عمر یعقوب کی وقت جانے مصر کے ایک سو
 برس کی تھی اور تینوں کے جمع کرنے سے دو سو پندرہ برس ہوتے ہیں انتہی
 اس لئے کہ مفسر نے دو نو جابت رہنے مصر کی دو سو پندرہ برس ملنے
 جیسا کہ اور مورخ بھی سیطرہ لکھتے ہیں اور دوسری جامع اسحاق
 علیہ السلام کی وقت ولادت یعقوب علیہ السلام کی ۶۰ برس کی اور عمر یعقوب
 علیہ السلام کی وقت جانے مصر ۱۲۰ برس کی بتلائی اور یہی حق ہے جیسا
 ورس ۲۶ باب ۲ پیدائش اور ورس ۹ باب ۷ پیدائش میں مصر کے
 پس جب تینوں مدتوں یعنی مدت عمر اسحاق کی وقت ولادت یعقوب
 کے اور مدت عمر یعقوب کی وقت جانے مصر کے اور مدت رہنے
 مصر کی مسلم ہوں تو اب دو قباحاتیں لازم آتی ہیں ایک یہ کہ ولادت

۲۵
 ۶۰
 ۱۲۰
 ۲۱۵

اسحاق سے زمانہ خروج مصر تک چار سو پانچ برس ہوتے ہیں اس طرح
۳۰۰ سالہ چار سو فقط جیسا خروج میں ہے دوم یہ کہ موافق اوسکے
توجیہ کی روانگی ابراہیم سے ولادت اسحاق علیہ السلام تک
تیس برس لینے چاہیں تاکہ مدت ۴۳۰ برس کی جیسے کتاب پیدائش
میں مصر سے پوری ہو مالا لنگہ اگر ہم اس مدت قبل ولادت کو
اوپر مدت بعد ولادت کے برابر ۴۳۵ برس ہوتے ہیں چار سو تیس برس توجیہ کی
مرد دوسرے اور موافق تفسیر مذکور کے تفسیر ڈوالی اور رجھا
بین ہی موافق قول شیب باٹ رکت اور شیب کڈیکے واقع ہے
بسن یہ ہی مرد دوسرے چہنگسا یہ کہ درس اٹھوان باب پیدائش کا
عبری میں یون سے ترجمہ ہندیہ ۸۴۲ تب تین اپنے بھائی ہل سے
بولا اور جب دسے دونوں کہیت میں تھے یون ہوا الخ تفسیر هنری
اور اسکاٹ میں ہے کہ یہہ درس موافق توریت سامری اور ترجمہ یونانی
اور اور ترجمہ یون پرانگی یون ہے اور قین اپنے بھائی ہل سے بولا کہ آؤ
میدان کو چلیں اور جب دسے دونوں المپس یہہ جملہ کہ آؤ میدان کو چلیں
عبری میں مفقود ہے یا رضاجب دوسری جلد کے صفحہ ۱۹۳ میں حاشیہ
اندر لکھتے ہیں کہ سامری اور یونانی اور ارامی اور اسطرح لاطینی میں
جو شیب اللہ کے پالی کلاٹ میں چپی ہے موجود ہے اور اکثر کلاٹ نے

اس جلد کے عبری میں داخل کرنے کو حکم کیا تھا اور بلاشبہ یہ اچھی عبارت
 اور اسی جلد کے صفحہ ۳۳۸ میں لکھتے ہیں عبارت جو ترجمہ یونانی میں
 ہوتی ہے بعض فصحیح ہوتی ہے گوکہ وہ حال نسخوں عبرانی میں نہو
 مثلاً کہ جیسا درس مذکور کہ اسمین عبرانی نسخے خطی ہوں یا مطبوعہ
 نقصانی ہیں اور مترجم ترجمہ انگریزی مہری کا جو یہاں اچھا دریافت نہ کر سکا
 ترجمہ یون کیا قابیل نے اپنے بھائی مابیل سے باتیں کیں اور انفس
 عبرانی کو ترجمہ سٹو جنٹ پورا کرتا ہے اور متن سامری اور ترجمہ لاطینی
 اور ارامی اور ترجمہ یونانی انکو ملا اور دو تفسیرین جالدی زبان کی
 اور وہ فقرہ جو کو فلو یہودی نے نقل کیا ہے سٹو جنٹ کے موافق
 ہیں اور سب میں یہ جلد و میدان کو چین موجود ہے انتہی اور ترجمہ عبرانی
 میں بھی یہ عبارت داخل ہے عربیہ ۱۸۱۷ اوقال قانن لہا بیل اخہ
 لنخرج الی المحتل ولما صار فی المحتل الخ دیکھو یہ جملہ عبری سے اور گیتا ہے
 کی طرح مانوسا توان یہ کہ دریں اس باتوں میں پیدائش کا عبری میں یونانی سے
 ہندیہ ۱۸۲۲ اور طوفان کا پانی زمین پر چالیس دن تک ملا رہا الخ اور ترجمہ
 یونانی اور بہت نسخوں لاطینی میں چالیس دن رات کا لفظ واقع ہے
 جیسا درس ۱۲ اس باب میں عبری میں یہی اب تک موجود ہے لیکن
 سترہویں میں عبری کے اندر لفظ رات کا اور گیتا ہے مارن صاحب

ساتوان
 اختلاف

اہوان
اختلا

جلداول میں لکھتے ہیں لفظ رات کا عبر میں داخل کرنا چاہیے اہوان
یہ کہ درس ۲۶ باب ۳۵ پیدائش کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور جب
اسرائیل اوس سرزمین میں جا رہا تو یون ہوا کہ راوین گیا اولینے
باپ کی حرم بلہا سیہ ہم بستر ہوا اور اسرائیل نے سنا انتہی
تفسیر مہتری اور اسکاٹ میں ہے کہ یہودی مانتے ہیں کہ اس درس
میں کچھ ترک ہو گیا ہے اور یونانی ترجمہ اوسکو اس طرح پورا کر دیتا ہے
کہ وہ برا تھا اوسکی نگاہ میں انتہی دیکھو موافق اقرار اہل کتاب کے
سارا جلد عبری سے اور طرہا ہو اسے اور یونانی میں ایک موجود ہے پس
جیلے کا اور طرہا جانا ہی عبری سے دشوار نہیں ہے چہ جائے ایک دوسرے کے
نوان یہ کہ درس ۲۵ باب ۲ پیدائش کا عبر میں یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲
اور یوسف نے بنی اسرائیل سے یہ قسم لیکے کہا خدا مقرر تکوید کو لگا
اور تم میری ہڈیوں کو یہاں سے بجاؤ انتہی اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ بلاتفاق
موافق اس کے ہی اور جلد اخیرہ اور ترجموں میں یون سے فارسیہ ۱۸۳۹
وانہیجا استخوان های مرا ببرد فارسیہ ۱۸۴۵ و شما استخوان های مرا اینجا
بر آرید اور سامری اور یونانی اور ترجمہ سریانی اور عربی اور لاطینی
جلد اخیرہ یون ہے اور تم میری ہڈیوں کو یہاں سے ساتھ اپنے لجاؤ گے
پس عربین بعضی لفظ جلد اخیرہ سے گر گئے ہیں مارضا صاحب کہتے ہیں کہ

ف
نوال اختلا

مسٹر ہٹ رائڈ نے اپنے نئے ترجمہ پہل میں ان لفظوں مترکہ کو
 داخل کر لیا ہے اور خوبیاں انتہی مغربہ ۱۸۳۱ء فارغوا عظامی میں ہیں
 و خذوا معکم و سوان یہ کہ باب دسویں کتاب استثناء میں ہے
 ترجمہ ہند ۱۸۲۲ء تب جی اسرائیل نے بائیر وٹ بنی یاعقان
 موسیر کو کوچ کیا و مان مارون کا انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہوا
 اور اوسکا بیٹا العازہ کہانٹ کے منصب پر اس کا قائم مقام ہوا
 و مان سے اور ہون نے جد جکو کوچ کیا اور جد جد سے یطبشا کو جو ایک
 سہرا بکر زمین ہے ۱۸۰۸ء اس وقت ہوا نے بنی یوی کو اس لئے
 جدا کیا کہ ہواہ کے صندوق کو ادھنا دین اور ہواہ کے حضور کھریے
 ہری کے خدمت گذاری کریں اور اوسکا نام ایکے برکت کے چنانچہ آجکے
 دن تک یونہی ہے انتہی اور باب کتاب شمار میں تفصیل منازل کی ایکے
 مخالف ہے اور اس معلوم ہوتا ہے کہ انتقال مارون کا کوہ ہور میں ہوا ہے
 اور سامری میں اسجاہی موافق کتاب شمار کے مرقوم ہے اور عبار
 اور باب کی یونہی ہند ۱۸۲۲ء ۱۸۳۱ء اور موسیر وٹ سے بنی یاعقان میں ہے
 ۱۸۲۱ء اور بنی یاعقان سے چل کے حور الجداد کو خیر گاہ کیا ۱۸۳۳ء اور حور الجداد
 روانہ ہو کے یطبات میں آئے ۱۸۳۴ء اور یطبات سے عبر و نامین آئے
 ۱۸۳۵ء اور عبر و نامین سے چلکے عصرون جابر میں پہنچے ۱۸۳۶ء اور عصرون جابر سے

ف
 دسواں اختلاف

دشت سین میں جو قادس ہے اڑے ۷۳ اور قادس سے چلے کوہ
 ہو رین جوزین اودوم کی سرحد سے آئے یہاں مارون کاہن
 یہواہ کی ارشاد سے کوہ ہو پر گیا اور اوسنے بنی اسرائیل کی
 مصری ہجرت کے چالیسویں برس کے باپچوین مہینے کے پہلی تاریخ
 وفات پائی ۳۹ اور مارون ایکسٹیس برس کا تھا جو اوسنے
 کوہ ہو رین وفات پائی ۱۴ اور کوہ ہو سے کوچ کر کے صلونائین آئے
 ۴۲ اور صلونائے کوچ کر کے فونون میں آئے الخ اور جلد اخیرہ ورس
 باب کتاب سمشا کا دلالت کرتا ہے کہ وہ الحاقی ہے اور غالباً

گیارہواں ورس غلط عبرین پیچھے سے ملائے گئے ہونگے گیارہواں مہر کہ ورس
 اختلا باب پیدائش کا عبرین یون ہے ہندیہ ۸۲ اور ابراہیم اپنی جو رساہ
 کی بابت بولا کہ میری بہن ہے سو فلسطین کے بادشاہ ابی مالح نے لوگ
 بھیج کر ساہ کو لے لیا انتہی تفسیر منری اور اسکاٹ میں ہے کہ ورس
 ترجمہ یونانی میں یون ہے اور ابراہیم اپنی جو رساہ کی بابت بولا کہ
 میری بہن ہے اسلئے وہ جو رو کہنے سے خوفناک تھا کہ شاید آدمی شہر
 اوسکو اویکے سے مار سچ فلتین الخ پس دیکھو یہ عبارت اسلئے وہ جو رو
 کہنے سے خوفناک تھا کہ شاید آدمی شہر کے اوسکو اویکے سبب سے
 مارین عبری سے مفقود ہے بارہواں باب تیسویں کتاب پیدائش

باب
 سمشا
 بارہواں

بعد درس ۳۶ کے یہ عبارت توریت سامیرین زائد بائی گئی ہے اور خدا
فرشتے نے یعقوب کو کہا کہ اے یعقوب وہ بولامین حاضر ہوں تب
اس نے کہا کہ اب اپنی انگہ اڑھا اور دیکھ کہ سارے میندھے جو میرے
چڑھے ہیں طوقدار اور داعی اور چنگیری ہیں اس لیے کہ جو کچھ لابان نے
تجہ سے کیا میں نے دیکھا بیت ایل کا خدا جہان تو نے ستون پر
ٹیل ڈالا اور جہان تو نے مجھ سے نظر کا عہد کیا میں ہوں اب اڑھا
زمین سے نکل چل اور اپنے کنبے کی زمین پر پہر جا انتہی دیکھو اتنی عبارت
یا سامری میں برہائی گئی یا عبری سے گرائی گئی ہے ظاہر احتمال
دوسرا قوی ہے تیسرا **عنوان** کہ باب دسویں کتاب شمار میں ہے
درس گیارہویں کے یہ عبارت سامری میں زائد ہے اور یہواہ نے
موسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا کہ تم اس پہاڑ پر بہت رہو اب پہاڑ اور سفر
کو اور اموریوں کے پہاڑ اور اونیکے سب باشند و نین میدانونین
پہاڑ و نین نشیب میں جنوب کو اور دریائے بنادر کو کنعانوں کی سرزمین
اور لبنان میں بڑی نہر تک جنہ فرات ہے جاؤ دیکھو میں نے یہ زمین
تمہیں عنایت کے داخل ہوا اور اس زمین پر جسکی بابت یہواہ نے تمہارے
باپ دادون ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب سے قسم کی کہ تم کو اور
تمہارے بعد تمہاری نسل کو دو گنا میراث میں لو انتہی اسجا بھی ہوا

تیسرا
عنوان

چودھوان
اختلا

عبری سے یہ عبارت گرائی گئی ہے چودھوان یہ کہ درس ایل
چہلستون کتاب شمار کا عبری میں یون سے ہندیہ ۱۸۲۲ء اور زمین
اپنا منہ کھولا اور انہیں قوس سمیت نکل لیا جس وقت کہ عجات
مری جب کہ اس آگ نے اڑا مٹی سواد میون کو کہا لیا سو وہ ایک عبت
ہوئی انتہی اور سامری میں یون سے اور زمین نکل گئی اور نکو کہ
گوڑم اور آگ نے کہا لیا قوس کو اڑا مٹی سواد می سمیت جو ایک عبت
ہوئی انتہی نفس ہنری اور اسکاٹ میں ہے کہ یہ عبارت سیاق اور
۱۷ از بورا یکسو چہ کے مناسب ہے پندرہوان یہ کہ درس ۵ بار
کتاب استثناء کا عبری میں یون سے ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ء اور یون نے آپ
خراب کیا اور نکاداغ وہ داغ نہیں ہے جو اوسکے رٹ کون پر ہوتا ہے
ویسے کج رو اور شیر ہے قرن ہیں فارسی ۱۸۴۷ء خوشن را مفسد کردن
عیبہ کہ دارند بعید فرزندان اونہی مانند طبقہ کج و معوج میباشند
اور سامری اور یونانی اور ترجمہ ارامی میں یہ درس یون سے ویسے
خراب کیے گئے ہیں ویسے اوسکے نہیں ہیں ویسے بیٹھے غلطی ادع کا
ہیں انتہی نفس ہنری اور اسکاٹ میں ہے کہ یہ عبارت قریب تر ہے
یکے اور مترجم عربی ۱۸۳۰ء والا کہہ اور ہی نکاتا ہے اور کہتا ہے اخطو
و ہو بری من انباء القبل ایہا الجیل الاعوج المتلوی غضبہ کا

پندرہوان
اختلا

ہوتا ہے اپنی طرف سے ایک مضمون کہڑیکے اور کو کلام اللہ قرار
 دیتا ہے **سولہوان** یہ کہ ورس ۲۲ باب خروج کا عبری میں ہے
 ہندہ ۱۲۲ وہ بیٹا جنی اوسنے اور سکنا نام حیر شوم رکھا کیونکہ اوسنے
 ہاکہ میں اجنبی ملک میں سفر ہوں انتہی اور ترجمہ یونانی اور لاطینی
 در بعضیہ اور ترجموں پر اپنے میں بعد اسکے یہ عبارت زائد ہے اور
 دسینے ایک دوسرا جناجسکا نام الیعازار رکھا کیونکہ اوسنے
 ہاکہ میری باپ کا خدا میرا مددگار ہے اور اوسنے مجھے فرعون کی تلوار
 چایا ہے انتہی اور ترجمہ عربی بھی اسکی موافق ہیں عربیہ ۱۸۳
 ولدت له ابنا ودعا اسمه جرسون قائلا انما انا کننت ملتجئا في ارض
 ریتہ وولدت ايضا غلاما ثانيا ودعا اسمه العازر فقال من اجل
 ان الاله ابى اعانني وخلصني من يد فرعون پس یہ جلد عبری سے
 ماقط ہو گیا ہے اور اسکو ورس ۲۲ باب خروج کا جو عبری میں بھی
 وجہ دے تائید کرتا ہے **سترہوان** یہ کہ بعد جلد اول کے ورس
 ۱۲ باب خروج میں تورات سامری میں یہ عبارت ہے اور موسیٰ
 رعون کو کہا کہ خداوندیوں کہتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا ہے ہاکہ میرے
 پہلو ٹا ہے سو میں تجھے کہتا ہوں کہ میرے بیٹے کو جانے دی تاکہ وہ
 میری عبادت کرے لیکن تو اوسے جانے نہیں دیتا تو دیکھ میں تیرے

سولہوان
اختلاف

یہ کہ ورس ۲۲
 باب خروج کا
 عبری میں ہے
 ہندہ ۱۲۲ وہ
 بیٹا جنی اوسنے
 اور سکنا نام
 حیر شوم رکھا
 کیونکہ اوسنے
 ہاکہ میں اجنبی
 ملک میں سفر
 ہوں انتہی اور
 ترجمہ یونانی
 اور لاطینی
 در بعضیہ اور
 ترجموں پر اپنے
 میں بعد اسکے
 یہ عبارت زائد
 ہے اور
سترہوان
اختلاف

اختلاف اٹھارواں

۸۲

پہلو ٹے بیٹے کو مارڈالوٹکا انتہی اغلب کہ عبری سے یہ عبارت
 اور گئی ہے اٹھارواں یہ کہ درس ۶ باب کتاب شمار کا عبرین
 یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء جب تم دوبارہ چھوٹی بڑی اواز سے ہونکو تو
 خیمو کا کوچ ہو دیے سو دیے انکے کوچ کے لئے ہر ہونکے میں چھوٹی
 بڑی اواز سے ہونکین انتہی اور ترجمہ یونانی میں اتنی عبارت زائد ہے
 اور جب تم تیسری اواز پہونکو تو مغربی خیمو کا کوچ ہو دیے اور جب
 تم چوتھی اواز پہونکو تو خیمون شمالی کا کوچ ہو دیے انتہی اغلب کہ عبری
 یہ عبارت ہی اور گئی ہے انیسواں یہ کہ درس ساتواں باب ۲
 شمار کا عبرین یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء اور وہ اپنے موٹے سے بانی ہوا
 اور اسکا تخم بہت بانیوین ہوگا اور سکا بادشاہ اغاغ سے فائق ہوگا
 اور اسکی آباد شاہی بلند ہوگی انتہی اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ء اسکی
 موافق ہے اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۹ء میں یون ہے آب اردو نامی اور جاری
 میشود و تخم اور آب فراوان خواہد بود و بادشاہ ویے از اجاج رفیع
 الشان خواہد بود و سلطنتش متعالی اور ترجمہ یونانی میں یون ہے اور انیسواں
 در بیان سے ایک آدمی پیدا ہوگا اور وہ حکم کریگا بہت قوموں پر اور
 ایک سلطنت بہت بڑی سلطنت اغاغ سے قائم ہوگی اور اسکی
 سلطنت ہمیشگی انتہی اسجایا ترجمہ سے حضرت مسیح پر جانے کے لئے لکھا

انیسواں اختلاف

دسامریوں سے بے عباد مذہب مسیحی کے تحریف واقع ہوئی ہے **اختلاف**
یسوان یہ کہ ورس ۲ باب ۲۵ خراج مجسمین یون سے ہند یہ ۱۲۵۰ء ہند یہ **یسوان**
 ۱۸۲۲ء و ۱۸۲۳ء عرام نے اپنے باب کی بہن یوخابذ سے بیاہ کیا
 وہ اوس سے دو بیٹے جنی ایک مارون اور دوسرا موسیٰ عرام
 یسونس ۱۳ برس کی عمر یا سنی انتہی اور یہ جلد وہ اوس سے دو بیٹے
 بنی ایک مارون اور دوسرا موسیٰ توریث سامری اور یونانی میں
 بن سید وہ اوس سے مارون اور موسیٰ اور مریم او کی بہن کہ جنی
 دیکھو یا عجمین کچی کے ساتھ یا سامری اور یونانی میں زیادت کے ساتھ
 تحریف سے فارسی ۱۸۳۹ء و عمران یو کبد عمہ خود را بنحاج در اور دالحرفاسیہ ۱۸۳۹ء
 و عرام یو کبد عمہ خود را بچہ زنی گرفت الخ عربیہ ۱۸۱۱ء فاتحہ عرام
 یوخابذ عمہ زو جہ الخ اور ترجمے انگریزی ان کے موافق میں پس باتفاق
 ترجموں ہندیا اور فارسیہ اور عربیہ اور انگریز یہ مذکورہ کے یوخابذ پہوپی
 عمران کی ہے اور ترجموں عربی ۱۶۲۵ء اور ۱۶۷۱ء اور ۱۶۳۱ء میں ترمیم
 منتزوج عمران یوخابذ انتہ عمر الخ یعنی عمران نے یوخابذ اپنے چچا کے
 بیٹے سے نکاح کیا دیکھو کہاں پہوپی کہاں گچا کی بیٹی خدا جانیہ کنون ان
 مترجمین چوٹا ہے **اکیسوان** یہ کہ باب ۲۹ کتاب پیدایش میں **اکیسوان**
 کنون سے ہند یہ ۱۸۲۲ء ۳ او حیب گلی دنان جمع ہوئی تب وہ اوس

اختلاف
اکیسوان

پتھر کو کوئی کے منہ پر سے ڈھلکاتے تھے اور بیہوش کو بانی پلا کے پتھر کو کوئی
جگہ پر پھر رکھ دیتے تھے وہ بولے ہم یوں نہیں کر سکتے جب تک ساری جگہ
جمع نہ ہو ورنہ تب دیکھ پتھر کو کوئی کے منہ پر سے ڈھلکاتے ہیں یعنی بیہوش کو
بانی پلاتے ہیں انتہی اور یونانی اور سامری اور ترجمہ عربیہ پالی کلاٹ بٹ بٹ

میں بجای لفظ گلی کے لفظ گڈریہ کا دونوں دھون میں مرقوم ہے اور سلیق
عبارت نہیں اس کو چاہتا ہے اس لیے ڈھلکانا پتھر کو کوئی کے منہ پر سے اور پانی
پلانا بیہوش کا فعل گڈریو نکاسے نہ کلو کا مارنا جلیب اول اپنی نفس میں
موافق ڈاکٹر کنسی کاٹ اور میو بی گینٹ کی اقرار کرتے ہیں کہ عبر میں غلطی
بائسوں کا تب سے لفظ گلی کا بجائے لفظ گڈریہ کے لکھا گیا ہے بائیسوں

اور ۲ باب اخبار کا یوں ہے عریہ ۱۸۳۱ افرو مارون قصیہا و کیفیہا
الیمینین فرعہا قد ام الرب کا اور موسیٰ بنے الگ کیا مارون نے دیکھنے
اور دوپٹے شانے اون کے پس اوٹھایا او نکو آگے خداوند کے جیسا موسیٰ
حکم کیا فار ۱۸۴۵ مارون سندھ و دوش راست را برای قربانی جیل
و حضور خداوند جنبا نید چنانکہ موسیٰ امر فرمودہ بود اور اس بطرح اکثر ترجموں

انگریزیہ اور اکثر نسخوں عبریہ اور لاطینی میں ہے اور یونانی اور سامری
میں بجای اس جمل کے جیسا موسیٰ نے حکم کیا یوں واقع ہو اسے جیسا
خداوند نے موسیٰ کو حکم کیا تھا اور اسی اکثر ترجموں ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ اور ۱۸۴۲

اختیار کر کے یوں ترجمہ کیا ہے ہندیر ۲۲ اور سینہ اور دہنا شاخیں
یہواہ نے موسیٰ کو امر کیا تھا مارون پر و یہواہ کے ہلائیکی قربانی
لئے ہلایا انتہی اور ترجمہ فارسی ۳۹ ادا لے نے لطف کیا کہ سچے لطف
اگر ترجمہ یوں کیا امارون سینہ و دوش راست را برائے

قربانی جنبانینی بخضو اند جنبانید شمس لیکر کرنے جو بہت بڑا فاضل
مشہور ہے اور ۹۹ موضع مخالفت کے تورات عبری اور سامری میں
نکار کو نکوچہ قسم کیا ہے پہلی قسم وہ کہ سامری اور موضع بن عبری
میں زائد ہے اور دیکے گیارہ موضع ہیں اس تفصیل سے کتاب پیدائش گیارہ موضع

میں نو موضع درس ۴ باب ۲ درس ۲ باب ۱۹ درس ۲ باب
درس ۱۶ باب ۲ درس ۱۴ باب ۲ درس ۱۰ باب ۲ درس ۲۶ باب ۵
اور کتاب خروج میں ۲ موضع ۲ باب ۲ باب ۲ دوسری قسم وہ کہ قند
اور سیاق اور سیکو جاتا ہے جو سامری میں ہے اور دہ سات موضع

ہیں اس تفصیل سے کتاب پیدائش میں چھ موضع ۹ باب ۲۶ باب
۱۷ باب ۳ ۳ و ۳ باب ۳ باب ۳ اور کتاب استثناء میں ایک موضع
۵ باب تیسری قسم وہ کہ تورات سامری میں زیادتی ہے اور وہ تیرہ
موضع ہیں اس تفصیل سے کتاب پیدائش میں ۳ موضع ۵ باب ۴

باب ۴ باب ۱۷ اور کتاب خروج میں سات موضع ۱۸ باب ۳ باب

اختلافات اور اس میں
تیسری قسم
تیرہ موضع

دوسری قسم
سات موضع

تیسری قسم
تیرہ موضع

۵ باب ۲ باب ۵ باب ۱۰ باب ۹ باب اور کتاب قوانین میں وضع
۱۰ باب ۴ باب اور کتاب استثناء میں ایک موضع ۱۲ باب چوتھی قسم

وہ کہ سامری میں ان موضع میں تبدیل ہوئی ہے اور تبدیل کرنا
کوئی محقق سزا ہے اور ویسے سترہ موضع میں اس تفصیل ہے کتاب
پیدائش میں تیرہ موضع ۲ باب ۱۰ باب ۵ باب ۹ باب ۱۲ باب
کتاب ۱۲ باب ۱۹ باب ۱۰ باب ۳۸ و ۵ باب ۷ باب ۳ باب ۳ باب ۱۱ باب
اور کتاب خروج میں ۳ موضع ۵ باب ۱۳ باب ۵ باب اور کتاب میں

ایک موضع ۲ باب ۲ باب پانچویں قسم وہ کہ سامری میں دیے موضع
پر مضمون اور پر مغرب میں اور دیے دس موضع ہیں اس تفصیل ہے کتاب
پیدائش میں ۶ موضع ۵ باب ۱۳ باب ۹ باب ۳ باب ۳ باب ۱۵ باب
باب اور کتاب خروج میں ۶ موضع ۱۲ باب ۷ باب اور کتاب میں ایک

موضع ۱۲ باب اور کتاب استثناء میں ایک موضع ۱۲ باب چوتھی قسم کہ
اون موضع میں سامری میں نقصان اور کمی ہے اور دیے دو موضع
کتاب پیدائش میں ہیں ۱۰ باب ۱۲ باب ۲۵ باب اور صاحب دہلوی شرح
انجیل میں کہتے ہیں کہ محقق مشہور لیکرک نے بری محنت اور وقت سے
مقابلہ سامری اور عبری کا کر کے ان موضع کو نکالا ہے اور ان موضع میں
کہ ہمیشہ سامری نسبت عبری کے صحیح ہے انتہی اور اس میں طرح اور جاتیوں

پانچویں قسم
دس موضع

چوتھی قسم
دو موضع

پہلی کتاب

پہلی کتاب

سخن میں اختلاف ہے مثلاً ورس ۳۲ باب ۳۲ خروج اور ورس ۱ باب ۳۲ خروج
 میں جو یونانی اور عبری میں خلاف ہے چوتھی فصل اس امر کے بیان میں
 بعض روایتیں اس توریت کی ظاہر میں غلط ہیں اور بعضی ایس میں
 ایسے مختلف ہیں جیسے ہمارے مذہب کی بعض احادیث احاد اور
 اسجا بطور نمونہ کے کچھ روایتیں ذکر کرتے ہیں ورس ۲۴ باب ۲۴
 کتاب پیدائش میں وعدہ خدا کا حضرت یعقوب کے یوں ہے ترجمہ ہندیہ
 ۱۸۲۲ میں تیرے ساتھ مصر کو جاؤ گے میں تجھے مقرر رہے گا اور پھر
 اپنا ماتہ تیری اہلوں پر رکھیں گے ہندیہ ۱۸۲۲ میں تیرے ساتھ مصر کو جاؤ گے
 اور تجھے مقرر رہے گا اور ۱۸۳۹ میں با تو روانہ مصر خواہم شد
 و میں نیز ترا باز خواہم اور الخ ترجمہ انگریزی ۱۸۱۹ اور ۱۸۲۳ اور ۱۸۳۵
 اور ۱۸۳۶ جو پرڈکٹنوں کے علماء نے کیے ہیں اور ترجمہ ۱۸۲۲ کا
 جو ورس کا ٹکڑا ہے سب کے موافق میں اور موافق ان کے یہ وعدہ
 تھا کہ میں تجھے مقرر رہے گا اور ۱۸۲۲ میں وعدہ ظاہر میں غلط ہوا
 اس لئے کہ یعقوب علیہ السلام کو زندہ یہ مصر سے نصیب نہوا بلکہ نصیب
 مصر میں رہے جیسا باب ۲۹ پیدائش میں مصر میں ہے باب ۲۹ کتاب
 شمار میں ہے ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۲ اور ۱۸۳۵ اور ۱۸۳۶ میں بدیانتوں نے لکھی
 جیسا یہ وہاں نے موسیٰ کو فرمایا تھا اور ساریے مردوں کو قتل کیا اور

روایت
 دوسری

اونہوں نے اون مقتولوں کے سوا آویس اور قم اور صور اور حور اور رابہ
 کو جو مدیان کی پانچ یاد شاہ تھے جانے مارا اور عبور کے بیٹے بلعام
 بھی تلوار سے قتل کیا ۹ اور بنی اسرائیل نے مدیان کے نڈیوں اور بچوں کو
 اسیر کیا اور ان کی مویشی اور چار پائے اور مال اور اسباب کچھ
 لوٹ لیا ۱۰ اور ان کی ساری بستیوں اور گھروں اور حملوں کو پہونک دیا
 ۱۱ اور اونہوں نے ساری غنیمت اور ساری اسیر انسان اور حیوان
 لیے انتہی پر موسیٰ علیہ السلام کا قتل اسیروں کے حقین یوں ہے ۱۲ اون
 بچوں کو جتنے لڑکے ہیں سب کو قتل کرو اور ہر ایک نڈی کو جو مرد کے
 ساتھ سونا جانتی ہے جانے مارو ۱۳ لیکن وہ لڑکیاں جو مرد کے ساتھ
 سونا نہیں جانتی ہیں ان کو اپنے لیے رہنے دو انتہی دیکھو اسجاد و بنین
 اور لایہ کہ موافق طعن پادریصا جو نیکے جو بعض مسئلہ مذہب اسلامی
 کرتے ہیں یہ صریح ظلم ہے کہ سب مردوں کو قتل اور عورتوں اور بچوں کو
 اسیر کیا گیا اور اسیر و بنین سب ہی پر حکم موسیٰ علیہ السلام کے
 سب لڑکوں کو جو محض بیخدا تھے اون عورتوں کو سمیت جو مردوں کے
 ہمبستر ہوئیں تھیں مارا اور کوارہی لڑکیوں کو اپنے تصرف کیے لڑکھا
 مانیا یہ کہ اس عبارت کے موافق معلوم ہوتا ہے کہ سب بیانیہ نیست
 نابود ہو چکے تھے اور درس او ۲ باب کتاب القصاص سے معلوم ہوتا

یک تخمینہ پر دو سو پچاس ہزار سال کے مدیانے ایسی قوت والے تھے کہ سات
 برس تک سب بنی اسرائیل کو مغلوب اور لاجار کر دیا تھا اور جب یہودی
 سب مدیانی یہاں تک کہ اونیکے رٹیکے ہی مقتول ہو گئے تھے تو انکو یہ قوت
 کہانی آئی بآئیدائش میں ہے ہندیر ۱۸۲۲ء اوسے دن یہووا نے
 ابرام کے ساتھ عہد کر کے کہا کہ میں نے مصر کی ہر سے لیکے فرات کی بڑی نہر
 ۱۱ یہ سرزمین قینی اور قمری اور قذمونی ۲۰ اور حتی اور فرزی اور شجان
 ۲ اور اسوری اور کنعانی اور جرجیسی اور یوسی لوگون سمیت تیری
 اولاد کو دی انتہی اور ظاہر یہ غلط ہے اسلئے کہ بنی اسرائیل کے کہی
 یہ ملک قبضہ میں نہیں آیا ورس ۱۱ باب ۲ پیدائش میں قول خدا تعالیٰ کا
 خطاب آدم علیہ السلام میں یون سے ہندیر ۱۸۲۲ء پر نیک بد کی شناخت کی
 درخت سے مت کہانا کیونکہ جسدن تو اوسے کہانیگا تو مرجائیگا انتہی اور جہ
 اخیرہ اور ترجمہ یون سے ہندیر ۱۸۲۲ء کیونکہ جسدن تو اوسے کہانیگا
 تو مرجائیگا فارسیہ ۱۸۳۹ء کہ دروزیہ کہ ازان بخوری مقررست کہ میری
 اور ترجمہ ہندیر ۱۸۳۱ء اس میں صاف مصرح ہے کہ جسدن تو اوسے جسد
 سے کہانیگا بلاشبہ مرجائیگا حالانکہ آدم علیہ السلام نے اوس درخت سے
 کھایا اور اوسے جسدن نہر سے بلکہ نوسو تیس برس بعد اوسے جیتے رہے
 باب ۲ پیدائش میں وعدہ خدا تعالیٰ کا ابراہیم علیہ السلام میں یون سے ہندیر ۱۸۲۲ء

یہودی
 میسری روا

چوتھی روا

پانچویں روا

اور میں تجھیے اور تیرے بعد تیری اولاد کو یہ زمین جس میں تو پر ویسی سی بیٹھنے
کے لیا کی ساری زمین دو ٹکڑا کہ وہ ایک تک تیری ملک ہو دیے اور میں لوگ
خدا ہو گا انتہی اور یہ ہی ظاہر میں غلط ہے کیونکہ وہ سارا ملک نبی علیہ السلام
ایک ملک میں نہیں رہا بلکہ ایسا انقلاب کسی ملک میں نہیں رہا

جیسا ملک کنعان میں اور ہزاروں برس ہوئے کہ حکومت اسرائیلیکا
وہابیے نام و نشان مٹ گیا بات پیدائش میں ہے ہندیر ۱۸۲۲ء اور
۱۸۲۵ء اور سب جیوانو میں ہے ہر ایک جنس کے دو دو جو ایک اور
ایک مادہ کوشنی میں ہے ساتھ لانا تاکہ دے تیرے ساتھ بیچ میں ۲ اور ہندو میں ہے
ہر ایک جنس کے اور چار پانچ میں ہے ہر ایک جنس کے اور زمین کے سارے رنگینے والوں میں
ہر ایک جنس کے دو دو ان سے تیرے پاس آئیں تاکہ جیتے پچھن با توین کتاب سلیش میں

ترجیہ نہ کوڑا تو سارے بہیموں کے جو پاک میں سات سات نر اور انکی مادینے اور
اور اور اندہیموں کے جو پاک میں دو دو نر اور انکی مادے اپنے ساتھ لے
۳ اور اسمانی پرندوں سے سات سات نر اور مادہ تاکہ نام تو کیے میں
نسل انکی باقی رہے ۸ اور اور اندہیموں کے جو پاک میں اور ان میں سے جو پاک
میں اور پرندوں میں سے اور زمین کے سب کیرے مکور وین میں سے ۹ دو دو
نر مادہ نوح کے ساتھ کشتی میں جیسا خدا نے نوح کو فرمایا تھا داخل ہو
انتی باب چھٹے ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہر جو پاک اور پرندہ سے سے پاک ہوں

چھٹی

نا پاک ایک ایک جوڑیکے لینے کا حکم ہوا تھا اور موافق دروس و
 ب کے یہی حکم معلوم ہوتا ہے مگر درس ۲ و ۳ باب ۱ سے ایک
 مخالف اسطور پر معلوم ہوتا ہے پاک ہیومن اور پزند و نیہ ساتیات
 و ٹیکے لینے کا اور نا پاک ہیومن سے دو دو جوڑیکے لینے کا حکم تھا باب ۱ پیش
 یچ ۳ اور ساتوین مہینے کی سترہویں دن کشتی قروا کے پہاڑوں پر پہنچی
 در پانی دسویں مہینے تک کھینچے جاتے تھے اور دسویں مہینے کے پہلے
 دن پہاڑوں کی چوٹیاں دکھائی دیں انتہی پہ دو دنوں درس ۱۳۳ میں
 مخالف ہیں اسلئے کہ جب دسویں مہینے میں پہاڑوں کی چوٹیاں دکھائی
 دیں تھیں تو ساتوین مہینے میں کشتی پہاڑوں قروا پر کیسے ٹھہری ہوگی
 باب ۱ پیدائش میں ہے ہند ۱۲۲ ۱۲۶ تاریخ سے ستر برس کی عمر میں
 ابراہام اور ناحوم اور حاران پیدا ہوئے ۱۳۲ اور تاریخ دو سو چوبیس برس کا
 ہو کے حاران میں مرا اور درس ۴ باب ۱ کا یوں ہے سو ابراہام جیسا

اویسے خدا نے فرمایا تھا چلا لو طہی اوسکے ساتھ گیا ابراہام
 جب حاران سے نکلتا ہے پھر برس کا تھا انتہی میں جب تاریخ کی ستر برس کی عمر میں
 ابراہام علیہ السلام پیدا ہوئے اور تاریخ دو سو پانچ برس کا ہو کے حاران میں
 مرا تو وقت موت کے عمر ابراہام علیہ السلام کی ایک سو تیس ۱۳۲ برس کی ہوگی
 پھر پھر برس کی ۱۳۲ تاریخ میں ہے ترجمہ ہند ۱۲۲ اور یہاں سے

ساتوین

ساتوین

ساتوین

دوسرے دن ایسا ہی کیا اور مصریوں کی سب مواشی مرگئی لیکن نبی اسرائیل
 کی مواشی سے ایک ہی نمرا ۲۰ فرعون کے نوکر دین ہر ایک نے جو ہوا
 کلام سے ڈرتا تھا اپنے نوکر دن اور اپنی مواشی کو کبر دین بگایا تو
 اور ترجمہ ہندیر ۱۸۴۲ء اس طرح ہے لیکن اوس میں لفظ ہوا کی جالفظ
 خداوند کا واقع ہے اور یہ جملہ اور مصریوں کی سب مواشی الم اور ترجمہ
 یون ہے فارسی ۱۸۳۹ء وہہ مواشی اہل مصر ملاک شذد عربیہ ۱۸۳۱ء
 کل ہائم المصیرین پس جب سب مصریوں کی مواشی مرگئی تھی تو نوکر
 فرعون کی مواشی بہر کہا نے نکلی ورس ۳ باب شمار کا یون ہے ہندیر ۱۸۴۲ء
 تیس برس وانیے سے لیکے اوس تک جو پچاس برس کا ہے اور عاموں
 داخل ہوا ہوتا کہ وہ جماعت کے خیمین خدمت کریے اور ورس ۲۴ باب
 شمار کا یون ہے ترجمہ مذکورہ یو انیون کا یہ معمول رہے کہ ویسے پچیس برس
 سے اوپر تک جماعت کے خیمے میں داخل ہوں تاکہ خدمت گزار کریں
 انتہی اول سے معلوم ہوتا ہے کہ خدمت کرنوالا تیس برس کی عمر سے کم اور
 پچاس سے زیادہ نہ ہو دوسرے معلوم ہوتا ہے کہ پچیس برس سے کم نہ ہو زائد چھٹی عمر
 کچھ دہنیں ورس چالیسویں باب خروج کو ورس ۱۳ باب پیدایش سے
 اور بیان مخالفت کا فصل تیسری اس مقصد میں گندا اور ورس چہاں
 ساتویں اعمال کا موافق پیدایش اور مخالف خروج کے اور ورس ستہواں

یت
 دسویں وا

یارہویں

نامہ گلاتیو کا مخالف پیدا ہوا اور موافق خرو جکیے یہ پس ان دونوں ہی
 مخالفت ہے ورس ۲۶ باب ۲۷ کتاب پیدایش میں ہے ہندیر ۱۸۲۲
 ویسے سب جو یعقوب کے کمرائے کے تھے اور مصر میں انہی ستر تھے
 اور ہندیر ۱۸۲۲ اس کے موافق ہے فارسیہ ۱۸۳۹ء ہجلی اہل بیت یعقوب
 بمصر آمد نہ تھا و کس بود مذ فارسیہ ۱۸۴۵ء پس تمامی نفوس خاندان یعقوب
 کہ بمصر آمدہ بودند ہفتاد نفر بودند عربیہ ۱۸۳۱ء انجمن نفوس آل یعقوب الی
 دخلت الی مصر فکانت سبعین نفساً اور ترجمہ انگریزی یہی اسکے موافق
 ہیں اور تفسیر ڈوالی اور چرومینٹ میں ذیل اس ورس کے بیان تفصیل
 ستر کا یون ہے اولاد دیاہ ہے ۳۴ اولاد زلفا ہے ۱۶ اولاد راحیل ہے ۱۱
 اولاد بلہاگیاں اور تھے کل ۶۶ ہوی اور یعقوب اور یوسف اور یوسف کے
 دو بیٹوں کے ساتھ ملکر ستر بنیں جیسا کہ اسٹاک ہوس نے تصریح کی ہے
 حالانکہ ترجمہ یونانی اور اسطرح ورس ۱۴ باب ۱۷ اعمال میں چتر شخص لکھے
 ہیں پس یا تو عبری اسجا غلط اور محرف ہے یا ترجمہ یونانی اور انجیل ورس ۹
 باب ۲ شمار کا یون ہے ہندیر ۱۸۲۲ اور ۱۸۲۲ء ویسے جو اس و بابین کے
 چوبیس ہزار تھے فارسیہ ۱۸۳۹ء اکسانیکہ ازین قہر الیہ موند بست چہا
 ہزار نفر بودند عربیہ ۱۸۳۱ء و کان من مات اربعۃ و عشرين الفا من البش اور ترجمہ
 انگریزی یہی اسکے موافق ہیں اور ورس ۸ باب ۱ نامہ اول گرنہتو کا اس حادثہ کے

سیت
 بار تہوین ۱۶

سیت
 تیر تہوین ۱۷

چونکہ یہ کتاب الفیاض میں ہے اور وہ ایک دن میں تیس ہزار مرگئے اور سات گشتہ دریکہ و رست و سہ ہزار رفرع بیہ ۱۸۳۱ء قبلک منہم فی یوم واحد ثلثہ و عشرہ و الفایس و نوین ایکہزار فرک فرق سے ۱۸۳۳ء باب ۱۸۳۳

مقصود و مسما
اپنی تفسیر کی دوسری جلد میں عبارت عبری کو مشکوک
کنشاً مقصد دوسرا عہد عتیق کی کتابوں کے بیان میں جو سوائے تورات

فصل اول میں در اس میں ہے چار فصلیں ہیں **فصل اول** اس امر کے بیان میں کہ سوکھ

اور اس طرح بہت اور کتابیں ہی منسوب طرف انہیں انبیاء کے کہیں
کہ وہ اس کے بعد اور جو مسیح ان کے ساتھ تھے ان کے ساتھ تھے

اور دیکھی کہ کتابیں الہامی تھے ہیں۔ جنگ نامہ جگہ اور درس ۱۴

کہا گیا یہ کتاب وہ نہیں جو موسیٰ نے تعلیم و تشریح کی تھی، لہٰذا یہی اور دوسرے

بَابُ كِتَابِ مَجْمُوعِ اَلدَّرْسِ مَا لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ سَمُوئِيلَ مِنْ هَذِهِ كِتَابِ يَهُوَا

پیشروں غلامی کی جسکا حوالہ درس ۳۴ باب اخبار الایام میں ہے یہ کتاب

پنجاب میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کی خبریں

کتاب عید و غیب بین کی اور ادین دو نو کا حوالہ دے ۱۵ باب
 کتاب اخبار الایام میں ہے ۱ کتاب ناتھن نبی ۲ کتاب خیاہ نبی
 ۳ کتاب عید و غیب بین اور ان تینوں کا حوالہ دے ۱۵ باب کتاب
 خبر الایام میں ہے ۱۵ کتاب سلیمان علیہ السلام جس کا حوالہ دے ۱۵ باب
 کتاب سلاطین میں ہے ۱ کتاب شعیبا جس میں حال غریب بادشاہ
 ہوا کا اول ہے آخر تک لکھا تھا اور حوالہ اس کا دے ۱۵ باب کتاب
 اخبار الایام میں ہے ۱ کتاب شہادت اشعیبا جس میں جز قیا بادشاہ کا
 حال مفصل مرقوم تھا اور حوالہ اس کا دے ۱۵ باب کتاب اخبار الایام
 میں ہے ۱ کتاب تاریخ تصنیف سہیل علیہ السلام کی جس کا حوالہ دے ۱۵
 باب کتاب اخبار الایام میں ہے ۱۲ ایک ہزار پانچ گیت سلیمان علیہ
 السلام کی ۱۳ کتاب بیان خواص نباتات اور حیوانات میں تصنیف سلیمان
 علیہ السلام کی ۱۵ ایتین ہزار امثال سلیمان جن میں کی کچھ اب ہی باقی ہیں
 اور حوالہ ان تینوں کا باب کتاب سلاطین کی دے ۱۵ باب ۳۳ میں ہے
 ۱۱ اثر شیر میا کہ سوامی اس نوحدیر میا کے تھا اور حوالہ اس کا دے ۱۵ باب
 کتاب اخبار الایام میں ہے تفسیر ڈوالی اور چرمینٹ میں ہے کہ یہ
 ہر شب اب گم ہے اور یہ یقیناً وہ نہیں بن سکتا جو اب نوحدیر میا کے
 ہر شب ہو رہا ہے اس لیے یہ نوحدیرات ہوئے اور شلم اور ہک ہوئے صد قیا

کتاب عید و غیب بین کی اور ادین دو نو کا حوالہ دے ۱۵ باب
 کتاب اخبار الایام میں ہے ۱ کتاب ناتھن نبی ۲ کتاب خیاہ نبی
 ۳ کتاب عید و غیب بین اور ان تینوں کا حوالہ دے ۱۵ باب کتاب
 خبر الایام میں ہے ۱۵ کتاب سلیمان علیہ السلام جس کا حوالہ دے ۱۵ باب
 کتاب سلاطین میں ہے ۱ کتاب شعیبا جس میں حال غریب بادشاہ
 ہوا کا اول ہے آخر تک لکھا تھا اور حوالہ اس کا دے ۱۵ باب کتاب
 اخبار الایام میں ہے ۱ کتاب شہادت اشعیبا جس میں جز قیا بادشاہ کا
 حال مفصل مرقوم تھا اور حوالہ اس کا دے ۱۵ باب کتاب اخبار الایام
 میں ہے ۱ کتاب تاریخ تصنیف سہیل علیہ السلام کی جس کا حوالہ دے ۱۵
 باب کتاب اخبار الایام میں ہے ۱۲ ایک ہزار پانچ گیت سلیمان علیہ
 السلام کی ۱۳ کتاب بیان خواص نباتات اور حیوانات میں تصنیف سلیمان
 علیہ السلام کی ۱۵ ایتین ہزار امثال سلیمان جن میں کی کچھ اب ہی باقی ہیں
 اور حوالہ ان تینوں کا باب کتاب سلاطین کی دے ۱۵ باب ۳۳ میں ہے
 ۱۱ اثر شیر میا کہ سوامی اس نوحدیر میا کے تھا اور حوالہ اس کا دے ۱۵ باب
 کتاب اخبار الایام میں ہے تفسیر ڈوالی اور چرمینٹ میں ہے کہ یہ
 ہر شب اب گم ہے اور یہ یقیناً وہ نہیں بن سکتا جو اب نوحدیر میا کے
 ہر شب ہو رہا ہے اس لیے یہ نوحدیرات ہوئے اور شلم اور ہک ہوئے صد قیا

اور وہ مرثیہ موت پوشیا پر تھا۔ ابہت اور کتابیں کہ موافق اقرار علما
 و مسکاتلک کے یہودی پہاڑ ڈالین اور جلا دین تھیں اور موافق اقرار
 کریز اسم کے بعضے ایسی ہی کتابوں کی طرف درس ۲۳ باب ۲۳
 میں اشارہ ہے مفسر اپنی کتاب سوالات سوال میں جو ۱۸۳۳ء میں
 لندن چھپی ہے ذیل سوال دوم کے لکھتا ہے یہ کتابیں جنہیں یہودی
 (یعنی جسکو متنی نے درس ۲۳ بات میں لکھا ہے) نیست نابود ہو گئیں ہیں
 اسلئے جو کتابیں نیوٹنکی اب موجود ہیں کسی میں عیسیٰ ناصری نہیں کہلاتا
 کریز اسم اپنی ہوئی یعنی تفسیر نوین متی میں لکھتے ہیں بہت سے پیغمبروں کی
 کتابیں نیست نابود ہو گئیں اسلئے کہ یہودی نے غفلت بلکہ بے دینی بعض
 کتابوں کو کہو دیا ہے اور انہوں نے بعض کتابیں پہاڑ ڈالیں اور بعض
 جلا دین یہاں تک کہ کریز اسم کا تھا اور یہ بات کہ انہوں نے دیے
 کتابیں پہاڑ ڈالیں اور جلا دین نہایت غالب معلوم ہوتی ہے کیونکہ
 انہوں نے یہ دیکھ کر کہ حواری مسلمان دین عیسوی کے لئے ان
 کتابوں سے سند بکڑنے لگے یہ فعل کیا ہو گا اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ
 ان کتابوں سے جگہ حوالہ متی نے دیا ہے دیکھو جسٹن کو طرفیوں کے خلاف
 میں کہتا ہے کہ یہودی نے بہت کتابیں عہد عتیق سے کال ڈالیں تاکہ
 معلوم ہو جاوے کہ عہد جدید پوری موافقت اس سے نہیں کہتا اس سے

یہ بات صریح معلوم ہوتی ہے کہ بہت ہی کتابیں عہد عتیق کی نہایت
 نابود ہو گئیں انتہی تفسیر و تالی اور رچرچ و میٹنگ میں کتاب مثال کے
 ملین یون مرقوم ہے کہ اس بادشاہ روشن ضمیر (یعنی سیدان علیہ السلام)
 اپنے موافق اوس عقل کے جو اس کو خدا نے بخشی تھی واسطے تعلیم
 اور منفعت خلق اس کے بہت کتابیں بنائیں اور ان میں سے فقط تین
 ہی کو عزرائیل نے کتب قانونی میں داخل کیا اور باقی کو یا اس لحاظ سے
 کہ ان کی تالیف سے تعلیم نہ ہو مقصود نہ تھی یا اس لحاظ سے کہ اتفاق سے
 خراب ہو گئیں تھیں ناقص خیال کیا اور اب اس بادشاہ کی شیف
 جسکی تصنیف تین ہزار مثالیں اور ایک ہزار پانچ گیت و کتاب بیان
 خواص نباتات اور حیوانات میں تھیں کتاب مثال اور جامعہ اور
 نشید الانشا و باقی ہوں بس انتہی اور اسی تفسیر میں ذیل شرح درس
 باب کتاب سلاطین کے مرقوم ہے کہ اس پونس پیغمبر کا فقط اسی
 درس میں اور اس مشہور پیام میں جو یمنوی کو لے گئے تھے مگر یہ
 اور بس اور ویسے ہمیشہ گوئیان حبیبہ او ہون نے بادشاہ و بجام کو
 لڑائی بادشاہ سر پر دلیر اور تیز کیا تھا کہ میں مرقوم نہیں مگر اسکا
 سبب صرف یہی نہیں کہ بہت سے پیغمبروں کے مکتوبات ہمارے
 پاس نہیں رہے بلکہ یہہ بھی ہے کہ پیغمبروں نے اپنی بہت سی پیشین

گوئیوں کو لکھا ہی نہیں ہے انتہی دیکھتے مس کتابیں جہاں ذکر اور پر گزر
اب عنقا صفت معدوم ہیں اور نہ اسی نام کے اب کچھ باقی نہیں
اور جب محافظت اہل کتاب کی ایسی ہو کہ غفلت میں اتنی سچی کتابیں
گم کر دیں تو پہلا پر کیا خاک گم ہوئے بعضے جلون یا بعض حرفوں سے
عم شکایت کریں اور دے کتابیں جنگو جہوڑ مسیحی نہیں مانتے تھے ہیں
اکتاب تیسری عزرا کی اور اسکور دمن کا ملک اور پر ڈسٹ
واجب التسلیم نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ اسعین الحاق ہو گیا ہے اور
کلیہ گریک اب تک اسکومانتا ہے ۲ چوتھی کتاب عزرا کی اور بعض
مشرقیوں نے اسکا حوالہ ہی دیا ہے مگر اب مسیحی اور سکون
مانتے اور جعلی بتلاتے ہیں ۳ معراج اشعیا کہ اشعیا علیہ السلام کی طرف
منسوب ہے اور جمہور اسکوجعلی کہتے ہیں اور میر گس نے جو چوتھی کتاب
تھا اسکومانتا تھا م مشابہات اشعیا کہ یہ بھی اشعیا علیہ السلام
کی طرف منسوب ہے اور اسکوجعلی کہتے ہیں ۵ چند ملفوظات جو
حقوق علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں ۶ زبور جو بیان علیہ السلام
کی طرف منسوب ہے اور قدما نے اسکومانتا اور اور سچی کتابوں کے ساتھ
ملا کر لکھتے تھے جیسا کہ اب تک نسخہ پر لے کر دس اسکندر یا فوس میں
اور کتابوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور مارن صاحب جلد دوسری میں

یہ پر مشتمل
ایک دوسری
ذکر کا جو
۱۲

اس امر کی مقبرین جمیلا انشاء اللہ نقل اونکے قول کی آخر مقصد میں آتی
ہے اور اب عیسائی اور سکوجوٹی جانتے ہیں پس دیکھو لازم نہیں کہ نقط
نسبت کوئی کتاب تصنیف منسوب الیہ کی حقیقت ہو جاوے فصل

فصل دوسرے

دوسری مقصد دوسرے اس امر کے بیان میں کہ جمہور علماء مسیحی
ان کتابوں سے جس کتاب کو جس مصنف کی طرف نسبت کرتے ہیں اغلب
یوں ہے کہ اکثر اونہیں کتابوں میں ایسے فقرے اور عبارتیں ملتی جلتے
ہیں انکے قول کے مخالف ہیں کہ وہی ہی لاجواب ہو کر اذمو الحاقی کہتے
ہیں مثلاً کتاب یوشع جو تصنیف یوشع علیہ السلام کے موافق مذہب ہے کہ
ہے اوس میں بعض فقرات تھے ہیں درس ۹ باب ۱ اور یسوع نے یہاں
یہاں سچ اور سچا کہہ کر یہاں اونکا ہونے کے قدم ثابت ہوئی جو عہد
کے سند و قی کے حامل ہے بارہ پتہ نصرت کے چنانچہ دے آج کے دن
وہاں ہیں درس ۹ باب ۱ میں آج کے دن تک اور سچا کا نام ملتا ہے

پہلا فقرہ

دوسرا فقرہ

تیسرا فقرہ

چوتھا فقرہ

پانچواں فقرہ

درس ۲۶ باب ۱ پھر وہاں نے اور ان پتہ و نکار بڑا تو وہ کیا جو آج تک
نہیں اوندھے اپنے قہر کی ہرک کو اور ان پر یہی ہے اس لئے اور سچا کا
م آج تک عمق العکس ہے باب ۱۸ اور یسوع نے غی کو چلا کہ ہمیشہ
لے را کہہا تو وہ کر دیا سو وہاں کے دن تک ویران ہے ۲۹ اور اوسنے
ایک بادشاہ کو یہاں سی دے کے شام تک مدخت پر لٹکا رکھا

اور جو نہیں افتاب غروب ہوا یسوع نے حکم کیا کہ اوسکی لاش کو درخت

اوتارین اور شہر کے دروازے پر پھینک دیں اور اوس پر پتھر و خا بڑا

چھٹا فقرہ تودہ کریں سودہ آجکے دن تک سے باب ۳۱ اتب افتاب نے دنگ

کیا اور ماہتاب کھڑا رہا یہاں تک کہ اون لوگوں نے اپنے دشمنوں کے

انتقام لیا کیا یہ کتاب الیسیرین نہیں لکھا ہے الخ ۲۷ غار کے منہ پر

اٹھواں فقرہ بڑے بڑے پتھر رکھے چنانچہ ویسے آجکے دن تک ہیں ورس ۳۱ باب ۳۱

لیکن بنی اسرائیل نے جسوری اور معکاتیوں کے مارنیکا ارادہ کیا اور

نواں فقرہ آج تک بنی اسرائیل کے درمیان بستے ہیں ورس ۳۱ باب ۳۱ سورہ

ادسوق سے آج تک قنزی یفہ کے بیٹے کالب کی میراث ہوا الخ

دسواں فقرہ ورس ۶۳ باب ۶۳ میں ہے یوسسی بنی یوذا کے ساتھ آجکے دن تک شاہ

فقرہ ۶۳ میں بستے ہیں ورس ۱۰ باب ۱۰ میں ہے ویسے آجکے دن تک بنی

افرایم کے ساتھ بستے ہیں الخ باب ۲۹ اور ایسا ہوا کہ بعد ان

باتوں کے نون کا بیٹا یسوع خداوند کا بندہ جو ایک سودس برس کا

بورما ہٹا رحلت کر گیا ۳۳ اونہوں نے اپنی میراث کی اطراف پر

منعت السرح میں جو کوہستان افرایم میں کوہ جعس کی سمت تھا

کو یہاں سے دفن کیا ۳۳ اور بنی اسرائیل یسوع کی زندگی تک لے کر

اباب درتے عبارتین دلالت کرتی ہیں کہ اس کتاب کا مصنف یسوع

چھٹا فقرہ
ساتواں فقرہ
اٹھواں فقرہ
نواں فقرہ
دسواں فقرہ
ایک سو و چھٹا فقرہ
ایک سو و چھٹا فقرہ
ایک سو و چھٹا فقرہ

نہیں اور ورس ۱۳ باب کا دلالت کرتا ہے کہ لکھنے والا اس کتاب کا
بعض حالات کو کتاب الیسیر سے دیکھ کر لکھتا ہے اور جو مصنف الیسیر کا

ہم عہد یا بعد زمانہ داؤد علیہ السلام کے ہوا ہے جیسا ورس ۱۳ باب
کتاب سموئل سے معلوم ہوتا ہے پس اسکی موافق لکھنے والا کتاب

یوشع کا سیکڑون برس بعد یوشع علیہ السلام کے ہو گا اور جہور کی طرف سے
بھی مفسر لاچار ہو کر عذر الحاق کا کرتے ہیں اور جزاکوئی الحاق کرنی والا

اون سے متعین نہیں ہو سکتا تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں فیل تفسیر
ورس ۹ باب کی ہے کہ یہ جملہ پناچ ویسے آنکے دن تک درمان ہیں

اور مانند اسکی اکثر کتابوں عہد عتیق میں پاسیے جاتیے ہیں اغلب کہ
الحاقی ہوں انتہی دیکھو بنا پاری اٹھلون اور بہ ظن غالب الحاقی کہتے ہیں اور یہ

معلوم ہوا کہ تمام عہد عتیق کی کتابوں میں ایسے جلیے جہاں ہوں ایسے گمان غالب
موافق ویسے سب الحاقی ہیں اور ایسا ہی فیل تفسیر ورس ۱۳ باب کی

اوسی تفسیر میں الحاق کا اقرار ہے اور ذیل تفسیر ورس ۱۳ باب کی
اس فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب یوشع علیہ السلام کے قبل ساتویں

سال جلو سس داؤد علیہ السلام کی لکھی گئی ہے اور ذیل تفسیر ورس
باب چوبیسویں کے اوسی تفسیر میں مرقوم ہے کہ بائخ ورس اخیر باب کے

بلاشبہ تصنیف یوشع علیہ السلام کی نہیں فیئحاس یا سموئل فی الحاق

یوشع کا
سب سے پہلا
مفسر ہے
اور اسکی
تفسیر
اور اسکاٹ
میں فیل
تفسیر
اور اسکاٹ
میں فیل
تفسیر

کے ہونے اور ایسا الحاق قدامین بہت راج تھا انتہی مختصا دیکھو اسجا
الحاق تو بنا چاری یقینی مانا لیکن سبب نہوے سند طعی کے الحاق پر
متعین نہو سکا صرف اٹکون کہا گیا اور جلد اخیرہ سے معلوم ہوا کہ یہ الحاق
قدامین بہت راج تھا پس انکے رواج نے کتب عہد عتیق کو خوب
بی سنوارا ہوگا اور سیکڑون برس کے عرصہ میں بہت ہی کچھ الحاق و زین
ہوا ہوگا گو بہت ہی قریہ جلی کے ہر جا پہچانا جاوے اور باب بہین
نحمیا میں درس اول سے درس چہیسویں تک دلالت کرتا ہے کہ وہ
کلام نحمیا کا نہیں اور یہاں بنا چاری انکے مفسر اقرار الحاق کا کرتے ہیں
اور الحاق کرنیوالا انکے نزدیک بہ متعین نہیں ہو سکتا مارضا صاحب جلی چوی
اپنی تفسیر میں الحاقی ہونے ان درسوں کو ترجیح دیتے ہیں اور سبج
کہ کلام نحمیا سے ویسے درس نہیں معلوم ہوتی اور نہ اسجا کے قصہ
انکو عطا ہے اور سات باب اخیر امثال سلیمان علیہ السلام کے
باب پچیسویں سے باب اکتیسویں تک تصنیف سلیمان علیہ
السلام کی نہیں بلکہ سیکڑون برس بعد وفات انکی کے ملایا
گئے ہیں درالمنہج امثال کا یون سے ہند یہ سنہ ۱۸۴۳
اور تھے ہی سلیمان کی تئیلین بن جنہرین شاہ
یہود احز قیا کے رفیقون نے قلم بند کیا فارسیہ سنہ ۱۸۳۹ این نیز

امثال سلیمان بہت کہ مردمان حزقیا بادشاہ یہود انظکر دند فارسیہ^{۱۸۳۵}
 اینہا نیز امثال سلیمان اند کہ انہار مردمان حزقیاہ ملک یہود جامع نمونہ
 عربیہ^{۱۸۳۱} فہمذہ ایضاً امثال سلیمان التی استکتبہا اصدقا حزقیا
 ملک یہود ا اور اور ترجمے انیکے موافق ہیں پس دیکھو کہ اس باب سے باب
 او تیسویں تک پانچ باب کو حزقیا بادشاہ کے ملازمین نے جمع کیا ہے
 اور حزقیا قریب دو سو اٹھائیس^{۲۲۸} برس بعد وفات سلیمان علیہ السلام
 کے ہو اسے تو یہود الحاق ہی بعد اس قدر مدت کے ظہور میں آیا ہے
 اور ورس اباب تیسویں کا یوں ہے ہندیہ^{۱۸۳۳} آج رہن وقتی کی باتیں
 اس مرد کا منشا کلام اتی ایل سے مان اتی ایل اور او کال سے فارسیہ
^{۱۸۳۵} کلمات اگر پسریا قہ یعنی وحی کہ ان مروہ ایشل ایٹل و اقل
 بیان کرو انیت اور فارسیہ^{۱۸۳۹} قریب ایکے ہے مگر منہ چون عربیہ نے
 اسجا تاش کیا ہے کہ ^{۱۸۱۱} والا اس درس کو صاف مہضم کر گیا اور
^{۱۸۳۱} اسے نے یوں ترجمہ کیا مذہ اقوال الجامع ہن القای الروایاتی
 حکم ہا الرجل الذی السد معہ و اذا کان السد معہ ایدہ فقال ویکہ ہو کہان
 اور اگلے ترجمے کہان اور ورس اباب امثال کا یوں ہے ہندیہ^{۱۸۳۱}
 لموئل بادشاہ یکے منشا کی باتیں جو اسکی مامنے او سے سکھائی
 فارسیہ^{۱۸۳۹} انیت کلمات بادشاہ لموئل مقالیت کہ مادرش و انظکر

فارسیہ کلمات لموسل ملک یعنی وحی نیکہ مادرش باء تعلیم نمود عمر یہ
۸۳۱ کلمات لموسل الملک الرویا التی اذبتہ فیہا المسبب باب ۳ و ۴
ہی یقیناً الحاقی ہے اور تصنیف سلیمان علیہ السلام کی نہیں اور معلوم
نہیں کہ آجور اور لموسل کون اور کس زمانہ میں تھے اور مفسر اعلیٰ کتاب کے
کچھ اٹکلون کہتے ہیں گواؤ نکواب تاک یہ معلوم نہیں کہ کون تھے اور کون
میں ہوئی تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں ہے کہ ہولڈن نے ان خیال کو
کہ لموسل نام سلیمان کا ہے رد کر کے تحقیق کیا ہے کہ یہ کسی اور شخص
اور کوئی دلیل کافی اس بات کی ملی ہوگی کہ کتاب لموسل اور کتاب
آجور کی الہامی بہن ورنہ کتب قانونی میں داخل نہوتیں انتہی دیکھو اٹکلون
کہتے ہیں کہ قدما، کو کوئی دلیل کافی ملی ہوگی کہ کتاب یرمیا میں باب
باروںین کو الحاقی کہتے ہیں تفسیر مذکور میں ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس
عزرا یا کسی اور شخص نے واسطے توضیح پیشین گوئیوں یرمیا کے
جب اب گذشتہ پر تمام ہیروین اور نوحد یرمیا کے الحاق کیلئے اوپر اضافہ
صفحہ ۱۹۵ جلد چوتھی میں لکھتا ہے کہ یہ باب بعد یرمیا کی بدلائی ہو دیقید
ابل سے جبکا ٹھوڑا بیان اس باب میں پایا جاتا ہے ملا یا گیا ہے
پس ان مفسرین کی تحریر سب سے معلوم ہوا کہ یہ باب قطعاً الحاقی ہے
۔۔۔ الحاق کرنا لامتناہی ہے۔ اٹکلون عزرا یا کسی اور شخص کو یکسر قلم

اور مارن صاحب اپنی تفسیر کی جو تہی خبیلہ میں لکھتا ہے اس پر عجیب
ملفوظات عجمین ہیں مگر درس الباب کا کہ وہ زبان کدیون میں ہے
انتہی کہتا ہوں کہ یہ درس الحاقی ہے وگرنہ سب کتاب عبری نابین
ایک فقرہ کدیون کی زبان کا کہاں سے آیا کسی اس زبان والی کا
یہہ الحاق ہے اور فاضل و نابہی کہتا ہے کہ وہ الحاقی ہے جیسا او
توریت وغیرہ میں ہی مثل اس الحاق کی پایا جاتا ہے اور کارکن
کا ملک صفحہ ۱۶۱ اپنے تفسیر کے رسالہ مباحثہ میں جو ۱۵۲ء میں اگرچہ چپا
اور وہ مباحثہ بلورمی وارن صاحب سے ہوا تھا لکھتا ہے کہ مشہور
سٹامٹن جرمنی نے کہا ہے کہ کتاب اشعیامین باب جالیسون
سے چھاسٹون باب تک ممکن نہیں کہ تصنیف اشعیام کی ہو انتہی دیکھو
ستائیس باب کتاب اشعیام کے الحاقی
ہیں اور اس طرح حال اور کتب کا سمجھنا چاہیے **فصل**
میں مقصد دیکھو اس امر کے بیان میں کہ ان کتابوں کے نسخوں
عبری اور یونانی اور لاطینی اور بعض اور قدیم ترجموں میں ہی ایسا
خلاف ہے کہ تحریف کو بعض جا یقینی اور بعض جا مظنون کرتا ہے اور
یہاں ہی کچھ تھوڑے سے شواہد لکھتے ہیں آتے ہیں اھا درض صاحب **اول شاہد**
جلد چہ تہی شرح انجیل میں لکھتے ہیں کہ ہمارے یہاں کتاب استیر

شاہ
دوسرا

درس ۳ باب پر ختم ہوتی ہے اور یونانی اور لاطینی میں دس درس اس
باب میں اور چہ باب اور زائد ہیں اور ان سب کو کلیونانی اور رومی و
ماتے ہیں ۴ درس اخیر بابیائیسوین کتاب یوبک عربین یونانی ہندیسہ
اور یوبک عمر دراز اور پر سالہ مر گیا نامہ ۱۸۳۸ء و یوبک پیر و سالخوردہ شدہ وفات
یافت عربیہ ۱۸۳۸ء و شاخ یوبک شیع من ایامہ و مات اور ترجمہ یونانی میں
درس کے آخر میں یہ عبارت زائد ہے لیکن لکھا گیا کہ وہ ادن لوگوں کے ساتھ جہیز
ادھاتا ہے بہر اوٹھیکا اور بعد اس جملہ کے ایک نسخہ میں یوبک اور کچھ حال و کتاب
اختیار کے مرقوم ہے اور اس تتمہ کو گامٹ اور ہر دس فی جز کتاب الہامی کا
واجب التلیم مانا گیا اور فلو اور پولی ہسٹری نے ہی ایسے مانا ہے اور ارجن کے
بھی اس کو مانتے تھے اور یہود و مشن نے ہی اپنے ترجمہ یونانی میں اس تتمہ کو لکھا
مگر متاخرین اس میں شک کرتے ہیں فقہ حنفی اور اسکات لین کے ظاہر اس میں
کو ہمیشہ شریع علیہ السلام لکھا گیا تم ترجمہ یونانی یہود و مشن اور ترجمہ لاطینی میں
بابین درس ۳ و ۴ باب ۲ و ۳ دانیال کے راگ تین لکھو لکھا اور آخر اس کتاب
تاریخ سمانہ اور کھانی بل اور ڈریکن کی باب تیرہواں اور چودھواں کے مرقوم
اور سب ترجموں انگریزی و سن کا ملک میں اب تک موجود اور واجب التلیم ہے تمام
اور ترجمہ یونانی کو ڈکس و ایسکانوس من بعد درس ۳ کے نہ ہو چودھویں
عبارت زائد ہے اونکی جگہ کھلی ہوئی قبرین ہیں یہ اپنی زبانوں کے

ہوٹ کہتے ہیں اونکی لبون کیے اندر کا لے سا پو کا زہر ہے اونکی زہر
 خست اور کرواہٹ سے بہری بہن اونکیے با نون خون کرفی کے
 لے تیز روہن ہلاکی اور اوسیت اونکی راہون میں ہے اور ویہ آرام کی
 راہ نہیں پہچانتے ہیں اونکی انکھونکیے سامنے خدا کا خوف نہیں ہے
 انتہی اور عجب ہیں یہ سب عبارت مہم سے لیکن جو پولوس مقدس نے
 اور عبارت کو باب نامہ رومیہ میں ورس ۳۱ سے ۴۱ تک موافق
 لاطینی اور ترجمہ یونانی کے نقل کی ہے تو ظاہر اونکیے نزدیک یہ عبارت
 واجب التسلیم تھی کعبری سے ساقط ہو گئی ہے یا شاید پولوس
 مقدس نے ترجمہ یونانی مذکور سے غلط کیا کیونکہ کلام الہی سمجھ کر اپنے
 میں نقل کیا ہوگا ورس ۱۷ زبور اکیسویں کا جواب ترجمہ ہندیہ ہے
 فارسیہ میں اوسکو ورس ۱۶ زبور ۲۲ کا کر کے لکھا ہے لاطینی میں یونانی
 کیونکہ کتوں نے مجھ کو کبیرا یہ شیر دیکھے گروہ نے میرا احاطہ کیا ہے اونہوں
 نے میرے ماتہ اور میرے پاؤں چھیدے انتہی اور عجب ہیں جملہ اخیر یونانی ہے
 اور دونوں ماتہ میرے مانند شیر کی ہیں اور مجد اللہ کہ اسجا تب و ٹٹ
 ہی لاچار ہو کر عبارت عبرت کے خراب ہوئے کا اقرار کرتے ہیں اور سب
 اپنے ترجمہ میں موافق لاطینی کے کرتے ہیں یہ بھی حکم ہے کہ اسکے موافق
 ملے زعم میں مسیح علیہ السلام پر یہ خبر خراب جہتی ہے وگرنہ اور علو غلط ہیں

پانچواں شاہد

جو مشہور ہو چکے ہیں اب تک برا تصرف ظاہر میں نہیں کرتے اور وہ ملک
 تو اول ہی سے سب جلالین کو عبری سے افضل اور معتبر زائد سمجھتے
 ہیں اور بعض علماء مسیحی نے کہا ہے کہ کاتبون یہود نے یہ فرق اسلئے
 کیا ہے تاکہ یہ عبارت مسیح علیہ السلام کی تکلیف پر صادق نہ آوے
 چہ شام شاہ ۶ ورس ۱۶ زبور چالفسون کا موافق عبری کے یون سے ہند ۱۸۲۳ء
 ذبیح اور بد یہ کو تو نہیں جانتا تو نے میرے کان کہوئے جڑ ماویے غلطیت
 طالب نہیں فارسیہ ۱۸۳۱ء ذبیحہ و قربانی راضی نیستی اما گوشہا
 مرا کشادہ الم اور ترجمہ یونانی میں اس جگہ کی جگہ تو نے میرے کان کہوئے
 یون واقع ہو اسے تو نے میرے لئے ایک بدن طیار کیا اور موافق
 یونانی کے ترجمہ عربیہ میں ہی واقع ہے مگر اوسمین زبور ۳۹ میں
 ریکے اوسا کہہا ہے عربیہ ۱۸۳۱ء ذبیحہ و قربان نام تشار بل جسد اھتیا
 لی ۲ اور ورس ۵ باب ۵ عربیہ انیون میں پوئوس مقدس ہی اسکو یون
 نقل کرتے ہیں ہندیہ ۱۸۳۲ء قربانی اور نذر کو تو نے بنایا پر میرے لئے ایک
 بدن تیار کیا اور تفسیر تہری اور اسکاٹ میں ہے کہ یہ فرق غلطی کا ہے
 ہوا ہے جو شام مطلب صحیح ہوتا ہے اسباب مفسر ایک کو مسیح اور دوسرے کو
 غلطی کا تب کے سبب غلط بتلاتا ہے مگر اوسکے نزدیک تعین نہ ہو سکی اور
 تفسیر ذوالی اور دچر ڈمینٹ میں ہے کہ عجیب ہے جو ترجمہ یونانی ۵ ورس

شاید
توان

باب نامہ عبرانیوں کے اندر عیوض اس فقرہ کے یون واقع ہوا تو یہ میرے لئے
ایک بدن طیار کیا انتہی پس اس تفسیر کے موافق ظاہر غلطی منسوب
حرف ترجمہ یونانی اور نامہ عبرانیوں کے یہ ہے کہ وہ ۲۸ زبور ایک سو
پانچون میں موافق عمری کے یہ جملہ ہے ہندیہ ۱۸۳۳ء اور ہون میں
اوسکے سخن سے سرکشی نہ کی فارسیہ ۱۸۳۸ء از فرمان او ترمذ نکر دند
فارسیہ ۱۸۳۵ء و بکلام او مخالفت نکر دند اور یونانی میں یہ جملہ یون ہے
اور ہون میں اوسکے سخن سے سرکشی کی دیکھو اول میں نفی اور دوسرے میں
اثبات تفسیر ہنرمی اور اسکاٹ میں ہے اس فرق کے سبب سے
مباحثہ فی بہت طول پکڑا ہے اور ظاہر یہ فرق داخل کرینے حرف
نفی یا جھوٹنے اوسکے پیدا ہوا ہے انتہی یعنی یا تو عبر میں غلطی سے
حرف نفی کا لکھا گیا یا وہ حرف یونانی میں جھوٹ گیا دیکھو خود انکے
عسرون نے اسجانات پانوں اپنے گم کر کے لاچار ہو کر اقرار غلطی
یک اون دونوں سے کیا وہ ۲۸ زبور کا سٹون کا موافق
ہری کے یون ہے اوسنے یوسف کے لئے جب وہ زمین مصر کے برابر
انجا جہان میں وہ بولی سنی جیسے میں نہیں سمجھتا تو یہ دستور پڑایا
اور ترجمہ یونانی میں یہ کلام جہان میں وہ بولی سنی جیسے میں نہیں سمجھتا
وہ اسے جہان اوسنے وہ بولا اسنے جسے وہ نہ سمجھا اور یہ کلام

شاید
توان

جو ظاہر میں بڑا دم عبری کا بہرتے ہیں اسجا اکثر اپنے ترجموں میں موافق
یونانی کے لکھتے ہیں نہ عبری کے یہاں ہی اوہوں نے لاچار ہو کر
عبری کو چھوڑا ہندیہ ۱۸۳۳ء اور سینے یوسف کے لئے جبہ زمین
مصر کے برابر پہنچا جہاں اوہ نے وہ بولی سنی جیسے وہ نہ سمجھا اور
عربیہ ۱۸۳۱ء شہادۃ وضعہا فی یوسف عند خروجه من ارض مصر
لسانہ لم یکن یعرفہ مگر ترجموں فارسیہ میں اب تک موافق عبری کے
فارسیہ ۱۸۳۹ء اور انجائیان مجہول رامی شنیدم فارسیہ ۱۸۴۵ء من در انجا
زبان را کہ نفہیدم شنیدم ۹ ورس ۱۶۱ زبور ایکسو او نیسوین میں موافق

نواں شاہ

عبری کے یونانی ہے گروہ شریرون نے مجھے چورایا الم اور موافق یونانی
عبری کے یونانی ہے شریرون کی جالون نے مجھے کہیا الم اور روس کا ملک سلطنت
عربیہ ۱۸۳۱ء غلطاً اپنے ترجموں میں موافق یونانی کے لکھتے آئیے ہیں مگر اسجا پڑھتے
عربیہ ۱۸۳۳ء ہی عبری کو چھوڑ کر موافق یونانی کے اپنے ترجموں میں لکھتے ہیں نہ
عربیہ ۱۸۳۹ء شریرون کی جالون نے مجھے کہیا الم فارسیہ ۱۸۳۹ء دامہامی عاصیان
مرا گرفتہ بہت الم فارسیہ ۱۸۴۵ء دستہ نامی شریران مرا احاطہ نمودند الم عربیہ
۱۸۳۱ء جبال الخطاء التفقت علی الم اغلب اسجا سب صحیح بالاتفاق
عبارت عبری کو ناپسند کرتے ہیں اور اس باب ۱۸ مثال کا عبری میں
دوسرا، معنی واقع ہوا ہے کہ کچھ مطلب کا سمجھا نہیں جاتا یونانی جالون نے ہیکلون یونانی

عربیہ ۱۸۳۱ء
عربیہ ۱۸۳۳ء
عربیہ ۱۸۳۹ء
عربیہ ۱۸۴۵ء
عربیہ ۱۸۳۱ء
عربیہ ۱۸۳۳ء
عربیہ ۱۸۳۹ء
عربیہ ۱۸۴۵ء

نواں شاہ

وہ جو دوست سے جدا ہوا چاہتا ہے عذر دہونڈتا ہے لیکن وہ ہمیشہ
قابل ملامت ہو گا انتہی اور ترجمہ عربیہ ^{۱۸۳۱} کا ہی ایک موافق یونانی
من یرید الابتعاد عن صديقہ یلتمس حجۃً و فی کل وقت
لیکون معہ کما اور بعض نے عبری کے حاشیہ پر ایک عبارت لکھی ہے
کہ اوسکے موافق اب پروٹسٹنٹ اکثر ترجمہ کرتے ہیں ہندیہ ^{۱۸۳۸} مفروضہ
کی مطابق دہونڈتا ہے اور ہر منصوبہ میں چپتا ہے فارسیہ ^{۱۸۳۸} ایک
خود را متاثر کردہ اند مقنن غلبت خود می جو بہ و خود را ہر نکتہ داخل
فارسیہ ^{۱۸۳۸} اور متفرد کہ جو یا می ہوس (خویش تن) ست برہر فن مجاہدہ منیا
دیکھو اپنی رائے کی موافق اشکلون تفر کرنے اور اسکو کلام الہی بتلانا ایک
بڑی جرات ہے تفسیر ہنری اور اسکاٹ میں ہے کہ اسجا اصل عبری
بہت ہی پرشید ہے ^{۱۸۳۸} اور سن ۳۴ باب ۱۲ میں حبلہ اخیرہ موافق
عبری کے یونانی ہے ہندیہ ^{۱۸۳۸} میں ہے اوسے جے جے نہیں پایا بلکہ
اولن سہول پر اور یہ حبلہ یونانی اور سریانی میں یونانی میں ہے
کہدے ہوئے سوراخ میں نہیں پایا بلکہ اوپر پہلو طیکے اور ترجمہ
^{۱۸۳۸} میں موافق اسکے یونانی ہے جان سکینان یگناہ را و حفرہ نیا فتم
بلکہ ہر دخت بلوط ^{۱۸۳۸} اور سن ۱۵ باب ۱۲ میں کامو موافق عبری کی یونانی
ہندیہ ^{۱۸۳۸} میرے کہ میں ہر سپاریے کو کیا کلام کہ بہت خرابی کرتے ہیں

گیارہواں شاہ

بارہواں شاہ

اور مقدس گوشت تجہ سے گزرتا جب بے بدکاری کرتے الخاویہ جملہ
 مقدس گوشت تجہ سے گزرتا ترجمہ یونانی میں یون ہے کیا نازین اور پاک
 گوشت تجہ سے تیری شرارتیں ہٹا دینگے ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء موافق یونانی
 ہے هل ان اللحم المقدسة تدفع عنك سيئاتك اور ترجمہ
 لاطینی اور ترجمہ انگریزی رومن کا ملک کے بھی موافق یونانی کے ہیں مگر جو
 پروٹسٹون کو کچھ اسبجاء بڑا مطلب نہیں حاصل ہوتا اکثر اپنے ترجموں
 موافق عبری کے لکھتے ہیں فارسیہ ۱۸۳۱ء گوشت مقدس از تو موقوف
 ۱۳ اور ۳۲ باب ۱۲ میں موافق عبری کے ایک جملہ یون ہے ہندیہ ۱۸۳۱ء
 اور انہوں نے میرے اس عہد کو توڑا باوجودیکہ میں اد نکاشو ہر تھا اور یونانی
 میں بجاسکی باوجودیکہ میں الخ یون ہے اور میں نے او غلطاً خط کیا دیکھو
 کہاں اور یہ عبارت کہاں اور پو لوس مقدس درس ۹ باب ۱ نامہ عبرانی
 موافق یونانی کے اس درس کو نقل کرتے ہیں ہندیہ ۱۸۳۲ء اور مینی او غلطاً
 لکھا انتہی ۱۴ درس ۱۵ باب ۱۲ میں میرا موافق عبری کی یون ہے ہندیہ ۱۸۳۲ء
 کیا سب سے کہ تیرے بہادر گرائے گئے ویسے کہیں نہ رہے کیونکہ خداوند نے
 اونکو آؤنڈا کیس فارسیہ ۱۸۳۱ء سب سے کہ پہلوان تو محوشہ قایم نذر الہ
 خداوند اور اترگون گروانیہ عربیہ ۱۸۳۱ء لماذا افسد شجیعک لم یقف
 لان الرب قلبہ اور ترجمہ یونانی میں یہ درس یون ہے

میشا
تیرہ یون

چودھون

کتاب التفسیر فی التفسیر ۱۱۳

شاہد
پندرہواں

کیونکہ اس تفسیر پسندیدہ سنا ہے جسے یہاں گائیون وہ کھڑا نہیں سنا
خداوند نے اوسے کزور کیا اور تیرا گروہ تھا کزور اور وہی مروت انتہی
دیکھو وہ عبارت کہاں اور یہ عبارت کہاں ۱۵ اور ۱۹ زبور ۸۹
وافق ترجموں عبری مروجہ حال کے یوں ہے ہندیہ ۱۸۳۳ تو نے زبور میں اپنی
مقدس کو فرمایا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ پس در عالم روایا غریب خود حکم نمودی
عربیہ ۱۸۳۱ جینڈن کلکتہ نیک بالوحی اور تفسیر ہنری
اور اسکاٹ میں ہے کہ سب ترجموں اور بہت نسخوں عبری یوں ہے
تو نے اپنی مقدسوں کو فرمایا الخ انتہی معلوم نہیں کہ حضرت پر کشتن
کس نے مخالفت سب ترجموں اور بہت نسخوں عبری کے کی ہے کہ جمع کو مفرد
لکھتے ہیں اور ہوسر کاتک اتک اپنے ترجموں انگریزی میں جمع لکھتے ہیں
۱۶ اور ۱۷ باب کتاب ایوب کا عبری یوں ہے ہندیہ ۱۸۳۳ جب
مہر کی مٹی کی مانند تبدیل ہوتی ہے پورس بدلہ استہ او ہٹہ کھڑا ہوتا ہے
فارسیہ ۱۸۳۸ چون کلن از مہر بدل میشود و ایشان چون در لباس فاخر
ظاہر ستند اور ترجمہ یونانی میں یوں ہے مٹی لیے کے کیا تو نے بنایا ام
زندہ پیدا یث اور اسکو قوت پسینے کی دیکر زمینی پر کہا انتہی یہ کہ وہ
کہاں اور یہ کہاں ایک ن دو نوین بدل ہوا تفسیر ہنری اور
ہیں ہے کہ اس درس نے مفسرین کو بہت خیال من ڈالا ہے انتہی

شاہد
سولہواں

شہزاد
شاہزاد

۱۱ اور ۹ کا جبرین یون ہے ہند یہ ۱۸۴۲ء شہزادہ ہووین کے

سب جو کہودی ہوئے بت پوجتے ہیں اور بتوں پر ہولتے ہیں سارے

معبود و تم او سے سجدہ کرو انتہی اور جلد اخیرہ یونانی میں ہے خدا کے

سارے فرشتے اور سکی عبادت کریں اور موافق یونانی کے پولوس مقدس

ورس ۶ باب ۱ نامہ عبرانی میں نقل کرتے ہیں ہند یہ ۱۸۳۹ء خدا کے سدا

فرشتے اور کے پرستش کریں شاہ پولوس مقدس نے یونانی کو اسجا

صحیح سمجھا ہوا ۱۸۴۱ء تفسیر نہری اور اسکاٹ میں ہے کہ ترجمہ عربیہ میں

۱۸۴۱ء میں بنیوین ورس کے بعد یہ جلد زائد ہے اور ہونے کے بعد

بیارا ہون کر وہ لاش کر کے خارج کر دیا اور انہوں نے میرے بدن کو

چھید لے انتہی سبحان اللہ اس ترجمہ والے نے حضرت مسیح پر جانے

کے لئے کیا ہے اچھا یہ جلد اپنی طرف سے گڑھے کے بڑا دیا شاہ اسکی

مترجم عربی ۱۸۳۱ء والے نے زبور ۳۷ کو ۳۸ کر کے لکھا اس جلد کو کر دیا

۱۴ اور ۱۳ زبور ۳۷ کا جبرین یون ہے ہند یہ ۱۸۴۳ء یقیناً میں نے اپنے دل کو

عبث صاف کیا ہوا ۱۸۴۱ء تفسیر نہری اور اسکاٹ میں ہے کہ اس ورس کے اول میں

یونانی اور ترجموں میں اتنی عبارت تب میں کہا زائد پائی جاتی ہے ۲۰ اور ۱۹

۸ زبور ۵۷ کا موافق عبری کے یون ہے ہند یہ ۱۸۴۳ء خداوند کے ہاتھ میں یہ

جسیرہ رخ شہزاد اور مرکب بہرہ ہے جیسے وہ بتاتا ہے اور اسکی ترجمہ

۱۸
شاہزاد

۱۹
شاہزاد

۲۰
شاہزاد

زمین کے سارے شریروں پر ٹپٹیکے اور پٹینگے انتہی اور یونانی میں یون ہے
ایک سالہ تیز شراب کا جو کر کے پیرا ہے ڈالتا ہے اوسے دوسرے میں لیکن
پہر ہی تلچھٹ اوسکی خالی نہیں ہوتی اور تمام شریروں میں کے اوس کے پٹینگے
۲ ورس ۲۷ زبور ۱۱۸ کا عبرین یون ہے ہندیہ ۱۸۳۳ خداوند وہ خط ہے

۲۱ شاہ
اکیسواں

جسے ہکونورد کہلایا قربانی کو مذبح کے قرون تک رشتوں سے باز ہو
انتہی اور یہ جلد قربانی کو مذبح کی الخ یونانی میں یون ہے ایک عید سا تہہ
شاخونیکے قائم کرد قرون قربانی تک انتہی دیکھو وہ عبارت کہا اور یہ کہا
۲۱ ورس ۸۹ زبور ۱۱۹ کا عبرین یون ہے اسی خداوند تیرا سخن آسمان پر

۲۲ شاہ
بائیسواں

لہذا ثابت ہے انتہی اور ترجمہ ارامی میں یون ہے تو ہی ہدیہ کے لئے اسی
ہوا تیرا کلام آسمان میں ثابت ہے ۲۳ خیالات فیلیسین
درس چھٹے باب اشعیا میں موافق عبری کی صیغہ معروف کا اور موافق

۲۳ شاہ
تیسویں

لاطینی کے جمبول کا ہے اور اس طرح باب ۲۳ یرمیا میں ایک عبرین ہر غدار
لاطینی میں جمع ہے ۲۴ ورس ۵ باب اشعیا کا موافق عبری کی بولگ
ہندیہ ۱۸۳۳ خداوند کا جلال آشکارا ہو گا اور سب شریک ساتھ دیکھینگے
خداوند کے منہ پر ہر نایک اور ترجمہ یونانی میں یون ہے خداوند کا جلال آشکارا ہو گا اور
دو ایک ساتھ دیکھینگے نجات ہمارے خدا کی کیونکہ خداوند کے منہ پر ہر نایک اور سب
پہر تھے لفظ نجات ہمارے خدا کی غلب میں رضا جس جلد درسی اپنی نصیحتیں اول اہوین

۲۴ شاہ
چوبیسواں

شاہ
شاہ

اور ۱۳ زبور ۹ کا عبری یون ہے ہندیہ ۱۸۳۲ شہزادہ ہووین

سب جو کہودی ہوئے بت پوجتے ہیں اور بتوں پر ہولتے ہیں سارے

معبود و تم اویسے سجدہ کرو انتہی اور جلد اخیرہ یونانی میں ہے خدا

سارے فرشتے او سکی عبادت کریں اور موافق یونانی کے پولوس مقدس

درس ۶ باب ۱ نامہ عبرانی میں نقل کرتے ہیں ہندیہ ۱۸۳۲ خدا کے سا

فرشتے اویسے پرستش کریں شاید پولوس مقدس نے یونانی کو اسجا

صحیح سمجھا ہو گا ۱۸۱۱ تفسیر نہری اور اسکاٹ میں ہے کہ ترجمہ عربیہ میں

۱۸۱۱ میں بنیویں درس کے بعد یہ جملہ زائد ہے اوہوں نے مجھ کو

بیارا ہوں کہ وہ لاش کر کے خارج کر دیا اور اوہوں نے میرے بدن کو

چھید لیا انتہی سبحان اللہ اس ترجمہ والے نے حضرت مسیح پر جانے

کے لئے کیا ہے اچھا یہ جملہ اپنی طرف سے گھڑکے بڑا دیا شاید اسی

مترجم عربی ۱۸۳۱ او ایے نے زبور ۳۸ کو جو ۳۸ کر کے لکھا اس جگہ کو گرا دیا

۱۸۳۱ زبور ۳۸ کا عبری یون ہے ہندیہ ۱۸۳۲ یقیناً میں نے اپنے دل کو

عبث صاف کیا ہوگا تم تفسیر نہری اور اسکاٹ میں ہے کہ اس درس اول میں

یونانی اول اور ترجموں میں اتنی عبارت تب میں کہا زائد پائی جاتی ہے ۲۰ اور

۸ زبور ۵ کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۳۲ خداوند کے ہاتھ میں ہاتھ

جسیر کہ منہ شہر ہے اور مرکب بہر لہجہ جیسے وہ بتاتا ہے اور اسکی تہمت

۱۸۳۲

۱۸۳۲

۱۸۳۲

اٹھارواں
شاہ

۱۹
اٹھارواں
شاہ

۲۰
اٹھارواں
شاہ

زمین کے سارے شریروں پر طوفان کے اور بھینکے انتہی اور یونانی میں یون ہے
 ایک سال تیز شراب کا جو کر کے بہا ہے ڈالتا ہے اور کچھ دوسرے میں لیکن
 پہری تلچھٹ اور سکی خالی نہیں ہوتی اور تمام شریروں کے اور سکون کے
 ۲۰ ورس ۲۰ زبور ۱۱۸ کا عبرین یون ہے ہند ۱۸۳۳ خداوند وہ خط ہے

۲۱
 اکیسواں

جسے ہکو نور دکھلایا قربانی کو مذبح کے قرون تک رشتوں سے باز ہو
 انتہی اور یہ جلد قربانی کو مذبح کی الحز یونانی میں یون ہے ایک عید ساتہ
 شاخوں کے قائم کرد قرون قربانی تک انتہی دیکھو وہ عبارت کہا اور یہ کہا
 ۲۱ ورس ۸۹ زبور ۱۱۹ کا عبرین یون ہے اسی خداوند تیرا سخن آسمان پر

۲۲
 باکیسواں

نہ انابت سے انتہی اور ترجمہ ارامی میں یون ہے تو ہی ہمیشہ کے لئے ہی
 ہوا تیرا کلام آسمانوں میں ثابت ہے ۲۲ خیالات فیلسفین
 اور جس جیسے باب ۹ اشعیاء میں موافق عبری کی صیغہ معروف کا اور موافق

۲۳
 تیسواں

یعنی کے مجہول کلمے اور اسطر ۲۳ یرمیا میں ایکجا عبرین ہر فرار
 یعنی میں جمع ہے ۲۴ ورس ۵ باب ۵ اشعیاء کا موافق عبری کی روک
 نہ ۲۴ اور خداوند کا جلال آشکارا ہو گا اور سب شریک سا اور دیکھنے
 خداوند کے نہ یہ نہ دیکھا گیا اور ترجمہ یونانی میں یون ہے اور خداوند کا جلال آشکارا ہو گا اور
 دیکھا گیا ساتہ دیکھنے کے نجات ہوا ہے خدا کی کیونکہ خداوند کے دیکھنے پر نہ آتا ہے کہ جو
 پہنچو لفظ نجات ہوا ہے خدا کی غالب میں راضا جس جلد دوسری اس کی انتہی پہنچا ہے

۲۴
 چوبیسواں

لکھتے ہیں کہ لوقایہ نے درس ۶ باب میں موافق یونانی کے لکھا ہے اور شب
 نوہ نے اسکو صحیح عبارت جانکر اپنے ترجمہ میں کتاب اشعیاء میں داخل
 کیا اور تفسیر نیک اور اسکاٹ میں ہے کہ بعد لفظ دیکھنے کے کیے تھے نجات ہاں
 خدا کی بڑائی جانیں دیکھو درس ۱۱ باب ۵ کو اور ترجمہ یونانی کو ۲۵ ورس
 ۱۱ باب کتاب القضا کا موافق عبری کے یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور
 یہود نے غزہ اور اسکی نواحی اور عسقلان اور اسکی نواحی اور عسقلان
 اور اسکی نواحی لے لیا فارسیہ ۱۸۳۱ و یہود نے غزہ حوالی ان اسطون مع حوالی ان عقرون
 مع حوالی ان اگرقت عربیہ ۱۸۳۱ اور فتح یہود غزہ و فتحی مہا و عسقلان
 و عقرون و حد و وہا اور ترجمہ فارسیہ ۱۸۳۱ اور اور ترجمہ انگریزی اسکے
 موافق ہیں اور ترجمہ یونانی میں یون ہے کہ اگرچہ یہود اپنے غزہ اور اسکی
 نواحی پر قبضہ نہیں کیا و نہ عسقلان پر انہیں دیکھو یونانی صریح ضد عبری کے
 ۲۶ ورس ۱۵ باب کتاب اول سموئیل میں موافق عبری کی یون
 ہندیہ ۱۸۲۲ اور سموئیل اوٹھا اور حلیل سے بنیا میں شہر جمع کو چڑھ گیا تب
 سوال لینے اون لوگوں کو جو اس باس حاضر تھے گنا اور ویسے چہرے جو ان
 تھے انتہی اور ترجمہ یونانی میں ہے اور سموئیل اوٹھا اور حلیل سے چلا گیا
 اور باقی لوگ بعد سوال کے معاد میون رطاسی کی گئی اور جب وہ حلیل
 جب میں گئے تب سوال لینے اون لوگوں کو کہ تمہیں دیکھو دو نوٹیں کہتا فرق ہے

۲۵
 حسیون
 شاہ

۲۶
 حسیون
 شاہ

شام
۲۷ ستامیسون

۲۷ ورس ۱۸ باب کتاب اول سموئل کا موافق عبری کی یونانی
ہند یہ ۱۸۳۲ء سوقت ساول نے اخئی یاہ کو کہا لاہ کا صندوق یہاں
کیونکہ لاہ اوس روز بنی اسرائیل کے درمیان تھا فارسیہ ۱۸۳۸ء و ساول احیہ
فرمود کہ صندوق خدا را در اینجا بیا رہ صندوق خدا در ان ایام با بنی اسرائیل
می بود ترجمہ یہ ۱۸۳۱ء موافق فارسیہ یہ ہے اور ترجمہ یونانی میں یونانی
اد سوقت ساول نے اخئی یاہ کو کہا افود لا کیونکہ اد سوقت افود کو دہ

شام
۲۸ ستامیسون

بنی اسرائیل کے آگے پہنچے ہوئے تھا انتہی یہاں ہی دیکھ دو نون میں کتبہ
فرق ۲۸ ورس ۱۰ ازبور ۳۴ کا موافق عبری کی یونانی یہ ہند یہ ۱۸۳۳ء
باگہ جلجت منذ اور ہوئے ہیں الخ فارسیہ ۱۸۳۸ء شیر کھان محتاج میشند و فاقہ
ی کشند الخ اور یونانی میں یونانی یہ امیر آدمی فقیر اور ہوئے ہیں الخ ترجمہ یہ
اور اسکاٹ میں یہ ہے کہ یونانی کے موافق اور ترجمہ یہ ہیں اور اوس لفظین
جس کے معنی شیر ہیں اور اوس لفظ جس کے معنی قوی ہیں صرف ایک حرف کا فرق ہے ۲۹ ورس ۶ باب کتاب
۲ سموئل کا موافق عبری کی یونانی ہند یہ ۱۸۳۲ء اسوا دہوں کے گریک لفظ جس کے گریک لفظ
لینے کے یہاں یہ ہے اوسکی بائیں چوٹی پسلی میں مارا اور ریکاب اپنے ہاتھی بعنہ
سمیت بہاگ گیا فارسیہ ۱۸۳۸ء و در انجا در صحن خانہ داخل شد بقصد دیدن
داوود پیرہ نہ پشم زوند در ریکاب با بعنہ برادر خود فرار کرد اور ترجمہ یونانی میں یہ ہے
اور اب لیکو در بان گہر کا گیسون صاف کرتا تھا اور تھک کر سویا پس ریکاب با بعنہ

شام
۲۹ ستامیسون

یہ شاہ
عیسویان

دونوں بہائی چپکے سے گہرین گئے المیہاں ہی ویسا ہی تفاوت ہے قہر پیری

اور اسکاٹ میں ہے کہ بیان یوسیفس کا بھی موافق یونانی کے ہے۔ ۴۴۷

۶ باب کتاب سلاطین کا موافق عبری کے یون ہے ہندو ۱۸۲۲ء اور جب

یوسیاہ نے نظر پھیری اور اوسنے پہاڑ پر قبر میں دیکھیں تو اوسنے لوگوں کو بتایا

اوہی ہڈیاں نکلو ان میں اور مدح بر جلائین اور ان پر نجاست ڈالی جیسا کہ

خداوند نے اوس مرد خدا کی معرفت جسنے اون باتوں کی خبر دی ارشاد کیا

تہا انتہی اور ترجمہ یونانی میں اخرا رس میں اتنا زائد ہے جب یوربعام شمع

کے پاس گھڑا تھا اور اوسنے نظر پھیری اور مرد خدا کے جس نے لفظ ارشاد

کے متیتہ قبر کو دیکھا انتہی شائد عبرین یہ سب اور گیا ہے ۱۸۲۲ء کتاب

دوم اخبار الامامین موافق عبری کے یون ہے ہندو ۱۸۲۲ء ۳ اور یسایہ

۶۸ لا کہ جکی مردوں کے لشکر سے جو منہ بچا اور تپے جنگ کے لئے صف بانہی

اور یوربعام نے بھی اوسکے مقابلہ میں اٹھ لا کہہ چنے ہوئے بہادر لوگوں سے

جنگ کیلئے صف بانہی ۷ اور یسایہ اور اوسکے لوگوں نے بڑے قتال میں

اور بنین کاٹ ڈالا سو اسرائیل میں با بچ لا کہہ چنے ہوئے مرد مارے پڑے

انتہی ۸ اور یسایہ ۹ اور یسایہ ۱۰ اور یسایہ ۱۱ اور یسایہ ۱۲ اور یسایہ ۱۳

اساست یہاں عام نیز نہشت صد ہزار کس فوی الاقتدار را بمقابل دیک

مست ۱۴ اور یسایہ ۱۵ اور یسایہ ۱۶ اور یسایہ ۱۷ اور یسایہ ۱۸ اور یسایہ ۱۹

برگزیدگان اسرائیل کشتہ گشتند اور ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء اور ترجمہ انگریزی ایک
موافق ہیں مگر صاحب بنی تفسیر کی جلد اول میں فرماتے ہیں کہ بہت نسخہ
لاطینی پر آئے ہیں بجائے چار لاکھ کے چالیس ہزار اور بجائے آٹھ لاکھ
سی ہزار اور بجائے پانچ لاکھ کے پچاس ہزار بجائے جاتے ہیں اور غلطی
بعد سندرج انہیں نسخہ نکاسچا ہو دیکھو موافق گمان قومی اس مفسر کے

سجاء عمری مخرفہ اور اسطرح اور بہت جایں اختلاف ہے مثلاً
رس ۵ باب کتاب دل سلاطین اور رس ۳۴ باب کتاب اسی کتاب کا
ورورس ۱۱ باب کتاب سلاطین اور رس ۳۳ باب کتاب اخبار الایام
ورورس ۹ باب کتاب اخبار الایام اور رس ۲ باب امثال اور رس ۱
باب تخمیا اور رس ۶ باب اشعبا کا جو ان سب میں ترجمہ یونانی عجیب
ہے اور رس ۹ باب کتاب دوم سموئل کا جو اوسمین ترجمہ کنہی کتاب کا
ہے اور رس ۲ زبور ۱۶ جو اوسمین ترجمہ چالہ یک زبان کا مخالف ہے
ورورس ۵۶ زبور ۱۱۹ کا جو اوسمین ترجمہ راجی اور رس ۳۳ باب تخمیا کا جو

چوتھی فصل

سین ترجمہ ارامی اور ترجمہ کلارک کا مخالف ہے فصل چہترم دوسرے
قصد کی اس امر کے بیان ہیں کہ بعض وایتین ان کتابوں کے طبع بعض
یک مفسرین یا اور علماء کے اقوال کے موافق غلط ہیں اور بعض مفسرین
باجلاضہ کہ ظاہر میں ایک دوسرے غلط ٹھہرتے ہیں اور ایک تالیف

بعید سے کچھ توافق پیدا کرے ہے اور یہاں کچھ کہہ ان دونوں قسم کے فسادات سے
 پہلا فساد بیان کیا جاتا ہے اور اس باب کتاب اخبار الامام کا موافق عبارت ہے
 یون سے ہند یہ سنہ ۱۸۴۲ء احذیاء بیا لیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا الم
 فارسیہ ۱۹۴۴ء احذیاء ہنگامی کہ آغاز سلطنت ہندو چل دو سال بود الم اور یہ
 صریح غلطی ہے اس لیے کہ اس کے باپ سے رام کی جیکے مرنے کے بعد یہ
 تخت سلطنت پر بیٹھا کل جائیس برس کی عمر ہوئی ہے پس یہ بیٹا اور
 بڑا اپنے باپ سے کس طرح ہوا باب ۱۷ اوسے کتاب میں ہند یہ سنہ ۱۸۴۲ء
 ۱۹ پورا ام تیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور آٹھ برس تک یروشالم میں
 رہا ۲۰ وہ تیس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور آٹھ برس تک سلطنت الم
 اور اس باب کتاب سلاطین کا یون سے اور جب کہ وہ سلطنت کرنے لگا
 تیس برس کی عمر تیس برس کی تھی اوسے یروشالم میں آٹھ برس بادشاہیت
 کی انتہی اور اس باب کتاب سلاطین میں یون سے وہ بائیس برس کا
 جب کہ سلطنت پر بیٹا الم اور یہ صحیح معلوم ہوتا ہے مارضا صاحب انجمن
 جلد اولین لکھتے ہیں کہ یہ غلطی اس لیے ہوئی کہ عبری لوگ حرفون کو نہ سکی
 جگر لکھا کوئے سہی پس اس کا یہ حکم عدہ جالیس میں بجائی کافی کے جیکے
 عدہ دیش میں غلطی سے لکھا گیا انتہی اس قدر اس میں غلطی کے غیر میں اس کا
 غلطی کے سطر ماز اور کفیر ہنری ماز اس کا ٹین بعد اور غلطی

۱۹
 ۱۸
 ۱۷
 ۱۶
 ۱۵
 ۱۴
 ۱۳
 ۱۲
 ۱۱
 ۱۰
 ۹
 ۸
 ۷
 ۶
 ۵
 ۴
 ۳
 ۲
 ۱

ہوں ہے کہ ترجمہ یونانی اور سریانی اور عربی میں بائیس کی جائیس واقع ہیں
 اور تفسیر ڈوالی اور چروینٹ میں ذیل درس ۲۶ باب کتاب سلاطین
 کی ہے کہ کتاب اخبار الامامین یا لکینس لکھے ہیں لیکن بہت سے
 پر نے ترجمہ نیا و سما ہی بائیس ہیں جیسے اسحاق تہی اور اب و مرتجم
 ہی اصلاح و یکر بائیس لکھتے لیکن میں فارسیہ اخباری وقت جلوس
 بست و دو سالہ بود الخ دیکھو تحریف اس کو کہتے ہیں ۲ ورس ۴ باب
 کتاب اول اخبار الامام میں ہے بندہ یہ کہ اور داؤدینے اس سے
 ایک ہزار تہہ اور سات ہزار ساتھی اور بیس ہزار پیادے اسیر کر لیے
 فارسیہ داؤد دیکھو ارار ابہ و ہفت ہزار سوار و بست ہزار پیادہ
 ازو سے دستگیر کرد الخ اور ورس ۴ باب کتاب دوم سموئیل کا ہے
 فارسیہ داؤد دیکھو ارار ابہ و ہفتصد سوار و بست ہزار پیادہ ازو
 دستگیر کرد الخ دیکھو کہان سات سوار کہان سات ہزار اور ترجمہ
 ہندیہ میں اسجا عبارت سموئیل میں لفظ ارار ابہ کا غلطی سے کر گیا
 ۳ ورس ۴ باب کتاب اول اخبار الامام میں سات ہزار اور
 ۱۱ باب کتاب سموئیل میں سات سو لکھ ہیں ہار صاحب اپنی
 تفسیر کی جلد اول میں کہتے ہیں کہ سات ہزار جو ورس ۴ باب ۱۱ اور
 ورس ۱۱ باب کتاب اخبار الامام میں واقع ہیں ٹونگ سے وہیہ اور غیر

فساد
دوسرا

۳
تیسرا

تہذیب و تمدن کی تاریخ
۱۲۲

اور اسکاٹ میں ہے کہ غالباً یہ فرق اس جہت سے واقع ہوا کہ شمار میں
ایک حرف شمار کی جگہ دوسرا حرف لکھا گیا انتہی بہ حال غلطی مفسرین کے
تزوید مسلم ہے گویا اعتبار گمان غالب کے یہہ خطا غریب کا تبونیکے سر پر تہن
اور پچھلے اختلاف کے دفع کے لئے ترجموں ہندیہ اور فارسیہ مذکورہ بالا میں
تحریف ہوئی ہے مگر موافق اقرار مفسر ویکے اب تک ترجمہ عربیہ ۱۳۱۳ء میں
دیا ہے اختلاف ہے درس اباب کتاب اول اخبار الامام کا قہر الام
من قہام اسرائیل و قتل داؤد من ارام سبعة الاف مرکب و اربعین
جل الم درس اباب کتاب سموئل کا قتل داؤد من السیانیین سبعة
مرکب و اربعین الفا رس الخ اور ان دونوں درسون میں ایک اختلاف اور
بھی ہے کہ ایک میں چالیس ہزار پیادے اور دوسرے میں چالیس ہزار سوار
ہیں ۱۳۱۳ء میں کتاب اول اخبار الامام میں ہے ہند یہ ۱۳۱۳ء میں
دوگون کی حاضری داؤد کو دی اور سارے اسرائیل کیارہ لاکھ شمشیر زن
اور بیڑہ جارا لاکھ ستر ہزار شمشیر زن تھے ۲۰ آئین برس کا کال ہو یا تین
اپنی بیوی کے آگے ہلاک ہوئے اور تیرے دشمنوں کے تلوار پڑی یا تین دن خداوند
کی تلوار اور ملک میں رہے ہوا الم درس ۱۴ اور جمہور میں یون ہے فارسیہ
یا سبیل قہد یا ہشت ماہ پیش دشمنان خود کشہ کردی الخ فارسیہ
یا سبیل قہطی الم عربیہ ۱۳۱۳ء مثلاً سنہ ۱۳۱۳ء اور ترجمہ انگریزی ہری

چوتھا

ایکے موافق ہے اور باب کتاب دوم سموئیل میں ہے ہند یہ ۱۸۲۲ء اور
یہ اپنے لوگوں کے شمار کی فردا بدشاہ کو دسی سو بنی اسرائیل تھے
لاکھ شمشیرن بہادر تھے اور بنی یہود اپنے لاکھ جنگی تھے ۱۳ سو جاوود
باس آیا اور اس سے پوچھا کہ تو کیا جانتا ہے تیرے ملک میں ہات بک
کال پڑیے یا تو تین مہینے تک اپنے دشمنوں سے بہا کتاب ہے الخ

اور یہ جلد درس ۱۳ کا تو کیا جانتا ہے اور ترجمہ بنی چین کے فارسیہ ۱۸۳۸ء
آیا ہفت سال قحط درین زمین بر تو نازل گردا الخ فارسیہ ۱۸۳۵ء اور دلیات
تخطیہ ہفت سالہ واقع شود عربیہ ۱۸۳۱ء انا ان کیوں سبب سنین جو غلگ
یہاں دو طرح کا بڑا خلاف ہے اول یہ کہ موافق اول کے سات ہیں کا
کال اور موافق دو کے تین برس کال ہیں کہاں سات اور کہاں تین
ایکسان دو سے صریح غلط ہے تفسیر نہری اور اسکاٹ میں ہے
کہ کاتب سے غلطی ہوئی ہوگی انتہی یہاں ہی غریب کاتب سے سلامت بڑی مگر
غلطی مافیہ دو سے یہ کہ ایک میں گیارہ لاکھ بنی اسرائیل اور چار لاکھ سترہ

فساد
پانچواں

بنی یہود اور دوسرے میں آٹھ لاکھ بنی اسرائیل اور پانچ لاکھ بنی یہود
میں تو دو نوعین لاکھ کا فرق ہے ۵ ورس ۱۹ باب کتاب اول سموئیل ۱۹
عبریکہ یون ۱۸۲۲ء اور خداوند نے بیت شمشیر کے لوگوں کو مارا اسلئے کہ اوہ بنی
صندوق خدا کو کہوں گے دیکھا سو اس نے پچاس ہزار اور ستر آدمی اور تین مرد اور تین

فارسیہ میں یوں ہے بچا ہر اردو ہفتاد کس سا از ان قوم زد الخ اور مارا نصیب
 ابی تفسیر کی جداول میں لکھتے ہیں کہ ترجمہ عربی اور سریانی میں بائیس ہزار ستر
 واقع ہیں اور نفس پہنزی اور اسکاٹ میں ہے کہ موافق اصل کے یوں ہے
 ستر آدمی دو چاس ایک ہزار آدمی اور موافق گنتی عربی کے معنی ایک
 ایک ہزار دو چاس اور ستر سے گیارہ سو ستر ہیں ہر آدمی تفسیر ہے
 کہ تعداد ماریے ہو کر حاصل میں ایک لکھ لکھائے اور قطع نظر ہے
 کہ ایک چھوٹی سی بستی میں اتنے نہایت آدمی کا خطا کرنا اور ماریے جا بانی
 سے ہوئے اس معاملے میں ہی شک ہے اور یوں بفس کل تعداد اون
 ہونے کی ستر لکھتا ہے اور تفسیر ملی اور رچرڈ مینٹ میں ہے کہ بشارت
 کہتا ہے کہ یہ ترجمہ صریح غلطی اور غلطی کی تبدیل سے واقع ہوا ہے کیونکہ
 بیت الشمس ایک چھوٹا سا گانوتہا یس عقل سے بعید ہے کہ او سیمین
 باشندے ہوں جتنے ماریے گئے اور ترجمہ بوجاٹ کا معقول ہے
 کہ او سینے بحساب فی ہزار چاس آدمی کے ستر آدمی ماریے یعنی
 بیسواں حصہ اور ڈاکٹر وائٹ لین اور لیکرک یوں ترجمہ کرتے ہیں کہ
 چاس ہزار سے ستر آدمی ماریے اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ فقط بیت
 ہی کے غارتہ ملک گردنوا کے لوگ ہی صندوق کے دیکھنے کو لگے تھے
 اور ڈاکٹر وال کہتا ہے کہ یوسف نے کل تعداد ماریے ہوئے کی ستر لکھا

اور اکثر میلے کہتا ہے کہ ترجمہ سریانی اور عربی میں باج ہزار ستیر اور می ہن
 انتہی دیکھو مفسر عیسائی کیا کیا عجیب توجہیں اس غلطی فاحش کے لیے لکھتے
 ہیں مگر محمد اللہ کہ موافق اپنی تقریر و تحریر یوسف کی عبارت نسخہ عبری کے نقصان
 اور غلطی سے خالی نہیں ۴ ورس ۲ باب کتاب دوم سلاطین کا عبری میں
 یوں ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور سوت وہ بیس برس کا الم فارسیہ ۱۸۳۸ء احاز بوقت
 جلوس بست سالہ بود الم عبریہ ۱۸۳۱ء وکان احاز یوم ملک ابن عشرین سنہ
 الم تفسیر هنری اور اسکاٹ میں ہے کہ غالبکہ یہاں لفظ بیس کا لفظ تیس کی جا
 چاہیے تھا

جالکھا گیا دیکھو درس ۲ باب ۱ اس کتاب کا انتہی بیان ہی موافق گمان
 غالب کے مفسروں کے نزدیک عبری محرف ہے کی طرح ہو کر وہی
 باب کتاب نقصات میں ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء اور سوت بیالیس ہزار اور
 قتل کئے گئے فارسیہ ۱۸۳۸ء دوران ہنگام چہل و دو ہزار کس از بنی افراہم
 کشتہ شد عبریہ ۱۸۳۱ء و انقتل فی ذلک الوقت من افراہم اثنین وربعین
 الف اور اس طرح اور ترجمہ میں ہے تفسیر هنری اور اسکاٹ میں ہے

جالیس اور دو ہزار اربعے دو ہزار جالیس انتہی اسکے موافق بجائی دو ہزار جالیس
 غلطی سے بیالیس ہزار لکھے گئے ۸ ورس ۲ باب کتاب سلاطین میں
 ہندیہ ۱۸۴۲ء اور یہ یوکلین جب تخت پر بیٹھا تھا بارہ برس کا تھا الم فارسیہ ۱۸۳۸ء
 یہو یاقن بوقت جلوس ہیچہ سالہ بود الم عبریہ ۱۸۳۱ء وکان یواخین یوم

چہا فساد

ساتواں

آٹھواں

نوائے فساد

ملک ابن ثمانہ عشر سنہ ۱۸۳۸ء اور درس ۹ باب کتاب اخبار الایام میں
ترجمہ ہندوستان کی تاریخ میں بادشاہ ہوا الخ فارسیہ ۱۸۳۸ء یہ ہوا قیامت
جلوس شہت سالہ بود عربیہ ۱۸۳۸ء ابن ثمانہ سنین کا الخ ضحیٰ میں ملک الخ
کہان اٹھ اور کہان ہزارہ ایک مائے کافریہ ۹ ورس باب کتاب اول سلاطین کا
یون ہندوستان ۱۸۳۸ء اور ڈال و سکا چار انگشت کا اور کنار او سکا بیایک کناری طرح
گل اور سون ارتھا اور بحرین و ہزاربت کی گنجائش تھی اور جملہ اخیرہ اور ترجمین

یون ہے فارسیہ دو ہزاربت دران گنجیدہ فارسیہ دو ہزار خم
(اب) میگرفت اور درس ۵ باب کتاب م اخبار الایام میں ہے ہندوستان

اور بحرین تین ہزاربت کی گنجائش تھی فارسیہ دو ہزاربت دران گنجیدہ
فارسیہ دو ہزار خم آب گرفته نگاہ میداشت ویکہ کہان و ہزاربت
اور کہان تین ہزار ورس باب کتاب اول سلاطین میں ہے ایسا ہوا کہ
بہت دنوں کے بعد خداوند کا کلام تیس سال میں الیہ پر نازل ہوا کہ
اور پسینہ تین اخی آب کو کہان کہ میں زمین پر مہنہ بساؤ گا اور درس ۲۵

دسوائے فساد

باب لو قاین قول خاب سیح کا یون منقول ہے لیکن میں تم سے کچھ کہتا ہوں
کہ ایلیاہ کے دنوں میں جب سارے زمین پر آسمان بند رہا یہاں تک کہ ساری
زمین میں بڑا کال پڑا الخ اور درس ۷ باب نامہ یعقوب میں ہے ایلیاہ ہمارا
ہمجنس انسان تھا اوسے دے عابد عالمی کہ بانی نہ برے سوساڑے تین

زمین بر بانی نہ برسا دیکھو یہاں انجیل غلط یا محرف ہے یا کتاب سلاطین
اورش ۷ باب ۱۱ کتاب سموئیل میں عبر میں نوں کا ہندیر ۱۸۴۷ اور بعد
چالیس برس کے آیا ہوا کہ ابی سلوم نے بادشاہ کو کہا مجھے پروانگی ہو کہ میں
جاؤں اور اپنی نذر کو جو میں نے خداوند کے لئے کی ہے جبرون میں جا کے اور ان
فارسیہ ۱۱۰ بعد از انقضائے چہل سال واقع شد کہ ابی سلوم ملک
گفت الخ حالانکہ یہ غلط ہے اس لئے کہ داؤد علیہ السلام کل چالیس برس
سلطنت کی ہے جیسا باب ۱۱ پانچویں اسی کتاب میں ہے ہندیر ۱۸۴۷ اور
داؤد جس وقت کہ سلطنت کرنے لگا اس وقت تیس برس کا تھا اور
اوسنے چالیس برس سلطنت کی ۱۵ اوسنے جبرون میں سات برس چہل سال
بنی ہوا کہ سلطنت کی اور یروشالم میں ساری بنی اسرائیل اور بنی
یہوہ ۱۲۳ برس اور اس طرح ورس ۱۱ باب ۲ کتاب اول سلاطین
اور ورس ۲۷ باب ۲ کتاب اول اخبار الامم میں ہے اور یہ بغاوت ابی
کی کہی سال جلوس کے بعد شروع ہوئی تھی تو لازم آتا ہے کہ یہ بغاوت
بعد وفات داؤد علیہ السلام کے شروع ہوا اور یہ تو صریح البطلان ہے
اسی لئے ترجمہ عربیہ ۱۱۰ اور ۱۱۱ نے اس میں اصلاح دیکھو چونکہ جبہ
کیا و بعد از چہل سال ابی سلوم لد داؤد الملک انی اذہب فاکمل نذر
امام الرب الذی نذرث للرب بحرون یعنی بعد چار برس کے ابی سلوم

فساد
کیا رہا ہوا

داؤد بادشاہ کو کہا اور ترجمہ فارسیہ والی فی اسجا ماہتہ اور پانوں
 گم کر کے جالیں اور چارین کچہ ترجیح نہ لکھی اور ترجمہ یون کہا و بعد از چھ
 سال چنانچہ در عربی و سریانی نوشتہ شدہ است السلام بادشاہ
 گفت کہ اتنا س لکھ روانہ سوم و نذر سے کہ در جہر دن بنام خداوند و جہر
 نمودہ ام ادا نام اس غریب نے لاچار ہو کر اول جالیں اور چارین ترمیم کی
 اور پھر چار کی سیکہ لے اتنا جلد چنانچہ در عربی و سریانی نوشتہ شدہ است
 اپنی طرف سے کلام ربانی میں بڑا دیا مارضا جلد دوسری اپنی تفسیر
 حصہ اول کے باب ثہون میں لکھتے ہیں ظاہر ایہ غلط ہے گو موافق اکثر نسخوں
 مطبوعہ لاطینی اور سیو جٹ اور جلد مک کی ہے کیونکہ دوا دیے صرف
 جالیں برس سلطنت کی ہے پس اس کے موافق سرکشی السلام کی بعد
 موت داؤد کے ہوتی ہے اور بعض مفسرین نے اس ثبوت کے دفع کرنے
 کیلئے یہ تاویل کی کہ تاریخ اس وقت سے لینے چاہئے کہ جو وقت سولن
 داؤد کو قتل ملا تھا لکن ترجمہ سریانی اور ترجمہ عربی اور اس ترجمہ لاطینی میں
 جسکو پیکٹس نے درست کر کے چھپوایا تھا اور تاریخ یوسفی میں اور
 تیمودور اور بہت نسخوں لاطینی میں بجائی جالیں کے چار میں اور بہت
 علماء کی رائے یہ ہے کہ لفظ اربعیم کا جابی اربع کا لکھا گیا اور ستہ و تیرہ
 موافق ترجمہ سریانی کے ایسے ترجمہ میں لکھا ہے انہی اور تفسیر تیری لو اسکائی

اقرب قریب یارن کیسے پس موافق راہی ان مفسدوں کے کامدای
 بہت علما کی اسجا عبرت بن غلطی ہے گو غریب کا تب کی سرپرستی جاتی ہے
 اور سترو تہ رائڈ نے جالتیس کو غلط مانکر جا بنایا ہے اور یوسف نے اس حال
 کتاب توین اپنی تاریخ کے نوین باب میں لکھا ہے ۱۲ باب

۲۵
 بارہواں

پچیسویں کتاب دوم سلاطین میں ہے ہند پر شہ ۱۸
 اور شاہ بابل بنوخذ نذر کی سلطنت کے اوٹیسویں برس کے پانچویں
 مہینے کے ساتویں دن شاہ بابل کا ایک خادم بنو سدادان جو امیر الامراء تھا
 یروشالم میں آیا ۱۲ اور یہوکیمن مشاہ یہود کی اسیری کے ستیسویں
 برس کے بارہویں مہینے کے ستائیسویں دن ایسا ہوا کہ بادشاہ بابل

۱۸
 پچیسویں

اپنی سلطنت کے پہلے ہی سال شاہ یہوکیمن کو جو قید میں تھا سفر فرمایا تھی
 اور سب ترجیہ اسکے موافق تھیں اور بابا دونوں بریما میں ہے ۱۲ پانچویں مہینے
 کے دسویں دن جو بابل کے بادشاہ بنوخذ نذر کا اوٹیسواں برس تھا جلو
 دارون کا سردار بنو سدادان جو بابل کے بادشاہ کی بندگی کرتا تھا یروشالم میں آیا
 اس یہوداہ کے بادشاہ یہو یقیم کی اسیری کی ستیسویں برس کے بارہویں
 مہینے کے پچیسویں دن یون ہوا کہ شاہ بابل اوہل مردوکتے نے اپنی جلوں کے پہلے

۲۵
 بارہواں

برسوں کے بادشاہ یہو یقیم کو سفر فرمایا تھی دیکھو کہاں ساتواں اور ستائیسواں
 دن اور کہاں دسواں اور پچیسویں باب دوم غزا اور باب ساتواں پانچویں کے

دوسون میں ایسا خلافت ہے کہ ایک دوسرے کی تکذیب کرتا ہے حالانکہ
دونوں ایک ہی حال شمار مردوں بنی اسرائیل کا جو اور شلیم اور ملک اور
میں قید بابل سے چھوٹ کر لائے تھے لکھتے ہیں اور اس جلا و نو بابوں کے دریں
متن لکھ سائے ایک دوسرے کے بدون لحاظ ترتیب کے لکھے جاتے ہیں ہندیر ۱۸۴۲

باب دوم عزرا	باب ہفتم خمیا
۵ بنی ارح سات سو چھیتر	۱۰ بنی ارح چہ سو اباون
۶ بنی یخت مواب بنی یسوع اور یوا	۱۱ بنی یخت مواب بنی یسوع اور یوا
سمیت دو ہزار اٹھ سو بارہ	دو ہزار اٹھ سو اٹھارہ
۸ بنی زقو نو سو پینتالیس	۱۳ بنی زقو اٹھ سو پینتالیس
۱۲ بنی عزجاد ایک ہزار دو سو پانیس	۱۴ بنی عزجاد دو ہزار تین سو پانیس
۱۳ بنی ادونقام چہ سو چہا سٹ	۱۸ بنی ادونقام چہ سو سٹ
۱۴ بنی باغوی دو ہزار چہ پین	۱۹ بنی باغوی دو ہزار ست سٹ
۱۵ بنی عدین چار سو چوں	۲۰ بنی عدین چہ سو چوں
۱۶ بنی باضی تین سو پانیس	۲۱ بنی باضی تین سو پانیس
۱۹ بنی شوم دو سو پانیس	۲۲ بنی شوم تین سو اٹھ پانیس
۲۱ بنی میت اللہم ایک سو پانیس	۲۳ بنی میت اللہم ایک سو پانیس
۲۲ اہل نطوفہ چہ پین	۲۴ اہل نطوفہ کی لوگ

۲۸	بیت ایل اور عی کے لوگ دوسو تیس	۳۲	بیت ایل اور عی کے لوگ ایک سو تیس
۲۹	لود اور جدیدا اور اون کے بیٹے سات چھیس	۳۳	لود اور جدیدا اور اون کے بیٹے سات سو اکیس
۳۰	بنی صنتین ہزار چہر سو تیس	۳۴	بنی صنتین ہزار نو سو تیس
۳۱	ویہ گانیولیہ بنی آصف ایک سو اٹھائیس	۳۵	ویہ گانیولیہ بنی آصف ایک سو اٹھائیس
۳۲	در بان لوک بنی سلوم بنی طیر بنی ظلمان	۳۶	در بان لوک بنی سلوم بنی طیر بنی ظلمان
۳۳	عقوب بنی حطیطہ بنی سب ایک سو تیس	۳۷	عقوب بنی حطیطہ بنی سب ایک سو تیس
۳۴	بنی ولایاہ بنی طوبیہ بنی نقودا چہر سو	۳۸	بنی ولایاہ بنی طوبیہ بنی نقودا چہر سو
۳۵	وہ ساری جماعت سب کے سب بالکین	۳۹	وہ ساری جماعت سب کے سب بالکین
۳۶	سات تیس سو اون کے غلاموں کو نو دیونگی	۴۰	سات تیس سو اون کے غلاموں کو نو دیونگی
۳۷	سات تیس سو اون کے غلاموں کو نو دیونگی	۴۱	سات تیس سو اون کے غلاموں کو نو دیونگی
۳۸	گانیولیہ اور گانیو الیاں تین	۴۲	گانیولیہ اور گانیو الیاں تین
۳۹	اور نوے رئیسوں میں سے	۴۳	اور نوے رئیسوں میں سے
۴۰	بہتیروں نے جب یروشالم میں داخل ہوئے	۴۴	بہتیروں نے جب یروشالم میں داخل ہوئے
۴۱	گھر کو آئے خوشی سے خدا کے مسکن	۴۵	گھر کو آئے خوشی سے خدا کے مسکن
۴۲	کچھ دیا تاکہ وہ اپنے مکان پر رہ	۴۶	کچھ دیا تاکہ وہ اپنے مکان پر رہ
۴۳	اور ہٹا یا جاوے	۴۷	اور ہٹا یا جاوے
۴۴	اونہوں نے اپنے مقدور بہرہ کا	۴۸	اونہوں نے اپنے مقدور بہرہ کا
۴۵	اپنے پونجی میں کچھ ڈالا	۴۹	اپنے پونجی میں کچھ ڈالا

بیت ایل اور عی کے لوگ ایک سو تیس
لود اور جدیدا اور اون کے بیٹے سات سو اکیس
بنی صنتین ہزار نو سو تیس
ویہ گانیولیہ بنی آصف ایک سو اٹھائیس
در بان لوک بنی سلوم بنی طیر بنی ظلمان
عقوب بنی حطیطہ بنی سب ایک سو تیس
بنی ولایاہ بنی طوبیہ بنی نقودا چہر سو
وہ ساری جماعت سب کے سب بالکین
سات تیس سو اون کے غلاموں کو نو دیونگی
سات تیس سو اون کے غلاموں کو نو دیونگی
گانیولیہ اور گانیو الیاں تین
اور نوے رئیسوں میں سے
بہتیروں نے جب یروشالم میں داخل ہوئے
گھر کو آئے خوشی سے خدا کے مسکن
کچھ دیا تاکہ وہ اپنے مکان پر رہ
اور ہٹا یا جاوے
اونہوں نے اپنے مقدور بہرہ کا
اپنے پونجی میں کچھ ڈالا

باب دوم عزرا	باب ہفتم نحمیا
ستر ہزار درہم اور روپی کی	اور پوی رئیسوں سے بہترین کام کی
بلوچ ہزار منہ اور کاسونیکے سپہ سالار	یونانی کے پندرہ درہم سونا اور ہزار اونٹن
	رو یا دانا

یہاں اول یہ قباحہ ہے کہ جمع کل اومیون کی جو درس ۴۴ کتاب عزرا اور
 درس ۶۶ کتاب نحمیا میں بتنی مرقوم ہے جمع کرنے سے دو تین سی پوری
 نہیں آتی بلکہ کم رہتی ہے اور باوجود کمی کے پھر دونوں مختلف اسلئے
 کہ عزرا میں جمع کرنے سے ۲۹۸۱۸ ہوتے ہیں اور نحمیا میں ۲۹۸۱۹ ہوتے
 ہیں اور علاوہ اس قباحہ کے ایک قباحہ ہے کہ سوانی اتفاق جمع
 جو وہ بھی غلط اور دس سین ہی بینتالیس فقر کا اختلاف ہے سبب جو
 دونوں باب میں اختلاف ہے اور کتاب عزرا دلی نے جو درم سوچنے
 رائے لکھے ہیں اور کتاب نحمیا وایے نے بشاید پیرامون میں مبرا کیا ہے
 اور سیفس ان دونوں کے مخالف اپنی تاریخ کی کتاب کیا یہوں کی باب
 اول میں لکھتا ہے جو قید خانہ بابل سے چھوٹ کر یہوشاٹم کو آئے یہاں
 چار سو باسٹھ تیرے اور تفسیر هنری اور اسکاٹ من ذیل تفسیر عزرا کے
 ہی بہت سے فرق اس باب اور باب توین نحمیا میں غلطی کا ہوں سے واقع ہو
 میں اور وقت تیار کرنے ترجمہ انگریزی کے نسخوں کا مقابلہ کر کے بہت سے
 فرق نکالے گئے ہیں اور اور جابین ترجمہ یونانی شرح عبرین مدوکر تاسے اپنی

فہرست چودھواں

درس ۱۱ باب ۱ کتاب اخبار الایام کا یوں ہے ہندو عیسائی اس کی سلطنت کے
چہتیسویں برس میں اسرائیل کا مہادشاہ الحفار عیسائی ۱۸۵۴ء اور عیسائی
موافق ۱۸۷۱ء میں تقریر والی اور چڑھینٹ میں ہے کہ بڑی مشکل
مقابلہ کرنے اس درس سے ورس ۳۳۳ باب ۱ کتاب اول سلاطین کے ساتھ ہوتا
ہوئی ہے کیونکہ اس میں مذکور ہے کہ تیسرے سال سلطنت اس کی بچت
سلطنت پر بیٹھا اور چوبیس برس سلطنت کی پس سال اخیر سلطنت بعد
موافق چہتیسویں سال جلوس اس کے نکلتا ہے اور چہتیسویں سال سلطنت
اس کے نو دس برس پہلے بعد مچکا ہوا اور اس مشکل کی علامت نے چہتیسویں
کی میں اول یہ کہ یوسف سے سند لیکر کہا ہے کہ کاتبوں سے عدد میں غلطی
ہوئی کہ ۶ کو بجای ۲۶ کے اس درس میں ۱۸۵۴ کو بجای ۲۵ کے
درس ۱۱ باب ۱ اسی کتاب اخبار الایام میں لکھ گئے دو سیر یہ کہ یہ سال
چہتیسواں منقسم ہو جانی سلطنت بنی اسرائیل کا ہے جو عہد یوربعام میں
وقوع اسکا ہوا تھا نہ سلطنت اسکا اور تفسیر منہجی اور اسکا میں ہے
کہ ظاہر یہ تاریخ غلط ہے اور اشرع جو علماء کبار مسیحیوں سے ہے کہ تسلیم
کہ وہ سال چہتیسواں منقسم ہو جائے سلطنت کا ہے نہ سلطنت اسکا یعنی
اس کو جسے لینا چاہیے جسے کہ ایک سلطنت قوم بنی اسرائیل کی بعد
سلیمان علیہ السلام کے دو سلطنت بن گئیں کہتا ہوں میں کہ موافق دونو

قصہ
پندھون

۱۳۳۷
تفسیر دن کے یقینا یہاں غلطی ہے کہ بطرح کہو ورس ۲۶ باب ۱۶

سلاطین میں سے ہند یہ ۱۸۳۲ء اور سلیمان کے چالیس ہزار اصطلح تھے
جہاں اوسکی کارٹیون کے کہو ٹیے بند ہے تھے اور بارہ ہزار سوا دینے
فار ۱۸۳۸ء سلیمان چیل ہزار خوراسپ برای ارا بہ ماود وازدہ ہزار سوار
داشت عربیہ ۱۸۳۱ء وکان سلیمان اربعین الف مدود ویری علیہا خیل الف

واطمی عشر الف فارس اور ورس ۲۵ باب کتاب اخبار الایام میں ہے
ہند یہ ۱۸۳۲ء اور سلیمان کے چار ہزار تہاں گھوڑوں اور تھون کے تھے
اور بارہ ہزار سوار الخ فارس ۱۸۳۸ء و سلیمان برای اسپ و ارا بہ چار
ہزار خور و وازدہ ہزار سوار داشت الخ ویکو کہاں چالیس ہزار اور کہاں
چار ہزار ایک غلطی ہے اور اسجا ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء وایے نے کام کیا کہ غلطی
ہستہ کے لیے یہاں تحریف کے گیا اور ترجمہ یون کیا کان سلیمان اربعین الف

قصہ
سولہون

من الخیل فی الاسطبلات الخ ورس ۲۸ باب کتاب اول سلاطین میں ہے
ہند یہ ۱۸۳۲ء اور ادو فیہ کو گئی اور دمان سے چار سے بیس قنطار سونا لیکے
بادشاہ پاس آئے اور ہر جلد دمان سے لے کر ترجمہ یون میں یون سے فارس ۱۸۳۸ء
طلارا نجا بہ مقدار چار صد و سب قنطار گرفتہ پیش بادشاہ سلیمان سلیند
عربیہ ۱۸۳۱ء و جلبوا من هناك ذہبا وبعائہ و عشرین قنطار
واخواہ سلیمان الملک اور ورس ۲۸ باب کتاب و م اخبار الایام میں

ہندوستان اور یہ سلیمان کے چاکروں کے ساتھ او فیر کو گئے اور وہاں
 سے سارے چار سو قنطار سونا سلیمان بادشاہ کے پاس لائے اور پہلے
 اور وہاں گئے اور ترجمین یون ہے فارسی اور چار صد و پنجاہ قنطار
 از انجا اور وہ بہ نزد بادشاہ سلیمان رسانید مذعر یہ ۱۳۵۰ و اخذوا
 ثم اربعائے و خمیس قنطار من ذهب و جلبوا الی الملک سلیمان دیکھو اول سے
 معلوم ہوتا ہے کہ وہاں سے چار سو بیس قنطار سونا سلیمان علیہ السلام
 پاس لائے اور دوسری سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سو چاس بیس و نوین
 قنطار کا فرق ہے اباب کتاب اول سلاطین میں ہے ہندوستان ۱۲۵
 اور ۱۳۵۰ء اور سلیمان کے ستر ہزار بار بردار اور اسی ہزار خست
 کاٹے والے کوستان میں تھے ۱۶ اور ان کے سوا سلیمان کے تین ہزار
 تین سوا ہزار تھے جو اس کام کے مختار تھے اور ان لوگوں پر جو یہ کام
 کرتے تھے سردار تھے اور درس ۲ باب کتاب اخبار الایام کا یوں ہے
 ہندوستان ۱۳۵۰ء اور سلیمان نے ستر ہزار بار بردار اور اسی ہزار پتر
 توڑنے والوں کو پہاڑ میں بھیجا اور تین ہزار چھ سو سردار و نکو اون پر مقرر
 کیا دیکھو کہ دو نوین تین سوا ہزار کا فرق ہے اباب توین کتاب اول
 سلاطین میں ہے ہندوستان ۱۲۵ اور ۱۳۵۰ء اور اسی ستر ہزار کا
 دستوں بنائے طول ہر ایک کا شہار ہاتھ ۱۲ سہول کی دہلیز کے لیے ستون

فادان
 ستر

فادان
 اہار ہوان

کھڑے گئے الخ اور درس ۱۵ اباب کتاب اخبار الامامین سے ہندیر ۱۸۳۲

اور اسی کھڑے کے آگے پتیس ۳۵ ماہہ یعنی دوستوں بناسیے دیکھو دونوں

طول ستونین فرق ہے ۱۹ اور ۲۳ باب کتاب سلاطین کا یون ہے

ہندیر ۱۸۲۵ اور ۱۸۳۲ اور اسی کے بان سوار پچاس عامل تھے جو اس کے

سانسے کار گزاروں کے سردار تھے انتہی اور درس اباب کتاب اخبار الامام

کا یون ہے اور سلیمان بادشاہ کے دوست پچاس عامل تھے جو لوگوں کے

کام لیتے تھے ان دونوں ہی تین سو کا فرق ہے اور اس طرح اعداؤں

اور جاسی فرق پایا جاتا ہے اور اس طرح غلطی نامونین عبری نسخے کے

کثرت سے پائی جاتی ہے اور ۱۶ اور ۱۹ باب کتاب دوم سموئل میں تین جا

اور درس ۳ و ۵ و ۷ و ۹ و ۱۰ باب کتاب اول اخبار الامام میں سات

ہد عز غلطی ہے واقع ہو ایہ حالانکہ ہد عز چاہیے جیسا کہ درس ۱۵

۷ و ۹ و ۱۰ و ۱۳ باب کتاب سموئل میں اٹھ جاد واقع ہے تفسیر والی اور

رجد سینٹ میں ذیل شرح درس اباب دوم سموئل کے مرقوم ہے کہ تین

۳ باب میں ہد عز واقع ہے لیکن جو عبری میں دال اور اء شکل میں

ہی قریب میں تو کاتبوں سے غلطی ہو جانی بہت آسان ہے لہذا درس

باب یوشع میں عکن نون کے ساتھ واقع ہے اور کمرہ اسہل کے ساتھ

جیسا کہ درس اباب کتاب اول اخبار الامام میں ہے اور ۲۲ باب کتاب

۸ فساد
اونیسون

۹ فساد
اونیسون

۱۰ فساد
اونیسون

۱۱ فساد
اونیسون

۲۳ فساد
تیسون

سویل میں واقع ہے اور یسوع نام ہے جیسا اورس ۱ باب
کتاب اول اخبار الایام اور ورس ۲ باب ۲ اوسے کتاب میں ہے اور
۵ باب کتاب اول اخبار الایام میں عمل کی بیٹی بت سوع غلطی سے

۲۴ فساد
چوبیسون
۲۵ فساد
پچیسون
۲۶ فساد

واقع ہے اور صحیح الیعام کی بیٹی بت سوع ہے جیسا اورس ۳ باب کتاب دوم
سویل میں ہے اورس ۱۲ باب کتاب سلاطین میں غلطی سے عزرا یا اور عزرا
جیسا اورس ۱۱ باب کتاب اخبار الایام میں واقع ہے اورس ۱۱ باب
کتاب دوم اخبار الایام میں ہواخذ غلطی سے واقع ہے اور اخذ یا چاہیے
جیسا اورس ۲۲ باب کتاب سلاطین میں ہے اور رضا حب پی تفسیر کی جلیس
اول میں اور فسادوں میں جو فساد میسون سے فساد چوبیسون تک نقل ہو
اقرار غلطی کا کر کے کہتے ہیں اس طرح اور جا ہی نامونین غلطی سے جسکو رائے
منظور ہو کتاب اکثر کنسی کاٹ میں صفحہ ۲۳ سے ۲۴ تک دیکھی اور ایک قاعدہ
اس غلطی کے صحیح کرنے کے لئے یوں لکھتے ہیں کہ تصحیح ان نامون غلطی
مقدس کتابوں کی اور جلیوں سے جہاں وہ نام واقع ہوئے ہیں اور نوبت
سامری اور مترجموں پر لینے اور تاریخ پوسیفن کے کجاو سے انتہی اور اس
قاعدہ کے موافق مترجموں کے کسی جا تصحیح کی ہے اور کسی جا توسی
غلطی باقی ہے حال غلطی کا عبری کے اندر شک نہیں لیکن ہم کہاں تک لکھیں
نوریز حتم کر دیتے ہیں کہ باب کتاب اول اخبار الایام اور باب کتاب دوم

جہیل کے ملائے سے بہت غلطیاں ناموسین یا بنی جالی میں اور تفسیر دہائی
اور چرمینٹ میں ذیل تفسیر بات کتاب اخبار الایام کی ہے کہ یہ غلطیاں
۲۶ جہیلوں کا بتوں سے ہوئی ہیں اور ۱۸۳۳ء باب ۶ اشعیا کا یوں ہے ہندیہ ۱۸۳۳ء
فساد کیونکہ قدیم سے انسان نے نہانہ کیلئے قانون تک پہنچا کیسی انگہوں نے

نیز سوا کوئی خدا نہ دیکھا جو اپنی انتظار کہنے والے کے ساتھ ایسا کچھ کرے
انتہی اور پولوس مقدس نے اس عبارت کو درس ۹ باب نامہ اول
گر تہتوں میں یوں نقل کیا ہے ہندیہ ۱۸۳۳ء لیکن جیسا لکھا ہے کہ خدا
اپنے چاہنے والوں کے لئے وہی چیزیں سکین جنہیں نہ انگہوں نے دیکھا
نہ قانون نے سنا اور نہ کوئی مل میں انہیں انتہی دیکھو وہ کہاں اور یہ کہاں
تفسیر منبری اور اسکاٹ میں ہے کہ یہ خیال معقول ہے کہ اسبابی
۲۷ ہن تبدیل ہوئی انتہی اور ۱۸۳۳ء باب ۹ اشعیا میں موافق بعض نسخوں

عبری کے یوں ہے ہندیہ ۱۸۳۳ء تو امت کو زیادہ کرتا اور انکی خوشی کو
افزود کرتا اور موافق بعض نسخوں کے یوں ہے تو امت کو زیادہ کرتا ہے
اور نہیں زیادہ کرتا اور انکی خوشی کو الہم عربیہ ۱۸۳۳ء اکثر الشعب لم تعظم
الفرخ الہم دیکھو بعض میں یقیناً سہواً قصد غلطی ہے اور تفسیر منبری

۲۸ اور اسکاٹ میں نسخہ اول کو قوی کہا ہے ۲۸ء درس ۱۱ باب کتاب
اخبار الایام میں ہے ہندیہ ۱۸۳۳ء اور اسکی (یعنی یہ کہیں کے) یہاں

۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

صدقیہ کو یہود اور یروشلم برسلط کیا فارسیہ ۱۸۳۸ء صدقیہ برادو
 بادشاہ یہود اور شلم گردانید حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ صدقیہ چچا
 یہوکیمن کا تہانہ بہائی اسی لئے ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء اولیٰ نے چچا لکھا اور ترجمہ
 یون کیا و ملک صدقیہ علی یہود اور شلم اور موافق عربی کے
 ترجمہ انگریزی رومن کا تلک میں ہی چچا کر کے لکھا ہے واروص صاحب
 اپنی کتاب اغلاط نامہ کی جو ۱۸۴۱ء میں فلن میں چھپی ہے صفحہ ۱۸ میں لکھا
 کہ درس ۱۲ کتاب دوم سلاطین میں نسخہ عربی میں صدقیہ کو بہائی
 یہوکیمن کا لکھا ہے اور جو یہ غلط تھا تو ترجمہ یونانی اور اور ترجموں میں اسکو
 بدل کر چچا لکھا گیا انتہی لمخصاً ۱۸۴۹ء اور ۱۹ باب کتاب اخبار الایام کا
 عربی میں یون ہے ہندیہ ۱۸۴۲ء کیونکہ خداوند نے شاہ اسرائیل کو
 سبب یہود کو گھٹایا الم فارسیہ ۱۸۳۸ء نیز کہ خداوند سبب احاز بادشاہ اسرائیل
 یہود اور اپست گردانید الم حالانکہ یہ غلط ہے اسلئے کہ وہ بادشاہ یہود
 تہانہ بادشاہ بنی اسرائیل کا اسلئے ترجمہ یونانی اور لاطینی میں اسکو
 اصلاح دیکر بادشاہ یہود لکھا گیا ہے اور انکی موافق ترجمہ عربیہ ۱۸۳۱ء
 واسلئے نے ہی اپنی ترجمے میں یون لکھا کان الرب قد اذل یہود
 سبب احاز ملک یہود الم واروص صاحب اپنی کتاب اغلاط
 کے صفحہ ۱۸ میں لکھا ہے اور یہ جو ہے اور برطشٹون نے یہی ہے بعض

فیاد
 اونیسون

یہ
 ہے
 چچا
 لکھا
 ہے
 اور
 برطشٹون
 نے
 یہی
 ہے
 بعض

ترجمہ پہلے میں موافق یونانی اور لاطینی کے شاہ ہودا الکبا ہے جیسا
 سچ ہے مگر پیراؤنہوں نے اسی پہلے منطبقہ ۱۵۶۹ء اور ترجمہ اخیرہ میں جان
 بوجہ کر پیراؤسی جھوٹ کی پیروی کی اور ادس امر کو خفیف جان کر جو
 کرنا طرف لاطینی کی مناسب سمجھا انتہی اور درس ۹ باب ۲ اور درس
 ۱۲ باب کتاب دوم اخبار لایام کی اس غلطی کی شاہد ہیں اور اس باب ۱۲ کا عبارتیں
 ہندیہ ۱۵۶۲ء دیکھیں اپنے رسول کو بھیجوا گا اور وہ میرے ایسے رستہ بناو گا
 الم فارسی ۱۸۳۸ء اینک رسول خود را میفرستم تاراه را پیش روی من
 لراستہ کند الم فارسی ۱۸۳۵ء اینک رسول خود را خواہم فرستاد و او در برابر
 راہ را مادہ خواہ ساخت الم اور درس ۱۱ باب ۱ متی میں اسکو یوں نقل
 کیا ہے ہندیہ ۱۵۶۲ء دیکھیں اپنا رسول تیرے ایسے ہیجتا ہوں جو تیرے
 آگے راہ درست کرے گا فارسی ۱۸۳۲ء اینک من رسول خود را پیش روی
 تو میفرستم کہ راہ ترا در پیش روی تو درست غاید اور درس ۱۲ باب ۱
 مفسر میں یوں منقول ہو لے دیکھیں اپنے رسول کو تیرے آگے ہیجتا
 وہ راہ کو تیرے سامنے درست کرے گا اور درس ۱۲ باب ۱ لوقا میں ہے
 دیکھیں اپنے رسول کو تیرے آگے ہیجتا ہوں جو تیری راہ کو تیرے آگے
 درست کرے گا ایضا صاحب جلد دوسری اپنی فقہین حاشیہ منہیہ کے اندر لکھتے ہیں
 کہ فی التریۃ لف کہتا ہے کہ ہر حوالہ عبری اور تمام پر اپنے ترجموں میں

دیکھو وہ کہان اور یہ کہان ۳۲ زبور ۱۶ میں ہے ہندیر ۱۸۳۲ء میری نگاہ
ہمیشہ خداوند پر ہے کیونکہ وہ میری دہنی ہاتھ ہے مجھ کو کبھی غرض نہ ہوگی
۹ سو میرا دل خوش ہے اور میری شوکت شاد ہے میرا جسم ہی توکل میں
چین کرے گا۔ اگر تو میری جان کو یا مال میں رہے نہ دے گا اور تو اپنی مقدس کو سٹ
دے گا۔ اتو مجھ کو زندگی کی راہ دکھلا دے گا تیری حضور میں خوشیوں ہے میری
تیرے دہنی ہاتھ اب تک عشرتین ہیں انتہی اور اس عبارت کو باب ۱۲ اعمال
میں یون نقل کیا ہے ہندیر ۱۸۳۲ء ۱۵۱۱ء کہ داؤد اسکے حقین کہتا ہے
کہ میں خداوند پر جو سدا میرے سامنے ہی نظر کے کہ وہ میری دہنی ہاتھ
تا کہ میں نہ ہوں ۳۶ اوسے سبب میرا دل خوش ہے اور میری زبان نہال ہے
نابک میرا بدن بھی امید میں چین کرے گا ۲۷ کہ تو میری جان کو عالم غیب میں
نہ چھوڑے گا نہ اپنے قدوس کو سٹ دے گا تو فی مجھے زندگی کی راہ بتائیں
تو مجھے اپنے دیدار سے خوشی ہے ہر گناہی دیکھو کہان وہ عبارت اور کہان یہ
۳۳ زبور جالیسویں میں ہے ہندیر ۱۸۳۲ء ۶۱ ذبیح اور ہدیہ کو تو نہیں چاہتا تو
میرے کان کو یہ چڑھا دے اور خطیت کا تو طالب نہیں ۷ تب میں نے کہا
دیکھو میں آتا ہوں کتاب کے درقون میں میرے حقین یہ لکھا ہے ۱۱ اسی ہے
خدا میں تیری رضا مندی بجالانے پر خوش ہوں تیری شریعت تو میرے
دل کے بچ ہے انتہی اور اس عبارت کو یو لوس مقدس باب دسویں نامہ

عبرانیوں میں یون نقل کرتے ہیں یہ قربانی اور نذر کو تو فی بخانا پر جیسے لے
ایک بدن طیار کیا سوختے قربانی اور یون قربانیوں سے جو گناہ کیے گئے
تو راضی نہ رہے تب سے کہا کہ دیکھ میں آتا ہوں میری بابت کتاب کے دفتر
میں لکھا ہے تاکہ اسی خدا تیری مرضی بخالائون انتہی دیکھو وہ عبارت
کہان اور یہ عبارت کہان ۳۴ باب ۱ عاموس میں ہے اے امین اور میں
میں داؤد کی گریبے ہوئے مسکن کو کھڑا کرو نکالو اور لوگوں کی راٹوں کو بند
کردنکا اور میں اس کی شکست بیز کو بہر بناؤ نکالو اور گلیے زمانے کی مانند تعمیر
کردنکا ۱۲ تاکہ وہیے اور دم کے باقی لوگوں کو اور ساری قوموں کو جن پر میرا نام کہا
جاتا ہے اپنی میرات میں لے لیوں خداوند جو اس کام کا کوئی نہ مارا ہے
فرماتا ہے انتہی اور اس عبارت کو باجا اعمال میں یون نقل کیا ہے ۶ خداوند
جو یہ سب کرتا ہے یون فرماتا ہے کہ بعد اسکے میں یہ آؤنگا اور داؤد کے گھر
ہوئے ڈیرے کو بناؤنگا ۱۱ اور اسکے ٹیٹے نہوٹے کی مرمت کر کے
اویسے پہر کھڑا کرونگا کہ باقی آدمی اور سب غم تو میں جو میرے نام کی کہلاتی
میں خداوند کو دھونڈیں انتہی دیکھو ان دونوں میں کتنا فرق ہے اور علمائے متعین
عیسائی ان فساد و غیج جو ۳۴ سے فساد ۳۴ تک منقول ہو چکے ہیں
عبارت کو کہتے ہیں کہ یہ لکھی مارضا حبتی تفسیر کی دوسری جلد میں ہے
ہیں کہ ان فقرات مفصلہ ذیل میں عبری معلوم ہوتی ہے کہ خراب کی گئی دوسرا

فساد
چونتیسون

باب ۱ ملاکیا درس ۲ باب ۵ میکا درس ۱۱ سسی ایک زبور ۱۶ کا درس ۱۱۲
 باب ۱ عاموص ۱۶ زبور ۲۴ درس ۲۴ زبور ۱۱۰ انتہی دیکھو ان چھہ موضوعین
 موافق اقرار اس بڑے مفسر کے عبری محرف سے اور محرف ہونا زبور ۱۱۰ کا
 ہی اس مفسر کے کلام سے معلوم ہوا گو ہکو ترجموں ہندیہ اور فارسی میں
 اور انگریزی سے کچھ بڑا فرق معلوم نہیں ہوتا مگر اقرار اس مفسر کا کافی ہے
 غائبنا ترجموں نے اصلاح دی ہوگی پس یہ ایک موضوع فاد
 کا اور یہ وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاطنامہ کے صفحہ ۱۵۱ میں لکھتا ہے
 کہ عبرین یون ہے کہ اوسنے جنا عروہ کی بی بی اور دربعیت اور اس کلام کو
 جو بی بی سنی ہے کوئی مترجم نیل یون ترجمہ کرتا ہے کہ اوسنے جنا عروہ کو اپنی
 بی بی دربعیت سے اور کوئی یون کہ اوسنے جنا دربعیت کو اپنی بی بی عروہ
 انتہی کہتا ہو غین یہ عبادت درس ۱۸ باب کتاب اول اخبار الایام میں واقع
 ہے اور غریب مترجم کیا کرن کہ اسجا اصل عبری کسی طور مانو ایہ خراب ہے
 کہ ترجمہ اٹکلون کرنا پڑتا ہے پس کوئی کچھ اور کوئی کچھ کہتا ہے اور ایسا ہی
 اب تک مترجمین وہ حیرانی باقی ہے کہ ہر کوئی اپنی ہی کہتا ہے ہندیہ
 اور حصرون کی بی بی کا لب نے اپنی جور عروہ سے اور دربعیت سے اولاد پائی
 اور عروہ کی بی بی سے بن بس اور سو اب اور اردون فارسیہ اور کالیب
 بن حصرون عروہ زلفش ویر یعت بارور گردیدند و پسران دسے ایہند

۳۵
 پینسون
 قساو

یسرے سو باب ۱۱۲۵ میں ان دنوں میں اگرچہ مخالفت ہے مگر دونوں سے معلوم
 ہوتا ہے کہ عزوبہ اور ربعوت یا ربعوت و نوجہ رواں کالیب کی ہیں اور ترجمہ
 انگریزی مہری موافق فارسی کے ہے فارسی کا کالیب پر حصوں اور ترجمہ
 اش عزوبہ یا ربعوت ان تولد نمود کہ اینہا باشند ربعوت و یثیر و شوباب
 دارد و ان اسکی موافق ربعوت بیٹا ہے نہ جو روعہ بیٹہ ۱۱۳۱ کا کالیب بن
 حصوں اخذ امراتہ اسمہا عزوبہ و اولد منہا یا ربعوت و اولادہا مفسر
 و شوباب و ان اس سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ عزوبہ باجوہ وہی مگر ظاہر
 اس بات کو جاسی ہے کہ ربعوت بیٹی کالیب کی ہو اور ضمیر مونث کی راجح
 ربعوت کی ہو اور ریاستہ اور شوباب در اردون نواسے کالیب کے ہوتے
 ہیں نہ بیٹے اور ترجمہ انگریزی روسن کاٹک کے عربی کی موافق ہیں یا بیٹوں
 اور چھ کتاب دوم سمویل سے معلوم ہوتا ہے کہ داؤد علیہ السلام صند
 خدا کو بعد رٹائی فلسطین کے لائے تھے اور باب ۱ اور ۲ کتاب اول اخبار
 الایام سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اوس رٹائی کے پس ایک ان سے
 غیر صحیح ہے ۳ و ۴ باب کتاب اول اخبار الایام میں ہے فارسی ۱۱۳۱
 اولاد دنیا میں بلع و بکروید یا بیل سے کس اور باب میں ہے یا امینان
 یا بلع نخست زادہ دوم اسبیل سوم اخرج چہارم نوحہ پنجم رافا
 اور باب ۶ پیدایش میں ہے ہند ۱۱۳۲ اور ہنرین بلع اور بکر اور اسبیل

۴ سیف
 چہیسون

۵ سیف
 سینیسون

اور حیرہ اور کھان اور راجہ اور رائس اور پیٹیم اور چیم اور اردو
 بنی راجیل بن دیکھو اولاً ناموں میں اختلاف پھر عدد میں بہت سی
 اختلاف ہے اول سے تین دوسرے سے پانچ سیٹوم سے دس سمجھ جائے
 ہیں ایک صحیح اور دوسرا غلط جو کہ غالباً اخبار الام غلط ہو جو غوراً
 دو کلاموں میں خلا ہے **باب ۳۲** کتابت اخبار الام میں سے ہندوستان
 ۱۴۶۲ء میں چھپس برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور گیلہ ہندوستان میں
 رہا ۱۴۶۲ء میں سپہ شاہ بابل بنو خود زجر چڑھ آیا اور اسی میں دہلی سے باز
 بابل میں لیگیا انتہی اور یہ بھی کہہ نہیں سکتے کہ سورخون کے نزدیک ہو یا
 قید کر کے بابل میں لیگیا تا ثابت نہیں ہو سیف بن جسیون کے نزدیک
 بڑا مورخ مجرب ہے اپنی تاریخ کی دسویں کتاب کے چوتھے باب میں لکھتا ہے
 کہ جو تھے برس سلطنت ہوا یاقیم کے بخت نصر بادشاہ بابل کا ہوا یہ لکھتا ہے
 سلطنت ہوا یاقیم کے آٹھویں برس بخت نصر نے شکر چڑھا دیا یہ
 چڑھ آیا اور ہوا یاقیم کو دیکھا یا ہوا یاقیم نے خراج اپنے ذمہ مقرر کر لیا
 تیس سال میں مصریوں کی امید پر خراج دینے سے انکار کیا مگر وہ
 اسکی امید نہ برائی اور بادشاہ بابل شکر چڑھا دیا اور شہر کو
 بدون لڑائی کے لے لیا اور اندر شہر کے داخل ہو گئے جو انہوں نے جو
 مارا اور ہوا یاقیم کو قتل کر کے لاش اسکی کو باہر دیو اور شہر برباد کیا

د دفن کرنے مذیا اور یہ یوہی کین اوسکے بیٹے کو بادشاہ کیا اور تین ہزار
 لیونکو پکڑ کے لیگیلا اور انہیں اس میں خنزیر بھی تھے انہی کو مٹھا
 اس میں صاف مرقوم ہے کہ یہ یوہا قیم اور شلیم میں مقتول ہوا اور اس
 کی بابر شہم پناہ کے پہنچی گئی ۳۹ اور ۳۸ باب ۱۱ کتاب ۱۱
 ۱۱ میں یہ کام پایا جاتا ہے ہند یہ ۱۸۷۷ء اور بنی یہود کی سرحد میں
 مرق کی سمت جاملی انتہی اور ظاہر یہ غلط ہے اس لیے کہ بنی یہود کی
 بہت دور بائبل جنوب کے تھی اور ترجمہ یونانی میں یہ کام ہند میں پایا
 اور ۱۲ باب ۱۱ یوشع میں حد عربی کا بیان یون سے ہند یہ ۱۸۷۷ء
 ہر دان سے گذر کے اوس پہاڑ پاس جو بیت حوران کی جنوب کو
 جلیکے بحر کے ساحل تک پہنچی اور یہ بھی صحیح نہیں اس لیے کہ اوس
 ان سمندر کا ساحل نہ تھا نقشہ قوالی اور چرچہ میں ہے کہ یقیناً
 ثربی بنیامین میں سمندر کا ساحل یا قریب اس کا نہ تھا اس لیے یہ
 لکھا جاوے کہ جس عبری لفظ کا ترجمہ سمندر کیا ہے اوس کے
 مغرب کے ہیں انتہی کہتا ہوں کہ کسی ترجمہ میں یہ معنی دیکھتے ہیں نہیں
 پس سب مترجم اس تفسیر کے موافق لائق الزام ہیں باب ۱۱ کتاب ۱۱ یوشع
 ۱۱ میں یون سے ترجمہ ہند یہ ۱۸۷۷ء بعد اسکے یسوع نے ساریہ بنی
 نیل کی اسباط کو سکیم میں جمع کیا ۲۵ سو یسوع نے اوس دور

۳۹
 اوشا الیسو

۳۸
 چالیسو

۳۷
 اوشا الیسو

لوگوں سے عہد کیا اور ان کے لئے سکم میں ایک سم اور دستور

مقرر کیا انتہی لفظ سکم اسجا صحیح نہیں شیلو چاہیے اسی لئے ترجمہ

یونانی میں شیلو لکھا ہے ۴۲ ورس ۵ باب کتاب سموئیل میں ہندو

اور فلسطی ہی بنی اسرائیل سے لڑنے کو جمع ہوئے تیس ہزار توادکی

رہتیں تہین الخ بعض علماء نے لفظ تہین کو اسجا غلطی اور سم کا تہ

حل کیا ہے اور تفسیر ڈوالی اور رچر دمنینٹ میں ہے کہ بشب پاٹک اور

ڈاکٹر ولز لکھتے ہیں کہ یہ عدد عجیب معلوم ہوتا ہے اور ترجمہ عربی اور سریانی

میں تین ہزار بجای تیس ہزار کی ہیں اور یہ بھی یہ خیال کرنا چاہیے کہ

رہتوں میں ہر قسم کی گاڈیان داخل ہیں ابھی باب کتاب اخبار الایام

میں ہے ہندو ۴۲ ۴۳ اور گردا گرد اسکے کنارے کے نیچے بیلون

مورتیں بنائیں جو اسکے دس ماہتہ کے دور میں گردا گرد تہین اوس بحر کو چار

طرف سے گہیر فتحی تہین الخ ۴ اور بحر بارہ بیلون پر رکھا گیا الخ اور باب

کتاب سلاطین میں ہے ہندو ۴۲ ۴۳ اور گردا گرد اسکے کنارے کے

نیچے گانیٹھن بنائیں گہیر اوسکا دس ماہتہ کا گردا گرد بحر کے لگا ہوا گانیٹھونکی

دو قطارین خوب ڈالنی ہوئیں ۲۵ اور بحر بارہ بیلون پر رکھا گیا انتہی لفظ

گانیٹھون کا دو جاو رس ۲ باب سلاطین میں غلطی سے بجائے بیلون سکم

لکھا گیا ہے اور ۲۵ اوس باب کا اور عبارت اخبار الایام کی اس غلطی

فنا
بیا لیسو

۴۴
تیسالیسو

ف ۴۴
چوالیسون

شاید ہے تفسیر نثری اور اسکاٹ مین کہ فرق اسجاہل جانیے حرفون
ہو ایسے انتہی ۴۴ ورس ۳۵ باب کتاب اول اخبار الایام میں ہندو
اور اوسینے اون لوگون کو جو اوسمین شہر باہر نکالے اردن سے اور کوئٹہ
کے ہلون سے اور کھارون سے کاٹ ڈالا اور ورس ۳۵ باب کتاب سموئل

کایون سے اور اوسینے اون لوگون کو جو شہر میں تھے باہر نکالے اردن
اور اوسے کے ہلون اور کھارون سے محنت کر دائی اور ادھنیش بنی
جلتے پڑاویسے میں ڈال دیا انتہی دیکھو کہاں کاٹ ڈالا اور کہاں محنت

کر دائی ایک ان دو سے غلط ہے مارضا صاحب اپنی تفسیر کی جلد اول
میں عبارت کتاب سموئل کو صحیح ٹھہرایکے کہتے ہیں کہ عبارت کتاب
اخبار الایام کو موافق اوسکی بنانا چاہیے ۴۵ ورس ۲۵ باب کتاب

اخبار الایام میں ہے ہندیہ ۱۴۴۲ اوسنے (یعنی ایباہنے) یروشالم
میں تین برس بادشاہت کی اوسکی ماکانام میکایا تھا جو اوریل جبعالی کی
بیٹی تھی الم اور جلد اخیر ترجمہ فارسی ۱۴۳۸ میں یون سے ونام مادر سے

میکایہ دختر اوریل از جمیعہ بود الم فارسی ۱۴۳۵ واسم مادرش میکایہ دختر
اوریل از گبعاہ بود اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیباکی مان میکایا اوریل
کی بیٹی تھی حالانکہ ورس ۲۵ باب اول اس کتاب یون سے ہندیہ ۱۴۳۲ اوسکے
بیچیا اور لیسنے ابی سلم کی بیٹی معکہ کو یاہ کیا جو اوسکے لیے ایباہ اور

ف ۴۵
پنسا لیسون

۴۵
پنسا لیسون

عقی اور نریزا اور سلومیت کو جنی فار ^{۱۸۳۸} بعد ازاں معکہ و خرابہ اسلام
گرفت کہ او ایہ و عتای و ریزا و سلومیت را برای دینے را امید و ترجیح
معلوم ہوتا ہے کہ ابیا کی مان معکہ بیٹی اسلام کی ہتی مگر طرفہ یہ ہے کہ
درس باب ۲ کتاب سموئل سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بیٹی اسلام کی
نہ ہتی اور عبارت اس درس کی یوں ہے سو ابی سلوم کے وہاں میں شیخ پیدا
ہوئی اور ایک بیٹی جس کا نام ترمناوہ بہت خوبصورت ہتی انتہی پس
تینون جا میں اختلاف ہے ۱۸۳۷ و ۱۸۳۸ باب ۲ کتاب اخبار الایام کا
یوں ہے ہندیر ^{۱۸۳۷} اور اوسنے اخذ کیا کہ وہ ہونڈا اور اونہوں نے
اوسے پکڑا جبکہ وہ سمرون میں جیا تھا اور اوسے یا ہویاس لئے اور
اونہوں نے اوسے قتل کو کے گاڑا اور باب ۲ میں کتاب سلاطین میں
۲۷ اور حبشہ یہود اخذ کیا ہے یہ دیکھا تو وہ پائین باغ کی راہ سے نکل
بھاگا اور یا ہوی نے اوسکا پیچھا کیا اور کہا کہ اوسے بھی گاڑی ہی میں مارو
چنانچہ اونہوں نے اوسے جوڑ کے رستے میں جو جلعام کے متصل ہے
مارا اور وہ بہاک کے محبہ وین آیا اور وہاں مر گیا ۲ اور اوسکے خادم اوسکو
گاڑی میں ڈال کے یروشالم میں لگئے اور اوسے اوسکی قبر میں ڈال دیا
شہر میں اوسکے باب ۲ اور اوس کے ساتھ کاڑا انتہی اول سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ سمرون میں جیا تھا اور وہاں سے اوسکو گرفتار کر کے یاہو کے

بالین

پاس لایے قتل کر کے گاڑ دیا تھا اور دوسری سیے واضح ہے کہ وہ
 میں زخمی ہو کر بھاگا اور مجددین اگر را اور داسے اویکے نوکروں نے
 اس کو بردشالم میں لاکر گاڑا پس نوں میں خلاف ہے کہ وہ اس
 ۳۹ باب کتاب لے ل اخبار الامام میں ہے ہند ۱۸۲۲ء اور زیر سی قیس
 ہوا اور قیس سے ساول پیدا ہوا اللہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیس کے باپ کا نام میر جوہر
 باب کتاب سموئل میں ہے فارسی کے اردی بود از بنیامینان کہ سموئل
 پسر ابی ایل پسر مرد پسر بکورت پسر افیج مرد یا مینی کہ صاحب دلت
 ہندیہ ۱۸۲۲ء اب بنی بنیمین کا ایک شخص تھا صاحب کام قیس ج افیج کے
 بیٹے بکورت کے بیٹے سرد کے بیٹے ابی ایل کا بیٹا تھا اللہ اس سے معلوم
 ہوتا ہے کہ قیس کے باپ کا نام ابی ایل تھا اور باب ۱۳ اس کتاب سموئل میں
 ۵۰ اور اس کی فوج کے رئیس کا نام ابی نیر تھا جو ساول کے حجامیر کا
 بیٹا تھا ۱۵ اور سال کے باپ کا نام فیس تھا اور دلی تیر کا باپ نیر ابی ایل کا
 بیٹا تھا انتہی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابی ایل قیس کا داسے پیش
 میں مخالفت ہے ۴۸ ورس ۱۳ باب کتاب سلاطین میں ہے اور خدا
 کے گھر کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو شاہ کے قصر میں تھا اور ان کے
 طلائی رتوں کو جو شاہ سرائیل سلیمان نے خداوند کے گھر کے لیے جمانے
 دیے تھے گنا انتہی اور رس ۱۵ باب کتاب کو میں ہے اور ان گنہیان اور

۴۷ ف
 سیف الد

۴۸ ف
 اٹھتا لیس

پیایے اور سب کچھ جو سوئے روپے کا تھا سو امیر لایا مراد لے گیا فانیہ
 و بخوردان ما و لنگریہا پنچہ اربابو و طلایش را و انچہ کہ از نقرہ بود نقرہ اش
 ستر و اشکر خاص برداشت پس جس صورتیں کہ بخت نقرہ سب برتن طلائی
 ہیکل کیے گیا تھا بہر اوسکا سپہ سالار کہاں سے برتن طلائی اور نقرہ لے گیا
 باب ۴۹ کتاب القضاۃ میں ہے ۵۵ اور وہ عفرہ میں اپنے باپ
 گھر گیا اور اوسنے یروب بعل کی ستر بیٹوں کو جو اوس کے بھائی تھے
 ایک تہر پر قتل کیا مگر یروب بعل کا چھوٹا بیٹا یوتام بچ رہا اسیلے کہ وہ
 چھپ گیا ۱۸ اور تمی اس میرے باپ کے گھر اپنے پر خروج کیا اور اوسکے
 ستر بیٹے ایک تہر پر قتل کیے اور اوسکے بیٹے ایک لڑکے جو لونڈی بچے
 سارے سکھ کا بادشاہ کیا اتنے لے کہ وہ تمہارا بھائی ہے ۵۶ اور
 خدا نے اس طرحیے ابی ملک کی اوس شرارت کو جو اوسنے اپنے
 ستر بھائیوں کو مار کے اپنے باپ کے کی تھی اوس پر پیرا انتہی درس ہے
 معلوم ہوتا ہے کہ ستر سے یوتام بچ رہا تھا اور دونوں درسوں اخیر سے
 معلوم ہوتا ہے کہ سب ستر کے ستر مارے گئے تھے اور جانا چاہئے کہ یروب
 بعل کی بی بی سے کل ستر بیٹے تھے اور لونڈی سے ایک بچہ کا نام
 ابی ملک تھا جو قاتل اوسکا ہے جیسا درس ۳۳ و ۳۴ باب ۵۵ سے ظاہر ہے ورنہ
 باب ۱ کتاب سلاطین کا یون ہے ہندیہ ۱۲۸۲ اء اور اوسنے (یعنی حقیقہ)

فانیہ
 پنچاسون

فانیہ
 پنچاسون

خداوند اسرائیل کے خدا پر توکل کیا ایسا کہ بعد اوس کے یہود ایک سب
بادشاہ بنیں ویسا ایک ہوا اور نہ اس سے آگے کوئی ہوا تھا انتہی
اور حد ۲۵ باب ۲ کتاب سلاطین میں ہے سوا دسکی (یعنی سیاسی)
مانندہ اگلے زمانے میں کوئی ایسا بادشاہ ہوا جو اپنے سارے دل اور
ساری جان اور اپنے سارے زور سے موسیٰ کی ساری شریعت کے

اہ فاد
اکا و نوان

مطابق خداوند کی طرف پورا اور نہ بعد اوس کے کوئی اوسکی مانند
انتہی سود و نوغین مخالفت ہے **اہ باب** کتاب سلاطین میں ہے
۳۰ اوسوقت ہوسیع بن ایلہ نے فقہ بن رملیاہ کے برخلاف منصوبہ
کیا اور اوسے مارا اور قتل کیا اور عزیاہ کے بیٹے یوتام کی بادشاہت
کے بیسویں برس اوسکی جاگہ بادشاہ ہوا ۳۳ اوجربہ (یعنی یوتام)
تخت پر بیٹھا تو پچیس برس کا تھا اوسنے سولہ برس یروشالم میں
سلطنت کی الم اور یہ جملہ اور عزیاہ کی الم ترجمہ فارسی میں
در سال بستم یوتام پسر عزیاہ در جایش ملک شد انتہی اور ۳۴
باب کتاب دوم اخبار الامم میں ہے یوتام پچیس برس کی عمر میں بادشاہ
اور سولہ برس تک و شالم میں مطلق الم کیس جب کہ یوتام نے کل سولہ
ہی برس سلطنت کی ہو تو بیسویں سال اوسکی سلطنت کا کہاں سے آیا
باب کتاب سلاطین میں ہے **اہ** اور شاہ یہود اذیاہ کے بیٹے

۵۲ فاد
با و نوان

یواس کی سلطنت کے تیسویں برس یا ہو کا بیٹا یا ہواخذ سمرون کے بیٹے
 بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور اوس نے سترہ برس سلطنت کی اور
 یہواخذ نے اپنے باپ کے ونیکے درمیان آرام کیا اور ادونہون نے اوس کے
 مین کا راتب اوس کا بیٹا یواس اوس کی جاگہ بادشاہ ہوا اور بادشاہ
 یہودا یواس کی سلطنت کے تیسویں برس یا ہواخذ کا بیٹا یواس
 سمرون مین اسرائیلیوں کا بادشاہ ہوا اور اوس نے سترہ برس سلطنت کی
 کے تحت سلطنت پر بیٹھا اور اوس نے سترہ برس سلطنت کی پر بیٹھا اوس کا
 تیسویں برس سلطنت بادشاہ یہودا کی کس طرح بیٹھا ملک اوس تیس
 یا چالیس مین بیٹھا ہو گا **باب ۲۵** کتاب القضاات مین سے ۳۵ اور بنی اسرائیل
 اوس دن پچیس ہزار ایک سو بنی مین قتل کئے ۴۶ سوس بنی مین جو
 اوس دن گر گئے پچیس ہزار شمشیران تھے اسی دیکھوان دونوں مر گئے
 مخالفت کے **باب ۲۶** اوس یوشع مین سے ۵۷ تب اموریوں کی باج
 بادشاہوں یعنی یردشالم کے بادشاہ اور جبرون کے بادشاہ اور یرات
 کے بادشاہ اور لکیس کے بادشاہ اور عجلون کے بادشاہ نے ایک کیا
 اور اپنے لشکروں کو ایک جعبوں پر چڑھ گئے اور خیمے نصب کئے اور اوس
 جنگ شروع کی ۲۳ ادونہون نے ایسے ہی کیا اور اون باج بادشاہوں کو
 یعنی شاہ یردشالم اور شاہ یرات اور شاہ جبرون اور شاہ لکیس

سرفاد
سریپوان

سرفاد
چولوان

رشاہ عجولن کو مغاریہ سے اوس باس نکال لائے ۴۲ اور یسوع
 ہاؤن سب بادشاہوں پر اور ان کی زمین پر ایک دفعہ فتح پائی
 ردس ۳۳ باب ۱۵ شیخ بن یہووسی جو تھے یروشالم میں رہتے تھے
 دانکو بنی یہوداہ خارج نکر کے چنانچہ یوسی بنی یہوداہ کے ساتھ ایک
 ناکت یروشالم میں بستے ہیں انتہی دیکھو اول سے ثابت ہوتا ہے
 بنی اسرائیل نے بادشاہ یروشالم اور اوس کی زمین پر غلبہ پایا تھا
 دوسری جگہ سے عکس اس کا ۵ ورس ۱۱ باب کتاب سلطین
 ہے تب آخذا بادشاہ شاہ آسور دجلت پلاسری کی ملاقات کے
 بادمشق کو چلا اور اپنے ایک منہج کو دیکھا جو دمشق میں تھا اور آخذا
 نے اوس منہج کا ٹھیک ٹھیک نقشہ کچھو کے اور یاہ کاہن کے بھیجا
 ہی اور ردس ۲ باب کتاب دوم اخبار الایام کا یون سے اور شاہ
 ورد دجلت پلاسری سے چڑھ آیا اور اوس کو تنگ لیا اور اوس سے
 یا انتہی دیکھو اول سے دونوں بادشاہوں میں اتحاد اور آخذا کا دمشق کو طاق
 لے جانا اور دوسرے سے دونوں میں عناد اور شاہ آسور کا چڑھ آنا معلوم
 ہے ۱۵ ورس ۱۱ باب کتاب دوم سموئل میں ہے ہندیر ۱۳۸ بعد اسکے
 داؤد کا غضب بنی اسرائیل پر بہرہ بر کا کہ داؤد نے دین ڈالا جو بنی
 اسرائیل اور بنی یہود کو گئے عزیر ۱۳۸ ثم ان اشتد غضب الرب علی اسرائیل

فادہ
 چہنواں

فادہ
 چہنواں

والقی فی قلب داؤد الحمار ^{۱۵۵} اور خداوند بار و گیرہ اسرائیلیان غصبناک
 شدہ داؤد را بر ایشان انگیزانید تا آنکہ بگوید برو اسرائیل و یہود و اہل
 اور در س باب ۱۲ کتاب اول اخبار الایام میں یوں ہے ہند یہ ^{۱۵۶}
 اور شیطان اسرائیل کے مقابلہ میں اٹھا اور داؤد کے دلمین ڈالاکہ
 اسرائیل کی اسم نویسی کرے ^{۱۵۷} اور شیطان بخلاف اسرائیل
 ایستاد و داؤد را و سوسہ نمود تا آنکہ اسرائیل را شمار و ^{۱۵۸}
 و شیطان بحالفت ^{۱۵۹} اسرائیل برخاست و داؤد را و سوسہ کر دالم
 پس دلمین دینے والے کو ا دلمین خداوند اور رب اور دوسرے میں شیطان
 ساتھ تغیر کیا ہے دیکھو کہاں خدای رحیم اور کہاں شیطان جہیم شائد
 اول جا ہی خداوند اور رب سے شیطان مراد ہوگا اس لیے کہ ایہ اطلاق ہم
 اور جا ہی دیکھتے ہیں در س باب ۳ نامہ دوم گرنہتوں میں ہے ہند یہ ^{۱۶۰}
 اس جہان کے خدائیے اوکی عقلوں کو جو بے ایمان ہیں تاریک کر دیے فاسد
^{۱۶۱} اور ^{۱۶۲} خدای ایچہان فہم نامی بے ایمان ایشانرا
 کو کر دہست عربیہ ^{۱۶۳} اور ^{۱۶۴} الذین فیہم الہ العالم ہذا قہامی
 قلوب الکافرین عربیہ ^{۱۶۵} طمس الہ العالم علی اقدہم بعینہ اور مسیحی
 لوگ اس جہان کے خدایا خدای ایچہان یا الہ العالم سے شیطان اور
 کہتے ہیں مگر جب اطلاق خدا اور خداوند اور مانند انکی کا شیطان نہ سمجھیں

تو عہد عتیق اور جدید کی کتابوں کے ناظر کو اکثر جاہان میں الفاظ ہونگے
شیطان اور خدا میں تمیز کرنی مشکل پڑے گی اور شبہ پڑے گا اور اگر اس
عقیدے میں سچ ہو کہ خدا شر کا خالق نہیں بلکہ شیطان ہے ایک قاعدہ
کلیہ ہر ایک کہیں کہ جہان نسبت برائے اور خلق شر کی ہوگی وہاں ایسے
الفاظ سے مراد شیطان ہوگا نہیں تو خدا تو اسکی موافق لازم آتا ہے
کہ جہان یقیناً اسے لوگ ایسے الفاظ سے خدا ہی تعالیٰ مراد رکھتے ہیں وہاں
ہی شیطان مراد ہو مثلاً درجہ باب ۷۵ اشعیاء میں جو یوں ہے ہند ۱۸۲
میں یہ وہاں ہوں میرے سوا ہی کوئی نہیں میں ہوشی بناتا ہوں اور تباہی
پیدا کرتا ہوں اور سلامتی بناتا ہوں اور شہید کرتا ہوں فارسیہ ۸۳۸
سازندہ نور و آفرینندہ تاریکی منم صلح دہندہ و ظاہر کنندہ شر مکندہ خداوند
این همه ضیا بوجودی ارم عربیہ ۱۸۳ المصور النور والخالق الظلمۃ الصانع
السلام والخالق الشرا الارب الصانع ہندہ جمیعہ باب ۲۶ حزقیل
ہند ۱۸۳ اع اور گیارہویں برس کے پہلے دن یوں ہوا کہ خداوند کا کلام
آیا اور بولا اے خداوند خدا فرماتا ہے دیکھو اسی صور میں تجھے چڑھانے کا
کیونکہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے دیکھو میں شاہ بابل شمال سے تھانسا
بنو وندرو کو کموڑوں اور رہتوں اور سواروں اور ہجوم اور بہت عوام سمیت
لاتا ہوں وہ تجھ کی پر تیرے دیہات کو تلوار سے قتل کریگا اور وہ اپنے

تیری شہیناہ پر لگا دیا اور اپنے حروں کے تیرے بچوں کو ڈاڈا
۱۲ اور دیے تیرا مال لوٹ لینگے اور تیری سوداگری کو غارت کرینگے اور
دے تیری دیوارین توڑ ڈالینگے اور تیرے خوشنما مکانوں کو ڈاڈا دینگے
اور تیرے تہر اور لکری اور تیری مٹی سمندر کے درمیان ڈال دینگے ۱۴
اور میں تجھے ننگے چپان کر دنگا تو حال پہلانکی حکم ہوگی تو پہن ہی نہ جا سکی گیو ناکہ میں
خداوند بولا ہوں خداوند خدا فرماتا ہے ۱۹ کیونکہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے جب
میں تجھے دیرانج شہ بنادنگا اور شہر و نکی مانند جوادینہن الحامین
عبرت بنا دنگا اور تو نابود ہوگی دیے تجھے ڈھونڈینگے پر اب تک پاؤینگے
انتہی دیکھو سینٹی تاکید سے خدا کی طرف سے کہا گیا تھا کہ بخت نصر
برجوں اور دیواروں صور کو ڈاڈا کر شہر کو بالکل ویران اور اب نیست نابود
کر دنگا کہ ہر اب تک آباد نہوگا اور وہاں مال لوٹ لینگا حالانکہ یہ پیشین گوئی
بالکل غلط نکلنے کے باوجود بخت نصر نے باوجود محاصرہ تیرے ہر کیسے صورت پر فتح
نہ پا ئی اور نہ لوٹ واپس آئے کسی بلکہ خائبہ و خاسر و مان سے
پہر گیا اور جب یہ خبر صادق ہوئی تو عیساٰ ابالہداس جھوٹ کا خود قلیل علیہ
کو سولہ برس کے بعد عذر کرنا پڑا اور بطور عذر کے اپنی کتاب باب ۲۹ میں یوں لکھا
ہندیہ ۱۸۴۳ء ۱۸۴۴ء استائیسوین برس کے پہلے میں پہلی تاریخ خداوند کا کلام
مجھے آیا اور بولا ۱۸ اسی آدم زاد شاہ بابل بنو جو زند زنی اپنے نکر کو صوبی

مخالفت میں سخت خدمت کر دینی ہے ہر سرگنجا ہوا اور ہر شاہ چل
 گیا پر نہ اوسے اور نہ اوس کے لشکر نے صور کے لیے اس خدمت کے لئے
 جو اوسے اونکی مخالفت میں کی تھی کچھ اجر یا ۱۹ ایسے خداوند خداؤں
 فرماتا ہے کہ دیکھہ میں مصر کی زمین کو شاہ بابل بنوخذ نصر کے ماتھے میں
 وہ اوس کے گردہ کو پکڑ لیا اور اوس کی لوٹ کو لوٹ لیا اور اوس کی غنیمت
 غنیمت جانیکا اور وہ اوس کے لشکر کی اجرت ہوگی ۲۰ میں نے اوسے
 زمین مصر کی دیے ڈالی اس خدمت کے لیے جیسے اوسے اوس کی
 مخالفت میں خدمت کیا کیونکہ انہوں نے میرے لیے خدمت کی تھی
 خداوند خدا کہتا ہے انتہی پس اس میں صاف مصر ہے کہ نجات نصرت
 میں نے لشکر کی فتح صور کے لیے بڑے ہی کوشش کی بعدیکہ ہر گنجا ہوا
 اور ہر شاہ چل گیا مگر کبکواونے اس خدمت کی کہ جسے خدا اپنی خدمت
 فرماتا ہے کچھ ہی اجرت نہ ملی اوس پر خدائے عباد باسد بنا چاری ہو
 اوس کے ہاتھ میں دیا کہ وہ ان کی زمین اور لوٹ صور کی زمین اور لوٹ کاغص
 ہو کر اجرت خدمت خدا کی ہر جا اوسے **۱۵۸** کتاب یرمیا میں ہے **۱۵۸**
 وہ کلام جو یہود کے سارے لوگوں کی بابت یرمیاہ پاس آیا ہو وہ کہ
 بادشاہ یہو یقیم بن یوسیاہ کے جو تھے برس میں جو بابل کے بادشاہ
 بنوخذ نصر کا پہلا برس تھا اور یہ ساری زمین ویرانہ اور حیرانی کے لیے ہوئی

۱۵۸
 اٹھارواں

اور یہ قومیں تخت برسن تک بابل کے بادشاہ کی بندگی کرینگے اور ایسا
 ہوگا خداوند کہتا ہے کہ جب ستر برس پورے ہونگے مین بابل کے بادشاہ
 اور اس کی قوم سے اونکی برائی کا انتقام لوگا اور کیوں کی ستر برس اور میں یہ
 ہمیشہ کا ویرانہ ہڑاؤنگا انتہی اور بات یرمیا میں ہے اور تیلے اس خط کی
 باتیں میں جسے یرمیاہ نبی نے یروشالم سے فرار گون کیجئے ہوں کو چاہی
 گئے تھے اور کاہنوں کو اور میوں کو اور دن کے لوگوں کو جنہیں خود نذر شالم
 سے بابل میں اسیر لگیا تھا ایکے بعد کہ یکہناہ بادشاہ اور ملکہ اور جو
 اور یہوداہ اور یروشالم کے سردار اور برہمی اور لو مار یروشالم سے روانہ
 ہوئے ۳ الیع بن صافن اور جبریلہ بن حلقیہاہ کے ماتہم یہ کہتے ہوئے
 ہیجا الہم کہ رب الافواج اسرائیل کا خدا مون سب اسیروں کو یوں فرمائے
 جنہیں میں نے یروشالم سے بابل کو اسیری میں روانہ کیا ہر دلو بناؤ اور
 اور باغوں کو لگاؤ اور اد نکاہل کہاؤ کیونکہ خداوند یوں کہتا ہے کہ بابل میں
 ستر برس پورے ہونے کے بعد میں تم سے مطالبہ کرونگا اور تمکو اس مقام
 میں پہلانیے سے میں اپنی جی بات کو قایم کرونگا انتہی ان دونوں باتوں کی
 عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ چوتھے سال سلطنت یہوایم کے تخت
 تخت سلطنت پر بٹا تھا اور یہی بات یوسفس کی تصریح سے بھی ہوتی ہے
 اور خلاف اسکا جو کہ وہ غلط ہے اور بر تقدیر صحت کے عبارت یرمیاہ

ہمارے اعتراض کو نہ اٹھا دیا اور اسی سال میں یرمیاہ علیہ السلام کو
 وحی ہوئی تھی کہ یہودی لوگ بادشاہ بابل کے ماتھے میں اسیر ہو گئے
 اور شتربس اسیری میں بابل کے اندر کاٹنٹنکی اور جب یہوکیمن اور اور
 یہودی قید ہو کر بابل کو روانہ ہوئے یرمیاہ علیہ السلام نے سب
 اسیروں بابل کو موافق وحی مذکور کے خط لکھ کر بھیجا کہ تم شتربس
 تک بابل میں رہو گے اور بعد پورے ہونے شتربس کے تمہاری
 رہائی کی صورت ہوگی پس آئیے موافق چاہیے کہ خط لکھنے کے سال سے
 کہ وہی سال اسیری یہوکیمن کا ہے اسیر لوگ شتربس بابل میں ہیں
 حالانکہ غلط ہے اس لیے کہ موافق تصریح مورخوں کی اسیری یہوکیمن کے
 پانسو تھانویہ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے اور مائیکل
 جاکم کورش بادشاہ ایران کے جس کو بعض مترجم خسرو لکھتے ہیں سنہ
 پانسو چھتیس برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوئی ہے
 تو اس حساب کے موافق بابل میں رہنا اسیر و نکال کر تیس ہٹھ برس ہوا
 نہ شتربس اور اگر باب ۲۹ سے قطع نظر کریں اور باب ۵ کتاب یہوکیمن
 تو اس کے موافق معلوم ہوتا ہے کہ تین دفعہ اسیری ہوئی اول ساتویں سال
 جلوسی تخت نصر میں اور دوسرے اہتارویں سال جلوسی اسکے میں اور
 تیسرے تیسویں سال جلوسی اسکے میں اور موافق تصریح مورخوں کے

اول اسیری پانسونیا نوے برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کی
 ہوئی ہے اور حال اسکا گذرا اور دوسرے اسیری پانسونیا ہے جس
 اور تیسرے پانسونیا سی ہن قبل ولادت مسیح علیہ السلام کی ہوئی ہے تو دوسرے
 موافق کل چوٹن برس اور تیسرے کے موافق کل سینتالیس برس ہوتے
 ہیں اور ان کے موافق تو بہت بڑا فرق رہتا ہے اور عبارت باب ۵۲ یرمیا
 کی یون ہے ہندیہ ۲۸۶۱ سے دسے لوگ ہیں جنہیں بنو خودنڈر اسیر کیا
 ساتویں برس میں تین ہزار تیس ۲۳ یہودی ۲۹ بنو خودنڈر کے اٹھارویں برس
 من اہمہ سو ۸۳ آدمی وہ اسیر لیگیا ۳۰ بنو خودنڈر کی تیسویں برس میں
 جلودارون کا سردار بنو سردان سات سو ۶۵۰ آدمی یہودیوں میں
 اسیر لیگیا سب آدمی چار ہزار چھ سو تھے انتہی بہر حال عبارت باب ۵۱
 یرمیا کو باب ۲۹ کے ساتھ لکھا کریں یا باب ۵ کے ساتھ پیشین گوئی
 یرمیا علیہ السلام کی غلط ہوتی ہے اور باب ۵ کی عبارت میں ایک بار
 خدشہ ہے کہ یہاں موافق در سن ۳۷ کی تین دفعہ میں شمار اسیروں
 بابل کا چار ہزار چھ سو ہے حالانکہ درس ۱۴ باب ۴ کتاب دوم سلاطین ہے
 معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایک اسیری میں دس ہزار امیر اور بہادر جنگی پر مشتمل
 بابل کو گئے تھے اور بیٹے دایے علاوہ اون کے تھے جو ان کے ساتھ اسیر کر
 او گئے تھے ۵۹ درس ۸ باب ۸ شعیار یہ ہے فارسیہ ۱۸۳۱ سے ۱۸۳۲

۵۹
 باب ۸
 او گئے تھے

افرام شکستہ خواہد شد بعدیکہ قومش نابود گرد و عربیہ ۱۱۶۱ اور ۱۸۳۱
 و بعد خست و ستین سنہ وقفی ارام ان یکون شعبان یعنی مہینہ ربیع
 بعد فنا ہوگا افرام قوم ہونے سے آدھوا فق ان ترجموں کے اگر صحیح ہوں
 یہ پیشین گوئی محض غلطی ہے اس لیے افرام کو ساتویں سال جلوسی حزقیال باور
 یہوداہین بادشاہ آسور نے بالکل فتح کر لیا اور بنی اسرائیل کو اسیر کر کے
 اپنے ملک کے لیے گیا جیسا باب ۱۷ کتاب سلاطین سے ظاہر ہے پس
 اگر اخذ بادشاہ یہوداہ کے جس کے عہد سلطنت میں یسعیا علیہ السلام نے
 یہ پیشین گوئی کی ہے اول سال جلوسی سے حزقیال کے چھ سال
 جلوسی تک حساب کریں تو یہی کل اکیس سال ہوتے ہیں اور اگر کسی سال
 جلوسی اخذ میں یہ پیشین گوئی کی ہوگی تو اکیس برس کو بھی مدت نہیں پہنچتی
 اور وہ گنا جو بڑے علماء مسیحی سے یہ کہتا ہے کہ عبری اسحاق
 ہو گئی ہے کہ ساٹھ اور پانچ غلطی سے سولہ اور پانچ کی جابی لکھی گئی شاید
 یہ عالم اسی غلطی کے بجائے کہ یہ توجیہ کرتا ہوگا نقش ہنرمی اور اسکا
 میں قول اوسکایون منقول ہے کہ وٹ رنجا ہٹ کرتا ہے اور پڑتا ہے
 سولہ اور پانچ اور سمجھتا ہے کہ نقل میں غلطی حرف کی ہوئی اور نقصان
 اوس زمانہ کو اس طرح سولہ برس سلطنت احاز کے اور پانچ برس سلطنت
 حزقیال کے تہی ۶۰ باب دانیال میں سے ہندیہ ۱۸۳۳ اور ۱۳۶۱

فساد
 ۶۰ باب

ایک قسمی کو لوئیے سنا اور دوسری قسمی نی اوس بوینے ولیہ قدسی سے
 پوچھا کہ داعی قربانی اور خلی کی اوس خطا کاری کی عذبت کہ مقدس اور شکر
 دونوں تئاریے جائیں کب تک ہوگی ۱۴ اوسینے مجھے کہا کہ دو ہزار تین سو
 شبانہ روز تک ہے کہ مقدس پاک کیا جائیگا فارسیہ ۱۶۵۵ء ۱۳۶۵ھ متقل
 مشکلی اسٹیندم وہم مقدس دیگر یہ کہ ازان مستکلم می پرسید کہ ردیا
 قربانی دایمی وعصیان خراب کنندہ تابیکے میرسد ومقام مقدس وشکر
 بی پایابی تسلیم کردہ خواہند ۱۴ اومبن گفت کہ تا بدو ہزار و سیصد شبانہ روز
 آنگاہ مقام مقدس مصفی خواہد گردید اور درس ۱۷ کے آخر میں یون سے
 یہودیت آخر میں ہوگی اور درس ۱۹ کے آخر میں یون سے آخر کے وقت
 معین میں یہ ہوگا پس اس پیشین گوئی کے موافق چاہیے تھا کہ اس خراب
 دیکھنے کے وقت سے چہہ برس اور چاد مہینے اور بیس دن کے بعد دورہ
 اخیر پہنچا اور اس وقت میں خروج مسیح مہوم یہودیوں کا یا خروج اول بار
 مسیح علیہ السلام کا یا نزول او کا اسمائے ظہور میں آتا تھا انکہ ان امر کے
 ایک ہی نہوا تاکہ دور اخیر کا ہونا اور مقدس کا پاک اور مصفی ہونا اہل کتاب
 زعم کے موافق صادق آتا اور علماء اہل کتاب نے کیا یہودی اور کیا عیسائی
 سلفا اور خلفا اس پیشین گوئی میں چکر کیا یا سے اور باتیں وہمی کہتے ہیں
 اول حکایت ایک پادری صاحب کی جو کمال علم اور الہام کا دعویٰ کرتے ہے

سینے کہ رمضان کے مہینے ۱۲۷۸ ہجری مطابق ۱۸۳۳ء مسیحی کے پادری
 یوسف ولف صاحب لکھنؤ میں آئے اور مدعی ہوئے کہ عیسیٰ علیہ السلام
 کے نزول میں کل چودہ برس مدت باقی رہی اور دلیل اسکی دوہین ایک
 الہام جو خدائے مجیبے کیا ہے اور دوسرے عبارت باب کتاب انیال کی
 اور وجہ تمسک کی اس عبارت کے اونکے دوسرے خط سے جو ساتویں
 رمضان ۱۲۷۸ء میں منسلک کے روز مجتہد صاحب شیعہ لکھنؤ کی خدمت
 پہنچا تھا اور اونکی تقریر زبانی سے جو اٹھویں رمضان ۱۲۷۸ء کے
 دن میں وقت ملاقات مجتہد صاحب کے فرمائی تھی اس طرح پر ہے
 کہ اوس عبارت سے سمجھا جاتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام دو ہزار تین سو
 برس و انیال کے عہد سے پیچھے نزول کریں گے اور دانیال علیہ السلام
 چار سو تین برس پہلے تھی اور بعد تفریق اس مدت کی پہلی مدت سے
 اٹھارہ سو سینتالیس برس باقی رہتے ہیں اور اب اٹھارہ سو تینتیس
 برس ان کو اگر اٹھارہ سو سینتالیس سے تفریق کریں تو چودہ برس باقی
 رہتے ہیں اور یہی میرا مدعی ہے اور اوس عبارت میں دنوں سے مراد سال
 ہیں اور خلاصہ قدح مجتہد صاحب بواسطت تحریر اور تقریر کے یہ ہے
 کہ اولاً اس عبارت میں حضرت عیسیٰ کا نام ہی نہیں اونکے نزول کا تو تھا
 کیا ورنہ ثانیاً مدت فاصلہ و انیال اور عہد عیسیٰ علیہ السلام کو اعتبار کرنا لغو

بلکہ مطلوب وہ مدت ہے جو سب دوا کا وقت دیکھنے خواب کا ہوا و چاہا
 کی بعض کتابوں سے دریافت ہوتا ہے کہ اس وقت سے ولادت حضرت
 عیسیٰ تک مدت پانسیس ^{۵۳۵} یا چھتیس ^{۶۳} یا سیتیس ^{۷۳} برس کی ہے اور
 اس صورت میں اس عبارت سے دلیل پکڑنی بالکل بجا ہے ایسے
 کہ جب ادنیٰ مدت (یعنی پانسیس ^{۵۳۵}) کو سہ عیسوی پر ہزار دین
^{۵۳۵} ^{۶۳} ^{۷۳} تو دو ہزار تین سو اٹھ ^{۲۳۸} برس ہویتے ہیں اور تمہاری تصریح
 موافق عبارت دانیال میں کل دو ہزار تین سو برس ہی تو اس صورت
 میں اس مدت پر اٹھ ^{۶۳} برس زائد گزر گئے اور اگر یہ خبر نزول جناب
 مسیح کی تھی تو چاہئے تھا کہ اس وقت سے پہلے نزول حضرت مسیح کا
 ہو لیتا یہ اب جو گڑھ برس استخاری کے کیا معنی ثانی عبارت دانیال
 میں دو ہزار تین سو ^{۳۳۰} سال مراد رکھنا ممنوع ہے اس لئے معنی
 حقیقی ان کے وہی ہیں جو مشہور ہیں اور اگر تسلیم کریں کہ بیس سال ^{۳۰} ہیں
 مستعمل ہو اسے تو وہ معنی مجازی ہو گئے اور بدون قرینہ کے معنی
 مجازی پر حمل کرنا درست نہیں را بجا یہ تعیین تمہاری منافی اس قول
 جناب مسیح کی جیسے ^{۳۰} در چھتیس ^{۶۰} یا چوبیس ^{۴۰} سوین تھے ہیں قیامت کے
 حال میں یوں منقول ہے کہ اس دن دوا کا کھڑی کو فقط میرے باپ
 سوا آسمان کے فرشتوں تک کوئی نہیں تھا سکتا ہے انتہی ایسے

اعمال سے صاف واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سوا کوئی قیادت
 ان سے واقف نہیں پادریا صاحب نے وقت ملاقات کے جواب
 دیا کہ سچ دن اور گھڑی معلوم نہیں مگر سال معلوم ہے مجتہد صاحب
 کہا کہ یہ تو محاورہ بہت ہے شائع ہے کہ جس چیز کی مدت معین معلوم
 نہیں ہوتی کہتے ہیں کہ اوسکا دن اور وقت معلوم نہیں اور مراد اوس سے
 نفی تعیین مطلق مدت کی ہوتی ہے اسطورہ کہ نہ برس معلوم ہے اور نہ
 مہینا اور نہ دن علاوہ اسکے جو دن سے تمہارے نزدیک کتب حاوی
 میں سال مراد ہوا کرتا ہے تو تم یہاں ہی وہی مراد لو اور یہ تمہارے دعوے کو
 بالکل مناقض ہے اور اگر سب دن سے سال مراد نہیں ہوتا تو عبارت
 دانیال میں اس مراد پر کوئی شبہ لگائیے فقط کہتا ہوں میں تو اس کھنگو میں
 حق بجانب مجتہد صاحب ہے اور مجھ، اللہ کہ پادریا صاحب الہام بالکل غلط
 اور تہک ان کا عبارت دانیال علیہ السلام سے محض بے بنیاد نکلا
 اسلئے قطع نظر ایرادات مجتہد صاحب کے حسب نزول جناب سید کا
 عیسوی مطابق ۱۲۶۲ ہجری میں ہوا اہلک اب تک جو ۱۸۵۴ء میں عرصہ
 اہم برسا اور زائد گزر گیا تو اوس الہام اور اوس قس کے بطلان
 میں یہ کیا شک رہا غریب پادریا صاحب کیا کریں اس پیشین گوئی میں
 سانسے ہی ایسے ہی دعوے کیے ہیں اور ان دعوے ان سے اکثر کا

جہوٹ قیامت ثابت ہو گیا ہے اور باقی کا انشاء اللہ عنقریب ثابت ہو جا گا سنا چکا
 اپنی کتاب شرح پیشین گوئیوں میں جو ۱۸۳۸ء میں لندن میں چھپائی گئی تھی اور آخر
 اس کتاب میں مرقوم ہے کہ مضمون اس کتاب کو ۱۸۵۸ء کتابوں سے لیا
 گیا ہے ذیل شرح اس پیشین گوئی دانیال کی لکھتا ہے کہ ہمیشہ سے
 یہ امر بڑا مشکل ہے کہ مبداء اس مدت کا کونسا زمانہ ٹھہرایا جاوے اور بہت
 خیال اور فکر اس مطلب پہنچے ہیں اور موافق مختار اکثر کے وہ ایک بار
 زمانوں سے ہے جنہیں چار فرمان بادشاہوں ایران کے جاری ہوئے
 ہیں پہلا زمانہ ۱۸۳۶ء برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کا جس میں فرمان جاری
 جاری ہوا دوسرا زمانہ ۱۸۵۸ء برس قبل ولادت کا جس میں فرمان دارا کا جاری
 تیسرا زمانہ ۱۸۷۴ء قبل ولادت کا جس میں فرمان سال جلوس اردشیر کا تھا اور
 اوسمیں فرمان اسکندر کو ملتا تھا چوتھا زمانہ ۱۸۷۴ء قبل ولادت کا جس میں
 سال جلوس اردشیر کا تھا اور اوسمیں فرمان اسکندر کو ملتا تھا اور دواں
 مراوہمیں باعباران مبدؤوں کے منتہی پیشین گوئی کا موافق مفسد ذیل کی ہے
 باعتبار اول کے باعتبار دوم کے باعتبار سوم کے باعتبار چہارم کے
 ۱۸۶۷ء ۱۸۸۲ء ۱۸۷۴ء ۱۸۵۶ء
 اور مدت اول اور دوم تو انہیں سے گزر گئی ہیں سوم اور چہارم قابل اعتبار
 ہیں ہیں اور سوم قوی ہے اور یقیناً میرے نزدیک یہی ہے اور بعضوں نے

مبدا اس پیشین گوئی کا زمانہ خروج سکندر رومی کا ملک الشیاء پڑا ہے
 اور موافق اس کی منتہی اس کا ۱۹۶۶ء تکلیف میں انتہی حاصل ہو جائے کہ موافق
 اقرار اس شارح کے اور باعتبار ظاہر کے یہی قول اور نجا جو اول اور دوم
 مبدا قرار دیتے ہیں کا ذبیہ اور قول اور نجا جو قیس کو مبدا بتلاتے ہیں
 اور یہی مختار شارح کا تھا اور اس پر یقین کرتا تھا یقیناً کا ذبیہ نکل گیا
 اور دس برس اور گزر گئے اور جو زندہ رہیگا تین ہی برس میں جیتے
 قول کا یہی صدق اور کذب و سکو معلوم ہو جا گا البتہ یا پھر یہی قول کے
 صدق اور کذب ظاہر ہونے کے لئے ایک عرصہ دکھارے کو جو ہر مفسر
 بیہل کے کیا یہودی اور کیا مسیحی سلفاً اور خلفاً اور یوسفیس یہودی مورخ
 مصداق اسکا انٹیوکس بادشاہ روم کو کہہ دیجئے ایک سو اٹھ برس
 قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے اور شلیم کو فتح کیا تھا ہر سترہ
 اور دونوں کیسے یہی دن متعارف مراد رکھتے ہیں مگر جو دن کی حساب
 سے چہ برس اور چار مہینے اور بیس دن ہوتے ہیں اور انٹیوکس کا عہد
 حسین مقدس اور شکر لتار میں ہے کل تین برس چہ مہینے تھا بحیثیت
 اپنی تاریخ کی کتاب یا پھر یہی کے باب نوین میں لکھا ہے اسلئے حکیم مشہور
 اسحاق یونانی صاف انکار کیا اور کہا کہ مصداق اسکا انٹیوکس کا
 نہیں اور عباس یونانی مشہور پیشین گوئیوں کی جلد اول میں

جو ۱۸۴۰ء میں لندن میں چھپی ہے مذہب جمہور اور قول یوسفس کو نقل
 کر کے موافق اسحاق نیوٹن کے کہتا ہے کہ تامل سے معلوم ہوتا ہے کہ
 مصداق اسکا انیسو کس نہیں ہر آپ اس خبر کو روم کے بادشاہوں
 اور یوں پر جاتا ہے سبحان اللہ کیا اچھی پیشین گوئیاں عہد عتیق کی ہیں
 کہ جہان جاہوداں جاہ اور تفسیر ذوالی اور چرمینٹ میں ہے کہ یہ مشکل
 کہ مبداء اور منتہی اس پیشین گوئی کا مقرر کیا جاوے جب تک کہ یہ یورپی
 نہ ہوئے اور جب پورنٹی ہوئے گی تو واقعہ خود کو ظاہر کر دیگا انتہی
 یہ توجیہ ہے اسکے موافق ہر کوئی پیشین گوئی بدون ذکر مبداء اور منتہی
 کے کر سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ جب یورپی ہو جاوے گی تو واقعہ خود
 مبداء اور منتہی کی تعیین کر دیگا ۶۱ باب بارہویں دانیال میں ہے ہند
 ۱۱ جسوقت ہے دایمی قربانی او بٹائی جائیگی اور غارت گوئے کو
 کی جائیگی ایک ہزار دو سو نوے دن ہونگے ۱۲ مبارک جو منتظر ہے او ایک ہزار
 تین سو پینس روز تک پہنچا ہے فارسیہ ۱۱۱۵ اور زمانہ رفع شدن قربانی
 دایمی و نصب شدن مکررات طغزنی یک ہزار و دو سو و نو روز و نو ہرود ۱۲
 ۱۳۲۵
 خوشحال کیسے کہ انتظار کشیدہ روز نامی یک ہزار و سیصد و سی و پنج
 ۶۲ برس ۲۴ باب دانیال کا
 ہندیک ۱۸۴۵ء مفتاح تیری قوم پر اور تیری مقدس شہر پر شہادت

فہرست
 الکتاب

فہرست
 باب ۱۱

بند کر نیکو اور خطاؤں پر ختم کر نیکو اور گناہ کا کفارہ کر نیکو اور صدقہ ایسی
 پہچان کر نیکو اور عمویات اور انبیاء کا ختم کر نیکو اور قدوس، القدوسین کا
 مسح کر نیکو معین کیے گئے ہیں فارسیہ ابراہیمی قوم و مشہور
 ہفتاد ہفتہ تعیین شدہ بہت جہت انجاء میدن عصیان و اتمام رسانیدن
 گناہ و کفارہ نمودن خطا و آوردن عدالت دلیلی و تکمیل نمودن رویا و
 و مسیح نمودن قدس قدوسین اور یہ جلد تکمیل نمودن الخ فارسیہ
 یونانیہ و برای اختتام رویا و نبوت و برای مسیح قدس المقدس
 تکمیل سے مراد اختتام ہے اور اسکا حال یہی بہتر ہے اور موافق
 اسکے مرکز خروج مسیح علیہ السلام کا نہیں ہوا بلکہ موافق تاریخ
 یوسف کے سال اول جلوسی کورش سے جس نے حکم دیا مٹی یو دا ورنے
 پیکل کا اپنی سال اول جلوسی میں دیا تھا خروج مسیح تک عرصہ یہ تھا
 تخمیناً کا معلوم ہوتا ہے اور نہ مسیح موعود یونان کا اس ميعاد پر نکلا بلکہ
 اس مسیح کی تو ابتک یہی باوجودیکہ وقت پیشین گوئی سے دو ہزار
 برس سے زائد عرصہ گزرا ہے کیلئے کا نہیں بہنک نہیں پڑی اور اسکے
 موافق حواریوں کو یہی نبوت سے جواب ہے اسی لئے اوس میں ختم ہو
 اکر ہے حالانکہ مسیح لوگ اور انکو موسی علیہ السلام سے بڑھ کر نبی مانتے
 ہیں اور دونوں سے مراد سال رکھنا ہی ایک فردستی ہے اسی لئے

تعداد سے کے بیان میں کتب مقدسہ کے اندرون اپنے متعارف میں قتل
ہوتا ہے شائد محارز اگہین اور معنی میں آیا ہو مثلاً خود اس صحیفہ انال
میں باب ۱۱ ہندیہ ۱۸۷۳ء ۱۲۶۱ قودنٹس روز تک اپنے بندوں کی
ازمایش ۱۵۱۵ اور بعد دس روز کے چہرے اور نیکے الہ باب ۱۷ جو
کوئی تیس دن تک الہ ۱۲ جو کوئی تیس دن تک الہ دیکھو ان عبارتوں میں
مراد دس اور تیس دن سے وہی معنی متعارف مراد ہیں نہ دس برس اور
تیس برس باب بیدایش میں ہے ہندیہ ۱۸۷۳ء گم میں سات دن کے
بعینہ میں پرچالیں دن رات مینہ برس اور نکال الہ ۱۲ اور زمین پرچالیں دن
رات کی چڑھی لگی الہ ۱ طوفان کا پانی زمین پرچالیں دن تک اور بار
الہ ۲ اور پانی ایک چپاس دن تک میں پر بڑھتے رہے الہ باب ۱۷
پیدایش ۳ اور پانی زمین پر سے دمدم گتے چلے جاتے تھے سو ایک سے
چپاس دن گزرے الہ اور چالیں دن کے بعد یوں ہوا الہ ۱۰ اور اسے
اور سات روز تک صبر کیا الہ ۱۲ اور وہ اور ہی سات روز پڑا الہ باب
کتاب پیدایش کا ۳ اور اس پر چالیں دن گزرے الہ ۱۰ اور اسے اپنے
باپ کے لیے سات دن عم کیا الہ باب کتاب خروج کا سات دن
تک قو فطری روئی کہا الہ ۱۷ فطریہ روئی سات دن کہا الہ ۱۷
باب خروج کا ہندیہ ۱۸۷۳ء ۱۶ اور بی اوس جہہ دن تک دس پنے رہے

۱۸ اور موسیٰ پہاڑ پر چالیس دن رات رہا باب ۲ قوانین کا مجموعہ کہ خلاۃ
 پہاڑ کا جینے تو سات دن جیسے حیض کے دنوں میں وہ رہتی ہے ناپاک ہوگی
 ۴ اور وہ نفاس کے لہو کے سبب تین دن بٹری رہی الخ ۵ اور لکڑی
 جینے تو وہ دو ہفتے جیسے حیض کا حکم ہے ناپاک رہیگی اور چھ ماہ ہر روز
 نفاس کے خون کے لئے بٹری رہیگی اور درس ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱
 و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰
 اور درس ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰
 لفظ سات دن کا ایسا ہے باب ۲ کتاب قوانین کا ہند ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰
 و بار کیا جاوے پر ساتویں دن جو سبب احت کا ہے الخ ۱ اسات
 کامل گنو الخ ۱۶ ساتویں سبت کے دوسرے دن دن تک پچاس دن
 گن الخ درس ۲۵ باب ۱۳ اخمار کا سود چالیس دن کے بعد الخ درس ۲۵ باب ۱۳ استنسا کا اور

سابقہ زمانہ کے مانند چالیس دن رات پہاڑ پر کھڑا رہا اور سن ۲۴
 استنسا کا سو بنی اسٹیل موسیٰ کے لئے مواج کے جنگل کے میدانوں
 میں تین دن تک رو یا کئے الخ تو دیکھو ان سب مواضع میں باخون
 کتاب موسیٰ کے اندر لفظ دن اور ہفتے کا اپنے معنی حقیقی میں متعلق ہے
 اور کہیں بمعنی برس کے نہیں اسطرح اور کتب عہد عتیق میں ہے اور

درس ۳۱ باب مرقس کا یون ہے اور اس سیامین چالیس دن تک
 شیطان نے اسے آزمایا الم درس ۳۲ باب اعمال کا وہ چالیس دن تک
 اونہیں دکھائی دیا الم اور درس ۳۳ باب ۱۹ اور درس ۳۴ باب
 یوحنا میں لفظ تین دکھا اور درس ۳۵ باب یوحنا میں لفظ چار دکھا اور
 باب یوحنا میں لفظ چھ دن کا اور درس ۳۶ باب یوحنا میں لفظ آٹھ
 دن کا واقع ہوا اور باسی طرح اور بہت جا ہے اور سب جاپنی معنی
 متعارف من متعل ہے پس بدون قرینہ قویہ محاذ کی دن کو بمبئی کے
 لینا محض ایک توہم ہے ۶۳ ورس ۱۶ باب کتاب اول سلطانی
 یون ہے ہندو ۱۸۴۲ء اور اس اور بعثا اسرائیل کے بادشاہ
 مہتک سے جیتے تھے لڑائی رما کی اور درس ۱۹ باب کتاب دوم اخبار الام
 کا یون ہے اور اس کی سلطنت کے مینیسویں برس تک جنگ نہوئی
 اور درس ۱۹ باب کتاب دوم اخبار الام کا یون ہے اس کی سلطنت کے
 چھتیسویں برس اسرائیل کا بادشاہ بعثا یہوداہ پر چڑ آیا الم پس
 ظاہر ہے چھلا تکذیب لکھے کی کرتا ہے ۶۴ ورس ۱۸ باب کتاب
 سموئل کا یون ہے اور داؤد کے بہادر یون کے نام یے ہیں پہلا
 محکوم فی و شب بہت جو سارہیوں کا سردار تھا اور سنے اہم
 بہالا چلا اور اونہیں کیا بارتل کیا اور درس گیا رہوان باب کتاب

فادان
 مرسو

۶۴ ورس
 چھٹا

اول اخبار الایام کا یون سیہ اور دواؤ و دیکے بہادر و ن کا شمار یہ ہے
 یسہام بن حکامی جو سارنیتو کا سردار تھا اور سینے تین سو پر اپنا
 بہا لایا اور اوہنیں یکبار قتل کیا دیکھو اولیٰ کہہ نام میں خلافت
 اور ثانیاً ایک میں آہٹہ سوار و دوسرے میں تین سو پس ایک میں
 غلطی ہوئی اور ایسے ہی مخالفتیں اور غلطیوں اور جاہی کثرت سے
 ہیں مگر اس کا قدر مذکور بالا پر اکتفا کیا جاتا ہے اور اگر ایسے مخالفتیں
 عہد عتیق کی روایتوں کے لکھے جاویں جیسے پادری لوگ فریڈریش
 کے خصوصاً صاحب تحقیقین حق لکھتے ہیں نوٹ شدہ کوئی ورس کتابوں
 عہد عتیق کا مخالفت سے سلامت نہ نکلے اور اس کا بطور نمونہ کے
 محض بطور حکایت کے کہچہ تھوڑی سی کتاب کریٹیکل ریویو سی جو تصنیف
 جان کلارک کی اور لندن میں ۱۸۳۹ء میں چھپی ہے اور کتاب کی سیہو سے
 جو ۱۸۳۳ء میں بلکہ لندن میں چھپی ہے اور اور محمد و ن کی کتابوں سے نقل
 کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو جاوے کہ ان پادریوں کی یہ بات نئی نہیں بلکہ
 ویسے اپنے اُن ہم ملیوں کی تقلید کر کے بیہودہ شور مچاتے ہیں گواہ کتاب کے
 نزدیک ان کی تقلید پوری نہیں اسلئے اُن محمد و ن کو اُن اعتراضوں
 کہہ فائدہ دینوی نہیں بلکہ سب عیسائیوں میں نفرتی ٹھہرے ہیں اور ان
 لوگوں کو ایسے اعتراض کرنے اور مسلمانوں کو کھانے کے لئے بڑی بڑی

سرخ
میں

انتاب کے مقابل سو بی پر کھینچا حکم کیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے
موافق حکم قتل کا لگایا اور جو بیس ہزار کو دبا ہے مارا ۳۵ ورس باب
استثناء کا یون ہے تو اپنے دلیں سوچ کہ جس طرح سے آدمی اپنے
بیٹی کو ترسیتا ہے خداوند تیرا خدا تجھ کو ترسیتا ہے اور ۳۶ ورس باب
شمار کا یون ہے سینوزا دیکھ دانٹوں نیلے گوشت تھا پہلے اوس سے
کہ دے اوسے جا میں خداوند کا غصہ اون لوگوں پر ہر ط کا اور خداوند نے
اون لوگوں کو نہایت سخت مارا دیکھو ایسی باپ کی طرح پرور
کی کہ جب اون مصیبت زدوں کو گوشت ملا اور دے کہانی سے ہنوز
دانٹوں میں تھا کہ اذکو سخت مارا ۳۷ ورس باب
میکامین خدای تعالیٰ کے حقین یون ہے وہ رحم کرنے سے بہت خوش ہے
اور باب استثناء میں ہے ۲ اور جب کہ خداوند تیرا خدا اونہیں تیرے
ماتہ بین گرفتار کروائی تو تو اونہیں مارا اور حرم کیجیو نہ تو اسی کوئی
عہد کر یو اور نہ اون پر رحم کر یو ۱۶ اور تو اون سب گروہ کو جو خداوند
تیرے خدا کے کرم سے تیرے ماتہ بین گرفتار ہوئیں منحل جائیگا
اون پر تجھے کرم کی نظر نہو گی الہ دیکھو ایسا رحم کرنے سے خوش ہے
کہ نبی اسرائیل کو اپنے مخالفوں پر رحم نہ کرنی اور کرم کی نظر نہ کہنے
کے لیے حکم کرتا ہے ۵ ورس ۱۱ باب ۵ نامہ یعقوب میں ہے ہندو

سرخ
میں

سرخ
میں

خداوند کے مطلب کو جانتے ہو کہ وہ بڑا درد مند اور مہربان ہے ہینڈ
۱۸۳۹ء اور اس کا مطلب دریافت کیا ہے کہ اللہ بڑا درد مند اور

رحیم ہے اور درس ۶ باب ۳ اہو یسع میں ہے سمرون ویران ہو گا
کیونکہ وہ اپنے خدا سے باغی ہوا ویے تلوار سے گر جائیگیے اور یکے
لڑکے پٹکے جائیگیے اور ان کی پیٹ والی عورتیں چیری جائیگیے ویکو ہو
کیسی درد مندی اور رحم ہے کہ لڑکے پٹکے جا دیں اور عورتوں جالو کا
پیٹ چیرا جا ویے ۶ درس ۳۳ باب ۳ نوہریر میا میں ہے کیونکہ
وہ اپنے دل سے بنی آدم کو نہ ستانا نہ کھڑا تا ہے حالانکہ ایسا اس کا
نہ ستانا ہے کہ اشدودیون کو بوسیرے مارا جیسا درس ۶ باب ۶
کتاب اول سموئل میں ہے اور ہزاروں کو آسمان سے پتھر برسکے
مارڈا لاجیسا درس ۱۱ باب ۱ یوشع میں ہے اور سانپ ہیج کر سبت
بنی اسرائیل کو مارا جیسا درس ۱۱ باب ۱ شمار میں ہے ۷ درس ۱۱
باب ۱ کتاب اول اخبار الایام میں ہے خداوند کا شکر کریں کہ اس کا
فضل الہی ہے اور درس ۹ زبور ایکو مینتا البسوپ ۱۴۵ میں ہے خداوند کے
لئے بہلا ہی اور اس کا لطف لطیف ساری خلقت پر ہے حالانکہ
ایسا رحم ابدی اور خلقت پر ہے کہ نوح علیہ السلام کے وقت میں
جانداروں کو گھیا ادھی اور کیا اور سوا کیشتی دالون کے طوفان سے غارت کیا

نفسیاتی

نفسیاتی

۱
منجلیفت
۱۷۹

جیسا بابک پیدائش میں ہے اور اس طرح سب جانداروں کو چھوڑ
 غمور اور سدوم اور نوح اور نکی میں رہتے تھے ایک برس کے غارت
 جیسا بابا پیدائش میں ہے ۸ درس ۷ باب ۳ خروج میں ہے باپ کے
 گناہ اور نیکے فرزندوں کے اور فرزندوں کے فرزندوں کے تیسری
 اور چوتھی پشت تک مطالبہ کرنا حالانکہ درس ۲۰ باب آخر قسطنطنیہ
 وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مرگی بٹیا باب کے گناہ سہیگا اور نیاپ
 بیٹے کے گناہ سہیگا صادق کی صداقت اوسے برہمگی اور شر کی
 شہادت اوسے برہمگی انتہی اسکی موافق اور لاد کو ایک پشت تک
 ہی اپنے باپوں کا گناہ اوٹھانا نہیں پڑتا چوتھی اور چوتھی پشت کی
 مگر فقط چوتھی پشت تک ہی اگر رہتا تو غنیست تھا لیکن بعض مقاموں
 کتب مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چالیسویں پچاسویں پشت تک ہی
 عزیز اولاد سے انکے باپوں کے گناہوں کا مطالبہ ہوا کرتا ہے باب کتاب
 اول سموئل میں خدا تعالیٰ کا حکم ساول بادشاہ بنی اسرائیل کو فرشتہ
 سموئل علیہ السلام کی یون سے ۲ لشکر و نما خداوندیوں کہتا ہے مجھ کو
 جو کچھ کہ بنی اسرائیل سے عایت بنی کیا جب کہ وہ مصر سے چڑھا ہو
 کیونکہ انکی گناہات میں بیٹھے ۳ سو اب تو جا اور عالیوں کو مار اور چھوڑ
 لاد نکالے یک لخت حرم کر اور اودن برہم مت کر ملک مری سے یکے عورت

اور اڑکیے شیر خوار اور سیل پھیر اور اونٹ اور گدھے تک سب کو قتل کر
 انتہی دیکھو یہاں چار سو برس کے بعد اون عمالیقوں کی اولاد یہی جنہوں نے
 مقابلہ موسیٰ علیہ السلام کا کیا تھا حکم انتقام کما ہوا اور بڑی شدت سے حکم
 نکلا کہ رحمت کر اور شیر خواروں تک بھی جو کسی طرح کے گناہ و ذنوب
 ملوث نہ تھے اور اس طرح چار یا یوں تک قتل اور حرم کر ۹ و ۱۰

نویں

باب ۱۲ استثناء میں ہے اولاد کے بدلے باپ یا بھائی کے مارے بنجاوین
 اور زبانیہ اور ان کے بدلے اولاد قتل کیجا ویسے ہر ایک اپنے ہی گناہ
 کے سبب مارا جائیگا حالانکہ باب ۱۲ کتاب دوم سموئل میں ہے ۱۸ اور
 بادشاہ نے ساول کے دو بیٹے جو اس کی بیٹی رصفہ کے بطن سے تھے یعنی عیسیٰ
 اور منفی بست اور ساول کے بیٹے مکمل کے پانچ بیٹے جو بزرگی کی بیٹی
 کے صلب سے تھے ان کے جعو نیوں کے حوالے کیے ۹ اور انہوں نے انہیں
 پہاڑ کے برابر خداوند کی حضور پہانسی دی انہیں سات آدمیوں نے اولاد کو
 عیوض خطا ساول کے پہانسی باپنی اور داؤد علیہ السلام نے موافق
 طلب جعو نیوں پہانسی دیئے والوں کے اولاد کو برضا مندی اور حکم خدا
 حوالے کر دیا حالانکہ داؤد علیہ السلام نے ساول سے قسم کھائی تھی
 کیا تھا کہ میں تیرے بعد تیری اولاد کو قتل نہ کروں گا تو کیا خوب اوس
 وفا کی بات کتاب ۱ سموئل میں ہے ۱۷ اور جب داؤد پہاڑ میں ساول کو

لہذا تواسول بولا الخ ام اور اب دیکھہ میں جانتا ہوں کہ تو بادشاہ ہوگا
 الخ ۱۲ سو تو مجھے خداوند کی قسم کہا کہ یوں کہہ کہ میں بعد تیرے تیری
 نسل کو ہلاک نکر دوں گا اور تیرے باپ کے گہرائے میں سے تیرے نام کو
 نہ مٹا دوں گا ۱۳ سوداؤں کی اول سے قسم کی الخ دیکھو ان نو نمونوں
 قطع نظر اختلاف کے کیسا رحم خدا کا ثابت ہوتا ہے اور ۵ روز ۳
 میں ہے اس کا غصہ ایک دم کا یہ الخ اور رس ۱۳ باب ۳ شامیر کی
 تب یہواہ کا قہر اسرائیل پر بڑھا اور اس نے اوہنیم میں انجیل چلیس
 برس تک ادارہ رکھا جب تک کہ وہ ساری جماعت جو یہواہ کے رو برو
 لہنگار ہوئی تھی نابود ہوئی انتہی دیکھو یہاں غصہ ایک دم کا تھا کہ چالیس
 برس تک سب بنی اسرائیل کو کہ اوہنیم بغیر لوگ اور ہزاروں لڑکے
 بیگناہ اور معصوم ہی تھے جنگو غنم آوارہ رکھا اور ۱۱ اور ۱۲ باب
 پیدائش میں قول خدا تھا کہ اے حقین یوں ہے میں خدا کا اور ہوں
 الخ اور رس ۱۹ باب کتاب القضا کا یوں ہے اور خداوند ہوتا
 سا تھا تھا اور اس نے کوہستانوں کو خارج کیا پر صحران نشینوں کو خارج
 کر کا کیونکہ ان پاس لوہے کی برہنیں تھیں دیکھو عجیب قدر ہے کہ صحران
 نشین لوہے کی گاڑی دیا اور اس کی قدرت سے نہ نکل سکی اور ۱۲ اور ۱۳
 باب قضا کا یوں ہے تم مارز پر لعنت کرو خداوند کا فرشتہ ہوتا تم کے

درجہ اول

درجہ اول

درجہ اول

باشند و ن بر لعنت کرو کہ وہ یہ خداوند کی ملک کر نیکو خداوند کی ملک
 کر نیکو جباروں کو مقابل نہ آئے دیکھو عجب قادر ہے کہ جباروں کے مقابل میں
 ملک کا محتاج ہے اور جنہوں نے ملک نہیں کی اور بر لعنت کرتا ہے
 ۱۳ باب عاموس کا یوں ہے فارسیہ ۱۳۳ ایک من در زیر غما چسپید
 شد چنانچہ اربابہ پر از اقد چسپیدہ میشود عربیہ ۱۳۳ انا ذرا صر من شحم
 کا تضرع جملہ محملہ خشیتا یعنی خردوار ہو میں تمہارے نیچے آیا داجیا
 گا ڈی دی پو لے سے دہتی ہے دیکھو باوجود قادر ہونے کے وہ گیا
 اور عاجز ہو گیا ۱۴ اور ۱۵ باب ملاکیا میں ہے ہند ۱۴۳۳ استوم لعنت
 ملعون ہوئے کیونکہ تم نے ان اس تمام قوم نے مجھے لوٹا دیکھو یہاں خدا تعالیٰ
 لٹ گیا اور لٹ کر بنی اسرائیل کو لعنت کرتا ہے ان جباروں نمونوں کے
 کیسی قدرت الہی ظاہر ہوتی ہے ۱۵ اور ۱۶ باب کتاب اشاکا یوں
 خداوند کی انگلیں سب کا نوین کیا بری کیا پہلی دیکھنے و ایمان میں انتہی
 حالاکہ آدم علیہ السلام جب جہنم گئے ۱۷ کو بکار ناپا ۱۸ اور ۱۹ باب
 ۲۰ پیدایش کا یوں ہے تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا اور کہا کہ لوہا
 ۲۱ اور ۲۲ باب ۲۳ مسم اخبار الایام کا یوں ہے کہ خداوند کی انگلیں
 ساری زمین میں واپار دہرے زمین اور ۲۴ باب پیدایش کا یوں ہے میں
 اُن کے دیکھو گا کہ وہ جنوں نے اس شور کے مطابق جو چوتھک بیجا بالکل

انہیں ان بنائیت کو دیکھا انتہی اسکی موافق خدا کو معلوم کرنے کے لئے اترنا
 اے اور س ۵ باب پیدائش کایون ہے اور خداوند اوس شہر اور
 ج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے اور انتہی بیان ہی خدا دیکھنے کا
 تاج نکلا ۱۸ اور س ۴ باب خروج کایون ہے خداوند نے موسیٰ سے
 کہہ دیکھ میں آسمان سے تمہارے لئے روٹیاں برساؤ نکالنے لوگ
 روٹیاں جتنا ایک ہی دن کے لئے کفایت کرے ہر ایک ہر ایک
 ن سیت لیا کریں تاکہ میں اوہنیں جانوں کہ وہ میرے شرع پر
 لیں گے یا نہیں انتہی اسکی موافق خدا امتحان کا محتاج ہے ۱۹
 رس ۵ باب خروج کایون ہے ہندیر ۱۸۲۲ پہر خداوند نے
 دسی کو فرمایا کہ بنی اسرائیل کو کہہ تم سخت کروں لوگ ہو اگر میں ایک
 تمہارے درمیان جوہر جانا تو تمہیں ہلاک کرتا پس اب تم اپنا سنگھ
 ڈالو اور میں دیکھوں گا کہ کیا تم سے کروں اور یہ جلد پس اب تم الٹو اور
 بن لیں یہ ہندیر ۱۸۲۲ اور اب تم زینت اپنی اوتارو تاکہ وہ جو تمہارے
 ساتھ کروگا جانوں فارسیہ ۱۸۳۹ لہذا حلیہ مارا از خود بیرون کنید تا
 اتم کہ با شما چہ باید کرد فارسیہ ۱۸۴۵ پس حال حلیہ بتان مارا از خود
 لید تا بد اتم کہ در میان شما چہ باید کرد دیکھو یہاں جب تک اذکو
 گانکو دیا جب تک معلوم نہوا کہ کیا کرنا چاہیے ۲۰ ورس بلکہ

بنی آدم
 بنی آدم

بنی آدم
 بنی آدم

بنی آدم
 بنی آدم

بنی آدم
 بنی آدم

کتاب استثناء کا یوں ہے ہندیر ۱۲۲ء اور اس ساری راہ کو یاد کرو
 وہی راہ جہاں پہواہ تیرا خدا بیابان میں ان جاہلیں پرستوں کو لئے پرا
 تاکہ تجھے دکھ دے اور تجھے آزمادے اور تیرے دلی بات دریافت
 کرے کہ تو اوسکے احکام مانیکا کہ نہیں انتہی یہاں خدا تعالیٰ آزمائے
 اور دلی بات دریافت کرنے کے واسطے محتاج لکھ بنی اسرائیل کو بیابان میں چالیس برس تک
 پرا دیکھو ان پانچ نمونوں سے کیسے عالم الغیبی خدا کی ثابت ہوتی ہے
 ۲۱ ورس باب ۶ ملاکیا میں چمن خداوند ہوں مجھ پرین تعمیر ہوں اور باب ۱۱
 شمار میں ہے ہندیر ۱۲۲ء ۲۰۶ پر خدات کو بلعام کے پاس آیا اور
 اوسے کہا اگر لوگ تجھے بلانے اورین تو اوٹھ اور انکے ساتھ جا چو بات
 میں تجھے کہو گا وہی کیجو ۲۱ سو بلعام صبح کو اوٹھا اور انبی گدہ بن کر گیا
 اور سوا ب کے اسیر و نیکے ہمراہ گیا ۲۲ تب کا قہر ہڑ کا اسلے کہ وہ گیا اور
 پہواہ کا فرشتہ جا کے راہ میں کھڑا ہوا تاکہ اوس سے دشمنی کرے انجیل
 دیکھو یہ کیسا غیر متعیر ہے کہ آپ ہی رات کو حکم دیا اور صبح کو قہر میں اکر
 دشمنی کر نیکے لئے بھیجا ۲۴ باب ۳۱ خروج میں ہے ہندیر ۱۲۲ء
 ایک نہیں کی کہ دودہ اور شہد و مان بہتا ہو گا پس تم چلی جاؤ کہ میں
 درمیان چھڑو گا انہم تب اوسے کہا کہ میں خود تیرے ساتھ جاؤں گا اور
 میں تجھے آرام دے گا دیکھو اول جا فرمایا کہ میں جاؤں گا پھر تھوڑی ہی دیر میں

نصف شب

نصف شب

حکم کو بدل ڈالا اور اس اسم باب پیدائش کا یوں ہے ہند ۱۲۲۲
پہر خدا نے اُن سب پر جنہیں اُوکھنے بنایا تھا نظری اور دیکھا کہ بہت
اچھے ہیں اِلہ اور ورس ۱۵ باب ۱۱ یوب مین ہے اوسکی انگلیوں
آسمان جی پاک نہیں اور ورس ۱۵ باب ۱۲ کتاب یوب مین ہے اور
اوسکی نظریں پاک نہیں اور باب ۱۱ تو این مین صداما خدا ر پر بندوں
اور دند و نکو حرام اور قبیح اور نا پاک بتلایا ہے دیکھو ورس ۱۵ باب
پیدائش مین سب اسمائون اور تارون اور جاندارون کو بہت اچھا
اور اور ورس ۱۱ منقولہ مین نا پاک اور قبیح کہا گیا م ۲ ورس ۱۱ باب
نامہ یعقوب مین ہے ہند ۱۲۲۲ ۶۱ ج مین پنے اور پر جانیکا سا یہی
نہیں حالانکہ صداما جا بہت تاکید سے محافظت سب سے کئے حکم کیا
اور بہت جا اوسکو مذہبی کہا پہر ہی پادری لوگ اسبت کچا اتوا کا دن
مقدس ٹھہراتے ہیں اور اوسکو بدلنے والا اور پر جانے والا بناتے ہیں اور
ان نمونوں سے غیر متغیر ہونا اوسکا نہیں ثابت ہوتا ۱۵ ورس ۱۲
باب ۱۱ حزقیل مین ہے ای اہل اسرائیل سنو تو کیا میری راہ راست
نہیں کیا تمہاری راہ ناراست نہیں اور باب ۱۱ ملاکیا مین ہے ۲ خداوند
فرماتا ہے کہ میں نے تمہیں پیار کیا تم کہتے ہو کہ تو نے ہمیں کس طرح
پیار کیا کیا عثو یعقوب کا بھائی نہ تھا خداوند فرماتا ہے لیکن میں نے یعقوب

بیار کیا ہم اور سینے غنویہ دشمنی رکھی اور اوسکے بہار اور اوسکی میراث کو جنگلی تینوں کے لئے ویران کیا انتہی دیکھو بقضای راستی کے عیص اور اوسکی اولاد کو ناحق دشمن بکڑا اور اوسکی میراث اور بہار کو ویران کرنا کیسا اچھا ہے ۲۶ ورس نہ باب ۱۱۱ مثلاً ہاشم امی مقدسوں کے ہادشاہ تیری راہین راست اور درست ہیں اور در

ہندوستان

باب ۱۱۱ ہوش میں اسکی موافق یوں ہے خداوند کی راہین سید ہیں اور نیک لوگ اور نین چلین گئے الخ اور در ۲۵ باب ۱۱۱ خرقیل میں موسیٰ کے حقیق جو فاص قوم خدا کو ملی تھی اور خروح عیسیٰ علیہ السلام تک سب نبی اسرائیل کو کیا نبی اور کیا اور اوسیکامانا اور بتنا و اجنبیوں کے ہندوستان اور سینے ہی اور نہیں حقوق دئے جو بیلے نہیں اور قوانین جنسیتی نہ جیتے فارسیہ ۱۱۱ لہذا منیر قوانین نامرغوب و احکامیہ کہ دران توانند

ہندوستان

زیست بایشان و آدم فارسیہ ۱۱۱ بنا برین من نیز قضایا کی کہ ناپسند و احکامی کہ بانہارندہ توانستند باند بایشان و آدم اور بہت فرق بین زنکی حرمت بائی جاتی ہے اور اگر بادر یونکا کہنا سچ ہے تو اسیے خود غریب یوسف بخار کی جو رو کے ساتھ نہا کیا کہ وہ اوسے زن کے عالم ہوئی جانا چاہئے کہ ہم ایسے اعتقاد ناپاک سے بیزار ہیں مگر نفوای قول نقل کفر نہ باشد اس قول مردود کی بھی نقل ظہور میں آئی اور محمد

تو سجا بہت سیے اور بیان کرتے ہیں جیسا بطور نمونہ کے صاحب سہو کا
قول نقل کیا جاتا ہے اور ورن کا قول اوسپر قیاس کر لینا جائے اور جو
بادی لوگ بابت نواح زمینے ضحکی بکتے ہیں ہاوسپر صبر کرنا جائیگے
مقدسہ ولادت عیسیٰ علیہ السلام دین محمد و ن بے مریم اور عیسیٰ علیہا السلام
اور خدا ذوالجلال پر بہت کچہ زائد اس سے لگا ہے صفحہ ۱۸۷ کتاب سہو
ہے کہ ایک انجیل میں جسکا نام فی ٹی ڈی آف میری ہے اور اب
اوسکو جو ٹی انجیلو میں گنا جاتا ہے مذکور ہے کہ مریم رضی اللہ عنہا بہت
بیت المقدس کے لیے محرر ہو کر سو لہ برس کی عمر تک وہاں رہی تھی اور
فادرجیوم زادہ نے اس مذکور کو صحیح سمجھ کر اختیار کیا ہے سو اب مشہد
پڑتا ہے کہ مریم کو کسی کاہن کا بیت المقدس کے کاہنوں سے حل کیا
ہوگا اور اوس کاہن نے کہا کہ کھلا دی ہوگی کہ یون کہیو کہ مجھ پر
القدس کا حل رہ گیا ہے اور بہت استہزار و قہقہہ کی تحریر پر بڑی طرح
کہ دل لکھنے کو یہی نہیں جانتا کہ یہ لکھتا ہے کہ یہودی کے نزدیک حال یون
ہے کہ ایک سپاہی زادہ مریم پر عاشق تھا اور اوسکی حرکت ناشائستہ
یہہ میسح عیسیٰ یون کا پیدا ہوا ہے اوسپر یوسف نجار نے اس جو رو کیا
کو ناراض ہو کر چھوڑا اور عازم بابل ہوا اور مریم یسوع کے ساتھ مصر کو
گئے اور یسوع نے وہاں شعبہ بازی سیکھی اور بعد سیکھنے کے اوس

دکھانے کو ملک یویدین آیا پھر لکھتا ہے کہ ایسی ہیودہ کہانیاں بہت
 پرستون میں ہی بہت مشہور ہیں مثلاً ویسے مانتے ہیں کہ ایک ادکا
 معبود مینروا نامی جو سپر کی مغرب سے پیدا ہوا ہے اور نیچے گس جو سپر کی
 ران میں رہا ہے اور چینو کا خدا تو ایک کوار سی لڑکی سے جو مدعی ہی
 کہ میں کرن افتاب سے حاملہ ہوئی ہوں پیدا ہوا ہے انتہی لطفاً اور
 مناسب اسباب کے ایک حکایت ہے جو پادری جان ملنر کی کتاب
 منطبعہ ۱۸۳۸ء میں مرقوم ہے کہ تھوراسا عرصہ گزرا کہ جو آنا سوت
 کوٹ نے فرنگستان میں دعویٰ الہام کا کیا اور کہا کہ میں وہ عورت
 ہوں جس کے حقیق شیطان کے خطاب میں خدا تعالیٰ کا قول درس ۵ اباب
 پیدا میں ہوں ہے وہ تیویے سر کو کچا لگی اور باب ۱۸ مشاہدات میں
 یون ہے ۱ اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا کہ ایک عورت سوچ
 کو اوڑھ پیہ ہوئے اور جاؤاد کے باؤن تیلے اور او کے سر بارہ
 ستاروں کا تاج ۲ وہ عورت حاملہ تھی اور درو سے چلائی اور جینو لپیٹی
 تھی انتہی اور میں شیطان کا سر کچل لگی اور مجھ کو حل حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 اور اس عورت نیک کی بہت سے آدمی حضرات سیمون سے معتقد
 ہوئے اور او کے معتقدوں کو اس حل کی بڑی خوشی تھی اور سوچا کہ
 یہ تو نہ تو انتہی اس حد تک حضرت مریم کو تو روح القدس سے

حل تھا اور اس عصمت قباب کو حضرت عیسیٰ کا حمل رہا مگر حریف کہہ کر
 معلوم نہیں ہوا کہ اس حمل پاک سے کوئی بڑا کالڑکی پیدا ہوا تھا یا نہیں
 اور صورت پیدا ہونے میں اس عصمت قباب کے معتقدہ و نیکے نزدیک
 اس مولود مسعود کو رتبہ الوہیت کا ایک علاقہ مجبورہ سے مثل اپنے باپ کی
 ملا تھا یا نہیں اور صورت طے میں اعتقاد تثلیث کا منسوخ ہو کر اعتقاد
 تریع کا مقرر ہڑا تھا یا نہیں اور لقب خدا تعالیٰ کا اب سے جد کے ساتھ
 پلٹا تھا یا نہیں ۲۸ ورس ۶۸ زبور ۱۹ کایون سے تونیک ہے
 اور نیکی کرتا ہے مجھے اپنے قواعد سکھلا اور ورس ۲۳ باب کتاب
 القضا کایون سے تب خدا کی ملی ملک در سکم کے لوگوں کے درمیان
 روح فساد کو ہیجا اور اہل سکم نے اسلیک سے دعا بازی شروع
 کی انتہی دیکھو وہ نیکی ایسی ہے کہ آپ فلو کی روح کو ہیجرو غاباری شروع
 کر ائی دیکھو ان چار نمونوں سے کیسی راست باز غی کی ظاہر ہوتی
 ہے ۲۹ ورس ۱۹ باب ۲۳ شمار کایون ہے خدا آدمی نہیں جو جوش
 بولے نہ آدمی نہ او کہ پشیمان ہو ویسے الم اور اسلیکی موافق ورس ۲۹
 باب کتاب دل سموئل کایون ہے اور اسرائیل کا ناصح جوش
 نہیں بولتا اور پشیمان نہیں ہوتا کیونکہ وہ انسان نہیں ہے کہ پچتا دے
 نہ حالانکہ کتب مقدسہ خدا کا جوش و نال اور کتب ۳۱ اور پشیمان

حریف
 عیسیٰ کا حمل

حریف
 عیسیٰ کا حمل

بلکہ پچھتاہے پچھتاہے تہک جانا کثرت سے ثابت ہے باب ۱۸
 بیشک اوس زمین تک نہ پہنچو کیے جسکی بابت میں نے قسم کھائی کہ
 تمہیں وہاں بساؤنگا تب تم میری عہد شکنی کو جان لو گے کہ میں نے
 دیکھو یہاں نہ فقط وعدہ جھوٹ نکلا بلکہ قسم ہی جھوٹی نکلی اور خود ہی اپنی
 عہد شکنی کا اقرار کیا ۱۳۰ اور روس ۱۷ باب ۱۸ میں قول
 یوں ہے ہند ۱۸۲۲ اور ۱۸۲۳ کیونکہ انکے بنانے سے پچھتاہوئے
 ۱۸۳۹ زیرا کہ ازپیدا کردن انہا پشیمان شدہ ام ۱۸۳۹ و
 باب ۱۸ میں لکھا یوں ہے ہند ۱۸۳۳ اگر وہ قوم حکومت میں نہ آئے
 سے پہلے تو میں ہی اوس برائی سے پچھتاؤنگا جو اوس پر کرنا چاہتا
 تھا ۱۸۳۲ اور روس ۱۸۳۳ باب ۱۸ میں لکھا ہے ہند ۱۸۳۳
 دے سینن اور مرا ایک اپنی بڑی راہ سے پہلے کہ میں اوس کو
 پچھتاؤں جو میں انکے کاموں کی بڑائی کے لئے اون پر کرنے کو منصوبہ
 باندھتا ہوں ۱۸۳۳ اور روس ۱۸۳۳ باب ۱۸ میں لکھا ہے ہند ۱۸۳۳
 کیونکہ میں اوس بدی سے پچھتاہوئے جو میں نے تمہیں کی ہے فارسیہ
 زیرا کہ از زمانی کہ بشمار ساندیم پشیمان شدہ ام ۱۸۳۳ اور روس
 ۱۸۳۳ ۱۸۳۳ میں ہے ہند ۱۸۳۳ اور اپنی رحمتوں کی فراوانی کے مطابق
 پچھتاہوئے ۱۸۳۳ اور روس ۱۸۳۳ باب ۱۸ میں لکھا ہے ہند ۱۸۳۳

پچھتاہوئے

پچھتاہوئے

پچھتاہوئے

پچھتاہوئے

پچھتاہوئے

پچھتاہوئے

پچھتاہ ۱۳۴ اور ورس ۳۴ باب یونیل میں ہے ہندیر ۱۸۳۳ کیا جانے
 پہرے اور پچھتاہ ۱۳۴ اور ورس ۳۴ باب ۱۲ میں ہے تہک گیا ہوں
 موافق ترجمہ انگریزی کے یوں ہے میں پچھتاہ سے تہک گیا ہوں
 ۱۸۳۳ سے از بار گشت ارادہ خود در اندہ شد م دیکھوان نونہوں سے
 میا صدق اور نہ پچھتاہ ثابت ہوتا ہے ورس ۳۴ باب ۱۲ مثال میں ہے
 ہندیر ۱۸۳۳ جھوٹی لبوں سے خداوند کو نفرت ہے اور باب ۱۲ میں ہے
 ہندیر ۱۸۳۳ اور میں نے کہا ہے کہ میں تمہیں مصریوں کی تکلیفوں سے کٹا نیوں
 اور حینوں اور امور یونان اور فرزیوں اور یون اور یوسوں کی زمین
 بن جہان دودہ اور شہید بہتا ہے نکال لاؤنگا ۱۸ اور وہ تیری
 اواز سنینگے اور تو اور اسرائیلیوں کے بزرگ مصر کے بادشاہ پاس
 ایوا اور اس سے کہیو کہ یہ ہواہ عبرانیوں کے خدا نے ہم سے ملاقات
 کی اور اب ہم تیری منت کرتے ہیں ہکوتیں دن کی راہ بیابان میں
 جانے دیے تاکہ ہم ہواہ اپنے خلیکے لئے فرج کریں ۱۳۹ اور ورس
 باب ۱۲ میں موافق اس حکم کے قول موسیٰ اور مارون علیہما السلام
 کا یوں ہے عبرانیوں کے خدا نے ہم سے ملاقات کی ہے ہکو اجازت دیجیے
 ہم تین دن کی راہ جنگل میں جائیں الخ اور باب ۱۲ میں ہے
 ہندیر ۱۸۳۳ اے ہواہ میں نے موسیٰ سے کہا لاخو ۲ سو اب تم لوگوں سے

۱۳۴ پچھتاہ
 ۱۳۴ پچھتاہ
 ۱۳۴ پچھتاہ

۱۳۴ پچھتاہ
 ۱۳۴ پچھتاہ

منہاج
کتاب

منہاج
کتاب

چپ چاپ کہو کہ ہر ایک مرد ایسے پیڑوسی ہے اور ہر ایک عورت اپنی بیوی
 سے روپیے کے برتن اور سونے کے برتن عاریت یوں ہے اور وہ
 باب ۱۲ خروج کا یوں ہے ہند ۱۸۲۲ اور بنی اسرائیل نے موسیٰ کے
 کہنے کے موافق کیا اور انہوں نے مصریوں سے روپیے کے برتن
 اور سونے کے برتن اور کپڑے عاریت لئے دیکھو ان درسون کی موافق
 خدا بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر ارادہ بجا نے ملک شام کا رکھتا
 تھا باوجود اس کے اجازت جھوٹ بونے کی دیکر جھوٹ بلوایا کہ اسکی
 موافق موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نے فرعون کے سامنے اور
 بنی اسرائیل نے کیا مرد اور کیا عورت اپنے ہمسایہ سے جھوٹ
 اور یہ دوسرا حق ہمسائیگی جسکی تاکید تو ریت میں بعد اسکے بہت
 انی ہے ادا ہوا کہ یہاں عاریت سے سب مال کا ہضم کیا اور
 بابت کتاب اول سموئل میں ہے اور خداوند نے سموئل کو کہا تو
 کہتک ساول کی بابت غلکین سنگین نے تو اسے بنی اسرائیل کی
 سلطنت سے مردود کیا تو اپنے سینکڑہین تیل ہر اور جامین تجھے
 بیت لحم میں یس باسن پہنچتا ہوں کہ میں اس کے بیٹوں میں ایک کو
 بادشاہ ٹھہرایا ہے ۲ سموئل بولامین کیونکر جاؤں کہ اگر ساول سنگین
 تو مجھے مار ہی ڈالے گا خداوند نے فرمایا ایک چھپا اپنے ساتھ لے جا

منہاج
الکرامین

اور کہہ کہ میں خداوند کے لئے فوج کو آیا ہوں انتہی پہاں بھی خدائی
سموئل علیہ السلام کو جھوٹ بولنے کی اجازت دی کیونکہ واسطے
بادشاہ کرے داؤد علیہ السلام جاتے تھے نہ فوج کرینے کے لئے
اور باب کتاب سلاطین میں ہے ۱۹ پر سیکا پایے کہا کہ تم خداوند کے
سخن کو سنو میں نے خداوند کو اسکی کرسی پر بیٹھے دیکھا اور آسمانی
سارا شکر اوسکے دہنے بائیں ہاتھ پر اٹھا ۲۰ اوس دم خدا نے فرمایا کہ
انباب کو کون ترغیب دیکھتا کہ وہ جڑہ جاویے اور رامت جلعابہ
جاڑی تب ایک کچھ بولا اور ایک کچھ ۱۲ اوس وقت ایک روح
نکل کے خداوند کے سامنے اکبر طی ہوئی اور بولی کہ میں اوسے ترغیب
دو گئی ۲۲ پھر خداوند نے فرمایا کس طرح سے وہ بولی میں جاؤنگی اور
جھوٹی روح بن کے اوسکے سامنے نبیوں کے منہ میں پڑونگی خداوند
بولا تو اوسے ترغیب دی اداغالبہ ہی ہوگی جا اب کرس ۲۳ سو دیکھ
خداوند نے تیرے ان سب نبیوں کے منہ میں جھوٹی روح ڈالی ہے
اور خداوند ہی نے تیری بابت بڑی خبر دی ہے انتہی دیکھو اسکی موافق
اور خدا تعالیٰ کرسی پر بیٹھ کر مشورہ بھانے خلق کا اپنے لشکر آسمانی
کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور روحوں کو بھانے کے لئے بھیجا کرتے ہیں
اور اقرار میکا یا میں جو کہ اوسے خدا کی روح بھیجی ہوئے ہیں اوسے

منہج انصاف
چراغ الہدٰی

منہج انصاف
چراغ الہدٰی

منہج انصاف
چراغ الہدٰی

اور خدا نے راحیل کو یاد کیا اور اوسکی سسکی اوسکے رحم کو کہو لا
۴۶ اور ورس ۱۸ باب پیدایش کا یوں ہے ہند یہ سسہ کیونکہ یہ
ابی مالح کے گھر کے سارے رخصت کو ابراہیم کی جو دوسراہ کے لیے
بند کر دیا تھا ان دوسوں کے موافق کہی رحون کو کہو لتا ہے اور کہی
بند کرتا ہے پس دیکھو کہ مردوں کی برہنگی کہلنے سے بہ نفرت اور عورتوں کی
اندام نہانی اور کہاٹنے اور اننگی کردانی اور رحم کہو لینے اور بند کرنے
یہ وہ رعبت پر خوب حیا ہے ۴۷ ورس ۳۳ باب ۳۲ یرمیا میں
خداوند کہتا ہے کہ میں اونکی برائی بخشو گا اور اونکی خطایاوند کر دے گا
اور ورس ۴۵ باب ۳۲ خرد جن ہے میں شریرون کو بے سزا چھوڑے گا
اسکی موافق شریر سزا سے نہیں بچ سکتا بلکہ شریر کا کیا
دراوسکی اولاد سے ہی جالیس بچا پس نسبت تک خدا تعالیٰ اس
شریر کے گناہ کا مواخذہ کیا کرتا ہے جیسا اور گزرا ۴۸ ورس ۲
اب یرمیا میں ہے ہند یہ سسہ امین خداوند ہوں جو رحمت اور انصاف
ورصد اقس میں بر کرتا ہوں کہ تلے مجھے خوش آتی خداوند کہتا ہے
اور ۴۹ سسہ اسے خداوند کہ رحمت و بے عدل و بے نیک عہدی بروی
میں عمل می نمایم کہ ازا نہا خوش نمود خداوند میفرماید رحمت اور
مداقت کی تصدیق تو کہہ اور گزرا ۵۱ اب عدل کا بیان سنئے کہ

معرفت خرقیل پیغمبر کی باب۱۱ اور کتاب میں یوں حکم ہوتا ہے ۳
 اور زمین اسرائیل سے کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ میں تجھے پر آؤنگا
 اور اپنی تلوار کو میان سے نکالو گا اور صالح اور طالع کو تجھے میں سے منقطع
 کرونگا مگر اس سب سے کہ میں تیرے بیچ سے صالح اور طالع کو منقطع کرونگا
 اسی لیے میری تلوار اپنے میان سے جنوب سے شمال تک ساری
 بشر پر ظلمت لگی انتہی پہلا طالع اگر شقاوت طالع سے منقطع ہو جائے
 مگر صالح کا منقطع کرنا اور تلوار کا سب بشر پر کلنا کیا انصاف ہے یا نہیں؟
 یہ سب میں ہے ہندو ۱۳۶۷ء ۱۳۷۱ء خداوند یوں کہتا ہے اس سرزمین
 ساری باخندون کو اور اون بادشاہوں کو جو دارودیکے تخت پر
 بیٹھے اور کامیون اور یونام کے ساتھ باشندوں کو میں تنہا رہتا ہوں
 یہ وہ لوگ ۱۴ اور میں ایک کو دوسرے پر اور بیٹے کو باپوں پر اکٹھے جکڑو گا
 خداوند کہتا ہے میں مہربانی نہ کرونگا اور غم جوڑو گا اور رحم نہ کہاؤنگا بلکہ
 اوہ نہیں ہلاک کرونگا انتہی ساری سرزمین یہودیہ کے باشندوں کو
 متولی کرنا اور بغیر رحم کے ہلاک کرنا باوجودیکہ انہیں سیکڑوں نیک
 اور ہزاروں لڑکے معصوم ہی تھے کیا انصاف ہے یہ ۱۵ ورس ۲۹
 باب ۱۱ خروج میں ہے ہندو ۱۳۷۱ء اور یوں ہوا کہ یہ وہاں نے ادھی رات کو
 مصر کی زمین میں ساری پہلوئی فرعون کے پہلوئی سے لیکے جو اپنے

نہج انصاف
 نہج انصاف

نہج انصاف
 نہج انصاف

۱۰ مخالفین
۱۱ کا یونین

بیٹا تھا اس قیدی کے پہلو پڑے تک جو قید خانے میں تھا جا رہا یوں کہ
پہلو ٹون سمیت ہلاک کیا انتہی سب پہلو ٹون کو جو اوینن لاگوں کے
بیگناہ ہی تھے اور قیدیوں کے پہلو ٹون کو مارنا کیا انصاف ہے اور چارپو
پہلو ٹون کا کیا گناہ تھا ۱۵ ورس ۳ باب ۲ حزقیل کا یون سے خداوند
خدا کہتا ہے کہ کیا میں گنہگار کی موت چاہتا ہوں اور یہ نہیں کہ وہ
اپنی راہ سے پہرے اور جو یہ آدر رس ۱۱ باب ۲ حزقیل میں ہے
خداوند خدا فرماتا ہے کہ میری حیات کی قسم کہ میں شہر کی موت
نہیں چاہتا بلکہ یہ کہ شہر اپنی راہ سے پہرے اور جیسے المانیہ
معلوم ہوتا ہے کہ خدا یہی چاہتا ہے کہ گناہ گار اور شہر اپنے گناہ اور
شرارت سے پرہیز تو بہ کرین اور رس ۲ باب ۱ یوشع کا یون سے
کیونکہ یہ خداوند کی طرف سے تھا کہ ان کے دل سخت ہو گئے تھے تاکہ
وہ اسلحہ سے قتال کرین اور وہ اسے ان کو حرم کرین المہمان خود ہی
خدا نے تعالیٰ نے مخالفوں کے دل کو سخت کر کے مڑا ڈالا ۵۲
ورس ۳ باب ۲ نامہ اول تمش کا یہ ہے وہ چاہتا ہے کہ سب
آدمی نجات پاویں اور سب جانی کی پہچان تک پہنچیں اور باب
نامہ ۲ تہیلین کیوں میں ہے اور اسے خدا ان کے پاس تاشیر کی مالی
دعا یہیں کیا ہے تاکہ وہ یہ جوٹ کو سچ جانے لگے ۲ تاکہ وہ سب

۱۰ مخالفین
۱۱ کا یونین

سچائی پر ایمان نہ لائے بلکہ ناراستی سے راضی ہیں سزا بدین اول سے
 معلوم ہوتا ہے کہ مرئی خدا کی یہ ہے کہ سارے آدمی نجات یابین
 اور دوسرے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی تاثیر کر نوازی
 میں بکرجوٹ کو سچ اعتقاد کر کر سزا دیتا ہے سبحان اللہ یہ خوب
 نجات کی راہ ہے ۵۲ ورس ۱۸ باب امثال سلیمان کا یہ ہے شیر
 لوگ صادقوں کے بدلے اور خطاکار پر ہیزگاروں کے عوض فدیہ
 جادینگے اور ورس ۲ باب نامہ اول پوچھا کا یہ ہے اور وہ ہمارے
 گناہوں کا کفارہ ہے فقط ہمارے گناہوں کا نہیں بلکہ تمام دنیا کے اور ورس
 باب اوسے نامہ میں یوں ہے اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا
 کفارہ ہو دے اول سے فدیہ ہونا ضریروں اور خطاکاروں کا بدلہ
 پر ہیزگاروں اور نیکوں کے معلوم ہوتا ہے اور باقی ورسوں سے فدیہ
 ہونا حضرت مسیح کا کہ راست باز ہیں بدلے سب ناراستوں اور خطا
 کاروں دنیا کے سچا جانے سے عبارت امثال یہ معلوم
 ہو گیا کہ باوری ترک جو دعویٰ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے مذہب کے
 موافق کوئی فدیہ نہیں محض غلط ہے اس لیے مسلمان لوگ ان میں
 ہی قریب چالیس کروڑ بہت پرست اور ۲۲ کروڑ یہودی اور عیسائی
 فدیہ دیتے ہیں مگر ان کا تو کیا ذکر ہے پس ایک ایک مسلمان

مختلف
 مضمون

نتیجہ

کے لئے کئی کئی خدائیے موجود ہیں علامہ اس کے موافق درس ۲ باب ۱
نامہ اول یوحنا کے حضرت مسیح تمام دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہوئے تو مثلاً
یہ جو خدا کی توحید اور مسیح علیہ السلام کی رسالت کے متقرین یقیناً گناہ
ہرے ۵۴ ورس ۲ باب کتاب احسا کا یہ ہے وہی اوس پر ہے

جو فاحشہ یا بیہ حرمت ہے جو زکیرین اور نہ اوس رٹھی کو چاہیے
شوہر نے طلاق دی ہو الخ ورس ۲ باب ۱ مسیح کا یہ ہے ہندو ۱۸
خداوند نے ہوسیع کو فرمایا کہ جا اور ایک زنا کار عورت اور زنا کیے کے
اپنے لئے لے کیونکہ یہ زمین خداوند سے پہرے کے بڑھے زنا کرتی ہے اور
درس اول باب اوس کتاب یہ ہے خداوند نے مجھے فرمایا کہ بھا
اور ایک عورت سے جو وفج کی پیارمی زوجہ ہے اور زنا کرتی ہے تبت کر
الخ دیکھو یہاں خود ہی ہوسیع علیہ السلام کو کیا کہ ایک فاحشہ عورت کو سمع
حرامی بچوں کے اپنے لئے لے اور کسی دوسرے کی پیارمی اور جہناں جو
دل لکاتب جائی غور ہے کہ باوری لوک ایسی روایتوں کو چھوڑ دینا

قدوسیت کے منافی نہیں سمجھتے اور اسلام کی خفیف خفیف باتوں کو
اپنے زعم میں منافی قدوسیت کے سمجھتے ہیں ۵ ورس ۳ باب
خود میں ہندو ۱۸ تو خون مست کرتو زنا مست کرتو زنا بہان نہ حرام
فرماست میں بہر ورس ۲ باب ذکر یا میں فرماتے میں ہندو ۱۸ اور میں

ہندو ۱۸

ہندو ۱۸

قوموں کو یروشالم پر لڑائی کے لیے بٹور دیا اور شہر چھینا جائیگا
اور گہرے لوٹی جائیگی الم اور جلد اخیرہ ترجمہ یونانی ۱۸۳۸ء و با زبان برزور

خواہند خستید یہاں خود ایسے لوگوں کی جو بنی اسرائیل کی جو روک کے ساتھ

زبردستی زندا کریں غالب کریں خبر دیتے ہیں ۵۶ ورس ۱۳ باب

حق و یقین کے خطاب میں یہ ہند ۱۸۳۳ء انکھین تیری پاک ہیں کہ تو بدی کو

دیکھ نہیں سکتا اور تو شرارت پر نظر نہیں سکتا ہے الم دیکھو و تقضای

پاکی اور مذکورہ کی بدی اور شرارت کے معرفت اشعیا علیہ السلام کے

درس ۵۸ باب اشعیا میں یونانی فرماتا ہے ہند ۱۸۲۵ء میں یہواہ ہوں میری

کوئی نہیں پہچانتی بناتا ہوں اور تار کی پیدا کرتا ہوں اور سلامتی

میں۔ تاہوں اور شریہ ا کرتا ہوں اور درس ۲۱ باب میں

میکا علیہ السلام یونانی فرماتے ہیں فارسیہ ۱۸۳۸ء اما ہر بدی بدر و ازہ اور شلیم

از خداوند نازل شد عربیہ ۱۸۳۸ء فان الشر نزل من قبل الرب الی باب

اور شلیم یعنی اس لیے تحقیق ہر بدی خدا کی طرف سے یروشالم کی پہاڑوں

نازل ہوئی اور باوجود ان کے درس ۵ زبور ۳۳ کا یونانی یہ وہ وقت

اور عدالت کو دوست رکھتا ہے زمین اوسکی رحمت سے معمور ہے قاریہ

عبارت اشعیا اور میکا علیہ السلام سے معلوم ہوا کہ وہ جو بغض باوری

کہا کرتے ہیں کہ مذہب سبھی کے موافق خدا خالق شرکاء نہیں اور سبھی

مخالف

تاریخ

اپنا عقیدہ بتلائیے ہیں بالکل مردود ہے ۵ زبور ۳۳ میں ہے ۱۵ خداوند کی
آنکھیں صاف تھیں اور اویس کے کان اونکی فریاد پر ہیں ۱۷ صادق ہے
ہیں خداوند سنتا ہے اور اونہیں اونکے ساریے دکھوں سے نجات
دیتا ہے ۸ خداوند اونکے نزدیک ہے جوشکستہ دل ہیں الم اور وہیں
زبور کا یون ہے ای خداوند تو کیوں ہم سے دور کرطا رہتا ہے دکھوں کے
وقت تو کیوں آپ کو ہم سے چھپاتا ہے اور زبور ۲۲ میں ہے اے الہی الہی
تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا تو میری نجات سے اور میری کرشمہ کی باتوں
سے کیوں دور ہوا ۱۷ اے میرے خدا میں دن کو وہ عالم گناہوں
پر تو نہیں سنتا اور رات کو مجھ کو کچھ فراموش نہیں انتہی شاید عیاذ اللہ
واو علیہ السلام صادقوں سے نہ تو نیکی ۵ اور ۳۳ باب ۲۰ پر
میں قول خدا کوں ہے جب اپنے ساریے دل سے مجھے ڈھونڈ دیکے
تو پاؤ گے انتہی اور ایوب کے حقین درس ۸ باب اول اور درس ۳
باب اول اسکی کتاب میں قول خدا تعالیٰ کا یون ہے زمین پر اوس
کوئی شخص نہیں ہے کہ وہ کامل اور صلوٰۃ ہے اور خدا سے ڈرتا اور ربی
سے دور رہتا ہے انتہی اپنی کتاب کے باب ۱ کے درس ۲ میں یون کہتا
کا شکر میں جاتا میں اویس کہان پاؤں تو اویس کے مستحکم جاتا ہوں
اسکے موافق ایسے صادق اور کامل بے نظیر کو علم اسکا بھی نصیب نہو اگر کو

۹۹ مخالفین
ابو یونس

۲۰۲

۹۰ مخالفین
ابو یونس

۱۰۰ مخالفین
ابو یونس

خدا کو پاویسے پانیکا تو کیا ذکر ۵۰ ورس ۱۴ باب ۱۴ خروج کا یون ہے
ہندیہ ۱۸۲۲ اور اپنے لیے تراش کے مودین اور کسی چیز کی سوتین جو
اسمان کے اوپر پانی میں زمین کے لیے ہے مذہبنا یو باوجود اسکے
پھر خود ہی ورس ۱۹ باب ۲۱ خروج میں یون فرماتا ہے اور تو سونکی لکھ
دو کر پٹی او س کفار سے کیے دو نو طرفوں میں بنائیو ۶۰ ورس ۶
نامیہ یہود کا یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اور اون فرشتوں کو جنہوں نے
اپنی پہلی حالت کو نگاہ نہ رکھا بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اور سید
کی زنجیر میں تاریکی کے اندر روزِ عظیم کی عدالت تک نگاہ رکھتا اسکی موافق
معلوم ہوتا ہے کہ شیطانوں کو خدا نے قید کر رکھا ہے اور قیامت
دن تک قید رہینگے اور ورس ۷ باب ۱۱ یوب کا یون ہے اور ایک دن
ایسا ہو کہ بنی اللہ خداوند کے آگے حاضر ہونے کو آئے اور شیطان ہی
اونکے بچ آیا اور اس بطرح ورس ۲ و باب ۱۱ یوب میں ہے
ان ورسوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چھٹا ہو ہے اور خدا کی حضور میں
ہی جاتے ۱ ورس ۹۰ کا یون ہے کہ ہزار برس تیرے آگے
ہیں جیسا کہ ماون جو گز گیا اور جیسے ایک ہزار اٹ اور ورس ۸ باب ۱
نامہ دوم بطرس کا یون ہے خداوند کے نزدیک ایک ہزار برس اور ہزار
ایک دن کی برابر ہے انتہی باوجود اس میں امریکے پہر ہی قوس قزح کو خدا تعالیٰ

اسو اسلے بنایا کہ اوسکو دیکھ کر اپنے عہد کو یاد کرے درس باب ۱
 پیدائش کا یون ہے ہندیر ۱۲۲ سوکان بدیے میں ہوگی اور میں اسے دیکھ
 کے اس دیشکے جو خدا ور میں کے ہر ایک جاندار کے درمیان ہی ہو کر تھا
 ۶۲ ورسن ۲ باب ۳ خرو جی قول خدا تعالیٰ کا یون ہے ایسا کوئی
 نہیں کہ جو مجھے دیکھے اور بدیتا رہے اور ورسن ۳ باب ۲ پیدائش میں
 قول یعقوب علیہ السلام کا یون ہے ہندیر ۱۲۲ء اور ۱۲۲ء میں خدا کو
 روبرو دیکھا اور میری جان بچ گئی فارسیہ ۱۱۱ اور ۱۲۵ء خدا روبرو
 دیدم الم عربیہ ۱۲۱ رايت الله وجهه وتخلصت نفسي عنه دیکھا
 میں نے اللہ کو منہ دہرندہ اور بچی میری جان بچ گئی ۱۲ باب ۱ نامہ اول یوحنا
 میں ہے کہ میں نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا اور ورسن ۱۶ باب ۱۲ نامہ اول انتی
 میں یون ہے اور اسی سے کسی انسان نے نہ کہا نہ دیکھ سکتا ہے انتی
 حالانکہ موسیٰ اور مارون اور ایہوا اور اورشتر نبرگون اسرائیلی نے خدا
 کو دیکھا تھا بلکہ اوسکے ساتھ کہا یا اور یا ہی ہے باب ۲ خرو جی میں ہے
 ہندیر ۱۲۲ء اور ۱۲۲ء تب موسیٰ اور مارون اور ناداب اور ایہو
 اور شتر کا برا اسرائیلی اور گئے ۱۱۰ اور انہوں نے اسرائیلیوں کے خدا کو
 دیکھا اور اوسکے پاؤں کے تیلے جیسے نیام کے پتھر کی کج کاری اور اوسکی
 شفافی ہر مسمان کی مانند تھی ۱۱ اور بنی اسرائیل کے امیون پر اکتے

مختصر
 عربیہ

مختصر
 عربیہ

اپنا ماتہ نہ کیا اور نہوں نے خدا کو یہی دیکھا اور کہا یا اور یہاں فارسیہ
 ۱۰ و خدا ہی اسرائیل راستا ہدہ کردند و زیر پایش مثل کار سنگ
 بست از با قوت کبود که از صفا چون خود آسمان آمد و او را بر عظمای بنی
 دست گذاشت و خدا را مشاہدہ کردند و خوردند و ہم نوشیدند و عیش و
 ۱۰ و نظر و الی الہ اسرائیل و تحت رجلیہ مثل عمل البحر السما بخونی و کف
 لون السماء و نور ظاہر الفلم مبطیہ علی شیوخ بنی اسرائیل و العبر
 واکلو و شربوا اگر چه جلد اخیرہ و رس اکاموافی ان ترجموں کے ظاہر اس
 بات کو بتلاتا ہے کہ عیاذ باللہ خدا کو کہا یا اور پیا ہو مگر شاید مطلب یہی
 ہو گا جو محدثین نے سمجھا ہے کہ خدا کے ساتھ کہا یا اور میا کہتا ہوں
 کہ اس جا یہ بنی اسرائیل کے خدا کی صورت آسمانی رنگ بعینہ
 اوتار کے صورت نکلی مگر حضرت حزقیل و رس ۲ باب اول اپنی کتاب
 میں کہہ رہا ہے بلکہ اتشین کہتے ہیں اور یون فرماتے ہیں ہندو کہ اور
 جو قالب دیکھتے ہیں ایسی کہ باکیسا بلک گ کا سا بہتر وار اور گردا گرد تھا اور
 اس قالب کی گریہ اوپر تک اور اس قالب کے گریہ نیچے تک سارا
 ہلکا سا میرے دیکھنے میں آیا اور جلال جو گرد چکنا تھا انتہی اور حضرت
 یوحنا و رس ۱ باب ۱ مغامرات میں رنگ خدا کا ابلق فرماتے ہیں اور کہتے
 ہیں وہ دیکھنے میں سنک یغم اور عقیق سا تھا انہم ۶ و رس ۳

ہندو
 کہتے ہیں
 کہ

باب یوحنا میں قول جناب مسیح کا خطاب یہود میں ایوں مقبول ہے
 تنہی کہی اوسکی اواز نہیں سنی اور اسکی صورت نہیں دیکھی
 انتہی حال صورت دیکھنے کا یہی گنہرا اور از سرخنے کا حال سینے میں
 باب استنساخ کا یوں ہے ہندیہ ۱۸۳۲ اور تینے کہا کہ دیکھنے والا وہ
 ہمارے خدا نے اپنی شوکت اور اپنی عظمت ہکو دکھلائی اور ہم نے
 اک میں ہے اوسکی اواز سنی ہے آجکے دن دیکھا کہ خداوند
 انسان سے باتیں کرے اور آدمی جتنا بچے اور بڑے اور ہم نے آگ میں
 الہ اور ترجموں میں یوں ہے فارسیہ ۱۸۳۹ اور ۱۸۳۵ اور اواز میں اواز
 میان آتش شنیدہ ایم الخ عربیہ ۱۸۳۱ و سمننا صوتہ من وسط النار
 الخ اسکی موافق بنی اسرائیل نے اواز خدا کی سنی تھی اور باجا بیکے
 اردو کے ترجموں مذکورہ میں اس ورس کو ایکسوان کر کے اور فارسی اور
 عربی کے ترجموں میں چوبیسواں کر کے لکھا ہے ۱۵ ورس ۲۴ باب
 یوحنا میں ہے خدا روح ہے اور ورس ۱۷ باب ۲ نامہ ۲ کریمتو نہیں ہے
 اور خداوند وہی روح ہے اور ورس ۳۹ باب ۲ لوقا میں قول جناب
 مسیح کا یوں ہے ہندیہ ۱۸۳۲ اور روح کو جسم اور بڑی نہیں ہندیہ ۱۸۳۹
 روح میں گوشت اور بڑی نہیں فارسیہ ۱۸۳۲ اور روح جسم و استخوان
 عربیہ ۱۸۳۱ ان الروح لیس لحم وعظم اور عبارت یوحنا اور لوقا کی

یہودیہ
 مسیح
 کے
 اواز
 میں
 ۱۸۳۵

یہ بات نکلتی ہے کہ خدا روح ہے اور جسم اور گوشت اور ہڈی ہے
 مجروح حالانکہ عہد عتیق کی کتابوں میں اس کے لیے سر اور بال اور
 کان اور آنکھ اور ناک اور منہ اور لب اور زبان اور چہرہ اور ماتہ اور
 بازو اور پٹیلی اور انگلیاں اور دل اور انتریاں اور پشت اور فرج اور لہو
 اور جان ثابت کرتے ہیں مثلاً این اونکی کچھ تھوڑی سی سنی ہے اور جو
 زائد منظور ہو وہ زبور اور کتاب اشعیا اور یرمیا اور زکریا کو بخوبی دیکھ
 کہ وہ ان انبیا کے انبار اور سکولین کے درس ۱۰ باب ۵ کتاب اشعیا
 میں ہے اور اوسے صداقت کو جو شن کی مانند پہنا اور نجات کا خور
 اپنے سر پر کہا الم اسمین تصریح سر کی موجود ہے اور در ۱۰ باب
 دانیال میں ہے میں یہاں تک دیکھتا رہا کہ کرسمین ہی کنین اور ۱۰
 الایام بیہر گیا اور کا پیرا ہن برف سفید تھا اور اوس کے سکا بالانچ
 اون کی مانند الم اسمین سے اور بالون کی تصریح ہے اور درس ۱۰
 زبور ۳۳ کا یوں ہے خداوند کی انگہیں صادقون پر ہیں اور اوس کے
 اونکی فریاد پر ہیں اسمین تصریح کلک کان کی موجود ہے اور اسطرح در
 ۱۰ باب ۱ اور درس ۱۰ باب ۱ یرمیا اور درس ۱۰ باب ۱ ایوب اور درس
 ۱۰ باب ۱ اور درس ۱۰ باب ۱ امثال میں بھی تصریح آنکھ کی موجود ہے
 اور درس ۱۰ باب ۱ اشعیا میں ہے تیلے ایسے ہیں جیسے دھواں پری

—

مجد

کون
تھوڑی

نہ

منہ

لب اور زبان

جہرہ اور بارزہ

ہتیلی اور ہتیلیا

اولگی

انٹریان اول

ناک کیلئے انٹریان ناک کی موجود ہے اور رس الباب ۵
 اشعیامین ہے اور سیطرہ نیراکلام جو میریے منہ سے نکلتا ہے
 اسین تصریح منہ کی موجود ہے اور سیطرہ درس باب ۱۲
 کتاب اول اخبار الایام میں ہے اور رس ۲ باب اشعیامین
 اور اسکی لب تہر الودہ اور اسکی زبان اتش سوزان ہے اسین
 تصریح لب اور زبان کی ہے درس ۳ زبور ۴۴ میں خطاب اللہ تعالیٰ میں
 یون ہے تیریے داسنیے ماتہ ہے اور تیریے بازو ہے اور تیریے چہرے
 نوزیے اسین تصریح چہرے اور ماتہ اور بازو کی موجود ہے اور سیطرہ
 درس ۶ ۱۲ و ۱۶ باب خروج لور رس ۶ باب خروج اور رس ۲ باب
 استثناء اور رس ۱۲ باب استثناء میں تصریح ماتہ اور بازو کی ہے اور باب
 خروج میں قول خدا تعالیٰ کا یون ہے ۲۲ اور یون ہو گا کہ جب میریے
 جلال کا گذر ہو گا تو میں تجھ کو اس چٹان کے سوراخ میں رکھوں گا اور
 تک گذرؤں تجھے اپنی ہتیلی سے ڈھانوں گا ۱۲۳ اور پہر اپنی ہتیلی اڑھا
 لو گا اور تو میرا بیچھا دیکھ لیکن میرا جہرہ گرزد کھائی ندیگا انتہی اسین
 تصریح ہتیلی اور چہرے کی ہے اور رس ۱۸ باب خروج میں ہے اور
 سنگین لوحین خدا کی اولگی سے لکھی ہوئی تہین اسین تصریح اولگی
 کہ ہے اور رس ۱۹ باب یرمیا میں ہے میری انٹریان میری

میریے دلکے پردے درو سندھین میرا دل جوش میں ہے الخ اس میں
 دل اور منتظر یوں کی ہے اور درس ۵ باب ۱ اور درس ۱۱ باب ۱ اشیا
 میں تصریح دلکی ہے درس ۳ باب ۱ اشیا میں قول اللہ تعالیٰ یوں کی ہے
 کر میں نہیں ہے اور اس میں درس ۲ باب ۱ خرقیل میں تصریح کر لی
 اور درس ۲ باب ۱ میں قول خدا تعالیٰ کا حق و او علیہ السلام میں جو
 میں نے آج جنا اس سے ہونا فرج کا سمجھا جاتا ہے اور درس ۲
 باب ۱ خرقیل میں قول خدا تعالیٰ کا یوں ہے اور میرے پاؤں تلکے
 زمین الخ اس میں تصریح پاؤں کی ہے اور درس ۱۲ باب ۱ کتاب اشیا
 میں قول خدا کا یوں ہے میرا جی تمہارے نیے چاندوں سے اور تہلہ
 عیدوں سے بیزار ہے الخ درس ۲۸ باب ۱ اعمال میں ہے ہندوستان
 خدا کی مجلس کو جیسے اوسنے اپنے ہی لہو سے مول لیا چراؤ انتہی اور
 باد جو بسم اور اعضا ہونے کی کہیں اوسکا باغبان اور کہیں معمار
 اور کہیں کہہا اور کہیں خیال اور کہیں سنگتراش اور کہیں چراغ اور
 کہیں حجام اور کہیں داسی اور کہیں قصاب اور کہیں کسان اور کہیں سوداگر
 اور کہیں معلم اور کہیں گشتی گیر اور کہیں جلاؤ ہونا کتب مقدسہ سے سمجھا جاتا ہے
 اسکی ہی کہیں مثالیں بطور نمونہ کیے گئے درس ۹ باب ۱ پیدا یوں ہے
 اور خداوند خدا کے عدل میں پورے طرف ایک باغ لگایا الخ اس میں

نفس

جی

روح

نہجیان

درس ۱۹ باب ۱ اشعیاسے باغبانی سمجھی جاتی ہے درس ۲۵ باب
 کتاب ل سموئیل میں ہے اور میں اوسکے لیے ایک بیخ فکرنیوگا
 اور اسے طرح درس ۱۱۰ باب ۲ کتاب سموئیل اور درس ۳۸ باب
 کتاب ل سلاطین اور درس اول زبور ۱۲ میں معاری سمجھی جاتی ہے
 درس ۸ باب ۶ اشعیامیں ہے لیکن اباسی خداوند تو ہمارا باپ ہے ہماری
 میں اور تو ہمارا اکہا ہے الخ درس ۱۶ باب ۳ خروج میں ہے فارسی
 ان لوحا مصنوع خدا الخ فارسی ۱۵۵ ان لوحا عمل خدا بود الخ اسکا
 سنگتراشی خدا کی ثابت ہوتی ہے درس ۲۱ باب ۱ پیدائش میں ہے
 ہندیہ ۱۲۲ اور یہ وہ خدا ہے اوم اور اوسکی جہر دیکھنے کے لیے چہرے
 کرتے بنائے اور اونہیں پہرائے اسکا ہے درزی بن نکلتا ہے درس
 ۷ باب ۳ یرمیا میں ہے تیری گہاؤں سے نیچے چہکاروں کا اسکا
 جزا ہی نکلتی ہے درس ۲۱ باب ۱ اشعیاکا یوں ہے اوسے ہونڈاؤ
 اوس استرہ ہے جو نہر کے پار سے کراہ لیا جائیگا یعنی آرام کے
 بادشاہ سے سر اور پاؤں کے بال مونڈے گا اور ڈاڑھی بھی ڈال جائیگی
 اسکا ہے نائی کا سہا جاتا ہے درس ۳۳ باب ۲ اور درس ۲۲
 باب ۱ پیدائش ہے جو نفل ان دونوں کی اور گزری دانی بن نکلتا ہے
 درس ۷ باب ۳ اشعیامیں ہے خداوند کی تلوار اوسے پھری ہے وہ

سبک
 کتاب

کتاب

کتاب

کتاب

کتاب

کتاب

اور ہرون اور بکرون کے لہو اور سینہ ہون کی گردنوں کی چربی سے چکے

کئے المیہا نے قصاب بن نکلتا ہے درس ۵ باب ۱۸ اشعیاء ۱۰

فارسیہ ۱۸۴۵ الٹنگ من تر خوب خرمن کو ب حدید و تیز و دندانہ دارے
کہ کوہ دارا کو فتریز و ریز ناسی و تلہارامثل کاہ بن خواہی گردانید ہند

دیکھتین تجی داونی کی ایکس لورنی گاڈی کو جبکے بہت دانت ہون

بنا دنگا تو بہار و نکود اوگا اور چور چار کرکا اور ٹیلو کو بہس کی مانند بناوگا

اس سے کسان بن سمجھا جاتا ہے درس ۸ باب ۱۹ یسوع من قول خدا

ہون سے اور تمہارے سے بیٹھیں کو ہی بنی ہواہ کے آتہ جو کھا

یہاں خدا تھا سودا کرتے ہیں درس ۱۲ باب ۱۸ اشعیاء ۱۸

وہنگی اولاد تو خداوند تعلیم فرما دیا فنت الحار ۱۸۴۵ وہنگی فرزند

از خداوند ستعلم شدہ المیہا خدا ماسہ اور معلم ہیں درس ۲۸

باب ۳۲ پیدائش کا یون ہے اور یعقوب کیلارہ گیا اور دمان پوٹے تک ایک

شخص اس سے کشتی لڑا کیا انتہی اور یہ موافق درس ۲۸ و ۳۰ آدی

باب کے خدا تھا پس یہاں سے خدا پہلوان کشتی گیر نکلا درس ۱۳ و ۱۴ باب

یہ مہیا سے کہ نقل اونکی اور گزری جلا دھونا خدا کا سمجھا جاتا ہے اور سطح

اور درسون سے مثل صفات مذکورہ کی اور صفات خدا کی سمجھی جاتی ہیں

۶۶ درس ۵ باب ۲ کتاب سموئل کا یون ہے اس کے نتیجہ ہون سے

س

ح

و

س

پ

ج

د

ن

ہ

و

ایک دیوان او ہوا اور اسکے مونس ہے گل نخل کے کہا گئی کہ جس سے
 کوئی دیکھے کہ اور رس ۱۱ باب ۳ یوں خدا کی تم سے نغ ہو تا ہے اور ہر تابی
 جم جاتا ہے اول سے دم خدا کا دیوان اور دوسرے سے بہت ہی
 سہو سمجھا جاتا ہے ۱۲ باب ۳ یوں سے اس لیے میں افرا
 کے لیے دیمک اور یہود اہ کے کہ رہنے کے لیے گریہ کی مانند ہونگا
 اور رس ۱۳ باب ۳ یوں سے اس لیے میں اون کے لیے رشید ہوں کی مانند
 ہونگا چھپنے کی طرح گہات میں لگا ہونگا دیکھو کہ یہی خدا کا ایک اور کبریا اور
 شیر پر اور جیتا ہے ۱۴ باب ۳ یوں سے ۱۵ باب ۳ یوں سے
 وہ میرے لیے ایسا ہوا جیسا یہ کہ میں اور شیر نہ چپ کے گہات میں ہوتا
 اور رس ۱۱ باب ۳ اشعیا میں ہے وچ بان کی مانند اپنا کلہ چروا
 دیکھو کہ یہی خدا پر اور شیر ہو گیا گہات میں اور کہی گزریہ کی مانند گھر نے
 والا ہے ۱۶ باب ۳ یوں سے خداوند صاحب جنگ ہے اور رس
 ۱۷ باب ۳ یوں سے سلامتی کا خدا دیکھو کہ یہی جنگی کہلاتا ہے اور
 کہی صلح والا ۱۸ باب ۳ یوں سے نامہ اول یوحنا میں ہے خدا محبت ہے
 اور رس ۱۹ باب ۳ یوں سے قول خدا کا یوں ہے اور میں آپ تھا یہ
 ساتھ بالادستی اور قوت بازو سے لڑاؤ گا ان غصہ سے اور غصہ سے
 اور بڑے قہر سے دیکھو کہ یہی میں محبت اور کہی مسرہ غم اور غصہ سے

خدا کا
 کبریا

خدا کا
 کبریا

خدا کا
 کبریا

خدا کا
 کبریا

درس ۵ باب ۲ کتاب استثناء میں یوں ہے اور اگر کسی کی دو جہاں
ہوں کہ ایک محبوب اور دوسری مغضوب ہو الخ اور درس ۷ باب ۲
یوشع کا یوں ہے اور یوشع نے اوسیدن مقرر کیا کہ وہ یہ جماعت کے
لئے اور خداوند کے منج کے لئے اوسجے جیسے وہ پسند فرمائے گا ہرم
کشی اور اب کشی کیا کریں اور باب ۵ اشعیاء میں ہے ۴ کیونکہ خداوند
یوں کہتا ہے کہ وہ یہ خواجہ سر جو میرے سبتوں کو مانتے ہیں اور ان
کا منو جو میرے پسند ہیں اختیار کرتے ہیں الخ میں او نہیں کو اپنے
کہر میں اور اپنی جا ریواری کے اندر ایک یا دو گار اور ایک نام چھوٹوں
اور بیٹوں کے ہر سے بخشو نگا میں او نہیں ابی نام دو گار جو مٹا جائیگا
اور درس ۲۵ باب اول نامہ اول گرتھیوں میں ہے ہندیہ ^{۱۸۳۱}
خدا کا احقانہ کام آدمیوں سے عاقل تر ہندیہ ^{۱۸۳۲} خدا کی بیوقوفی آدمیوں کی
حکمت پر غالب ہے اور درس ۹ باب ۱ آخر قتل میں ہے ہندیہ ^{۱۸۳۳}
اور وہ بنی جو فریقہ ہو دیے اور بات بولی تو میں خداوند نے اوس بنی کو
فریقہ کیا فارسیہ ^{۱۸۳۴} دہر گاہ پیغمبر گرفتار ہے فریقہ شدہ باشد
منکہ خداوند پیغمبر فریقہ ام عمریہ ^{۱۸۳۵} والنبی اذا ضلّ وکلم کلام
فانا الرب ضللت ذلک النبی ان در سوچ کے موافق خدا دو جہاں
کرنے کی اجازت دینے والا اور قوم کو غلامی میں لینے والا اور خواجہ ^{۱۸۳۶}

لہ کر نوالا اور عیاذ اباسدا حق و بیوقوف اور اپنے بیوقوفوں پر
 دینے والا نکلتا ہے جان کلارک بعد نقل بعض اقوال مذکورہ بالا کے
 لکھتا ہے کہ یہ بنی اسرائیل کا خدا فقط قاتل عالم جہوٹا احمق فرسیا
 جابر ہی نہیں بلکہ وہ ایک آگ جلا نے والی بھی ہے جیسا کہ
 درس ۲۹ باب ۱ نامہ عبرانیوں میں لکھتا ہے ہندیسہ اور ۱۸۸۲ء
 ہمارا خدا ہر دم کرنے والی آگ ہے انتہی اور ایسے خدا کے ہاتھوں
 پرنا بڑا ہولناک کام ہے جیسا کہ پولوس درس ۱۸۸۲ باب ۱ نامہ عبرانیوں
 لکھتا ہے ہندیسہ ۱۸۸۲ زندہ خدا کے ہاتھ میں پرنا ہولناک ہے انتہی پس ایسے
 خدا سے جتنی جلدی ازادی حاصل ہو سکے و تنہی جلدی حاصل کرنی
 چاہیے اس لیے جب اوسنے اپنے ایک کو تھے کو بھی نہ بچا یا تو اوس سے
 اور کوئی کیا کریم اور رحم کی امید تھیے اور یہ خدا جس کو تھے کتاب میں خدا بتلایا
 ہیں قابل ہر ویسے کرنے کے نہیں بلکہ ایک بے ٹھکانی چیز جامع ضدوں
 اور دہموں کی ہے کہ اپنے پیغمبروں کو بھی فریب دیتے انتہی دیکھو ان کو
 دیکھنے سے بعضے مسیحیوں کی نوبت کس درجہ کو پہنچی کہ اس مذہب سے بڑا نہ ہو کہ
 پکے تلخ بن گئے اور خدا کی جناب میں حد سے بڑے پس پادریوں کے مطابق
 کی جو قرآن یا ذات مقدس نبوت کی نسبت ہیں ہم کیا شکایت کریں کہ
 ان سے پہلے محمدؐ نے خدا کی ذات پر عہد حقیق اور جدید ہی کی کتابوں سے

تفسیر
کتاب

اپنے زعم میں سند پکڑ سکے بہت بڑہ بڑہ طعن کیے ہیں بلکہ
مقدمہ اور دونوں مقصد و نیکے ملاحظہ سے کئی باتیں ظاہر ہوتی ہیں اول
یہ کہ اہل کتاب کے نزدیک کوئی سند قطعی اس امر کی نہیں کہ عبد
عتیق کی کتابیں جنگی طرف منسوب ہیں اور نہیں کی تصنیف ہیں بلکہ اکثر
کتابوین بعض بعض فقہریہ اور عبارتیں دلیل قطعی اس امر کی ہیں کہ
مصنف اس کے دے شخص نہیں اور ادن فقر و ن اور عبارتوں میں
سلفاً اور خلفاً چھوڑ سیمونکو کوئی عذر سوامی اسکے نہیں کہ کسی نے
بیچے سے ملا دی ہو گئے اور اٹھوں بعض فقر و ن کو کہتے ہیں کہ کسی نے
الحاق کر دیے ہو گئے حالانکہ یہ بات محض بے سند اور صرف ایک
اٹکل ہے کہ لا جاری کیے سبب انکی تقریر اور تحریر میں اتنی کسی نہیں
یہ بات اپنی کتاب میں مل گئی ہے کہ فلا فی عبارت فلا فی کتابتین فلا فی نے
الحاق کی ہے اور نہ کسی تفسیر میں بطور جزم اور یقین کے مرقوم ہے
بلکہ ہر صاحب وغیرہ بعض فقرات میں باعتبار طعن اور گمان کے
کہتے ہیں کہ غالباً فلا نے شخص نے ملا دیے ہو گئے اور غرض یہ کہ کیا وہ
لوگ بہکائیے عوام کے لیے لپیڑ سالوین اسی اٹکل اور گمان کو سند
گنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کتب اسناد میں بادل قطعہ ثابت ہو سکتا ہے
ولا قوتہ تلاباسد اٹکل کو دلیل قطعی اور سند محکم کہنا انہیں لوگوں کا کام ہے

اور اٹکل کو قیاس کہتے ہیں نہ سند اور جب بابون اور سطرون اور
جلون کا الحاق ان کتابوں میں لکھے اقرار کیے موافق ثابت ہوا اور
سوئے گمان غالب کے کچھ نہ ہو سکا پس اب ویسے کتابیں سب کی
تصنیف شخصوں منسوب الیہم کی طرح مابین جادین ملک اسحق بن
ایسا دعویٰ یہودہ کرنا انصاف کے خلاف ہے بلکہ حق یہ ہے کہ اگر
بالفرض ہم تسلیم کر لیں کہ یہ کتابیں تصنیف او نہیں شخصوں منسوب
الیہم کی ہیں تو یہی غفلت یا شہادت اہل کتاب سے بہت کچھ نہیں
الحاق ہو گیا ہے کہ بعض جاجو الحاق صریح تہاترے لوگ یہی لاچار ہو کر
مقرر ہوئے اور گمان سے وہاں ہی تباہی کہنے لگے کہ کتاب یا کسی سببی
لہا ہوگا اور ظاہر ہے کہ فقط نسبت سے کسی شخص کی طرف کوئی کتاب
تصنیف اس کی نہیں بن جائے دیکھو کتاب اشعیا اور کتاب
معراج اور کتاب الاسرار اور کتاب التسمیٰ اور کتاب اللہ کو جو
موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب ہیں اور پولوس اور یہود اور
اور شامی مسیحیوں نے بعض ان کتب سے سند بھی کھڑی کی ہے جادو
اوسکے اب پیسائے او کو جعلی سمجھتے ہیں اور اسے طبع جو ہی کتاب
غنا اور کتاب معراج اشعیا اور کتاب شہادت اشعیا اور حید
لمفومات جعفری اور زبور سلیمان کو جعلی اور چھوٹی بتلانے ہیں

موسیٰ اور عزرا اور اشعیا اور جفوق اور سلیمان علیہم السلام کی جنگی ف
 وسیعے کتابیں منسوب ہیں اور تیسری کتاب عزرا کو باوجودیکہ کلیہ
 گریک اب تک اسکو مقدس اور الہامی مانتا ہے حضرت رسول
 اور فرقہ پروٹسٹنٹ اسکو اس دلیل سے کہ اوسمین الحاق ہو گیا ہے
 الہامی نہیں مانتے مگر تعجب یہ ہے کہ انکی اقرا کے موافق انکی کتابوں
 واجب التسلیم میں ہی الحاق اور عطیان میں اوکو ماننا اور اسکو رد کرنا
 ایک نیا انصاف ہے شاید جو اسکی طرف کچھ بڑی غرض نہ تھی اور انکی
 طرف بڑی غرض متعلق تھی تو ظاہر میں انکی تسلیم اور اسکا انکار موافق
 ہر ادوستی پر کہ تحریف ان کتابوں میں بوسیطے اُن خراسون کے جو مقدمہ
 کی فصل میں بیان ہوئی ہیں بہت احسان اور ممکن تھی قیسی پر کہ ان
 نسخوں تو ریت کا اختلاف اور اسطرح عبری اور یونانی اور اور راسخون
 عہد عتیق کی کتاب کے نسخوں کا اختلاف اوس جیکہ بعضی جا علما اہل کتاب کو ہی
 گنجائش تاویل قوی یا ضعیف کی میں ہے بڑی دلیل تحریف کی ہے جو
 یہ کہ ان کتابوں کے بہت مواضع میں انکی سفار و علماء بمحقق ہی جار
 ہو کر کوئی جاراسوائی تو قرآن تحریف کہ نہیں دیکھتے اور تحریف انہیں نہادنی
 اور کی اور تبدیل کے ساتھ یقینی ہے اور یہ کہ جاتی تعجب نہیں کہ غفلت
 اور شراعت یہود کیجے جسقدر ہوتا ہو اتنا ہوا دیکھ جان بہت سنی

نہجی
 و
 سبب
 سبب
 سبب
 سبب

اہامی ادنیٰ غفلت اور شرارت میں گم ہو جاوین تو گم ہونا چاہیو اور لفظوں کا
 کیا عجیب پس ان اختلافوں میں اہل کتاب خصوصاً عیسائیوں کو ایسا
 گہرا یا کہ مہینے ہو گئے سلف عیسائیوں نے ترجمہ یونانی کو صحیح پڑھا
 اور وہی اور عین عہد حواری میں سے پندرہ سو برس تک سندھی ما
 اور اس کا حوالہ دیتے تھے اور اسی سے تمک پکڑتے تھے اور
 اور وقت تک کلیسیا یونانی اور لاطینی میں واجب تسلیم تھا اور ان
 دونوں کلیسیوں میں ہی پڑھا جاتا تھا اور کلیسیا یونانی اس کو مقدس کتاب
 جاتا تھا اور آج تک ہی اونیکر جابن اور اس بطرح اور کلیسیا
 مشرقیہ میں وہی پڑھا جاتا ہے اور آگسٹائن جو بہت بڑا عالم محقق
 اور مفہم عیسائی گذرا ہی کہتا ہے کہ یہودیوں نے بلاشبہ تاریخ بنی
 مندرجہ عہد عتیق میں نسخہ عبری کے اندر واسطے دشمنی دین مسیحی وغیر
 معتبر کرنے ترجمہ یونانی کی تحریف کی ہے اور اور قدامت مسیحی کہتے تھے
 کہ یہہ تحریف قرینہ عیسوی کے اونے سرزد ہوئی اور یونانی
 اپنی تاریخ کی کتاب چوتھی کے باب اٹھارویں میں لکھتا ہے کہ جسٹین
 مباشرہ یغویں یہودی میں کئی پیشین گوئیاں ذکر کر کے دعویٰ کیا ہے
 کہ یہودی نے انکو کتاب کے نکالنے سے انہی دیکھ کر جس طرح شبہ کیا ہے
 تو موافق اس کے یقیناً یہودی نے ان پیشین گوئیوں کو عبری کے نکالنے سے

اور تحریف میں اب کیا کلام ہے اور اگر چہوٹا ہے تو یہ پیشوا سیحیوں کا
جو بہت معتبر سلف میں گنا جاتا ہے کتنا بڑا تحریف تھا کہ اپنے دعویٰ
کی اثبات کے لئے اپنی طرف سے پیشین گوئیاں گہرے گئے اور کلام اللہ
اور الہامی کتابوں کی عبارت بتلاتا تھا اور جب سلف میں معتبر بزرگوں کا
یہ حال ہو تو اب ان کے خلف کو جو حال میں موجود ہیں کیا سمجھیں گے؟
اپنی تفسیر کی جلد چوتھی کے صفحہ ۶۲ میں لکھتا ہے کہ بٹن شہید اپنی کتاب
مباحثہ میں جو طریقوں یہودی سے ہوا تھا لکھتا ہے کہ عزرائلی لوگوں سے
کہا تھا کہ یہ عید فصیح کا کہنا ہمارے خداوند نجات دہندہ اور چاہ کا کہنا
تو سچو کہ اگر تم خداوند کو اس نشان (یعنی کہاں کی) سے اچھا سمجھو گے اور جو
ایمان لاؤ گے تو یہ زمین کہی ویران نہو گی اور اگر تم اس پر ایمان نہ لاؤ گے
اور اس کا وعظ نہ سنو گے تو تم غیر قوموں کے ہمسائی کا بننے کیے اور اس
فقیری کو یہودیوں نے عبری سے کالا لایا ہے اور وائس ٹیکر عامی قول جسٹین
کی جو کہ لکھتا ہے کہ غالباً یہ فقر باب ۱۱ کے کتاب عزرائلیں باب ۱۱ در سن ۲۱۵
کے ہو گا اور ڈاکٹر نے لکھا ہے کہ بٹن شہید کے تصدیق کی ہے اور ان کے
اپنی کتاب خلاطامہ کے مقدمہ میں صفحہ ۱۹۱ اس پر منطوقہ میں لکھتا
کہ ڈاکٹر ہنری صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱۷۸ میں لکھتا ہے کہ یہودیوں
کے وہم نے (عہد عتیق کی کتابوں کو) کئی جا ایسا خراب (یعنی محرف) کیا

اور لازم تحریف کا یہود کو دیتے تھے پس انکے نزدیک عبری اور یونانی میں
مخالفت قوی رکھتے ہیں محرف، مین اور اب جو فرقہ پروٹسٹنٹ مکالمہ کا
دم بھر کے اسکی صحت اور عدم تحریف کا قائل ہے اسکو قوی قوی ہی مت
مخالفت مین یونانی اور سامری کو محرف کہنا پڑتا ہے اور باوجودیکہ
پہر ہی عبری کے اکثر مواضع میں ایسے لاچار ہوتے ہیں کہ تحریف کا اقوال
اور کوڑا پڑتا ہے جیسے مفصل تفریح اوکے مفسرین کی اوپر گزری آج کل
دیانت صاحب میزان الحق کا دیکھو کہ پہلے باب کی تیسری فصل میں کہا
عوام کیلئے کیسی تقریریں لاطائل کرتے ہیں کہ وہی اولٹ کر علی
مسیحی پر پڑتی ہیں اور انشاء اللہ تفریس اور کا مقدمہ تیسری کے آخر میں
اور دعوی تحریف کا ہرگز مسلمانوں کے ساتھ خصوصیت نہیں رکھتا اور
انکے دعوی پر ایک شبہ ضعیف کی ہی اہل کتاب کو گنجائش نہیں ہے
جامی قوی کی اور یہود کی بددیانتی سے تحریف لفظی مقصدی کہہ سکتے ہیں
دونوں طرح کی تحریف اوکے میرزا شیعہ عزیز کی ہے مگر بعض جاہل کی
اور بعض جاہلین اور فیلسوفوں کی رہب اپنی کتاب خیالات میں جو
سالہ احمد شریف بن دین العابدین اصفہانی کا ہے اور ۱۲۷۹ھ میں
جہتی فصل کے اندر لکھتا ہے کہ نسخہ تصانیع میں بہت ہی تحریف ملتی جاتی ہے
خصوصاً کتاب مثال سلیمان مین اور رب آقیلا فیہ انکلیس کے مشہور

تو یہ تمام کو نقل کیا ہے اور اسطرح رب یونٹابن عزرائیل نے کہا:
یوشع اور کتاب القضاۃ اور کتاب السلاطین اور کتاب اشعیا اور
باقی کتابوں انبیاء کو نقل کیا ہے اور رب یوسف اعمی نے زبور اور کتاب عیسیٰ
اور اسیر اور کتابوں سلیمان کو نقل کیا ہے اور ان سب نے تحریف
کی ہے اور ہم نصرانیوں نے انکی اون کتابوں کو محافظت سے رکھا ہے
تاکہ یہودیوں کو الزام تحریف کا دیں اور ہم اویکیلا بطیل کو نہیں مانتے
دیکھو موافق اقوام اس کے ان عالموں یہود نے اپنی طرف سے تو قصو
نکیا تھا مگر کس دفعہ کی یہودیہ ایمانی اونکی نہ چل سکی اور اب ہم اس
مبحث کو ترجمہ یونانی کے جو پندرہ سو برس تک واجب التسلیم مسیحیوں
میں رہا اور دوسرخون پر لے کر چلے گئے کس و اعلیٰ کا نوس اور قد کس
الکسندریوں کہتے ہیں اور پاورسی لوگ ہسکا نے عوام کے لئے اونکا
ذکر اپنی کتابوں میں کیا کرتے ہیں بیان پر ختم کر دیتے ہیں اور دونوں
فرقوں کا تلک اور پروٹسٹنٹ کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں مارضا صاحب
جو بڑا مشہور اور معتبر عالم محقق فرقہ پروٹسٹنٹ کا ہے اپنی تفکیک
جلد دوسری میں لکھتا ہے کہ خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ترجمہ یونانی جو
سپٹواجنٹ یا الک زورین ہی کہتے ہیں بہت ہی نادر ہے اور قیاد
عیسائیوں میں بہت معتبر تھا اور ہمیشہ یہود اور عیسائیوں کے معبودوں

یہودیہ

پڑھا جاتا تھا اسی لئے مشائخ عیسائیوں نے کہا لاطینی اور کیا یونانی اور
 حوالا لیا ہے اور یونان میں سب ویسے ترجمہ نگار عیسائی نے جائز
 رکھا ہے سو اسی ترجمہ سر کے مثل ترجمہ عربی اور ارمنی اور اتھوپک
 اور کاپٹک اور پرانی اٹالک اور اوس لاطینی کے جو قبل حیروم کے مستقل
 تھا اسی ترجمے سے کیے گئے ہیں اور آج کے دن تک کامیاب بنائی
 اور اردو کلیسیوں مشرقیہ میں صرف یہی ترجمہ سٹو اجنت بڑا ہوتا ہے اور
 سی دیہ تحقیق باتیں بابت تاریخ اس ترجمہ کے مشہور ہیں بعض کہتے ہیں
 کہ اس کو مختلف آدمیوں نے مختلف زمانے میں کیا ہے اور بعض اس کو
 بمنزہ ایک معجزے کے جانتے ہیں وہ عین کئی روایتیں ہیں اول روایت
 یہ کہ بطلیمیوس ثانی بادشاہ مصر نے دوسرے دار اپنے یرد سالم کو بھیجے اور
 وہ اپنے یہودی کے ہوتے عالموں کو جو عبرانی اور یونانی زبان سے واقفیت
 رکھتے تھے بلو کر جزیرہ فارس میں رکھا اور اس ترجمہ کرنیکا حکم دیا اور
 تیسے عالم اور لاجہ احد ترجمہ کرتے تھے یہاں پہلے مقابلہ کر کے خوب بحث
 بعد ایک بات صحیح طے لیتے تھے اور اس کے بعد دومی ٹریوس داروغہ خان
 بطلیمیوس کو لکھوا دیتے تھے اور ادھون نے باوجود اس تحقیق کے بہر
 میں سارے ترجمہ سے فراغت پائی اور یہ روایت موافق نامہ ارتق
 یکے ہے مگر اوس نامہ کی کچھ نئی پر بڑی گفتگو ہے لیکن صورت جملہ

ترجمہ

بہت پرانا جعلی ہے کیونکہ یوسف مورخ نے ہی اپنی تاریخ میں اسکا ذکر کیا ہے اور قبل سترہویں اٹھارویں صدی کے ادس نامہ کی سچائی پر گفتگو نہ تھی مگر سترہویں اٹھارویں صدی میں اس کی سچائی پر بڑی گفتگو ہوئی اور اب ہمارے جمہور علماء کا اتفاق اس کے جعل ہونے پر ہے دوسری روایت تعجبی وہ ہے جو فلوہود میں نے کی ہے یہ عالم جب جزیرہ فارس میں گئے ہر ایک نے اول جد اجد اپور اسب کتا بوشا ترجمہ کیا اور تمام ہوئے کے بعد سب نے اپنے ترجموں کو طایا تو سب کے ترجمے لفظاً اور معنی موافق نکلے اور فرق ایک لفظ اور ایک حرف کا ہی نہ نکلا پس ان سب نے روح القدس کی تائید سے موافق امام کے لکھا تھا اور لکھتا ہے کہ اس عہد سے میرے عہد تک اسکندریہ کے یہودیوں میں بطور شکرانہ اس ترجمے کے ایک دن مقرر ہے کہ اوسمیں ہر سال جزیرہ فارس میں جمع ہو کر عید کرتے ہیں اور میری روایت جسٹن شہید کی جو موافق فلوہود کی ہے مگر اوسمیں یوں ہے کہ یہودی کے شتر عالمون کو ستر مکانوں میں علیہ علیہ بند کیا تھا اور انہوں نے علیہ علیہ ترجمہ کیا اور اس کے بعد جب سب نے ترجموں کو طایا تو سب لفظاً حرفاً حراً موافق نکلے اور لکھتا ہے کہ ان ستر مکانوں کے نشان میرے عہد تک موجود ہیں اور یہ جسٹن کا بیان بڑی مخالفت آئرش میں ہے

بیان ہے کہتا ہے کیونکہ اسکی موافق ہر ایک نے سارا سارا ترجمہ
اولا علیہ علیہ کیا ہر مقابلہ کرنے کے بعد سب ترجموں کو موافق
پایا اور اوس شخص کے موافق ہر روز سب اول ترجمہ جدا جدا کیے ہر مقابلہ
کرتے تھے اور بحث کر کے ایک بات صحیح ٹھہرے ایک دوسری ٹھوس کو
لکھوا دیتے تھے اور اپنی فارغیتس نے تطبیق کے لئے ایک بات نکالی
کہ ہتر عالون ہے دود کو چہتس ^{۳۶} مکانین بند کیا تھا اور ایک لکھ
نقل نویس ہر مکان میں اونکے لئے متعین تھاپس ہر مکانین دود
اول علیہ علیہ حہ کرے تھے یہ اوس میں مقابلہ اور بحث کر کے
اوس نقل نویس کو لکھوا دیتے تھے اس طرح ۳۶ مرتبے علیہ علیہ
تیار ہوئی در بعد تیار ہونے کے جب اون ۳۶ کو مقابلہ کیا گیا تو لفظاً
لفظاً اور حرفاً سب کے سب موافق نکلے تو اسکے موافق چہتس ^{۳۶} تھے
الہامی نکلے اور اس انبار کذب میں ایک سجدہ باہوا ہے جو اس سال
سے تحقیق نہیں ہو سکتا پس ہم کو جائز ہے کہ ان روایتوں سے ایک
روایت کی طرف ہی التفات نکرین اور ہمارے نزدیک حق اس
ترجمہ شہود میں یہ بات ہے کہ دوسو چاسی یا دوسو چاسی ہیں
قبل ولادت مسیح کے یہ ترجمہ ہوا ہے اور یہودیوں نے بدوین حکم
کسی شخص کے اس ترجمہ کو کیا ہے اور اسکی بہت شہرت کی لئے یہ

سے چہتس ^{۳۶} تھے
ترجمہ

دلیل کافی ہے کہ عہد جدید کے الہامی لکھنے والوں نے بہت فقروں میں
حوالہ اسی ترجمہ کا دیا ہے اور سب قدما اور مشائخ نے جو اربع جلدیں
کے سوا سب عبری سے بنا واقف تھے انہیں الہامی لکھنے والوں کی
بیرونی کی ہے اور اگرچہ تھے لوگ دین کے مقدمہ میں بہت ہی
گرمجوش تھے مگر تب بھی انہوں نے اصل عبری زبان الہامی کتابوں کی
بنیاد سیکھی ہے اور اسی ترجمہ پر ماضی رہے اور تمام اپنے مطالبہ
اسیکو بالکل کافی سمجھا اور کلیسیا یونانی اسی کو پاک کتاب جانتا تھا
اور قدر کرتا تھا اور کریزاسٹم اور تھیوڈور ڈبے اسکی تفسیر لکھی ہے
اور اتھاناسیوس اور ایپیتیموس ان زن افندیٹس نے اسی سے مضمون
دعا لیا ہے اور اسی چھپم سے کلیلاٹس نے ہی دو طرح سے ایک لہری ہے
اول یہ کہ ترجمہ اٹالک اسی ترجمہ سے بنایا گیا ہے نہ عبری سے دوم
یہ کہ اس نے یونانی مرشدوں کے کلاموں کو بڑا ہے اور بعد گزشتہ
ساتھی پرن اور امبروس اور آگسٹائن اور گرگوری کے یہ ترجمہ کار تکمیل
کے یہی نامہ میں تھا کہ اسی دشمنی سے کار اپنا جاری رکھتے تھے
اور یہی ترجمہ کلیسیا یونانی اور لائٹن میں پندرہ سو برس تک پڑھا جاتا تھا اور یہاں
کیا جاتا تھا اور سند لیا جاتا تھا اور اول صدی تک یہود کے معبود تھے
یہی سند تھا مگر صیائیں ان پر اس ترجمہ سے دلیل پڑنے لگی

انہوں نے اوس پر زبان درازی کی کہ یہ ترجمہ موافق متن عبری کے نہیں
 اور دوسری صدی کے شروع میں بہت سے فقرے اسے بنانے شروع
 کئے اور آخر اسکو چھوڑ کر ترجمہ لکھنے لگا کا اختیار کیا اور جب کثرت
 میں اول صدی تک اور عیسائوں میں مدت تک استعمال تھا تو اسکی
 کثرت سے پہنچی جاتی تھی اور ان میں غلطیاں بسبب تبدیلی کے
 قصہ کی تھی اور اس طرح بہت غلطیاں بسبب غلطی کا ہونا کے اور جب
 داخل ہو گیا سفیر اور شہر کے متن میں ظہور پائی تھی اور اس
 میں اس نے بڑی محنت سے اوسکو عبری کے تطبیق دینا اور غلط
 کرنا شروع کیا اور معلوم نہیں کہ کس برس میں اسکو تمام کیا اور
 اوسنے جس مقام میں تبدیل کی نیے علامتیں لٹا دی تھیں گے یہ فقرہ
 کیں اسطورہ کہ جہاں کو ملی فقرہ ایسا تھا کہ وہ اس ترجمہ میں تھا
 اور عبری میں نہ تھا اور اس پر اب نشان + مع الیہ دو نقطوں کے
 کیا اور اس طرح ان الفاظ پر بھی جو ترجموں نے انکو توضیح وغیرہ
 کے لئے بڑا یا تھا یہی نشان کیا اور جو فقرہ کہ اور ترجموں میں تھا اور
 اس ترجمہ میں نہ تھا اور ان کے یکسر نہیں بڑا یا تھا اور ان اب نشان
 بڑے نقطوں کے کیا اور سنہ ۱۷۰۸ میں بتایا کہ وہ ان فقروں کے
 ترجمہ تھوڑے دن کے اور بہت جا ترجمہ ایکوٹا ہے اور کہیں کہیں ترجمہ

لیتا تھا اور کبھی دوسرے اور کبھی تینوں ہی لیتا تھا اور مترجم کے نام کا
 اول حرف شناخت کے لئے لکھ دیتا تھا اور اس ترجمہ کی کتاب کو
 کو غلط سمجھ کر نکال دیا اور اس کی جابی ترجمہ ہیوڈوٹمن سے اس کتاب کو
 بیکر کہہ دیا تھا اور جہاں اس ترجمہ میں کچھ غلط تھا اس پر یہ نشان
 بنے اول والا کر کے اور تہجے سے تصحیح کر کے

اور یہ وہ نشان دوم بنا دیتا تھا اور اس جہے دو نشان اور یہی کچھ
 تہجے جو علماء کا اور ان میں بڑا اختلاف ہے کہ کس فائدے کے لئے تہجے اکثر
 اور ان بہ تعلیم موت فاکن کے کہتا ہے کہ دسے نشان زیادتی تحت
 اور درستی عبارت کی تہی اور یہ کہ کتابت ارجن کی بچاس برس ایک
 کو شہ میں شہرہ طور کے اندر پڑی رہی غالباً سبب اس کا یہ تہہ
 کہ وہ جو جالیس بچاس جلد کی تہی ہر سیکو قدرت اس کی نقل کی نہ تہی اور
 شاید وہ ان ہی پڑھی پڑی ضائع ہو جاتی اگر یو سی بیس اور پمپلس کو
 کتاب خانہ سی سی ایمین جہاں اس کو جبروم نے جو تہی صدی میں لکھا
 لاکر لکھتے مگر معلوم نہیں کہ بعد اس کے وہ کتاب کب گم ہوئی شاید
 جب مائون نے ۱۷۵۳ء میں اس شہر کو فتح کیا تھا اس وقت ضائع
 ہوئی ہوگی اور عنقریب تک اس کے سبب غلطی کا تہوں کے نظر ثانی کے
 ابتیاج ہوئی اور سپرہ یو سی بیس اور پمپلس نے ہکٹیل کتاب ارجن

نظر ثانی کی اور ان کا نسخہ صیقل پاتا گیا۔ کتب خانہ فلسطین ہی میں نہیں بلکہ
 عتقریب کتب خانوں کے رکھا گیا اور بار بار کی نقلوں سے دوبارہ
 برس میں علامتوں اور جن کی ایسی پلٹ گئیں کہ فائدہ ملی زمین اور آخر
 کو چھوٹی گئیں اور اس جہور دینے سے بڑی قباحت بڑھائی اور جبراً
 وقت میں ہی ہدایت کہ کس قدر اس میں ترجمہ اصل اور کس قدر اصلاح
 اور جن کی یہ معلوم ہو جائے بڑی متعسر تھی اور اب تو اسکے معکوس
 ہونے سے بالکل ناامید ہی ہے انتہی ملخصاً اور ایک تاریخ انگریزی میں
 جو مصنف اور مسکا کوئی کا تعلق ہے اور مطبع چارلس ڈالین کے انگریز
 مشہور آئین اور سلطنت لندن میں چھپا ہے کہ یہودیوں کی کتب
 میں سے دونوں میں سے شتر عالموں نے حکم بادشاہ بطلیموس کے یہ ترجمہ
 عبری سے یونانی میں کیا تھا منجملہ اسکے پانچ کتابوں موسیٰ علیہ السلام کا
 ترجمہ قریب ۲۸۵ قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے ہوا اور باقی کتابوں
 ترجمہ بعد اسکے مختلف وقتوں میں ہوا اور یہودیوں فلسطین نے اول تو اسکو
 پسند کیا تھا مگر جب عیسائی اور انکی مخالفت میں اس سے سخت بکڑنے
 لگے تب انہوں نے دوسری صدی کے شروع میں اسکو بطون کرنا شروع
 کیا اور کہنے لگے کہ یہ ترجمہ عبری کے موافق نہیں ہے اور اس ترجمہ میں بہت
 غلطیاں بعضی مسہر کا تے اور بقول ڈاکٹر گنٹی کا تے کے بعضی فلسطین

شرارت کاتبوں سے پائی جاتی ہیں اور ارجن کہتا ہے کہ یہ بہ اختلاف
 نسخوں عبری کے ہے جو ترجمے ہوئے کے بعد ان نسخوں میں وہ
 اختلاف واقع ہوا ہے اور جو عبری زبان سب یہودیوں میں معدوم
 ہو گئی تھی اور وہ اپنی کتابوں سے بغیر ترجموں کے فائدہ نہیں
 اٹھا سکتے تھے جیسا کہ ولیم کارنٹر کہتے ہیں اور ترجمہ یونانی وانیکے
 ہر ایک معبد خانے سے نکالا گیا تھا تو اسکی عیوض میں اور تین
 ترجمے شروع ہوئے اول ترجمہ ایکونلا کا جو ۲۹ء میں ہوا اور یہ
 شخص عیسائی ہو کے پہر یہودی ہو گیا تھا اور ازراہ حفارت کیا پانچ
 عیسائیوں کو دیدیا تھا دوسرا ترجمہ تیوڈوشن کا جو ۵۷ء میں ہوا تھا
 اور یہ شخص فی سسنگلار بننے والا تھا اور اسکا ترجمہ اول سے
 تیز اور دلیر تھا اور یہ اول نو میری ٹی شن ملحد اور پہر مار سین ملحد کا تھا اور
 آخرین یہودی بن گیا تھا تیسرا ترجمہ سینیٹکس کا جو ۶۲ء میں ہوا اور یہ
 شخص پہلے سامری تھا پہر یہودی ہوا اور اسے ترجمہ میں یہودیوں اور
 عیسائیوں دونوں پر چٹ کرنا ہے اور اسکا ترجمہ اور ترجموں سے محلوہ
 میں اچھا ہے اور ان تینوں ترجمے والوں نے درس ۱۲ باب ۱۱ میں لکھا
 میں کنواری لڑکی کے ساتھ ترجمہ نہیں کیا بلکہ جو ان عورت کے ساتھ
 ترجمہ کیا ہے اور ان ترجموں کے بہت جامع ترین ترجمہ سٹوہیزٹ ہیں

مطبوعہ کے دیباچہ میں لکھا کہ یہ قدس داطیکانوس ۳۹۰ء میں لکھا گیا
 اور سن ۳۹۰ء کی جیٹی سے جو سنیا اور ٹریٹلڈ کو لکھی تھی معلوم ہوتا
 کہ یہ نسخہ قریب تر نسخہ سٹو اجنت اور نسخہ ٹوشن نیکی سے ولیم
 کارینٹر لکھتے ہیں کہ اول میں اس نسخہ کے اندر عہد عتیق اور عہد جدید
 پر اتنا لکرا ہے دو نوں ناقص میں اور نسخہ اسکندریہ کا حکام نامہ قدس
 الکندر یوس ہے بعض کے نزدیک ۳۹۶ء کا اور بعض کے نزدیک
 ۳۹۶ء کا لکھا ہوا ہے اور گریک صاحب نے پیراؤسکو جہا پاتھا لیکن
 طور سے کیونکہ اس نسخے بعض جا اور نسخوں سے عبارت لیکے تین
 میں داخل کی اور اسکی عبارت حاشیہ پر رکھی اور یہ نسخہ اگر کہیں
 کوئی نشان اور جن کے نشانوں سے نہیں پایا جاتا لیکن یہ سیکلا سے
 نزدیک تر ہے اور بعض جا میں موافق تھیوڈوشن یا سٹیکس کی ہے اور
 مناسب نسخے ہمیشہ پیش کیے معلوم ہوتا ہے اور اسی نسخے کو باؤک ٹیک
 جو داروغہ کتب خانہ بادشاہی کا تھا ۱۶۳۳ء میں چھاپا تھا اور بہت
 لفظ اس نسخہ سے چھپیل ڈالے اور بدل دیے ہیں چنانچہ یہ بات آج تک
 ظاہر ہے اور یہ دو نوں نسخے غلطیوں سے پر ہیں اور قریب ۱۶ عیسوی کے
 بہت سے ترجمے یونانی تھے جو ایک دوسرے سے مختلف تھا اور نسخہ
 عبری تو بہت ہی خراب یا کم تھا اور سوقت سن ۳۹۰ء میں لکھا

اختلاف اور پریشانی سے ایک صاف نور نکالا انتہائی اور باریک صاحب
 اپنی تفسیر کی جلد دوسری میں قدس الکستہ ریوس کے بیان حال میں
 جو مصححین پہلے نے سب نسخوں سے لبر اول میں رکھا تھا یوں لکھنا
 کہ خلاصہ اور کا یہ ہے یہ نسخہ چار جلد و نین ہے منجملہ اولیٰ میں
 جلد و نین عہد عتیق کی جھوٹی اور سچی کتابیں اور جو تہی میں عہد جدید
 اور نامہ اول کلیتہً کا گزرتیوں کو اور جو تہی زبور جو سلیمان علیہ السلام
 کی طرف منسوب ہے مگر عہد جدید کے اندر انجیل متی میں اول باب سے
 درس ۶ باب ۱۸ تک اور انجیل یوحنا میں درس ۵۰ باب ۱ سے درس ۵۲
 باب ۱ تک اور نامہ دوم گزرتیوں میں درس ۳۱ باب ۱ سے درس ۳۲ باب ۱
 تک غائب ہے اور زبور کے پہلے ایک نامہ تھا جسے سیش کا اور زبور
 بعد ایک فہرست اور اس کی جو گزرتیوں میں دن رات سے نازیدین استعمال
 کیا جاوے اور جو وہ دہرم کیت کہ گیارہواں انکا حضرت مریم کی تعریف
 میں ہے اور کہ انکی جو تہی اور کہہ انجیل سے بنا کی ہوئی ہیں اور دلائل
 یوہیس کے زبوروں پر لکے ہیں اور اس کے قانون انجیلوں پر اور بعض
 اس نسخے کی بہت ہی طرح کی ہے اور بعضوں نے بہت تحقیر اور مستحکم
 کی ہے اور بڑے سخت اور سیکے دشمنوں میں دشمنیں سردار معلوم کیا
 اور اس کے برائے نہیں مگر غفلت کی گریب اور شہزادوں کو اخیر جو تہی صدی کا

لکھا ہوا بتلاتے ہیں اور میکالس کہتا ہے کہ اس سے قبل کا نہیں ہو سکتا
 بلکہ کم سے کم یہی زمانہ نکلتا ہے کیونکہ اوسمین اتھانیے سیش کا
 نامہ موجود ہے اور اوسکی رامی یہ ہے کہ یہ نسخہ آٹھویں صدی کے
 قبل کا لکھا ہوا نہیں اور اودن اوسکو دسویں صدی کا اور ڈاکٹر سملر اوسکو ساتویں
 صدی کا لکھا ہوا بتلاتا ہے اور موڈ فالکن کہتا ہے کہ غالب یہ ہے
 کہ چھٹی صدی کے قبل کا لکھا ہوا کوئی نسخہ نہیں نہ قدس الکسندریوس
 اور نہ کوئی اور نسخہ یونانی اور دوق کہتا ہے کہ وسط یا آخر چوتھی صدی کا
 لکھا ہوا ہے اور اودن کہتا ہے کہ نامہ اتھانیے سیش کا چھٹا ہے
 اور اوسکی نگین بن نہیں کتا اور دسویں صدی میں چھٹ کا بڑا زور تھا اور دسویں صدی میں
 ناحض علی بنی نایا گیا جو ہارن صاحب دسویں صدی میں بیان حال قدس
 واطیکانوس میں جسکو مصححین بدل دوسرے لہرین لکھا ہے لکھتا ہے کہ ترجمہ
 سپٹواجنٹ کا جو ۵۹۰ء میں اسی نسخہ سے منقول ہے چھٹا دیکھ مقدسین
 مرقوم ہے کہ یہ نسخہ قبل تین سو ستائیس برس سیمی کے یعنی آخر چوتھی صدی میں
 لکھا گیا موڈ فالکن اور پلین جینی باچون یا چھٹی صدی کا اور ڈیون ساتویں
 صدی کا اور ہگ شروع چوتھی صدی کا اور شپ مارش اخیر پانچویں صدی کا
 کہتا ہے اور کسی دوسرے نسخہ میں ایسا اختلاف نہیں جیسا کہ قدس الکسندریوس
 اور اس نسخہ میں اختلاف ہے اور اس نسخہ میں عہد عیسیٰ کے اخیر لکھیں لکھا ہے

پیدائش میں اول باب سے چالیسویں تک اور ۳۲ زبور یعنی ایک سو پانچویں
 سے ۳۷ تک اور عہد جدید کے اند نامہ عبرانیوں میں دس ۴۱ باب
 سے آخر نامہ تک اور دونامی تہیتی اور نامہ طیطوس اور نامہ فیسیوں
 اور سب کتاب مشاہدات یوحنا کے غائب ہیں اور پندرہویں صدی میں
 کتاب مشاہدات یوحنا کی اور آخر نامہ عبرانیوں کا لکھ کر اوس کے ساتھ ملا لگا
 اور بہت جگہ میں جو حرف مٹا اور بگڑ گئے تھے اونکو گنجی خرابا رہا تھ
 نے دوبارہ بنا دیا ہے اور اوس شخص نے اس نسخے کی عبارت اور نسخے
 بیان مختلف کی تھی تو مان عبارت اور نسخوں سے لیکر اس نسخہ میں اصل
 کی ہے لیکن اصل کو رہنے دیا ہے اور بعض جادویری کر کے جا کو یہ
 اوس کے نقلوں کو چیل ڈالا ہے اور جو اس نسخہ میں اور بعض نسخہ
 اسکندریہ یا قوس میں کج نشان نشانوں مقررہ آرجن سے نہیں تو اس سے
 ڈاکٹر کسی کاٹنے نے دلیل پکڑی ہے کہ یہ دونوں نسخے نہ اصل نسخہ
 نہ اوس کے اون نقلوں سے جو قریب اوس کے زمانہ کے ہوئے تھیں کہیے گئے
 ہیں بالک بعد مدت کے اون نقلوں سے جنہیں وہ نشان نہ تھے اور
 وہ نشان نقلوں میں لکھنے موقوف ہو گئے تھے انتہی اگرچہ ان دو عالموں
 کا ملک اور دستخط کی تحریر میں کئی چیزیں مثل نشانوں آرجن کے اور باوجود خلاف ہے
 مگر تاہم دونوں کی تحریر کے ملاحظہ سے کئی باتیں قابل غور کی ہیں اول یہ کہ

کوئی سند متصل مسیحی مذہب میں اسکے نہیں کہ اس ترجمہ پر ^{چند} کو
 کن لوگوں نے یہودیوں میں سے کیا ہے اور محض کئی افسانے جو بیٹے
 اسکے بابت مشہور ہیں کہ خود علماء مسیحی اس کی تکذیب کرتے ہیں
 اور کما رخصا صاحب سچ کہتا ہے کہ ایک بھی اونہیں سے قابل اتفاق
 نہیں اور اون روایتوں کو غیر معتبر سمجھ کر اپنا مختار ایک اور قول نیا نکالتا
 دوسری جہ کہ حواریوں کے وقت سے پندرہ سو برس تک یہی ترجمہ
 سب علماء میں سند اور عبری سے زائد معتبر تھا پس اس صورت میں
 بعض پروٹسٹنٹ اور اکثر کاتولک جو یون کہتے ہیں کہ مشرق کے
 ملحدوں نے اس میں تحریف کی ہے تو اس اپنے قول سے نسبت
 جہالت کے اپنے سلف کی طرف کرتے ہیں کیونکہ وہی اسی محفل
 مانتے تھے اور کلیسیاؤں کی اور کلیسوں مشرقیہ میں تو اب بھی مانا جاتا
 ہے ^{تیسری} یہ کہ انہی اقرار کے موافق یہود اس کو دوسری صدی سے
 غلط بتلاتے ہیں پس دو حال سے خالی نہیں کہ اس قول میں سچے تھے یا چھوڑ گئے
 تو یہودیوں اور عیسائیوں دونوں پر حریف ہے یہود پر اسلئے کہ کیوں
 انہوں نے اس غلط کو قریب چار سو برس کے صدی اول تک اپنے
 معبد خانوں میں رائج کہا تھا اور کیوں اس کو بہت معتبر سمجھا تھا اور عیسائی
 اسلئے کہ کسے جاہل تھے کہ پندرہ سو برس تک اسے اس کو واجب تسلیم و ترجمہ

حقیقی کلام الہی کا جائنا ظاہر دونوں فرقوں اہل کتاب کے نزدیک کتاب
اسمانی ہی مثل قانون سرکار انگریزی کی ہے کہ جیسا قانون موافق
کے کہی واجب العمل کچھ مدت تک رہتا ہے پھر وقت فرت ہو
اوس مصلحت کے واجب الرد اور منسوخ ہوتا ہے ایسا ہی جب تک
مصلحت دیکھی ایک کتاب کو کتاب الہی یا ہر نہ کتاب الہی کے کچھ ہر دین
اور ہر اوسکو غلط اور محرف بتلا دین اور اگر چھوٹی ہئی اور وہ نہ سمجھتا
تو صریح حد اور دشمنی دین مسیح کے سب خلاف دیانت اور ایمان کے
صحیح کو غلط بتلاتے تھے بس ایسا ہی حد اور دشمنی سے اگر اہل کتاب
اور کتاب صحیح کو جو صحت اور سکی اوسکے نزدیک یقینی ہو غلط بتلا دین
تو ایسے کیا بعید ہے جو ہئی یہ کہ انکے اقرار کی موافق دوسری ہی
صدی میں یہودیوں نے اس میں تحریف قصداً الہی کی نہی دیکھ کر جب
یہودی اپنی شرارت سے اس ترجمہ میں کہ قریب سو برس کے
سب کلیسوں عیسائیوں میں اور قریب چار سو برس کے سب معبد ظاہریوں
یہود میں بہت بڑا راج تھا تحریف کے نیسے بچو کے تو عبر میں جو پندرہ سو برس
اوسکی طرف مسیحی لوگ بہت ملقت نہ سے کیا خاک چو کے ہوئے گئے ظاہر
قدار مسیحیوں نے ٹھیک ان شریفوں کی شرارت کو پایا ہو گا جو تحریف عبری کی
نسبت اوسکی طرف کرتے تھے اور جب یہودیوں سے ایسا فعل مخرج

مسیحی کے حصہ سے یقیناً سزا دیا ہو اگر حصہ اسلام سے
 پہر ہو دی یا عیسائی بعض مواضع میں ترکب اور اس فعل شیعہ ہو گئے
 ہوں تو کونسی جگہ شکایت کی ہے یا پانچویں یہ کہ جب موافق اقرار
 ولیم کارنٹر کے دوسری صدی میں عبری زبان یہود بونیں سے گم
 ہو گئے تھے اور وہ اپنی کتابوں کا مطلب بدون مدد ترجمہ کے نہیں سمجھ
 سکتے تھے تو وہی اس کے زنا نہ پر پس اب جو علماء برطانیہ اپنے
 ترجموں ہندیہ اور فارسیہ کے اول میں لکھتے ہیں کہ اصل عبری سے
 ترجمہ کیا یا جو سہ پہن یا بہت ہی غلط سمجھتے ہو گئے چھٹی یہ کہ جب دو چار ہزار
 برس میں کتاب اربعہ کی نقلوں میں کثرت کے سبب ایسی خرابی آگئی کہ
 اصل اور اصلاح متعین نہ ہو سکی تو وہی حال توریت پر کہ کثرت نقلوں
 یہود میں کئی ہزار برس کے اندر کیا حال آسکا ہوا ہو گا سبحان اللہ
 عجب طریقہ لکھنے کا اور عجیب محافطت کتب دینی کی اہل کتاب میں تھی کہ
 دو چار ہزار برس کے اندر ایسا انقلاب طے جاتا تھا سا توین یہود کہ بقول
 مورخ کائنات کے جب چوتھی صدی میں سب ترجمے آپس میں بہت ہی مختلف
 تھے اور عبری کو یہود نے بالکل گم یا بہت ہی خراب کیا تھا تو حضرت جبریل
 اس ابنار طلب سے کیا خاک نوز کالام ہو گا سو ہی اس کے کہ اپنی عقل کے
 موافق صحیح کریں اور بعض کو قرآن میں سے صحیح اور بعض کو غیر صحیح کہہ دیں

پہنچنے کی بنا نہ تھا تو فقط اس ایک شخص کا حکم قطعی کیونکر ہو سکے بلکہ جا
 محتمل خطا اور صواب کا رہیگا انتہیٰ یہ کہ سب ترجمہ یونانی کو مضمون
 کلام اس کا سمجھنا محض خطا ہے کیونکہ اوسین کثرت سے زیادتی
 ارجن کی ایسی غلطی ہے کہ بقول مارن صاحب اب سید تہذیب الکمل
 منقطع ہوئی اور اس غلطی نے بڑی قباحت برپا کی اور ارجن نہ تھا
 نہ حواری بلکہ ایک شخص تھا قدما سے اور وہم اور خیال اوس پر
 غالب تھا کہ اوس کے سبب اکثر غلطی کرتا تھا چنانچہ اوس نے تورات کی
 اکثر باتیں ایسی ہی بیان کی ہیں اور غلطی چھا کہا تا تھا ایسی کہا تا تھا کہ
 کہی کسی نے نہیں کہا تھی اور عبری زبان میں کچھ توقف کامل ہی نہ کرتا
 تھا پس زیادتی اس کی اکثر غلط فاحش ہو گئی ولیم سیورانی تاریخ کلیسا
 دوسری باب کے حصہ دوسرے میں اول تین کام ارجن کے یعنی مقابلہ
 کتب مقدسہ کا اور ترجمہ کرنا اور نکالنا اور تفسیر کرنا ان کے الفاظ کی بیان کر کے
 لکھتے ہیں تیسرے امر میں کچھ غلطیاں کیں کیونکہ اوس نے تورات کی اکثر باتیں
 خیالی طرح سے بطور تمثیل بیان کیں انتہیٰ اور لادُنر اپنی تفسیر کی جلد
 دوسری کے صفحہ ۷۸۵ میں تعریف ارجن میں قول حیروم کا نقل کرتا ہے کہ
 بہ قول حیروم کا یوں نقل کرتا ہے کہ ارجن کے علم کا لحاظ کر کے تصنیف اس کی
 اس طرح پڑھی جاوے جس طرح تصنیف تپیل میں اور نویسٹ اور نوٹس

اور ای پو لی نیریش اور اور یونانی اور لاطینی مورخوں کیلئے کی اور بچا لیا جاکے
 اور بڑا چھوڑا جاوے جیسا حواری کہتا ہے ثابت کرو تمام چیزیں اور
 مضبوط پکڑ لو جو اچھی ہے اور سبکی سبکی ہو برس کہتا ہے کہ میں تعجب
 کرتا ہوں کہ ارجن سے کہ کس طرح وہ اپنی ہی مخالفت کی کہ جہاں صواب کہ
 پہنچتا ہے تو اس کا نظریہ اپنی بعد حواریوں کے نہیں رکھتا اور جہاں
 غلطی کہتا ہے تو ایسی کہتا ہے کہ کسی آدمی نے کبھی غلطی فاحش
 مثل اس کی نہیں کہا تھی اور صفحہ ۷۴ میں اوس جلد کے لکھتا ہے
 کہ ارجن نے خلاف رسم زمانہ اور ملک کے واسطے سمجھنے اور بھلائے
 علم کتب مقدس کے زبان عبری کو سیکھا اور اسکے سبب یونان میں
 وہ تعریف کیا جاتا تھا لکن علماء متاخرین نے دریافت کیا ہے کہ ارجن
 کو وقوف عبری میں کامل نہ تھا نوین یہ کہ نسخہ قدس الکسندرینوس
 اور قدس اطیکانوس کے لئے کوئی سند نہیں کہ کس صدی میں لکھی
 گئے محض اٹھکون اونکے کا غزون کو پرا نا دیکھ کر کہتے ہیں کہ اول تو چوتھی
 یا ساتویں یا آٹھویں یا سوین صدی اور دوسرے چوتھی یا پانچویں یا چھٹی یا ساتویں صدی کا لکھا گیا ہے تو معلوم
 ہوتا ہے کہ کسی پوپ یا متعلقین پوپ نے عوام کے بہکاتے کو کیا ہوئے
 بارہویں صدی کے کسی نسخے لکھے ہوئے کو پیش کر کے کہا ہو گا کہ یہ نسخہ
 قبل ظہور اسلام کے لکھا گیا ہے اور یہ بات تو گزریسی چونکہ یہ بھی

کچھ بعید نہیں معلوم ہوتی اسلئے جب ان لوگوں کی سلفت نے فرب
 عوام کے لئے سیکڑوں انجیلان اور نامین حواریں کے اور شاہدات
 اونکے جعلی بنائے ہوں تو ایسے ایک دوسرے کے جعلی بنالینے سے
 کیا تعجب کیا جاوے اور موت فاکن خود اقرار کرتا ہے کہ جیسی صدی کے
 قبل کا کوئی نسخہ ان دونوں میں سے نہیں ہو سکتا تو اسکی موافق اصل
 چہ تھی اور پانچویں صدی کی خرابی اور اودان اقرار کرتا ہے کہ سوین
 صدی میں جو دیباہی جعل اور جھوٹ لکھی گئی تھی جو زین تہا نامہ تہا لیس سیش کا
 جعل ہے بنایا گیا ہے اور جو یہ نامہ الکندر یوس میں بمنزلہ جزئی لکھا
 تو یقیناً یہ نسخہ بعد اوس نامہ کے جعلی ہوئے اور شہادت کے لکھا ہوا
 پس بات ہمارے قریب قیاس ہے دسویں یہ کہ ان نسخوں میں تین
 خیابان اور ہی تین اول یہ کہ دونوں آپ میں ایسی مختلف ہیں کہ کوئی
 دوسری ایسی نہیں دوسم یہ کہ بہت جھوٹی کتابیں ہیں اول میں لکی ہوئی
 ہیں اور یہ دلیل اس بات کی ہے کہ لکینے والا اسکا اوس زمانہ کے
 بعد ہوا جس میں جھوٹ سچ پر غالب ہو گیا تھا کہ دونوں میں حضرات
 مسیحیوں کو استیبار نہ تھی اور یہ ہمارے بعد گزرنے دسویں صدی کے
 خوشحال میں آتا ہے سیوم یہ کہ کسی چالاک مسیحی نے دوسرے
 نسخے کو خوب ہی اصلاح دی ہے کہ سب غلطوں کو اپنی طرف سے

اور متن میں عبارتیں کی عبارتیں داخل کیں اور بعض بعض جادویری
کر کے لفظ ہی چیل ڈالے ہیں اور ان تینوں لحاظ سے دیے نیچے
اور یہی اعتبار سے کرنے کے لائق ہیں خیر کچھ ہو اب تو متاخرین فرقہ
پروٹسٹنٹ کے ترجمہ یونانی کو اچھا نہیں سمجھتے اور وارڈ صاحب
اپنی کتاب اغلاطنامہ منطبعہ ۱۸۴۷ء کے صفحہ ۱۸ میں لکھتا ہے
کہ مشرق کے لمحدون نے اس میں تحریف کی ہے اور فرقہ پروٹسٹنٹ
اگرچہ ظاہر میں اس کا ادب کرتا ہے لیکن ان کو بعض غلط چارہ ہو کر ترجمہ
لاطینی اختیار کرنا پڑتا ہے انتہی اور ظاہر میں عیسائی لوگ تورت کا
ادب کرتے ہیں مگر حقیقت میں ان کے سلف کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے
کہ ان کے نزدیک کچھ قابل ادب کے نہ تورت ہے اور نہ مصنف تورت کا
پوتوس مقدس جو سیحون میں حواری کہنے جاتے ہیں باتیں گری
نامہ دوسرے گرنہیو میں لکھتے ہیں ترجمہ مذکورہ ۱۸۴۲ء اور ہم موسیٰ
کی طرح نہیں کرتے جسے اپنے چہرہ پر پردہ ڈالا تاکہ بنی اسرائیل
اوس اوٹھ جانے والے کے غایت تک بخوبی نہ کہیں ہم الیکل اور نکا
فہم تار یک ہو گیا کیونکہ آج تک پرانے عہد کے پڑھنے میں وہی
رہتا ہے اور اوٹھ نہیں جاتا اس لیے کہ نہ پردہ اس سے جاتا رہتا
ہے آج تک جب موسیٰ کی کتاب پڑھی جاتی ہے تو وہ پڑھنے والے

پڑا ہوتا ہے اور ترجمہ ہندوستان ۱۸۴۱ء میں یہ جملہ ناکہ بنی اسرائیل الخویون سے پاکہ بنی اسرائیل اور
 باطل ہونے والی بات کے غایت کو دیکھیں سبحان اللہ تکمیل میں
 پولوس مقدس حضرت موسیٰ سے زیادہ تھی کہ موسیٰ علیہ السلام تو ایک
 حشمت باطل کو بھی چھپاتی تھی اور اونکے پردہ ڈالنے سے اونکی کتاب
 میں ایک پردا پڑا رہتا ہے کہ حق نہیں نظر آتا اور یہود جب کتاب موسیٰ
 کو چھپتے ہیں وہی پردا اوس میں موجود ہے دیکھو وہ کتاب تو ایک ایسی
 بھری کہ اوس سے حق کا معلوم ہونا مشکل محلا اور اس باب ۱۸ باب ۱۸
 لکھتے ہیں ہندوستان ۱۸۴۱ء پس اگلا حکم (یعنی توریت) اسلئے کہ کمزور اور بیگناہ
 بطلان پذیر ہے ہندوستان ۱۸۴۲ء پس اگلا حکم اسلئے کہ کمزور اور بیگناہ تھا
 اور ٹھہر گیا دیکھو صاحبان احکام توریت کو کمزور اور بیگناہ بتلاتے ہیں سبحان
 کیا اللہ تعالیٰ نے صد سال تک سب بنی اسرائیل کو کمزور اور بیگناہ
 حکم دیئے تھے اور صد مائیں اور مائیں پورح حکموں کے پتہ کیلئے مامور تھے اور
 باب ۱۸ میں لکھتے ہیں ہندوستان ۱۸۴۱ء کہ وہ پہلا وثیقہ بے عیب ہوتا تو درستی
 جگہ تلاش کی نہ ہوتی یہاں صاف پہلے وثیقے کو جو عہد عتیق میں عیب
 بتلاتے ہیں اور ایسا ہے کہ ہر دور میں اس باب ۱۸ میں ارشاد کیا
 اور ان حواری صاحب نے تو کچھ ایسی قدر کہا ہے مگر میرا کئی زیادہ ہے
 کلمات تعظیم کی بہ نسبت توریت اور صاحب توریت کے کہتے ہیں

اپنی کتاب اعلاطنامہ منطبعہ ۱۸۴۱ء کے صفحہ ۳ میں قول جناب لوتہ صاحب کے جو مصلح دین عیسوی اور پیشوا ی فر قمر پر دستخط میں اوکلی کتابوں میں سے یوں نقل کرتا ہے کہ جناب مدوح اپنی ایک کتاب کے تیسری جلد کے صفحہ چالیسویں اور کتاب لیسویں میں لکھتے ہیں ہم نے سینکے اور نہ دیکھیں گے موسیٰ کو ایسے کہ وہ صرف یہودیوں کے لئے بنا اور اس کو ہم سے کسی چیز میں علاقہ نہیں اور ایک دوسری کتاب میں لکھتے ہیں کہ ہم نہ قبول کریں گے موسیٰ کو اور نہ اس کی توریت کو ایسے کہ وہ تو دشمن عیسوی ہے پر لکھتے ہیں کہ موسیٰ تو جلا دون کا استاد ہے پر لکھتے ہیں کہ دس حکموں کو عیسائیوں سے کچھ علاقہ نہیں ہے پر لکھتے ہیں کہ ان دس حکموں کو خارج کرنا چاہیے کہ تمام بدعت ابھی موقوف ہو جائے گی کیونکہ یہ احکام حشیہ سب بدعتوں کے ہیں ابھی سبحان المصلح دین کقدر حد سے بڑا کہ موسیٰ علیہ السلام کو دشمن عیسوی علیہ السلام کا اور استاد جلا دون کا بتلاتا ہے اور میں حیران ہوں کہ جب دس حکموں کو عیسائیوں سے کچھ علاقہ نہیں اور وہی حشیہ سب بدعتوں کے اور وہی الاخراج ہوئے تو ان کے نزدیک مذہب عیسوی میں ان حشیہ بدعتوں کے مخالف اعتقاد اور عمل چاہیے اور اس صورت میں شرک اور بت پرستی اور مان باپ کی تعظیم نہ کرنا اور ہمسایہ کو ازاد دینا اور خون کرنا اور نہ کرنا

اور چھوٹی گواہی دینا و کن ملت مسیحی کے جتنے میں اس لیے کہ اور جتنے
 بدعتوں میں تاکید سے حکم توحید اور تعظیم ابوین اور تعظیم یوحنا بہت اور
 امتناع بہت پرستی قتل اور زنا اور چوری اور زار ہمارے کاتب اور عیال
 ہمارے اگر یہی دین عیسوی ہے جیسا ارشاد موقر صاحب سے نکلتا ہے
 تو اس میں کوہم دوویے دو نونا توں سے سلام کرے ہیں اور کس
 سیمہ میں بہت افضل ہے چھہ سے ایک عیسائی کہتا تھا کہ ہمارے مذہب
 کے موافق موسیٰ تو ایک چور اور دکیت تھا جب معنی اس سے دلیل
 پوچھی تو درس ۸ باب ۱۰ حاکم کو اپنی دلیل لایا شائد جناب لوہر نے
 ہی اس سے دلیل پکڑ کے اس کلمات کستاخی کے شان موسیٰ
 علیہ السلام میں کہیں ہو گئے اور وہ درس یوں سے عربی لکھتا ہے اور ۱۸۳۱
 و جمیع الذین اذاکا نوا ستر اقا و لسموئا لکن الخراف لم یسمع لہم ہدیہ
 سب جتنے مجھے لگے آئے چور اور راہ زن ہیں اور بیرون کے افونکی نہ سنی
 ہندیہ ۱۸۳۲ سب جتنے مجھ سے آگے آئے چور اور بٹ مار ہیں اور بیرون کے
 افونکی نہ سنی انتہی اور لاؤنراہنی تفسیر کی جگہ کے چھ حصہ میں غیب
 فرقہ منیکٹر کے بیان میں کہتا ہے کہ جیروم مہم اطلاع دیتا ہے کہ
 مانی بانی اس فرقہ کا کہتا تھا کہ قول جناب سیمہ ۸ باب ۱۰ یوحنا میں
 ہے مضر صا موسیٰ کے حقین ہے اور فاسٹس کہتا ہے کہ ہمارے خدا

اس قول سے اشارہ طرف موسیٰ کی کیا ہے انتہی صلوات اللہ علیہ
 نو تہرے انہیں دو کی پیروی کی ہوگی اور اسی پیش شاگرد رشید
 جناب نو تہر کی پوری پیروی اپنے اوستاد کی کر کے یوں کہتے تھے
 جیسا اوستی سنی کتاب اعلاطنامہ میں منقول ہے تھے دس حکم کلمہ
 میں نہ سکھائیے جاوین اور اسی شخص سے فرقہ انیسے نو مینس کا نکلا ہے
 اور انکا یہ عقیدہ تھا کہ توریت اس قابل نہیں کہ اس کو کلام خدا سمجھا
 جاوے اور قول از انکا یہ تھا کہ اگر زانی ہو یا حرام کار یا اور کسی طرح کا
 گنہگار تو یقیناً رستخات میں ہے اور اگر گناہ میں ڈوبا ہے بلکہ
 اوسکے قعر میں بڑا ہوا اور یقین کرتا ہے تو خوشی میں ہے اور جو اپنے
 تین دس احکام میں مصروف رکھتے ہیں وہی علاقہ شیطان ہے کہ کہیں
 ویسے سولی بائو موسیٰ کے ساتھ انتہی سبحان اللہ دس حکم ایسے
 ہوئے کہ جو انہی علاقہ رکھیے وہ علاقہ شیطان سے رکھتا ہے اور اوسکے
 حقین کیا اپنی جس دعامتہ موسیٰ علیہ السلام کی ہوئی اللہ مستند اس فرقہ
 کے فقط ایک اعتقاد جناب مسیح کا کہہ کر چین سے زنا اور چوری اور قتل
 اور بت پرستی اور اور جہاں کی برائیاں سب کرتے ہیں کہ ہر سو بت پرست
 رستخات خوشی میں ہیں ۵۵۵۵۵

محمد اسد کہ یہ فرقہ اول رستخات ہے اور دوسرا

مقصد

فصل

مقصد تیسرا بیان حال عہد جدید میں اور اس میں چار فصلیں ہیں
فصل اول انوں کتابوں کے بیان میں جو سلف میں اناجیل اور اعمال
 اور نامحاجت مسیح اور نامحاجت حواریں اور مشاہدات کر کے مشہور تھیں
 اور انیسائی اور نیکو غیر معتبر اور جھوٹی بتلاتے ہیں جانا چاہئے کہ تھوڑے
 ہی عرصہ کے بعد عروج جناب مسیح کے حواریوں کی زندگی ہی میں یوں
 میں غیر معتبر اور جھوٹی کتابیں اور جھوٹے ناسے بنائے اور جھوٹے وعظ
 کر کے پکڑ چاہو گیا۔ بعد کے حواری اور انجیل نویس یوں یوں مقدس ہی تھے جو ان میں
 بیرون کو اطلاع اس امر کی کرنے لگے اور بعد ازاں حواریوں کے اسی کتابچوں میں
 اور اعمال اور نامحاجت اور مشاہدات کو کے مشہور ہوئے کہ ضبط اور حق
 اونکا مشکل ہے اور نوین صدی تک برابر وہ جعل ساز نے جاری ہے
 اور سوین صدی میں اس فعل شیع کا دریا بڑی طغیانی سے موجزن
 ہوا اور اب دن اناجیل وغیرہ ایسے کچھ جاتے رہیں اور کچھ ماتی ہیں تو قلمی
 انجیل کے باب اول میں لکھا ہے ہندیر ۱۸۲۲ء ہی بزرگ یوں نقل ایسے
 کہ بہتوں نے اختیار کیا کہ اس احوال کو جو حقیقت میں درمیان گذرا
 بیان کریں جیسا انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور
 اور کلام کے تحت کو نے والے تھے ہکو سوہ بنا دینے نہیں سب جانا کہ
 سہو سے ایسی اچھی طرح دریافت کر کے تیرے لیے درست ہے

لکھوں انتہی تفسیر منبری اور اسکاٹ مین ان درسون کی شرح یوں
 کی ہے یہت سے لوگوں نے سو سے انجیل نویسون کے لکھناؤں
 حالات کا جو عیسائیوں میں حقیقی تہن شروع کیا تھا لیکن جو انہوں نے
 اپنی تاریخیں خوب درستی سے نہ لکھی تھیں سو سپر لوقا نے بعد روح القدس
 کے واجباً نا کہ اس قسم کی ایک کتاب پوری بنا دیے انتہی دیکھتے ہیں
 اقرار ہے کہ اور تاریخیں بھی مثل تاریخ لوقا کے پہلے لکھنے لوقا سے پہلے
 تھیں لیکن اوہیں کچھ نقصان تھا اور تفسیر ڈوالی اور جرٹھ میں
 ذیل شرح اس اول کے مرقوم ہے کہ ان لفظوں سے ظاہر ہوتا ہے قبل
 لکھنے لوقا کے اور وہ نے بھی حالات عیسوی کو دیکھنے والوں اور کلام
 کی خدمت کرنیوالوں سے سنکر لکھا تھا انتہی اور پولوس مقدس باباؤں
 نامہ کلیتوں کے لکھتے ہیں ہندیر ۱۸۷۲ء میں تھوکتا ہوں کہ تم اتنا جلدی
 اس سے جسے تمہیں مسیح کی فضل میں لایا ہے کے دوسرے انجیل
 کی ہو گئی سو وہ دوسری تو نہیں مگر بعضی میں جو ٹکو گہرائی اور مسیح
 کی انجیل الٹ دینی چاہتے دیکھو اتنی اور پولوس مقدس کے مرقوم
 میں ایک اور انجیل تھی اور بعضی الٹ نے انجیل کے وہ پہلے تہن
 موشیم جلد اول میں اپنی تاریخ کے جو ۱۸۷۳ء میں لکھی وہ کے اندر
 چھپی سے ذیل بیان حال فرقہ ناصریوں اور ایروٹی کی لکھتا ہے کہ ان

ذوق کے پاس ایک انجیل تھی جو ہماری انجیل سے مختلف ہے اور اس
 انجیل کے حقیق نام یہ علماء میں اختلاف ہے انتہی اور یہ کلمہ ^{نہ} سجا
 بجز حاشیہ کے لکھتے ہیں کہ انجیل ناصریوں والا ^{نہ} لکھا ہے اور انجیل
 جو فرقہ ایسوی کے پاس تھی اور انجیل باڑا حواریوں کی کر کے مشہور ہے
 اور غالباً یہ ہندی ہے جس کی طرف پولوس ورس باب ۱۰ لکھتے ہیں
 اشارہ کرتا ہے یہ ورس دو ہے اور دوسرے نامہ دوسرے تیسرے لکھتے ہیں
 کہتے ہیں کہ تم اس خیال سے کہ مسیح کا دن اب نہیں آیا ہے جلد اپنے دل کی
 ڈمار سے مت گھوڑو اور نہ گھبراؤ نہ کسی روح نہ کسی کلام نہ کسی خط سے یہ
 سوچ کر کہ وہ ہماری طرف سے ہے انتہی تفسیر نہری اور اسکا نتیجہ
 ہے کہ بعض نے خیال کیا ہے کہ اس ورس میں اشارہ ہے کہ تیسریں کو
 اور یہی نامیے جعلی پولوس کی طرف سے دیکھائے گئے تھے انتہی کہتا ہیں
 کہ ظاہر یہ ہے اور شاید احتیاطاً ملاحظہ شیوع جعلیازیکا کر کے بطور
 پیش بندی کے لکھا ہے باب نامہ دوم گرتھیمین لکھتے ہیں نہ یہ ^{نہ} ^{نہ}
 پرین جو کرتا ہوں سو ہی کرتا ہوں لگا کہ میں انکو جو قابو دھونڈتے ہیں قابو پانے
 نہ دھاتا کہ جس بات میں وہ نیک کرتے ہیں ایسے جیسے ہم میں ایسے ہیں
 کیونکہ ایسے چوٹے رسول دعا پارکارندہ ہیں جو اپنی صورت کو مسیح کے
 رہنمون سے مل ڈالتے ہیں انتہی دیکھو پولوس مقدس شہر کرتے ہیں اور

وقت میں ایسے لوگ تھے جو اپنی صورت کو عاریوں کی صورتوں سے
 بدلتے تھے اور دعویٰ ادعای رسالت عیسوی کا کرتے تھے اور قابو
 ڈھونڈتے رہتے تھے تفسیر ڈوالی اور چرمینٹ مین ذیل درس ۱۲
 کے مرقوم ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو ٹیے رسول گرتیوں نہیں
 عاریوں کی مثل وضع بنا کر دعویٰ کرتے تھے کہ ہم اپنے وعظ پر کچھ نہیں
 لیتے اور اپنی استغنائی بر فخر کرتے تھے لیکن باوجود اسکے اور پہلے
 خفیہ اپنے مریدوں سے تحفے لیتے تھے بلکہ ان سے چین لیتے تھے اور
 عاری نے اس لحاظ سے کہ وہ شر مشدہ ہو دین اور رسوا
 سیح کے چال پکیرین یہ لکھا کہ میں گرتیوں سے کہی کوئی چیز نہ لی
 ورنہ لوگ نہ خفیہ اور نہ ظاہر انتہی دیکھو اس میں صاف اقرار ہے کہ وہ
 اس وقت میں تھے اور یوحنا عاری درس اباب نامہ اول میں لکھتے
 بن ہذیہ اس کے اسماء جیسو ہم ایک روح کے تصدیق نکر و ملک و قوم
 زما و کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں کہ نہیں کہو کہ بہت سے جو ٹیے
 بیہرون نے دنیا میں خروج کیا ہے انتہی اس میں یوحنا عاری ہی مثل
 بولوس کی شور مچاتے ہیں اور پطرس عاری درس اباب نامہ میں
 لکھتے ہیں ہذیہ اس کے اسماء جیسو ہم ایک روح کے تصدیق نکر و ملک و قوم
 جیسو ہم ایک روح کے تصدیق نکر و ملک و قوم جیسو ہم ایک روح کے تصدیق نکر و ملک و قوم
 جیسو ہم ایک روح کے تصدیق نکر و ملک و قوم جیسو ہم ایک روح کے تصدیق نکر و ملک و قوم

اور اس خداوند کا جسے ادنہین محل الیہا انکار کرینگے اور آپ کو جلد ہلاک کرینگے انتہی تک پہنچیں
 بطحاری تہنہ کرتے ہیں کہ عیسائیوں میں بھی جو یہی معلم ہونگے جو بدعتیں مہلکہ پر دین کا لینگے
 اور ان جو یہی معلم ہو جو ادھاری اپنے وقت میں کثرت دیکھا کہ ساز و خط میں انکی سکایت کی
 تفسیر والی اور چرچہ مینٹ میں دل مشغول مٹھیں اور اسکی قوم سے کہ یہ ہو لکھتا ہے جسوقت میں
 نامہ لکھا تھا اسوقت میں جو معلم آچکے تھے اور کہتا تھا کہ ادھاروں نے توفیق خدا کو شہوت رانی سے بدل دیا
 تھا اور بارضا جلد اول کے تہمہ یا بخون کی دفعہ دوم میں لکھتے ہیں کہ پاک نویں نے بھی
 کہ ایسے لوگ ادنہین کے زمانہ میں پیدا ہو گئے تھے اور اسکی بھی خبر دی
 ہے کہ آگے کو بد لوگ ہونگے جیسا کہ لوقا باب اول میں اور پتوس باب
 اول نامہ گلاتیوں میں درس ہے ۹ تک اور درس ۲ باب نامہ ۲
 تلونیقیوں میں تصریح کرتے ہیں اور بعد زمانے حواریوں کے تھے جو
 کتاب میں جو منسوب طرف عیسیٰ علیہ السلام اور حواریوں اور انکی
 ہمارا ہیوں کی تہیں اور انکو اول چار صدی والوں نے انجیلوں اور
 ناموں اور اعمال اور شہادت وغیرہ کا خطاب دیکر ذکر کیا ہے
 بہت سی بڑھ گئیں اور بہت اونٹن کی فہست ہو چکی ہیں اور بعض
 اب تک موجود ہیں ہر لکھتے ہیں چوتھی کتاب میں جواب موجود ہیں میں
 نامہ عیسیٰ علیہ السلام کا انگریس کو نامہ عیسیٰ علیہ السلام کا جویر شالمین
 لیوپاس یا درمی شہر ایرس کے آسمان سے گرا تھا ۲ تہمہ حواریوں کا

مظاہر حواریوں کے نامیے برنباہ اور کلیمنس اور اگناشس اور
 یولیکاریک انجیل طفولیت انجیل ولادت مریم انجیل یعقوب
 انجیل نقودیا شہادت ہنگامہ اعمال پولوس تاریخ بارہ یونانی
 تصنیف ابدیاس کی نامہ پولوس کا لاد و کیونکو چہ نامیے پولوس شینکا
 اور ماسو انکے اور صاحب گیسو موائیہ کتاب کے تہمہ کے پانچویں
 باب دین یون لکھتا ہے یہ فہرست ان کتابوں کی ہے جو طرف مسیح کے
 یا حواریوں یا اوریدون مسیح کے منسوب ہیں اور انکو مشائخ قدسہ سمجھ کر لکھا
 گیا ہے

لغت عدد معہ عدد

طرف عیسیٰ علیہ السلام کی

نامہ بنام آگرس بادشاہ اڈیسا کی نامہ بنام بطرس دیولوس کی
 کتاب تثلیثون اور دغظ کی دہرم گیت حواریوں اور مریدوں کو
 کتاب شعبہ بازی اور سحر کی خفیہ سکھائیے تہی
 کتاب جنم ہوم مسیح اور مریم اور دایریم کی نامہ جو چھٹی صدی میں سامانیے لکھا
 گیا ہے

عدد

طرف مریم کی

نامہ بنام اگناشس نامہ بنام سیسیلیان کتاب جنم ہوم مریم
 کتاب مریم اور دایریم کی تاریخ اور حدیث مریم کی کتاب معجزات مسیحی
 کتاب چھوٹی بڑی حوالوں کی کتاب لمریم کی کتاب شری سیلیانی
 دہرم عدد

طرف بطرس کی

انجیل پطرس ^۱ اعمال پطرس ^۲ مشاہدات پطرس ^۳ ایضاً شاہ پطرس ^۴
 نامہ بنام پطرس ^۵ مباحثہ پطرس و آئی پطرس ^۶ تعلیم پطرس ^۷ وعظ پطرس ^۸
 ادب انجیل پطرس ^۹ کتابت بدوشی پطرس ^{۱۰} کتاب قیاس پطرس ^{۱۱}

طرف یوحنا کی ^{۱۲} معہ عدد

اعمال یوحنا ^۱ انجیل دوم یوحنا ^۲ کتابت بدوشی یوحنا ^۳ حدیث یوحنا ^۴
 نامہ بنام پیٹر ویک ^۵ وفات نامہ مریم ^۶ تذکرہ مسیح اور انکی نزول ^۷ اصلیت
 مشاہدات دوم یوحنا ^۸ ادب نماز یوحنا ^۹

طرف اندریا عاری کی ^{۱۰} طرف میتہ عاری کی ^{۱۱}

انجیل اندریا ^۱ اعمال اندریا ^۲ انجیل طفولیت ^۳ ادب اندریا ^۴
 طرف فیلیپ عاری کی ^۵ طرف برتولما عاری کی ^۶
 انجیل فیلیپ ^۷ اعمال فیلیپ ^۸ انجیل برتولما ^۹

طرف توما عاری کی ^{۱۰} صمد عدد

انجیل توما ^۱ اعمال توما ^۲ انجیل طفولیت مسیح ^۳ مشاہدات کتابت بدوشی ^۴
 طرف یعقوب عاری کی ^۵ عدد ^۶ طرف میتاہ کی جو بعید روح مسیح کی داخل عاری کی ^۷
 انجیل یعقوب ^۸ ادب نماز یعقوب ^۹ وفات نامہ مریم ^{۱۰} انجیل میتاہ ^{۱۱} حدیث میتاہ ^{۱۲} اعمال
 طرف مرقس کی ^{۱۳} معہ عدد

انجیل مصر یونکی اور انجیل مرقس کتاب پی شین بنار
 طرف برنباہ کی عہدہ طرف ہی دیوس کے
 انجیل برنباہ نامہ برنباہ انجیل ہی دیوس

طرف پولوس کی
 اعمال پولوس اعمال تھک نامہ بنام لادوکیان نامہ سومسینکینا
 نامہ بنام گرتھیون کی نامہ گرتھیون کی طرف ہے اور جاب کاپولوس
 نامہ بنام سینکا کی اور ایک سینکا کی طرف ہے مشاہد پولوس

ایشا مشاہد پولوس وژن پولوس کتابی کشن پولوس
 انجیل پولوس وعظ پولوس کتاب شترسانپ کی پر ہی پٹ پطرس پولوس
 صاحب اک یہو یو بعد فہرست ان کتابوں کے کہتے ہیں کہ جب شروع
 ہی دین عیسوی میں ان انجیلوں اور ناموں اور مشاہدات کے جو اکثر
 اونکے اب تک ہی اکثر عیسائیوں کے نزدیک مسلم ہیں طبعیاتی لکھی
 تھی پس اب ہم کو نئے قاعدہ سے پہچانیں کہ یہ کتابیں جو بروٹسٹنٹ
 لونگوٹسٹین ہیں الہامی ہیں اور مشکل بڑی سے لیاظ کر کے لکھے گئے
 کتابیں مسئلہ انکی ہی قبل ایجاد تھا جس کے قابلیت الحاق اور تبدیل
 کی کہتی تھیں انتہی کہتا ہوں میں کہ بچیلے قول میں یہ شخص بہت ہی چمکتا

حجۃ الوداع
مکہ مکرمہ میں

جائزہ

یسا ناظر فصل تیسری مقدمہ پر یہ بات بخوبی واضح ہے اور بعد
قابلیت تام کے تبدیل اور جعل کو جو سلف مسیحیوں نے ایک عادت
تھی کون منع کرتا ہے موشیم اپنی تاریخ کی طہ اول کے صفحہ ۶۵ میں
لکھتا ہے کہ افلاطون اور فیثاغورث کے پیروں کا ایک قول
تھا کہ راستی اور خدا پرستی کی ترقی کے واسطے جوڑ بونا اور
فریب دینا صرف جائز نہیں ملک قابل تحسین کے ہی ہے اور قبل
مسیح علیہ السلام کے مصر کے یہودیوں نے اولیے یہہ متھو کہ کہا
تھا جیسا کہ بلاشبہ بہت سے برائے ملفوظوں سے یہہ اثبات
ہوتا ہے اور ان دو نوں سے یہہ دبا بری غلطی کی عیاں ہو گئی جیسا کہ
یہہ امر بہت سی کتابوں سے جو جوڑ سے بڑے بزرگوں کی طرف
منسوب ہیں کہلتا ہے ولیم میوہا اپنی اردو تاریخ کلیسیا منطبعہ
۱۸۴۱ء کے تیسرے باب کے دوسرے حصے میں ذیل تیسویں دفعہ
کے لکھتے ہیں دوسری صدی میں مسیحیوں میں گفتگو رہی کہ جب بہت
پرست فیلسوف اور حکیموں کے ساتھ دین کا سبب کیا جاوے
تو انہیں کی بحث کا طرز اور طریقہ اختیار کرنا جائز ہے کہ نہیں اختیار
ارجن وغیرہ کی راہ کی بموجب طریقہ مذکور تسلیم ہوا اس سے البتہ
مسیحی بجا تو ملکی تیز عقلی اور نکتہ سنجی نے بحث میں زیادہ غلطی

لیکن راستی اور صفائی میں کچھ خلل پڑا یہ اسی سبب سے
 بعض لوگ یہہ بھی جانتے ہیں کہ وہ جعلی تصنیفات پیدا ہوئیں جو کہ
 اس زمانہ کے بعد کثرت سے لکھی گئیں اس طرح سے کہ فیلسوف
 لوگ جب کسی طریقے کی پیروی کرتے تھے تو کبھی کبھی اوسکے
 حقیقین کتاب لکھتے کسی معروف حکیم کے نام سے اجرا کرتے
 تھے کہ اس جلد سے لوگ اوسپر متوجہ ہو کر اوسکی باتیں زیادہ
 مانیں گے اگرچہ اوسکی باتیں برملا خود مصنف کی ہوتیں سو اس طرح
 مسیحی جو فیلسوفوں کی طرح بحث کرتے تھے کتاب لکھتے کسی
 حواری یا خادم حواری یا معروف اسقف کے نام سے ہوا
 دیتے تھے ایسا دستور تیسری صدی میں شروع ہوا اور کئی
 برس تک رومی کلیسیا میں جاری رہا یہ بات بہت ہی خلاف
 حق اور قابل الزام شدید کے تھی انتہی اور بعد اسکے مورخ مذکور نے
 چند عذر باہت عدم تخریف کتب مقدسہ کے پیش کئے ہیں انشاء
 اللہ انکار داس منصفہ آخرین کلام صاحب میزان الحق کے رو سے ناظر پر کھلے کالوا سجا
 جوان دو نوموزوں کی تحریر سے دو باتیں اہتہ لکھتے ہیں اول یہ کہ دوسری
 صدی تک یہودیاتی علماء مسیحی میں شروع ہوئے اور راستی اور خدا پرستی کی ترقی ہو گئی
 جھوٹ بولنا اور فریبنا بمنزلہ مستحجابانہ کے ٹھکرا اور ان علماء نے جواب بھی مسیحی

اوندکو اپنا پیشوا اور سچا مسیحی گنتے ہیں محض فقط اتنے لحاظ پر کہ
 بھائون عیسوی مذہب کی رونق ہو ورنہ فتویٰ ایسے امر کا دیا
 جو جلسا ساری کا سبب بنا تو بھلا اون علماء کی دیانت سے کب بعید
 کہ بلحاظ اس امر کے کہ مسیحی مذہب کی ترقی اور اعتقاد عوام کا پکا
 ہو جاوے فتویٰ دیا ہو کہ اس انجیل متعارف ہیں ہی بہت کچھ
 کہٹایا یا بڑا یا جاوے یا سب کی سب اوس صدیق بنائے گئیں اور اعلیٰ
 اونکی چپائی گئیں ہوں اور فصل دوسرے میں انکے علماء محققین کا اقرار آتا
 کہ حضرت عیسیٰ مسیحی ہی قصد تحریف کیا کرتے تھے پس یہ احتمال اور
 بھی قوت پاتا ہے دوم یہ کہ چپ جلسا ساروں کو علماء رکن ملت مسیحی
 فتویٰ اس امر کا مل گیا جو سبب جلسا ساری کا بنا اور ایسی جلسا ساری
 اور چوٹ بمنزلہ استجمات دینی کی ٹھہری تو پھر اوندکو کیا حیر مانع رہی ہیں
 سال تک حضرات مسیحیوں جلسا ساروں نے کیا کچھ خاک اور ڈائی ہوگی
 اور حتیٰ الوسع کب جو کے ہو گئے ڈیوینس اسقف گورنمنٹ کا کیا اچھا
 بعض جلسا ساروں کے حقیق کہتا ہے کہ جب نے لوگ میرے خطوں میں
 پنجے کے نوکرت ہندسہ میں کیا خاک جو کہیں گے یو سی سیس اپنی تانچ کی
 چوٹی کتاب کے تیسویں باب میں لکھتا ہے کہ ڈیوینس اسقف گورنمنٹ کا
 کہتا ہے کہ مینے موافق درخواست بھائیوں کے نام لکھے تھے اور ان

مشیخان کے خلیفوں نے اولنگوندگی سے پردیا بعض بائبل دین اور کچھ
 داخل کین جنکے لئے دوہرا غم ہے ایسے یہ مقام تعجب کا نہیں کہ اگر بعض نے
 خداوند کی پاک کتابوں میں ہی ملائے گا ارادہ کیا ہے کیوں کہ انہوں نے اور
 کتابوں میں جو ان کتابوں کے مقابل نہیں دہی قصہ کیا انتہی اور بعض بائبل
 معلوم ہوتا ہے کہ اور نائے پولوس کے ہی تھے جو عیسائی گم کر بیٹھے ہیں
 باب نامہ کلیسیوں میں ہے ہندوستان اور جب یہ خط مین بڑا جاوے تو ایسا
 کرو کہ لاہ و قیون کی مجلسوں میں ہی بڑا جاوے اور لاہ و قیون کا ختم ہی ہو
 انتہی یہ صاف دلالت کرتا ہے کہ ایک خط پولوس کا لاہ و قیون کے نام ہی لکھا
 گیا تھا اور اب تک ہی ایک ایسا خط موجود ہے مگر جمہور مسیحی لوگوں میں ناختم
 جیسا نقل قول مارن مین گذرا اور باب نامہ اول گرنٹیو میں ہے ہندوستان
 ۹ مین نے خط میں تمہیں لکھا کہ تم حرام کاروں میں مت ملید ہو لاہ و قیون میں
 یہ لکھا ہے کہ اگر کوئی جو نام کا بہائی ہو کے حرام کاری یا لالچ یا بت پرستی
 یا فحاشی یا می پرستی یا غارت گری کو یہ تو تم لوگ سے میل نہ کرنا
 بلکہ یسے کہنا ناٹک نہ لکھا نا انتہی پس وہ خط جکا حوالہ دروس میں
 مین دیتے ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب گم ہے اور سب باب نامہ
 گرنٹیو میں ہے ہندوستان میں یہ کہتا ہوں ہو دے کہ مین ایسا ظاہر ہوں کہ
 خٹون کو لکھ کے تمہیں ڈراتا ہوں انتہی اور یہ ہندوستان کے مین ایسا ظاہر

بیسناطر فصل تیسری مقدمہ پر یہ بات بخوبی واضح ہے اور بعد
 قابلیت تام کے تبدیل اور جعل کو جو سلف سیمچونین ایک عادت
 تھی کون منع کرتا ہے موشیم اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ۶۵ میں
 لکھتا ہے کہ افلاطون اور فیثاغورث کے پیروں کا ایک مقولہ
 تھا کہ راستی اور خدا پرستی کی ترقی کے واسطے جھوٹ بولنا اور
 فریب دینا صرف جلائی نہیں ملک قابل تحسین کے ہی ہے اور قبل
 مسیح علیہ السلام کے مصر کے یہودیوں نے اونے یہ مقولہ سیکھا
 تھا جیسا کہ بلاشبہ بہت سے پرانے ملفوظوں سے یہ اثبات
 ہوتا ہے اور ان دونوں سے یہ دبا بری غلطی کی عیادت کو لگی جیسا کہ
 یہاں بہت سی کتابوں سے جو جھوٹ سے بڑے بزرگوں کی طرف
 منسوب ہیں کہتا ہے ولیم میوہا اسی اردو تاریخ کلیسا منطبعہ
 ۱۸۷۱ء کے تیسرے باب کے دوسرے حصے میں ذیل تیسویں آؤفہ
 کے لکھتے ہیں دوسری صدی میں سیمچونین گفتگو رہی کہ جب بت
 پرست فیلسوف اور حکیموں کے ساتھ دین کا سہاخشہ کیا جاوے
 تو انہیں کی بحث کا طرز اور طریقہ اختیار کرنا جائز ہے کہ نہیں اختیار
 ارجن وغیرہ کی راہی کی ہو جب طریقہ مذکور تسلیم ہو اس سے البتہ
 مسیحی بچاؤ کی تیز عقلی اور زکاتہ سنجی نے بحث میں زیادہ غلطی

ہوی ہے وہیم میر جو اپنی تاریخ اردو کی باب دسیر کے پہلے حصہ کی دفعہ ۶
 میں لکھتے ہیں پہلے مسیحیوں کو پچھرا مانے کی فکر توڑی تھی اور نہ وہ اسے
 طلبیہ کے حال کی کچھ کتاب یادداشت رکھتے تھے بلکہ ظلم و تعدی کی
 برداشت کر کے اپنی اوقات صبر و فروتنی سے بہ مشکل کاٹتے تھے ہر دو
 صدی اول کے بیان حال میں تیسرے باب کے پہلے حصہ میں لکھتے ہیں
 اوس زمانہ میں مسیحی ہمیشہ غریب اقوام اور اوسط اور ادنیٰ اور کمتر اقلیتوں
 پر اوکی کثرت کی یہہ ہی ایک وجہ تھی اور اسی سبب سے انہوں نے زیادہ
 شہرت نہیں پائی اور تواریخوں میں مذکور کم ہوا کیونکہ سچ قوم ہمیشہ اور
 زیادہ ہوتی ہے اور لوگ اوکی خبر توڑی لیتے ہیں بلکہ دشمنان کی کتاب میں
 اشخاص نامور اور اہل حشمت اور مقدور و اہل کیے حال میں لکھی جاتی ہیں
 اور نقل عبارت مار رضا حب کی فصل دوسرے مقدمہ میں گذشتہ کہ او میں
 صاف صرح ہے کہ قدام اول صدی کو تنقید و ایات کی نہی فصل
 دوسری اس امر کے بیان میں کہ عہد جدید میں یہی مثل عہد عین کی ایک عمار
 کے تزار کے موافق الحاق اور نقصان تقدی ہے اور کچھ ایک شواہد سنئے اول یہ کہ ور ۳۵
 باب ۲۷ میں موافق نسخوں حال کے یوں ہے ہندوستان ۱۱۵۴ اور اوسے سلیٹ
 کہیں گراو کے کپڑوں پر ٹھہری ڈالنے بانٹ لے تاکہ جو نبی کے معرفت کہا گیا تھا
 پورا ہو کہ او انہوں نے میر کے کپڑے آپس میں بانٹ لے لہو میر کرتے چھٹی

پس یہ فقرہ تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا الخ یقیناً الحاقی ہے یا صاحب
اپنی تفسیر کی دوسری جلد کے صفحہ ۳۳ و ۳۴ میں لکھتا ہے کہ یہ
فقرہ یونانی کے ایکسواکسٹہ نسخوں اور سریانی ترجمہ کے سب نسخوں
خطی اور بعض نسخوں مطبوعہ میں اور ترجمہ عربیہ کے سب نسخوں خطی اور
اکثر نسخہ مطبوعہ میں جو لٹین لٹن کی بانی گلاٹ میں چھپے اور ترجمہ فارسی
بانی گلاٹ میں متروک ہے اور اسطرح ترجموں کا ٹیک اور سہی
اور اٹیویک اور برلن روسی کے سب نسخوں خطی اور اکثر نسخوں مطبوعہ
میں اور اکثر نسخوں خطی اور مطبوعہ لاطینی اور بہت نسخوں برائے آٹالک میں
متروک ہے اور کریزاسٹم اور طیطوس نیتیری اور یوتھی میس اور تھیلکیٹ
اور اوجن اور برائے مترجم لاطینی ارجی میس اور آگسٹائن اور جوتون کوئس
جب اس ورس کا حوالہ دیا ہے اونکے حوالوں میں ہی یہ فقرہ متروک ہے
اور یہ فقرہ کوئینے ورس ۲۸ باب ۱۹ بحیل یو حنا سے لیکر الحاق کو دیا ہے
گریس ٹیک نے اچھا ہی کیا جو اسکو قطعی چھوٹا سمجھ کر چھوڑ دیا انتہی دیکھو
یہ جلد صاف الحاقی ہے اور انکے مفسر محقق ہی الحاقی کہتے ہیں اور گریس نے
جو اسکو چھوٹا الحاقی سمجھ کر نکال دیا تھا اس پر بارنفا صاحب نے تعریف کی کہ دیکھو
اچھا کیا دوسرے کہ باب پانچویں نامہ اول یوحنا میں ہے یہ دیکھو کہ انتہی
جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں باب اور کلام اور روح قدس اور تینوں

۸ اور تین میں جو زمین پر گواہی دیتے ہیں روح اور پانی اور ہوا اور آتش کا
ایک مضمون ہے انتہی آورد و لون و رسوخین کسی عیسا ئی نے خلافِ حق
مواضع اثبات مسئلہ تثلیث کے اس قدر جو آسمان پر گواہی دیتے

ہیں باپ اور کلام اور روح قدس اور بی بیوں ایک ہیں اور تین ہیں
جو زمین پر بڑا دیا ہے اور اصل میں اتنی عبارت تھی کہ تین میں جو گواہی
دیتے ہیں روح اور پانی اور ہوا الخ دیکھو اپنے عقیدہ کے لئے اپنی طرف سے
ایک عبارت گہرے کے اوسکو کلام اللہ کہنا کیا بڑے جرات حضرات مسیحیوں
کی ہے مارٹن صاحب نے تفسیر جو تہی جلد کے صفحہ ۴۵ میں لکھا ہے کہ
اس فقرے کی بابت علماء میں چار سو برس سے نزاع ہے اور ہنوز فیصلہ
نہیں ہو چکا گو اب جو محققین بیہل اوسکو جعلی سمجھ کر جوڑتے ہیں انتہی
جدا کے قریب بارہ ورق میں دلائل متنازعین کے تفصیل کے ساتھ
دو قریب کے اپنی طرف سے نقل کر کے دوبارہ بطور خلاصہ کے دوہراتا ہے
اوس خلاصہ کا ہی تفسیر سیری اور اسکاٹ میں خلاصہ نقل ہوا ہے اس لئے
ہم بھی تفسیر کی عبارت کا ترجمہ نقل کر دیتے اور وہ یوں ہے مارٹن فرنین
دلائل نگہ کر بہر دوہراتا ہے کہ اوس میں ہر اٹنی کا خلاصہ یہ ہے کہ جوڑتے
یہ وہ اس مسئلہ کے کہتے ہیں اول یہ کہ یہ فقرہ کسی یونانی نسخہ میں
وہوین صدی کے قبل کا لکھا ہوا ہو نہیں پایا جاتا دوم یہ کہ یہ بی بیوں

مطبوعہ میں جو بہتر سے بہتر تحقیق کے ساتھ جیسے تھے نہیں پایا جاتا ہے
 سیکڑم یہ کہ کسی پرانی ترجمہ میں سوائے لاطینی کے نہیں پایا جاتا ہے چنانچہ
 یہ کہ اکثر پرانی نسخوں خطی لاطینی میں ہی نہیں پایا جاتا ہے سیکڑم یہ کہ اسکا
 قدما و مشایخ اور مورخوں کے نہیں لیا سیکڑم یہ کہ کسی مشایخ لاطینی
 نے ہی حوالہ اسکا نہیں لیا سیکڑم یہ کہ مصلحین مروجہ ٹیٹ نے اسکو
 چھوڑ دیا ہے یا اس پر شان شبہ کار دیا ہے اور سچے کہنے دیے اس جملہ
 کے کہتے ہیں اول یہ کہ پرانی ترجمہ لاطینی اور بہت نسخوں لاطینی و لکبٹ
 میں پایا جاتا ہے دوم یہ کہ وہ کتاب عقائد یونانی اور ادب نارمیکینیائی
 اور اول والی کتاب نارمیکینیائی میں پایا جاتا ہے اور بعض قدما و مشایخ
 لاطینی نے اسکا حوالہ لیا ہے اور تیسرے دونوں دلیلین مخدوش ہیں اور گویا
 اندرونی سچے ہونے کی یہ ہے اول رابطہ جدا دوم قاعدہ نحو سیکڑم
 تعریف کا جہان تمام شاید محاورہ اس کے کے محاورہ یوحنا ہے اور وہ جس
 ہونے اس کے کے نسخہ نہیں ممکن ہے کہ یونان بیان کیا ویسے کہ اصل کے دو سچے
 ہوں یا یونان ہوا ہو کہ وقت کم ہوئے نسخوں کے اوائل میں فریب یا تغافل کا ہے
 یہ ہم سو گیا ہو یا قرقر ایرین اسکو نکال دالا ہوا وینڈارون نے اسکو ایک تشریح کا
 سچہ کر خالہ یا ہو تغافل کا تب کیا اسکا سبب ہوئی ہو گیا اور نقص کا سبب
 ہوئی ہے کہ ایک مفسر و ن نے اون فقرہ کو پوری چھوڑا ہے جو اس بحث میں

اور ان اصناف اور میرامی سے دلائل گندہ مشہد پر نظر ثانی کر کے کہتا ہے
 کہ یہ جملہ جعلی سمجھ کر چھوڑا جاوے اور کوئی سند جو سو ایسے نسخوں کے
 ہے جو جنکی سچائی میں شبہ نہیں ایسے بڑے فقرے کے داخل کر نیکو جائز
 نہیں کر سکتے اور موافق خیال بارش کے کہتا ہے کہ کوئی گواہی اندرونی
 کیسی ہے محکم ہو ایک انبار گواہیوں میں برونی پر جو اس مطلب (یعنی جوٹے
 ہونے اس فقرے) پر میں غالب نہیں آسکتے انتہی دیکھو موافق تصریح
 ہنری اور اسکاٹ کے انصاف نے دلائل طرفین کو انصاف و بیانی
 سے نظر کر کے حکم کیا کہ یہ فقرہ جعلی ہے اور مخالفوں کے دلائل میں جو محال
 دہول کہہ قوت رکھتی تھی تو وہی گواہی اندرونی تھی اسکو بھی انصاف نے
 مردود دھرایا اور حکم کیا کہ وہ انبار گواہیوں میں برونی پر غالب نہیں آسکتے اور
 بعد ازاں کہہ سچے کہنے والوں اس عبارت جوٹے کی فی غدر میں اسکا اقرار
 کیا کہ اگلے زمانہ میں اس قدر نسخے ہو گئے تھے کہ جعل کا تب اور جعل و قون
 باطل کا چل جاتا تھا تو دیکھئے کہ خدا جانے اسوقت میں کاتبوں اور
 لرقوں باطل نے اور کیا کونچیاں اور طرائف ہو گئی اور یہ غدر کہ دینداروں
 نے اسکو ایک شہر شریف کا سمجھ کر خالد یا ہو گا صاف دلیل ہے کہ حضرت
 دیندار بھی اپنی تحریف کے رہن ہیں کہ مناسب وقت کے فقرے کے فقر
 ہضم کرتے تھے اور ان حضرات دینداروں کی تحریف قصدی میں کوئی

مشک بنیں جیسا انھما امداد خیر اس فصل میں بیان کیا جاتا ہے پس دیکھیں
 خدا سال میں خدا جانے کیا تصرف ان حضرات سے کیا ہوتا ہے یہی ہوا ہو گا
 اب ہم کچھ کچھ چھوٹے ہوئے اس فقرے کی دلیل کو تقویت دیتے ہیں
 اور کہتے ہیں کہ بلاشبہ وہ فقرہ جھوٹا ہے اس لیے کہ ترجمہ سریانی کے جو شروع
 دو ٹیکڑے ہیں وہ ترجمہ ہوا ہے اور اس طرح دوسرے ترجمہ سریانی کی جو
 پانچویں صدی میں وہ ترجمہ ہوا ہے اور ترجمہ کاہنلک کے جو دوسری یا تیسری
 صدی میں وہ ترجمہ ہوا ہے اور ترجمہ سہی دیک کے جو دوسری صدی میں
 ہوا ہے اور ترجمہ اہتیویک کے جو چوتھی صدی میں ہوا ہے اور ترجمہ ارمنی کے
 جو اخیر چوتھی یا پانچویں صدی میں ہوا ہے ترجمہ عربی خطی کے اور ترجمہ اپنے روسی کے
 جو نوں صدی میں ہوا ہے کسی نسخے میں یہ فقرہ نہیں پایا جاتا امداد اگر
 لیکن کہتے ہیں کہ اس نسخہ میں فقرہ کو اس نسخے سریانی میں جو بہت پہلی
 اور نزار برس زائد ہے وہ کلیہ ہندوستان میں تھا نہیں پایا اور نہ کسی نسخے
 سریانی میں جو اس نسخے دیکھی اور چالیس خون لا طینی میں نہیں پایا گیا ہاں صاحب
 وقت نظر ثانی کے کہتے ہیں کہ پچیس نسخے ان نسخوں میں بہت ہی برائے ہیں اور
 اوکلی گواہی پچیس نسخوں نے ان نسخوں سے بہتر ہے اسی اور اس گٹاٹن کے جو بڑا
 عالم مسیحی مذہب کا لگتا جاتا ہے چوتھی صدی میں دس سالے اس لیے
 لکھے میں اور انہیں سے ایک میں بھی اس فقرے کا پتا نہیں اور جو گٹاٹن

فردا یرین کے مقابل تھا اگر یہ فقرہ ہوتا تو تثلیث کے ثابت کرنا کوئی مشکل
 نہ تھا اور اس تکلف میں نہ پڑتا کہ ورس اٹھوین پر بطور حاشیہ کی لکھتا کہ مراد اسے
 سیلاب اور خون سے بیٹھا اور روح سے روح القدس ہے کہ موسیٰ حاشیہ
 رفتہ رفتہ بارہون تثلیثوں نے تغیر اور تبدیل کر کے ساتواں ورس قرار
 دیکر داخل متن کیا اور مارش کہتا ہے کہ ان نسخوں میں جو ارمیئیس اور
 کلیمنٹ اسکندریہ و ایس کے پاس تھے اور یقیناً دسویں و سترہویں صدی کے
 بعد کی کہیں نہیں ہو سکتی اور اسطرح اون نسخوں میں جو ارجین کے پاس
 تھے اور یقیناً دسویں صدی کے بعد کے نہیں ہو سکتے اور
 اسطرح اون نسخوں میں مشہور یونانی میں جو کونسل نائس میں تھے
 اور دسویں صدی کے بعد کے نہیں ہو سکتے اور اسطرح
 ہر صدی کے نسخوں میں اس صدی تک کہ اس صدی کے لکھے ہوئے
 پرانے نسخے نہ تک پہنچے یہ فقرہ نہ تھا اور جناب لوتھر مسلح دین کے ترجمہ جڑی
 میں یہ فقرہ نہ تھا اور ان کی زندگی میں جتنی بار وہ ترجمہ چھپا اور نسخوں
 مطبوعہ میں وہ فقرہ نہ درج ہوا اور نوبت اخیر میں جو سترہویں صدی میں
 اس ترجمہ کو چھپوایا اور ان کی زندگی میں اس کی طبع تمام نہ ہوئی تھی بلکہ کچھ نہ لکھی
 جو تیسرے وفات آؤنیکہ پوری ہوئی اس کے مقدمہ میں لکھ گئے تھے کہ کوئی شخص اس
 میرے ترجمے میں تبدیلی نہ کرے مگر حیف کہ تب ہی محرف اپنی تحریف سے بچنے کے اور ان کی

وفات کو تیس برس نگزینے دیئے کہ خلف ادنیٰ وصیت کے اس چوٹے
 فقرے کو اونکے ترجمہ میں ملا دیا اور اول اول پہلے ویانچی اوس ترجمہ میں واقع ہو
 چوٹے امین فرینک فارٹ میں چپا تھا مگر ۱۵۸۳ء اور بعد اویکے جو پرکئی
 دفعہ وہ ترجمہ فرینک فارٹ میں چپا اوس سے یہ جملہ نکالا گیا لکن یہ جو
 ۱۵۹۲ء اور ۱۵۹۹ء وینرک میں اور اس طرح جو ۱۵۹۶ء میں ہیم برگ میں
 چپا محرفین تبلیشتون نے اوس جملہ کو داخل کر لیا اور ۱۶۰۷ء میں جو پرکئی
 میں چپا اوس میں یہ فقرہ نکالا گیا بعد اویکے اوس ترجمہ میں الحاق اس
 فقرہ کا عام ہو گیا اور کالون نے اپنے ترجمہ میں گوا دسکورہ نے دیا مگر اوس پر
 غلطی ظاہر کیا اور ترجمہ لائن میں جو منسوب بلو جو ڈاک کی طرف سے اور ۱۵۴۴ء
 میں اسکی ورنز نے چپا پاسے اس جملہ کو متن سے ناکار حاشیہ پر لکھا اور
 کارٹیلو کے ترجمہ میں جو اول ۱۵۵۱ء اور ۱۵۶۳ء میں چپا پاسے اس پر نشان
 علی گ کا ہٹا یا گیا اور ترجمہ سنڈل صاحب میں جو اول مانگریر میں ترجمہ ہوا اور
 میں پر ۱۵۶۷ء میں چپا پاسے اور کورڈیل کی بیبل میں جو ۱۵۵۰ء میں چپا پاسے اور
 میتھیو کی بیبل میں جو اول ۱۵۳۹ء اور ۱۵۶۹ء میں چپا پاسے اور گرین کی
 بیبل میں جو اول ۱۵۳۹ء اور ۱۵۶۱ء میں چپا پاسے اور گرین کی بیبل میں جو اول
 ۱۵۴۰ء اور ۱۵۶۱ء میں چپا پاسے اور اس طرح اوس بیبل میں جو تصحیح
 اور اہتمام بشپ نان سٹل اور حیدر کے ۱۵۴۱ء میں چپا پاسے اور عہد جدید میں فقہ میں

گوال ٹیرنے واسطے سرجان جیک کے لائن اور انگریزی میں اور کو چھاپا اور
 اس طرح اس میں جو پہلے ۱۵۵۲ء میں چھاپا اور اس میں پہل میں جو گوال
 نے اور کو ۱۵۵۳ء میں چھاپا اور اس میں انگریزی میں پہل میں ۱۵۵۴ء میں چھاپا اور اس
 میں انگریزی جو ۱۵۶۲ء میں میری سن نے لندن میں چھاپے سے سب ان
 نسخوں میں نشان شک کا اس جملہ پر بتایا ہوا تھا اور اسحاق نیوٹن حکیم مشہور
 جو علم انکشاف میں افلاطون سے بھی بڑے اس فقرے اور ایک اور فقرے کے
 چھوٹے اور الحاق ہونے پر بحاس صفحوں کا ایک رسالہ لکھا ہے ایک تاریخ
 میں جولائی پریمی یوسف نالہ کر کے موسوم ہے اور علماء کمیٹی کی تالیف اور
 لندن جو ۱۸۳۳ء میں بحکم کمیٹی چھپی ہوئی مرقوم ہے کہ اسحاق نیوٹن ایک رسالہ
 بحاس صفحوں کا لکھا اور اس میں دو فقرہ بنام یوحنا اور پولوس کے
 درباب کے تثلیث کے بحث تحقیق کی ہے اور نیوٹن صاحب خیال کر کے
 ہیں کہ کاتبوں نے ان میں تبدیلی کی ہے انتہی اسحاق نیوٹن سے کہتا ہے کہ
 کسی کا تب تیشی مذہب کا یہ کام ہے کہ اپنے عقیدہ کی تائید کے واسطے اس
 حرکت شیعہ کا مذہب کا شاہد پادری فنڈر صاحب کے جو بڑے معتقد تثلیث
 میں اور اوس کے انبات کے لئے رطب یا بس پر فیض سے اپنی کتابوں میں
 کام رکھتے ہیں اس فقرہ کو جعلی اور جھوٹا سمجھ کر اسی واسطے نہیں لکھا
 کہ کوئی ناظر یہ کہنے پر تفسیرون میں اس فقرہ کو دیکھ کر اس کی تباہی

ابزر کہ نیوٹن

نہ مطلع ہو جا اور سب روز تھو میرا جوابت اثبات تثلث اور مقتضی تحریف
 ہے خاک میں نہ رل جا مگر افسوس کہ ظہور ایسے فساد و فتنہ پہر سب اونکے
 لمبے اور ادبے اور اونکی قلعی کھول دی اور تعجب کہ دافع البہتان والا
 ہے شرمی برت کر اسی فقرے جعلی کو اثبات تثلث میں ذکر کرتا ہے مگر
 یہ کہ درس ۲۶ باب نامہ اول گرتھیو کا موافق ترجموں حال کیے یوں ہے
 ہندیہ ۱۸۴۲ء پر اگر کوئی تہنیں کہے کہ یہہ تو نکلی قربانی ہے تو اسکی خاطر جسے خیال
 اور دینار کیے واسطے نہ کہاؤ کہ زمین اور اسکی معوری خداوند کی ہے
 اور جلد اخیرہ اور ترجموں میں یوں ہے فارسیہ ۱۸۴۲ء کہ زمین و بریش ازان ضلہ
 اور یہ جلد کہ زمین اور اسکی معوری خداوند کی ہے الحاقی ہے یا رضاحت
 تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۷ میں لکھتا ہے کہ یہہ جلد کو کس مسئلہ پر
 اور اٹیکاٹوس اور گنٹابری جن کس اور باسیلین سیس اور بریلی اور
 ہارلیاٹوس اور سٹیلی مین اور اسی طرح سات نسخوں گنتی گریسین
 مین ہنن پایا جاتا اور اسی طرح ترجمہ سریانی اور اس ترجمہ عربیہ میں
 اپنی فیس نے چہا پاسے اور ترجمہ کاپٹک اور سہی ٹک اور اتھیوٹک اور ارمی
 اور لاطینی و لکیٹ اور ترجمہ براسیے انا لک مین ہنن پایا جاتا تھا اور یوحانی
 اور ام بروسیاس اور اکٹائون اور اسٹیور اور بیڈجواس میں کلا حوالیتے
 ہیں اس جلد کو نہیں نقل کرتے اور گریسین کیے اور کو یقیناً قابل المخرج ہے مگر متن نکالیا

اور حقیقت میں کوئی سند اس جگہ کی نہیں اور فضول ہے غالباً اور یہ ہے
 لیکر لایا گیا انتہی دیکھو یہ جگہ کسی میں اصل نسخوں یونانی اور نسخوں ترجموں
 مذکورہ بالا کے اور اس طرح نقلوں متشابح منسیب نہیں پالیا جاتا اور
 گریس بیک نے بلاشبہ الحاقی سمجھ کر نکال دیا اور مارن صاحب اس کو الحاقی اور
 نے سند اور فضول بتلاتا ہے اور ترجمہ عربیہ ۱۷۱۷ء میں نہیں پالیا جاتا
 بلکہ دسین درس مذکور فقط اس قدر ہے فان قال انسان هذه
 ذبیحة الاوتان فلا تأكلوا من اجل القائل لکم ومن اجل البینة
 چہارم یہ کہ درس اٹھواں باب رہوان تھے کانسخون مال میں یون ہے
 ہندیہ ۱۷۱۷ء کیونکہ ابن آدم سبت کا ہی خداوند ہے اور نقطہ ہی کا اس
 عبارت میں بلاشبہ الحاقی ہے مارن صاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۲
 میں لکھتا ہے کہ یہ لفظ ستاسی نسخوں خطی اور بہت سے نسخوں مطبوعہ
 میں اور ترجمہ سریانی اور عربی میں اور فارسی بالی کلمات بیشبہ اللہ
 میں اور ترجمہ کاٹیک اور برائے روسی اور ترجموں اٹالک میں نہیں پالیا جاتا
 اور ٹیل بن اور سٹی پرین اور رجن اور کریز اسٹم اور یوہن ہیست اور
 ہیوفلکٹ نے جو اس درس کو اپنے حوالہ میں نقل کیا اس لفظ کو نہیں پالیا
 وہ درس ۲۸ باب مرقس یا درس ۵ باب لوقا سے الحاق کیا گیا ہے
 اور گریس بیک نے خوب کیا جو اس لفظ الحاقی کو نکال دیا انتہی دیکھو یہاں ہی

اس لفظ کو الحاقی مانکر تعریف گریس بیک کی کرتا ہے کہ اوسینے خوب کیا پیچم
 یہ کہ درس ۳۵ باب ۱۲۱۲ کا موافق نسخہ حال کے یوں ہے ہندوستان
 اچھا آدمی دیکھے پھر خزانے سے اچھی چیزیں نکالتا ہے لفظ دل کا اس عبارت
 میں الحاقی ہے یا رنصاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۳۳ میں لکھتا ہے کہ
 یہ لفظ ایک سو سات نسخوں میں بہت نسخوں مطبوعہ میں اور ترجمہ عربی اور فارسی میں
 روسی اور انگلو سستی اور ہندی مالک اور لاطینی و لگٹ میں نہیں پایا جا
 اور ارجن اور مصنف مباحثہ نے جو مقابلہ فرقہ مارسیونی کے لکھا گیا اور
 گریگری نازین زن اور گریگری نشہ اور کریم اسم اور تھیوفیلکٹ اور سائی
 اویلیری اور لوسی فر اور ام بروسیا سطر نے جو اس وریمس کو اپنے حوالہ
 میں نقل کیا اس لفظ کو نہیں لیا اور یہ لفظ درس ۳۵ باب ۱۲۱۲ کا ہے الحاق
 ہو گیا ہے انتہی دیکھو یہاں ہی رنصاحب اقرار الحاق اس لفظ کا کرتے ہیں اور
 ترجمہ انگریزی رومن کاتک اور اسطرخ ترجمہ فارسیہ نہری مارٹن اور عربیہ
 ۱۲۱۲ میں اب تک یہ لفظ مذکور ہے فارسیہ ۱۲۱۲ اور دشت افروز ۱۲۱۲
 خوشیاء اشائے بابیر دن یہ آرد الخ عربیہ ۱۲۱۲ الان الصالح من کنز
 الصالح یخرج الصالح الخ ستمیم کہ درس ۵۹ باب ۱۲۱۲ جو حنا کا نسخہ حال میں
 یوں ہے ہندوستان اب انہوں نے پتھر اوٹھا ہے کہ اوسے مارین پر سبوح نے
 اپنے تئیں پوشیدہ کیا اور اوسے بیچ میں ہو کے ہیکل سے نکلا اور یوں چلا گیا تھا

اور تھے الفاظ اور ان کے پیچھے سو کی اور اس طرح تھے الفاظ اور یوں مل گیا
الحاقی بلون سب ترجموں انگریزی رومن کاتلک میں ان کا وجود نہیں اور سو کی انکو
الحاقی بتلاتے ہیں اور ترجمہ عربیہ ۱۸۷۱ء اور ۱۸۷۲ء میں ہی متروک ہیں اور عبارت

ادسکی یون سب فاخذ واجارة لبرحموة فاما يسوع فتوا مي مخرج
من الهيكل يبيح تبي او هنون في تهر يئ تاك او سب بارين بر يسوع چھب گیا
اور سیکل سے نکلا ہفت مہ کہ درس ۱۳ باب ۱۱ سے کاموائی نسخوں میں حال کی
یون سب ہندہ ۱۸۷۲ء اور میں آزمائش میں ڈال ملک بدی سے پاک کیونکہ
بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے امین انتہی اور اسمین ہم جملہ
کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال تیرا ہمیشہ ہے الحاقی سب اور رومن
کاتلک اسکو الحاقی بتلاتے ہیں اور ترجمہ لاطینی اور سب انگریزی ترجموں
رومن کاتلک میں نہیں پایا جاتا اور ترجمہ عربیہ ۱۸۷۱ء اور ۱۸۷۲ء میں نہیں مل

عبارت اس ترجمہ کی یون سب ولا تدخلنا فی التجارب ونجنا من الشرک
اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۳۹ء اور ۱۸۷۲ء میں جو مطبع باپٹسٹ مشن کے اندر کلکتہ میں چھپا
اس جملہ پر نشان محمد گئی کا کیا گیا وار و صاحب اپنی کتاب غلامہ کے صفحہ
۱۸ میں لکھتا ہے کہ درس ۵۹ باب یوحنا میں تھے الفاظ او نیکیچ میں سو کی
اور یوں جلا گیا الحاقی میں اور پھینکا فی لکھتا ہے کہ تھے لفظ بہت پرانی ہے
پایہ جابجی میں مگر میں موافق راہیہ اور اس میں کیے جاتا ہوں کہ تھے الفاظ او نیکی

پچھن ہوگی ورس ۳ باب ۱۰ قاسیہ لے گئے ہیں اور کاتب نے حاشیہ لکھی
 ہوئی دیکھ کر اذکو غلطی سے متن میں داخل کر دیا ہے اور تے الفاظ اور
 یوں چلا گیا کہ یہ واسطے ربط فیہ اس باب کے باب دوسرے سے ملائے
 ہیں اور میں اس خیال میں فقط اس جہت سے نہیں پڑا کہ کریز اسم اور گٹان
 فیہ اس جگہ ذکر نہیں کیا بلکہ اس واسطے ہی کہ وہ غالباً یہ ربط ہے کیونکہ
 جب پوسٹید ہو گیا تھا تو پھر اون کے پچھن سے ہو کے کیسا نکل گیا اس طرح
 بیضا جھکڑا کرتا ہے اور اوس کے معقدین نے جو ۱۵۱۲ اور ۱۵۱۳
 اور ۱۵۱۴ اور ۱۵۱۵ میں ترجمہ انگریزی چھاپا موافق اوس کے قول کے
 ان لفظوں کو گرا دیا تھا مگر بعد اوس کے ۱۵۱۶ اور ۱۵۱۷ میں ہر ان لفظوں
 کو داخل کر لیا اور ورس ۳ باب ۱۱ میں یہ جملہ کیونکہ بادشاہت
 اور قدرت الخ الخاتی ہے اور ارار مس فیہ اوس کو ناپسند کیا اور توجہ
 کہتا ہے کہ یہ ٹکڑا توجہ جوڑا گیا ہے معلوم نہیں کہ جوڑنے والا اس کا کون ہے
 اور لارن شش ولاتے بسبب متروک ہوئے اس جملہ کے ترجمہ لاطینی بہ
 اعتراض کیا تھا اور اوس اعتراض پر تلخ اور سکولامت کر کے کہتا ہے
 کہ نتیجہ کہ لارن شش ولاد دلیل کہتا ہے کہ کلام خداوند سے یہ جملہ نکلا
 بلکہ اوس کو چاہئے تھا کہ لعنت ملامت اوں پر کرے جنہوں نے یہ لحاظ میں اس
 لئے کہ مذکور نما خداوند کا طراز اٹھتم کہ ورس ۳ باب ۱۱ جو تھا ہے

درس ۱۱ باب یوحنا تک الحاقی ہیں اور ارسطو اور کالون اور بیضا اور گروس
 اور لیکلرک اور دسٹین اور سکر اور شلر اور سورس اور مین لین اور
 پالس اور شلر اور اوٹما و جنکا ذکر دلفی نس اور کو جرنے کیا ہے سچائی
 ان درسوں کی نہیں مانتے تھے اور بہت پرانے ترجموں میں جو مختلف
 زبانوں کے ہیں تھے درس نہیں پائے جاتے اور گریز اسم اور تھیو فلکٹ
 اور نوٹس نے جو تفسیر میں انجیل یوحنا پر لکھی ہیں ان میں ان درسوں کی
 شرح نہیں کی اور نہ اور جواہر ان درسوں کا لیا ہے اور ٹریل میں اور سلی
 نے جو رسائے زنا اور عفت کے باب میں لکھے ہیں ان درسوں سے تسک
 کہیں نہیں بلکہ اورتے درس اگر اونکے نسخوں میں ہوتی تو یقیناً انکو
 سند میں ذکر کرتے اور وارڈ صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۳۴ میں لکھتا ہے
 کہ بعض قدما نے شروع آٹھویں باب یوحنا پر شبہ کیا ہے اور انھوں
 موافق قول ڈاکٹر مل وغیرہ کے حامی سچائی ان درسوں کی ہو کر جلد
 چوتھی اپنی تفسیر کے صفحہ ۱۳۱ میں بطور حاشیہ کے یوں لکھتے ہیں کہ کوئی
 سچائی کی ان درسوں کے حقیقین سے گودہ بہت ہی پرانے ترجموں میں
 نہیں پائی جاتی اور نہ حوالوں گریز اسم اور تھیو فلکٹ اور نوٹس میں اور نہ
 ان کی تفسیر و مین ان درسوں کی شرح ہے اور نہ ٹریل میں اور سلی
 نے اپنے رسالوں میں جواب عفت اور زنا کی لکھی ہیں ان درسوں سے

سند پکڑی ہے حالانکہ ان کو بہت حاجت تھی ان درسون کی
 تھی اگر ان کے نسخے موجود ہوتے لیکن یہ بھی بہت نسخوں میں کہ
 گریس بیگ نے قریب استی کے گہنی میں پائی جاتی ہیں مگر بہت اختلاف
 عبارت کے ساتھ اگر اصل نہ ہوتی تو کس طرح ان نسخوں میں داخل ہو جاتی
 علاوہ اسکے کوئی انین ایسی بات نہیں کہ چلن مسیح علیہ السلام کے خلاف
 بڑے بلک ان کی بردباری اور فیاضی اور خوبی کے مناسب اور اگستان
 نے ان کی تصدیق کر کے وجہ چھوٹ جانے کی نسخوں میں بیان کی کہ کاتبوں نے
 یہ سچ کر کے کوئی خداوند کو بے جا دینے خطا والی عورت کے الزام نہیں
 ان درسون کو چھوڑ دیا ہے مگر یہ وجہ کہ ہم نہیں اس لیے خداوند جو جلیج
 اظہار کے دنیا کو سزا دینے نہیں آیا پس اسی کی موافق تدارک کرنا ہے
 دوسرے یہ حکومت مخالف اس ادب کی ہی تھی جو خداوند دریا الطاعت
 حکام کے رکھتا تھا انتہی کہتا ہوں میں کہ اس شخص نے یہ تو تسلیم کیا کہ تیرے
 درس بہت پرانے ترجموں اور تفسیر دن کریر اسٹیم اور تیرہ فٹ لٹ اور
 نوٹس میں اور اسپٹران کے حوالوں میں اور سالوں ٹریبل میں اور ساری
 میں نہیں باقی گئی اور اگستان کے وقت میں ہی نسخوں میں نسخہ
 ہے کہ جو اس نے وہ توجیہ کی کہ ارج نے اس کو مردود ٹھرایا مگر اس کے اور
 موافق اس قدر ثابت ہے کہ جو تہی ہی صدی میں یہ درس متروک ہے اور ہم

کاتبون کا اوس صدی اور پہلے اوس صدی کا ایسا تھا کہ قریب بارہ
ورسون کے برابر کرتا تھا پس جب تو اتر نقضی ان کتب کا نہیں تو دیکھ لے
وہوئے نوبت کہا تک پہونچی ہوگی اب دلیل سچائی کی بارض
نزدیک دوہین اول یہ کہ قریب اسی نسخوں میں بائیں حصے کا دوسرا حصہ
انہیں کوئی بات مخالف حال چلن سچ علیہ کے نہیں کہتا ہوین ^{۱۸}۱۸
دلیل مخدوش ہیں کیونکہ دلیل اول میں خود اقرار کرتے ہیں کہ ان نسخوں میں
بہت اختلاف عبارت کے ساتھ بائی گئی بس یہ بڑا اختلاف ایک
دلیل اصل نہونے ورسون کے ہے ظاہر ایسا یونہی یہ روایت ہوگی
کہ اوسکی موافقی بعض بعض ذمی علموں نے اپنے نسخوں کے حاشیہ کے
اوپر بطور حاشیہ کے اپنی اپنی طرف سے عبارت بنا کر لکھ دی ہوگی کہ رفتہ
رفتہ بعض کاتبوں نے جو ان نسخوں سے نقل کیا اوس عبارت حاشیہ کو
متن میں داخل کر لیا اور یہ بات اسکا کوئی نئی نہیں کیونکہ ان کے علمائے آثار
کی موافقی بہت جامعہ عتیق اور جدید میں حسن دیانت ان کاتبوں سے یا
کچھ طور میں آیا ہے اور حال چلن سچ کی مخالف نہونے سے کہاں ایسا
لازم آتی ہے ^{۱۹}۱۹ ہرسم یہ کہ ورس ۳۱ باب ۱۷ کا نسخہ بطور
میں یوں کہ ^{۲۰}۲۰ غریبہ نقل البرٹ بمن ^{۲۱}۲۱ شبہ اناس ^{۲۲}۲۲ مذاہل
فان ^{۲۳}۲۳ حضرت فرسکو من ^{۲۴}۲۴ اشخاص ^{۲۵}۲۵ این ^{۲۶}۲۶ ہر ^{۲۷}۲۷

اور خداوند نے یہ بھی کہا میں اس زمانہ کے لوگوں کو کس سے تشبیہ دوں الخ
اور سب نیچے ترجمہ انگریزی مہری کے اسکی موافق ہیں اور یہ الفاظ اور
خداوند نے کہا الحاقی ہیں اور مترجم ہندیہ اس لئے دے دئے ہیں اس الحاقی
بھی اپنی طرف سے لفظ یہ بھی کاڑھا دیا ہے اور نیچے ترجمہ انگریزی ورنہ ملک
میں جو ۱۸۴۶ء میں لندن میں چھپا ہے بطور حاشیہ کے یوں مرقوم ہے کہ یہ
درس نسخوں مطبوعہ میں یوں شروع ہوتا ہے اور خداوند نے کہا الخ
اور تیہ الفاظ بہت نسخوں میں نہیں پائے جاتے اور اچھے محققوں نے
روکے ہیں انتہی اور مترجم ہندیہ ۱۸۴۲ء دے دئے ہیں اچھا کیا کہ ان لفظوں کو
بالکل نکال دیا اور شروع درس کا یوں کیا پس اس زمانہ کے لوگوں کو
کس سے نسبت دوں الخ دہشتم یہ کہ ایک سارا جلد مابین درس ۳۳
و ۳۴ باب ۱۰ قواعد میں اور گیا ہے مارٹن صاحب جو تہی جلد کے صفحہ ۷۴
میں لکھتا ہے ایک پورا جلد مابین درس ۳۳ و ۳۴ باب ۱۰ قواعد میں گر گیا
اور کو درس ۳۶ باب ۱۰ سے یا درس ۳۲ باب ۱۰ مرقس سے بڑا ناچار ہے
تاکہ قواعد اور انجیل نویسوں کے موافق ہو جاوے یہ حاشیہ میں لکھتا ہے
کہ اس برصیہ نقصان میں قواعد سے تمام محققوں اور محققین نے
چشم پوشی کی تھی یہاں تک کہ ڈاکٹر ہیلز نے اور سب توجہ کی انتہی دیکھو
اس کا مفہوم اقرار کرتا ہے کہ سارا جلد اوپر گیا ہے اور مرقس سے لیکر

بردار و اور اس طرح کے نقصان اور زیادتی عہد جدید کے کتابوں میں ہو جا
 ہی کثرت سے ہوئی ہے کوئی کہان تک لکھے اس لئے اس فصل کو قول
 ایضاً ختم کر دیتے ہیں مگر صاحب جلد دوسری کے صفحہ ۳۳۱
 میں کہتا ہے بہت سے اس طرح کے الحاق بسبب خیالی اصلاح کے
 اعمال جو اریٹین میں اور جہان کوئی حال مکرر ذکر ہوا ہے واقع ہوئے ہیں
 کتابوں نے اور ان سے زائد ترجموں نے ذکر ناقص میں دوسری جگہ یہ لیکر
 ملا دیا ہے اور اس کیفیت کے بیان میں زائد نمونے بیان کر کے بیفلاؤ
 ہیں اور کفایت کرتا ہے مقابلہ کرنا بیان ایمان لاسی نے پولوس کا جو وقتاً
 باب نوین میں ذکر کیا ہے اس بیان کے ساتھ جو باہمار پولوس کے
 باب ۲۶ و ۲۷ اعمال میں منقول ہے اور مقابلہ کرنا دونوں حال ایمان لاسی
 قرینہ و کا جو باب دسویں اور گیارہویں اعمال میں بیان ہوئے ہیں انتہی
 و یکہ ترجموں کی اصلاح کو ترجموں میں تہی مگر کتابوں کی اصلاح میں
 نسخوں میں یہ غلط پایا اور کتابوں کی کیا شکایت کریں کہ سلف میں
 حضرات سبھی ہی جو بڑے دیندار کہلاتے تھے ہر فرقہ سے واسطے
 دفع اعتراض دوسرے فرقہ کے یا اثبات اپنے دعویٰ کے بمقتضا
 کمال دیانت اور دینداروں کے انجیل مقدس کے ور سونین تحریف کیا
 کر دیتے اور تحریف ان حضرات دینداروں کی علامت تحریف ملوں

اور کا بتوں کی تہی مار نصاب ادسی صفحہ میں لکھتا ہے کہ بلاشبہ بعضی
 خرابیاں قصداً اوہوں نے ہی کی ہیں جو دیندار کہلاتے تھے اور بعد
 اونکے وہی خرابیاں ترجیح دی جاتی تھیں تاکہ اپنے دعویٰ کو قوت میں
 لائے۔ کسی اعتراض کو دفع کریں اور یہ جو اس بنیاد اختلاف
 عبارت کو کس نے کم معلوم کیا ہے اسلئے ہم دو تین نمونوں کو خانہ کی
 کتاب سے جس میں اختلاف عبارتوں کا بیان ہے ذکر کرتے ہیں مثلاً درس
 باب ۱۳ مرقس میں بعض الفاظ اڑ گئے ہیں اور ابن دوس کہتا ہے کہ بہت
 نسخہ میں جو یہ وقت میں رائج ہیں دیے الفاظ چھوڑ دیے گئے کیونکہ
 وہ الفاظ مسئلہ ایرین کی تائید کرتے تھے اور درس ۳۵ باب پہلے
 لوقا میں بعض الفاظ واسطے دفع مشبہ یو کی گینس کے چھوڑنے دو تین
 کے مسیح علیہ السلام میں انکار کرتے تھے ترجموں سریانی اور عربی اور فارسی
 اور حبشی اور اور ترجموں اور بہت سے حوالے مرشد دن میں بڑا ہے
 گئے ہیں اور درس ۳۴ باب ۱۲ لوقا کو نسخے اسکندر یا نوس اور بعض نسخوں
 جہوٹا گیا اسلئے بعض دیندار عیسائیوں نے خیال کیا کہ قوت دینی فرستہ
 کے خداوند کو سبب نقصان درجہ الوہیت خداوند کا ہے اور درس ۵۱ باب
 نامہ اول گرتھیوں میں لفظ بارہ گلیلہ کے ساتھ بدل ڈالا گیا اور سبب
 جہوٹ کا نہ لگے جو ہر شخص جانتا ہے کہ یہاں جہوٹ بجای کل کے رکھا گیا اور نہ

باب اول میں اس لفظ کو اس سے پہلے دو ہے، سہترہ ہوں اور درج
 میں یہ لفظ ہلا قصہ اور اگیا تاکہ کوئی بقاء و دشیزگی مریم علیہا السلام پر
 ہمیشہ کے لیے مشبہ نہ کرے انتہی فصل تیسری اس امر کے بیان میں
 کہ تحریر انجیل نویسن کی سنو اور وہم سے خالی نہیں اور اکثر جہاں کی روایتوں میں
 اب اختلاف ہے کہ بہت تاویل بعید سے کچھ توافقی پیدا ہوتا ہے اور اسجا
 پلور نمونہ کے چند شاواہ لکھے جاتے ہیں شاہد اول یہ کہ بابل میں جو
 بمنزلہ اسم انجیل میں کی ہے کوئی جاس ہو صبح واقع ہوا ہے کہ حضرت
 مسیحی اور نین تاویلین بعید بعید کرتے ہیں اور اورس اباب اول کا ہے
 ہندو لکھتے ہیں اس سبب پستین اسیرام سے داؤد تک چودہ پشتیں ہیں اور
 داؤد سے اس وقت تک کہ بابل کو اٹھ گئے چودہ پشت ہیں اور بابل کو
 اٹھ جاتے سے صبح تک چودہ پشت ہیں انتہی اسکے موافق معلوم ہوتا ہے
 کہ اوپر کے بیان میں تین قسمیں ہیں اور ہر ایک ان سے چودہ پشتوں کا طرح
 شامل ہے کہ ابراہیم سے داؤد تک چودہ اور داؤد سے بابل کو اٹھ جاتے
 تک چودہ اور بابل کے اٹھ جاتے سے صبح تک چودہ اور ہر ایک اس میں
 جس طرح جناب تم نے لکھا ہے غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ قسمت اول میں
 چودہ پشتیں جب ہوتی ہیں اگر داؤد داخل ہوں و گرنہ تیرہ ہوتی ہیں اور ظاہر
 کہ جب داؤد قسمت اول میں داخل ہو کے ایک پشت محسوب ہوئے ہوں

میں داخل محسوب ہو گئے اور یہ قسمت سلیمان علیہ السلام کے شروع
 اور یو کینا پر ختم ہو گئی اور یو کینا اس قسمت و زمین داخل مانا جاوے گا تا کہ جو
 پشتین پوری ہوں اور جب یو کینا اس قسمت میں داخل ہوا تو قسمت
 سے خارج ہو گا اور قسمت سیوم خلیل نے شروع ہو گئی مگر اس قسمت
 میں ہرگز جو رہ پشتین نہیں ہوتیں بلکہ اگر مسیح کو داخل مانو تیرہ روز زیادہ
 ہوتے ہیں ثانیاً ورسس یون سے یہ ہدیہ ۱۸۴۲ء اور اس سے یہود شاوٹ
 اور یہود شافط سے یورام اور یورام سے غوریا سید ہوا فارسیہ ۱۸۴۱ء
 و ۱۸۴۲ء و ۱۸۴۳ء اسی پر یہود شافط و یہود شافط

یورام و یورام پر غوریا عربیہ ۱۸۴۱ء و ۱۸۴۲ء و ۱۸۴۳ء و اس کا ولد یوشا فاطمہ
 و یوشا فاطمہ ولد یورام و یورام ولد غوریا اور ترجمہ انگریزی مہری وقت پر
 کیے اور اسی طرح انگریزی ترجمہ دوسرے کا نلک کے انکی موافق ہیں اور اس میں
 دوسرے ہیں ایک یہ کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غوریا بیٹا یورام کا ہو گا بلکہ
 وہ بڑ پوتے کا بیٹا ہے نہ بیٹا اور تین پشتین کے سب سے پہلے جنات سے ہے
 گئیں ہیں اخذیہ یورام اصیہ باب سوم کتاب اول اخبار الایام میں مذکور ہے
 ۱۱ او سکایٹا یورام او سکایٹا اخذیہ او سکایٹا یورام ۱۲ او سکایٹا
 اصیہ او سکایٹا عزیزہ او سکایٹا تمام فارسیہ ۱۸۴۵ء اور یورام اس
 احزابہ پسرش دیوش پسرش ۱۲ اصیہ پسرش عزیزہ پسرش یورام

عربیہ ۱۱۳۱ء ابن ہرثما فاطمہ اور ام دابن یورام آخر یا ہو و ان لغزنا ہو
یو اش ۱۲۰۱ بن یواش امصیا و ابن امصیا عزریا و ابن عزریا یوشام اور ترجمہ انگیز می گوید
سب کی موافقی میں اور تیسے مینوں بادشاہ جو کہ بین اور ملک کے اپنے باب سیرت
سلطنت کی پانچویں منجد اونیکے ایک سے چند بار سلطنت کی اور حال اسکا ایسا
کتاب سلاطین اور باب کتاب اخبار الایام میں مرقوم ہے اور یو اش نے چالیس برس سلطنت کیا و
حال اسکا باب کتاب سلاطین اور باب کتاب اخبار الایام میں مرقوم ہے اور امصیا نے ۴۹ برس
کی اور حال اسکا باب کتاب سلاطین اور باب کتاب اخبار الایام میں مرقوم ہے
اور اونیکے چودھویں کی کوئی اچھی توجہ نہیں دوں یہ کہ سہو عزریاہ کی جا
عوزیہ لکھا گیا کیونکہ نام اسکا عزریاہ ہے نہ عوز یا جیسا در سن
باب کتاب اول اخبار الایام میں مرقوم ہے اور نقل اسکی کندلی در سطح
درس ۳ باب کتاب سلاطین میں مصرح ہے ثانیاً درس لا حول الا بعدہ
اور یوشیا سے یو کینا اور اسکے بیانی جسوقت بابل کو اوٹھ گئے ہیں وہ
فارسیہ دیوشیا پدر یوکا نیا و برادر اش در زمان انتقال بابل است اور
اسمیں ہی دو سہو ہیں ایک یہ کہ یو کینا یوشیا کا پوتا ہے نہ بیٹا بلکہ وہ
بیٹا ہو یا قیم بن یوشیا کا ہے اور ہو یا قیم فیہ ہی گیا مد برس سلطنت کی
یہ چیز کہ باب کتاب سلاطین میں مصرح ہے سہو نام اسکا
گیا ہے دوم یہ کہ کوئی بہائی یو کینا کا نہ تھا البتہ اسکے باب کے میں بہائی

رابعاً درس ۱۲ یون ہے ہند یہ ۱۸۴۷ء اور بابل کو اوٹھ جانے کے بعد یوکیٹا
 شلیل اور شلیل سے زور بابل پیدا ہوا انتہی اور اس میں بھی ظاہر
 ہے کہ زور بابل شلیل کا بیٹا نہیں بلکہ اس کا بیٹا تھا اور
 فدا یا بن یوکیٹا کا بیٹا ہے خامس اور ۱۳ یون ہے ہند یہ منکورہ اور
 زور بابل سے ایوہ اور ایوہ سے ایلیا قیم اور ایلیا قیم سے عازر پیدا ہوا
 انتہی اور اس میں بھی ظاہر ہے کہ ایوہ نامی کوئی بیٹا زور بابل کا
 کتابوں عہد عتیق سے ثابت نہیں ہوتا اور اب موضع ۳ و ۴ و ۵ کی سند
 باب کتاب دل اخبار الایام میں ہے ہند یہ ۱۸۴۷ء ایوہ سیاہ کا پہلا بیٹا
 دوسرا یو قیم تیسرا صدقیا جو تھا سلوم ۱۶ اور بنی یو قیم اس کا
 بیٹا یکانیاہ اس کا بیٹا صدقیاہ اور بنی یکانیاہ اسیر ۱۱ اس کا بیٹا
 ساتی میل ۱۸ اور ملگرام اور فدا یاہ اور سن اصاری قیمیاہ ہو سماع اور
 ندیاہ ۱۹ اور بنی فدا یاہ زور بابل اور سمعی اور بنی زور بابل مسلم اور خنیاہ
 اور اس کی بہن سلومیدہ ۲ اور خسوبہ اور ایل اور برکیاہ اور حدیا یو جب
 پانچ ۲۱ اور بنی خنیاہ فلکیاہ اور یسعیاہ بنی زفایاہ بنی اران بنی عبدیاہ
 بنی سکیناہ انتہی سادس اور ۱۵ یون ہے ۵ اور سلون یو عازر
 احاب کے بیٹ سے پیدا ہوا اور یو عازر سے عوبیدہ عوٹ کے بیٹ سے
 پیدا ہوا اور عوبیدہ سے ریشی ۶ اور ریشی سے داؤد بادشاہ پیدا ہوا الحمد للہ

اس طرح تعداد پستوں کے کلام میں موافق باب دوم کتاب اول اخبار الامم
 کے ہے مگر ظاہر ایہہ تعداد دونوں جامتوں کے ہے اس لیے کہ موافق دونوں
 سلون بیٹا نحسون کا ہے اور یہہ نحسون وہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام
 سے دار فریہ ہو دکا تھا جیسا درس باب کتاب شمار اور درس اباب کتاب
 اول اخبار الامم میں مصرح ہے اور یہہ راحاب وہ ہے جو ایک فاحشہ تھی
 اور عہد یوشع علیہ السلام میں اوسکے دو جاسوسوں بنی اسرائیل کو پکڑ کر
 چھپا کر چایا تھا اور حال اوسکا باب ۶ کتاب یوشع میں مفصل مرقوم ہے
 اور شاید اسی لیے نیک عمل کی جہت سے نخل سلون بن نحسون میں اگر
 جدات مسیح علیہ السلام میں داخل ہوئی ہو اور جزمانہ راحاب کا قریب وہ
 پچاس برس کے اور زمانہ داؤد علیہ السلام کا قریب ایک ہزار پچاس برس قبل
 ولادت مسیح کے لیے لازم تھا کہ راحاب یہ زمانہ داؤد تک چار سو برس کے عرصہ میں
 کل چار پستیں گزری ہوں اور یہہ ظاہر ابعید ہے اور یہہ دایہ زمانہ
 سلون تک عرصہ قریب تین سو برس میں چھ پستیں گزری ہوں علیہ
 اسی جامعہ عتیق میں تصریح نہیں کہ نخل راحاب کا سلون کے ساتھ
 واہو تھا حد دوم یہ کہ لوقا نے باب اپنی انجیل میں نسب نامہ لکھا
 دس میں بعض باغلطی صریح اور بعض جا مخالفت اوس نسب نامہ سے
 دیتے ہیں ذکر کیا ہے کیونکہ داؤد سے ۴۳۰ میں یہ ہند یہ کہ اصل اقصیٰ

قینان از غنیمت کماله قنجد سامانی کا لوح لایح کا انتہی موافق اسکے معلوم
 ہوتا ہے کہ صالاپوتا از غنیمت کا کہو حالانکہ وہ بیٹا ہے نہ پوتا اور لو تو قانی
 غالباً ترجمہ یونانی سپٹواجٹ سے یہ غلطی کہا گئی ہوگی اور گیارہویں باب کتاب
 پیدایش میں ہرگز اس قینان کا پتا بھی نہیں لگتا اور وہ ۲ باب اول کتاب
 اخبار الامام کا یوں ہے یہ تیسرا ۱۸۴۷ء مسیح کے سلطانی ۱۸۷۵ء مسام
 دار فکرت و شیعہ عربیہ ۱۸۳۱ء مسام از غنیمت و شیعہ اور سب ترجمہ انگریزی کی
 موافق ہیں ثانیاً یہ کہ دونوں نسب ناموں میں کئی وجہ مخالفت ہے
 اول یہ کہ میتہ یوسف کو بیٹا یعقوب کا اور لو قان کو بیٹا عیسیٰ کا بتلا گیا
 دوم یہ کہ میتہ مسیح علیہ السلام کو اولاد سلیمان بن داؤد سے اور لو قان
 اولاد ناثان بن داؤد سے جانتا ہے سیوم یہ کہ میتہ داؤد علیہ السلام
 اسیری بابل تک سب پشتوں کو سلاطین نامدار اور لو قان بعد داؤد اور
 ناثان کی سب پشتیں کینام اور نیہ وقار ذکر کرتا ہے چہارم یہ کہ میتہ
 شلتائیل کو بیٹا یوگینیا کا اور لو قان کو بیٹا نیہری کا اور نیہری کو بیٹا یوگینیا کا نام
 ایود اور لو قان اسکا نام ریمیا لکھتا ہے علاوہ اسکے ورنہ ۱۹۱۱ء
 باب کتاب اول اخبار الامام کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بیٹا
 زور بابل کا نہیں جس کا نام ایود موافق تحریر میتہ کے یا ریمیا موافق
 تحریر یو قانی ہو اور شلتائیل بیٹا یوگینیا کا ہے نہ نیہری کا پس یہ سہو قان

اور پہلی ہی جگہ تک ثابت کسی تاریخ معتبر سے نہ ہو کہ یہی شہنائیل اور زبیل
 اور بن اور جنکو میتے نے لکھا ہے وہ یہ اور بن تجسیم یہ کہ داؤد نے مانہ
 مسیح تک موافق میتے کی ۲۶ اور موافق لوقا کے اسم پستین ہوئے
 بن اور جوزمانہ داؤد کا قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے اکلڑ پچاس
 برس تھاپس اول کے موافق قریب چالیس چالیس برس کے اور دوسری
 کے موافق قریب پچیس پچیس برس کے مقابل ایک ایک پشت کی حساب
 میں آتی ہیں اور ان مخالفتوں کے جو بلا تامل ناظر کو دونوں نسبت ناموزن
 معلوم ہو جاتے ہیں دفع کر نیکو علماء مسیحوں کی زبان پر سلفاً اور خلفاً
 کچے کچے عذر طرح طرح کے زبان زد رہے ہیں مگر متاخرین نے اور
 عذر و نگوست سمجھ کر اس توجیہ کو مختار کر لیا ہے جس کو صاحب ط
 الاشکال نے صفحہ ۱۲۹ میں اسطور نقل کیا ہے کہ خلاصہ اوسکا یہ ہے
 میتے پہلے باب میں یوسف کا اور لوقا تیسرے باب میں مریم کا نسب نامہ
 بیان کرتا ہے اور لوقا نے اس سبب سے مریم کا پشت نامہ یوسف کے
 نام سے لکھا کہ یہ دونوں کی جلوت تھی کہ جب کوئی آدمی ایسی لڑکی سے شادی
 کرے کہ جس کا بہانہ نہ ہو اور اپنے باب کی وارث وہی ٹہرے تو اوسکا
 شوہر پشت نامہ میں اسکے باپ کے بیٹے کے نام سے لکھا جائے اور اسی
 جہت سے لوقا یوسف کو بہن کا بیٹا یعنی اوسکے سو سے کا بیٹا کہتا ہے

اور میتے لکھتا کہ یوسف یعقوب کا بیٹا ہے اور یعقوب اسکا حقیقی باپ تھا
پس دونوں نسب ناموں میں کچھ بھی اختلاف نہیں پایا جاتا اور یہودیوں
کی مذکورہ عادت توریت کی ایٹوئی سے بھی جاتی ہے مثلاً گنتی کے
۶۳ باب کے ۱۰۹ و ۱۱۰ آیتوں کو اور نمبر ۱۰۹ کے ۶۳ آیت کو دیکھنا چاہیے
انتہی کہتا ہوں کہ یہ توجیہ بالکل ضعیف ہے کئی وجہ سے اول یہ کہ کسی جا
عہدہ پر سے صراحت یا اشارۃً یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ مریم علیہا
السلام اولاد ناثان بن داؤد علیہ السلام سے ہو دیں بلکہ باب اول
لوقا میں ہے ہندیر ۱۸۴۲ء یہودیہ کے بادشاہ ہیرود کے دونوں میں
بیبا کی پارید ارون میں سے ذکر کیا نامی ایک کا سن تھا اسکی چھوٹا روکی
بیٹوں میں سے تھی اور اسکا نام ایسا بات تھا ۶۳ اور دیکھتے ہیں
رشتہ دار ایسا بات کو ہی بڑا پیے میں بیٹا ہونیوالا ہے الخ اور ان دونوں
ورسون کے ملائے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا بات زوجہ ذکر یا علیہ
السلام کی اولاد مارون اور رشتہ دارون مریم علیہا السلام سے تھے
پس اسکی موافق غالباً مریم علیہا السلام ہی اولاد مارون علیہ السلام
ہونگی نہ اولاد داؤد علیہ السلام سے علاوہ اسکے انگٹا میں لکھتا ہے
کہ اوسکے وقت میں بعض کتابیں تھیں کہ انہیں مرقوم تھا کہ مریم علیہا
السلام قوم لیوی سے ہیں دوم یہ کہ اگر مریم علیہا السلام کا ہونا اولاد

نامان سے ثابت ہوتا تو کین قدما اس توجیہ کو چھوڑ کر کیسے توجیہ نہیں
 جسکو متاخرین نے مردود سمجھ کر چھوڑ دیا ہے پڑھنے سیوم یہ کہ کالان
 پیشوائی فرقہ پروٹسٹ جونی الحقیقت پیشوا صاحب حل الماسک
 کا ہی ہے اپنی تفسیر میں اس توجیہ کو نقل کر کے رد کرتا ہے اور مریم علیہا
 السلام کو اولاد نہ مانا ہے نہیں مانا تھا چہاں ہم یہ کہ بعد قیدم عادت
 یہودیہ کے مطلب توجیہ کرنیوالوں کا جب ثابت ہو کہ پہلے یہ بات کہ دینی ہے
 ثابت ہو لے کہ فی الحقیقت مریم علیہا السلام پہلی کی ایکلوٹی بیٹی تھیں
 اور کوئی انکا بہائی نہ تھا اور اسکا ثبوت تو محال ہے کیونکہ اب تک
 کسی دلیل قطعی سے یہ ہی نہیں ثابت ہو سکتا کہ دے اولاد داؤد
 علیہ السلام سے ہوں چہ جائے اسکی کہ بیٹی ایکلوٹی پہلی کی ہوں البتہ
 اٹکلون متاخرین عیسائیوں نے یہ بات کڑے نکال لی ہے اسی
 سبب سے محققین نے لاچار ہو کر مان لیا کہ فی الحقیقت دو نونابے
 آپس میں مختلف ہیں اسٹراس اپنی کتاب کی جلد اول میں لکھتا ہے
 کہ جامع محققین مثل اگہارن اور کیس اور ہیس اور یوت اور وی فراؤ فریش
 وغیرہم نے اقرار کیا ہے کہ دونوں نسب نامہ آپس میں مختلف ہیں شاید
 سیوم یہ کہ لوقا باب دوم میں لکھتا ہے ہندیہ ۲۴ اور اون
 دونوں میں یون ہوا کہ قصہ اوگو سطر ۱۵ کا حکم نکال کہ ہر بستی کے لوگوں کے علم

لکھ جاوین ۲ اور یہ پہلی اسم نویسی تھی جو سوریہ کی حاکم قورینوس کے وقت
 میں ہوئے ۳ تب ہر ایک اپنے اپنے شہر کا نام لکھانے چلا وہ اور
 یوسف ہی گلیل کے شہر ناصره سے یہودیہ میں داؤد کے شہر کو چیت
 لکھ لانا یہ گیا اس لیے کہ وہ داؤد کے گہرائے اور اولاد سے تھا
 کہ اپنی گیت مریم کے ساتھ جو بیٹ سے تھی نام لکھا دے اور لایا ہو
 کہ جو وہ یہ دمان تھا اسکے جینے کے دن پورے ہوئے اور وہ پہلا
 بیٹا جنی الخ فارسیہ اور دران اور ان جنین اتفاق افتاد کہ ان جانب
 قیصر اوگوستس حکم شد کہ در ہمد با د اسم نویسی نمایند ۴ و این نخستین
 اسم نویسی بود کہ در لوانی کرینوس حاکم شام بود شد اور ترجمہ عربیہ
 ۵ اسکی موافق ہے اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ
 لوگوں کو قیصر نے حکم اسم نویسی کا دیا تھا کہ ہر بستی میں کیا دے
 اور وہ قورینوس حاکم یہودیہ کے وقت میں ہوئے تھے اور اسم نویسی
 میں یوسف مع مریم علیہا السلام کے جواون دنوں حاکم تین بیت المقدس
 نام لکھانے کے لیے گیا تھا کہ دمان دلاوت سبع علیہ السلام کی طہورین
 آئی حالانکہ یہ غلط ہے تین وجہ سے اول یہ کہ درس باب ۱۱ میں ہے
 کہ سبع علیہ السلام میر و بادشاہ کے عہد میں پیدا ہوئے تھے پس
 اسکی موافق اولی دنوں ملک یہودیہ کا بادشاہ میر و تھا اور جواوکی

زندگی تک یہ ملک تخت حکومت رو میوں کے نہ آیا تھا تو اس وقت
 اوس ملک کے اندر وقوع اسم نویسی کا کہ غلت او کے لگانا خراج کا
 تہا بجکم او کو سطور شہنشاہ روم کے کس طرح مانا جاوے دو م یہ
 قمنیوس پندرہ برس بعد ولادت مسیح علیہ السلام کا حکم سوریا یعنی
 ملک یہودیہ کا ہو ایسے پس او کے وقتیں حاملہ ہونا مریم کا اور ولادت
 مسیح علیہ السلام کی کیونکر متصور ہو شوم یہ کہ کہنے قدما، موحون
 یونانی اور رومی سے اپنی تاریخ میں نہیں لکھا کہ او کو سطور کے وقتیں
 اسم نویسی تمام ملک میں یا تمام سلطنت روم میں ہوئی تھی یا اس کا
 حکم اس باب میں جاری ہوا تھا اور ظاہر یہ ہے کہ اگر ایک ان دو م وہ
 ظہور میں آتا تو کوئی نہ کوئی لکھتا اور جب غلطی کلام لوقا میں عجیب نہیں تو
 ظاہر کو کیون چھوڑا جاوے **سوریا** چہارم درس ۱۹ باب لوقا میں
 ہند یہ **سوریا** برہیرود جو تہائی کا حاکم نے ایسے بھائی فیلیپ کی جو رو
 ہیرودیا کے سبب لفظ فیلیپ کا اسجا غلط ہے اس لئے کہ ہیرودیا
 ہیرودند کو کہے اوس بھائی کی جو رو تھی کہ اوس کا نام ہی ہیرود تھا
 کسی تاریخ سے نہیں معلوم ہوتا کہ فیلیپ کی جو رو ہیرود یا ہیرود رنصاب
 جلد اول کے صفحہ ۶۲۲ میں نقل اس اعتراض کے لکھتا ہے کہ غالباً نام
 فیلیپ غلطی کا ہے داخل متن ہوا ہوا سکوتن سے نکالا جاوے اور

گریں یکے فی اس لفظ کو من سے نکال دیا ہے اتنی اور تفسیر ہنری اور اسکا
 میں ہے کہ لفظ فیل کے تغافل کا تب سے غالباً داخل من ہو گیا ہو
 او کو بہت نسخوں خطی اور اکثر اون نسخوں میں جو اول مطبوع ہوئے
 ہیں چھوڑ دیا ہے دیکھو آصف صاحب اور گریں یک اور تفسیر ہنری اور
 اسکاٹ والوں نے اس لفظ کی غلطی مان لی ہے اور بسبب غلطی کے
 بہت نسخوں خطی اور مطبوعہ میں چھوڑا گیا اور یوسف نے ہی اپنی
 تاریخ کی کتاب اٹھارویں کے باب باخوین میں نام ہر دیل کے شورہ کا میر دی
 لکھا ہے شاہد چیمورس اباب لوقا میں ہے یہی مسئلہ اور سیناس
 ابیلینی کی جو تباہی کا حاکم تھا فارسی اولی سیناس میں ربع ابیلینی
 عمر یہ مسئلہ اولی سیناس میں ربع ابیلینی اور کسی تاریخ میں ثابت
 نہیں ہوتا کہ کوئی سیناس نامی ابیلینی کا حاکم ہیرود اور فیل کے عہد
 ہوا البتہ یوسف نے ایک سیناس حاکم جالیں کا جو قریب ضلع
 ابیلینی کے ہے لکھا ہے شاہد لوقا میں سنائیے اسکو اس جا
 لکھ گیا ہو مگر یہ شخص ۳۳ برس قبل ولادت مسیح علیہ السلام کے
 مقتول ہوا ہے اور چونکہ وقت اصطلاح لینے کے عہد جناب
 مسیح علیہ السلام کی قریب ۳۳ برس کے سوچا جاتا ہے
 پس وقت سلطنت سیناس کا سا ۳۳ برس قبل اس وقت

کے ہمارے جلد اول میں لکھتا ہے جو مضمون یہ ہے کہ یہ سیاست وہ سیاست ہے جس کا
 بادشاہ جالس کا بیٹا تھا کیونکہ اس کو کلومیٹر کے قریب ۳ برس قبل آباد
 مسیح علیہ السلام کے مرواد والا ہوا اور یہ بھی مشکل ہے کہ یہ پونا بلیس کا
 ہو جو اس کا نام ہی سیاست تھا شاید یہ کوئی پڑ پوتا اس کا اس نام کا
 ہو گا انتہی مختصراً کہتا ہوں کہ اس مفہوم کو بیٹے اور پوتے بلیس کے ہوئے
 یہ تو خود ان کا ہے اور کسی دور کے کی سند نہیں ملی انھوں نے کہتا ہے
 کہ یہ کوئی پڑ پوتا ہو گا شاید سترہم درجہ ۱۶ باب ۱۱ میں ہے
 ہندوستان ۱۸۷۲ء جب ہیرودے نے دیکھا کہ اس نے مجھ کو سونے سے فریب کیا تو ہاتھ
 غصہ ہوا اور لوگوں کو بھیج کر میت لہم اور اس کی ساری سرحدوں کے
 سب رٹوں کو جو دو ہر کے اور اس سے چھوٹے تھے اس وقت کی
 موافق کہ اس نے مجھ کو سونے سے تحقیق کیا تھا قتل کروایا انتہی یہ قبل ہی
 کسی تاریخ سے ثابت نہیں ہوتا یوسف نے جوڑا لکھنے والا حال میں
 کا ہے اس قتل کا حال نہیں لکھا اور اس طرح نہ کسی اور عالم نے علماء
 یہودیہ جوڑے خزانہ بدنامی ہیرودے کے اور بڑے لکھنے والے بایبلیک
 تھے اور ظاہر ہے کہ یہ امر تو ایک اظلم اور بڑی براہی ہیرودے کی تھی اور کسی
 طرح اسکے اظہار میں الزام ادنیٰ مذہب کی طرف بھی نہ تھا کہ اس کی خاطر
 سے ترک کر کے پس اگر واقع ہوتا تو غالب ہی تھا کہ لکھتے شاید سترہم

متنبہ باب میں ولادت مسیح ع کی بیت اللحم میں اور انا مجوسوں کا واران
 اور جانا مان باب مسیح علیہ السلام کا انا مجوسے مصر کو اور قتل کرنا ہیرود کا
 سب لڑکوں بیت اللحم اور نواح اوسکی کو اور رہنا مان باب مسیح کا
 مصر میں وفات ہیرود تک اور بعد وفات ہیرود کے وارانے ہیرود کا
 میں انا لکھتا ہے اور لوقا باب ۲ میں لکھتا ہے کہ ولادت مسیح علیہ السلام کی
 بیت اللحم میں ہوئی اور آٹھویں دن حقنہ کر کے نام رکھا اور بعد پاک ہو
 کے (یعنی چالیس دن جو یہ ہونے کے بعد) موافق شریعت موسیٰ کے
 مان لکھتا ہے مسیح علیہ السلام کے معہ اوسکے والد شالم میں آئے اور مان
 شمعون موافق اہام روح القدس کے اور اسطرح چنانچہ تعریف مسیح

کی میان کی بلک چنانچہ تو اون سب کو جو یہ و شالم میں راہ نجات کے
 منتظر تھے حال مسیح سے مطلع کیا اور مان باب ۳ علیہ السلام کے بعد
 ہانی کے رسوم شریعت سے شہزادہ کو گئے اور مان سے ہر
 مید فح میں یہ و شالم کو جایا کر نے تھے یہاں تک کہ جب مسیح ۱۲ برس
 ہوئے اوس سال میں جو یہ و شالم میں گئے وقت مراجعت کے مسیح ۱۲
 و مان بدون اطلاع انہی مان باپ کے ٹھہ گئے پس کہتا ہوں میں کہ ظاہر میں
 ان دونوں قصوں نے ایک خلاف واقع ہے کیونکہ دیے سب امور مرقس میں

قبل یروشالم کے جانے کے جو جالیس دن بعد ولادت کے وہ جانا ہوا تھا
ظہور میں آئے تھے یا بعد اویس کے اول تو صریح البطلان ہے ایسے کہ مدت
جالیس دن میں وہ سب امر کس طرح واقع ہو جیتے اور دوم یہی باطل
کئی وجہ سے آویا یہ کہ جب موافق تحریر لوقا کے بعد فراغت رسم عری
کے مان باب سب سے کے ناصرہ کو گئے تھے نہ بیت اللحم کو پس اگر موسیٰ
آئے تو راہ میں ملتے یا ناصرہ میں نہ بیت اللحم میں آویا یہ کہ جب میر و آیا
بشمن تھا تو کس طرح روح القدس شمعون کی زبان پر یروشالم میں
و خاص تحت کاہ ہیرود کا تھا بشارت مسیحی کا چرچا کرتا اور کس طرح
تھا سب منتظرون راہ نجات میں نور اسرام کا کرتی تھا لہذا کہ
موافق تحریر لوقا کے سال بال بال مان باب سب سے کے عید فصح میں
ناصرہ سے یروشالم کو جایا کرتے تھے پس صر کا جانا اور دامن کرنا
کس زمانہ میں ہوا شاید ہشتم مرقس باب میں جامعہ کا نام کے
وقت رخصت کرنا اور دریا میں طوفان کا آنا اور حضرت مسیح کا دوسرو
موقوف کرنا بعد وعظ تمثیلوں کے لکھتا ہے اور مرقس باب سب سے کے
بعد وعظ پہاڑ کے باب آٹھویں میں نقل کرتا ہے اور وعظ تمثیلوں کو بعد
اویس کے باب میں حالانکہ دونوں وعظوں میں ایک زمانہ کا فرق ہے پس
ایک ان دو صحیفہ خلاف واقع کیسے شاید ہم بعد پہنچے اور تسلیم

سوال یہودیوں کا جناب مسیح علیہ السلام سے مرقس باب ۱ میں تیسرے دن ادرستے باب ۱ میں دوسرے دن لکھتا ہے اور ان دونوں میں یہی خلافت واقع کی ہے یا رضاحسبابت ان دو اختلافوں کے جو شاہدین اور یونین میں منقول ہوئے جو تہی جلد کے صفحہ ۲۷۵ و ۲۷۶ میں لکھتا ہے کہ کوئی صورت تطبیق کی ان مالون میں نہیں نکلتی شاہد دہم مرقس باب دسویں میں لکھتا ہے کہ جناب مسیح کو یہودیوں نے غلط ایک انداز میں ملا اور اس کو جناب مسیح نے شفا بخشی اور متی باب ۱۱ میں دو اندازوں میں لکھتا ہے اور شفا بانا لکھتا ہے شاہد یازدہم متی باب نوین میں لکھتا ہے کہ ایک حکم نے جناب مسیح کو آئیے کہا کہ میری بیٹی ابھی مر گئی ہے اگر تم اپنا ہاتھ دوسرے رکھو تو وہ جی اٹھے اور مرقس باب پانچویں اور لوقا باب آٹھویں میں لکھتے ہیں کہ اوسنے آکر کہا کہ میری بیٹی مر گئی ہے اوس پر یہاں چل کر ہاتھ رکھتے تاکہ اچھی ہو جاوے اوس پر جناب مسیح اوس کے ساتھ ہوئے راہ میں ایک آدمی نے آکر اوس حاکم کو خبر دی کہ تیری بیٹی مر گئی مرشد کو اب تکلیف نہیں جناب مسیح نے سکھر فرمایا مت ڈر اور آکر کہہ کر تشریف لیگئے اور انکی تحریروں میں اور طرح کا ہی فرق ہے کہ مرقس اور لوقا یہ معلوم ہوتا ہے کہ نام اوس کا یار تھا اور وہ عبادت گاہ کا حاکم تھا اور اوس لڑکی کی عمر بارہ برس کی تھی اور جناب مسیح وقت زندہ

کرے کہ یعقوب اور یوحنا اور پتر کو اپنے ساتھ لے گئے تھے اور تحریر
 لوقا سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکی اچلوٹی تھی اور متی کی
 تحریر میں ان باتوں کا کچھ بھی پتا نہیں اور متاخرین محققین نے اختلاف
 کو ان تحریروں میں مان لیا ہے یہ بعضے اونسے تحریر مرقس کو اور
 اور بعضی تحریر متی کو ترجیح دینے میں اور بعضی اس تحریر سے دلیل
 پرکھتے ہیں کہ پہلی انجیل کا لکھنے والا متی حواری نہیں وگرنہ ایسا عمل
 نہ لکھتا اور پالس اور شعلی میشر اور اولشاشن کہتے ہیں کہ وہ لڑکی مر
 نہیں تھی بلکہ اسکونیند کی غشی تھی اور دلیل انکی یہ قول مسیحی
 کہ وہ مر نہیں گئی بلکہ موتی سے پس ان شخصوں کی موافقی اسباب کو
 معجزہ مسیحی ہی نہیں ہوا اور نیند اور اس لڑکی کی موت کا یقینا اعتقاد
 نہیں رکھتا ملک گمان غالب اسکا یہ ہے کہ صرف دیکھنے میں وہ مردہ
 تھی شاہد دو اور ہم بات متی اور باب مرقس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ جناب مسیح نے مریاں جلیل کے کنارے شمعون اور اندریاہ کو حال
 ڈالتے دیکھا اور اونسے کہا کہ تم میری بیچے آؤ کہ میں تمہیں آویسوں گا شکار
 بناؤ گا اور ویسے حال چھوڑ کر اوسکے پیچھے ہوئے اور رہائے ہوڑی
 آگے بڑھ کے یعقوب اور یوحنا کو کشتی پر دیکھا اور انہیں بلا یا ویسے
 بھی ساتھ ہوئے اور یوحنا سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے روز اندریاہ اور

اذکا دوست کہ جبکہ مفسرین یوحنا سمجھتے ہیں قریب دیباہی یرون
 کے لیے اور ہر دوسرے روز اندریاہ کے کہنے سے اذکا بہائی شمعون
 اگر تلا اور اسکے دوسرے روز مسیح نے وہاں سے چلیل کی طرف روانہ
 کیا اور راہ میں فلپ اور نانا نائل نے مسیح ان یا یون میں کوئی وجہ
 فرق ہے اول یہ کہ موافق دو انجیلوں اول کے شمعون اور اندریاہ اور
 یعقوب اور یوحنا دیباہی چلیل کے کنارے طیبہ اور موافق یوحنا کے قریب
 دیباہی یرون کے دوم یہ کہ موافق اون دونوں کے پہلے اندریاہ
 اور شمعون کو جال ڈالتے دیکھ کر دیباہی چلیل کے کنارہ سے ساتھ لیا
 پھر تھوڑے عرصہ کے بعد یوحنا اور یعقوب کو اوسے کنارے سے اور
 موافق یوحنا کے اول اندریاہ اور یوحنا قریب یرون کے لیے ہر دوسرے
 روز اندریاہ کے کہنے سے پترلا اور جب اس ماجرے کے دوسرے روز
 چلیل کی طرف چلے راہ میں فلپ اور نانا نائل نے اور اس میں یعقوب
 ذکر بھی نہیں کیوں کہ موافق دونوں اول کے لیے مہلبیان کی طرف
 کی طیارہ کر رہے تھے اور موافق یوحنا کے جال مہلبی کا کچھ تانہ نہیں
 اندریاہ اور یوحنا حضرت عیسیٰ سے تعریف مسیح کی سنکر اور پتر اندریاہ
 سنکر آئے تھے اور باک لو قایے سمجھا جاتا ہے کہ شمعون اور یوحنا
 اور یعقوب ایک ہی جالے تھے اور اندریاہ کا راتہ اوس میں نام مذکور نہیں

شاہد سیم درہم باب متی اور باب مرقس اور باب لوقا میں امر
 ۱۰۱ یون کے لکھے میں اور ان گیارہ ناموں میں اتفاق ہے پتر اندیہ
 یعقوب یوحنا قلب برتولما ثوما متی النقی کا میثا یعقوب
 شمعون کنعانی یہودا اسخریوطی مگر بارہویں میں لوقا اختلاف کرتا ہے بلکہ
 متی لکھتا ہے وہ تیس تھا جس کا لقب تدری تھا اور مرقس تدری لکھتا ہے اور
 لوقا کہتا ہے کہ وہ یہودا پہاٹی یعقوب کا ہے شاہد چار درہم
 مطالعہ باب ۲۱ متی اور باب ۱۱ مرقس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اب
 مسیح یریحو سے چل کر یروشالم کو آئے اور باب ۱۲ یوحنا سے معلوم
 ہوتا ہے کہ افرائم سے چل کر بیت عینا میں آئے اور رات کو وہاں سے
 اور دوسرے روز یروشالم کو گئے شاہد پتر درہم باب مرقس میں
 ہندیسہ ۱۸۷۲ء اور دو دن کے بعد فسخ اور فطیری روٹی کی لعید نہی الخ اور جب
 وہ بیت عینا میں کوڑھی شمعون کے گھر کہا نے بیٹھا ایک عورت بیش قیمت
 اچھا عطر مرمر کی شیشی میں دھان لائے اور او س شیشی کو توڑ کر او کے
 سر پر ڈال دیا نہ شب تعینے بعضے اپنے دلیں آزد ہو گئے کہنے لگے عطر
 یہ خرابی کس لئے ہوئے کیونکہ یہ عطر تین سو دینار کو بک سکتا ہے اور یہ وہ
 دیا جاتا اور ویسے او سے ملامت کرنے لگے ۴ تا سورع نے کہا اے
 جھوٹو و کیوں او سے ستاتے ہو او نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا ہے

۷ اسواسطی کفر ب لوگ ہمیشہ تمہاریساتہہ بن اور جب تم جاہلوں
 بنی کر سکتے ہو پھر ہمیشہ تمہاریساتہہ بنو گا اور باب ۲ متی میں یہ حال
 موافق مرقس کے ہے مگر یہ فقرہ تب بعضے بعضے الخ متی میں یوں ہے
 اوسکے شاگرد یہ دیکھ کر خفا ہوئے کہنے لگے اوسکی بربادی کیوں ہوئی
 کیونکہ یہ عطر بڑے داموں کو بکتا اور وہ محتاجوں کو دیا جاتا اور باب ۱۰
 میں ۶ پر ایک فردوسی نے اوس سے عرض کی کہ میرے ساتہہ
 اور وہ فردوسی نے کہا کہ میں ۷ اور دیکھا دوستش ہر میں ایک
 عورت نے جو کتہ گار تھی جب جانا کہ وہ فردوسی کے کہہ کئے بیٹھا ہے سنگ
 عطر دان میں عطر لائی ۸ اور اوسکے ہانکے پیچھے کھڑے ہوئے اور وہ اسکو
 اوسکے بانو دھونے لگی اور اپنے سر کے بالوں کو پیچھے کے اوسکے بانو کو جوا اور
 عطر ۹ اور اوس فردوسی نے جس نے اوسکی ضیافت کی تھی یہ دیکھ کر
 دل میں کہا کہ یہ اگر نبی ہوتا تو جانتا کہ یہ رنڈی جواویسے
 چھوٹی سہو کون اور کیسی ہے کیونکہ گنہگار ہے الخ اور باب ۱۱ یوحنا میں ہے
 اہریمسوع بیت عینا میں جہاں العازر تھا جیسے اوسے مرد مین سے
 اٹھایا تھا مسیح سے چہرہ روز آگے آیا ۱۲ وہاں انہوں نے اوسکے لئے کہا
 تیار کیا اور مراخذ منت کرتی تھی اولیک اون میں سے جو اوسکے ساتہہ
 کہنے میں سے العازر تھا تب مریم نے نار دین کا وہ سپر خالص

اور قیستی عطر لیکر یسوع کے پانوں پر ملا اور اپنے بالوں سے اویسے پاؤں
 پونچھے اور گھر عطر کی بو سے بھر گیا تھا تب یہودی اسخریوطی نے جو
 مشمعون کا بیٹا اور ایک اوسیکے شاگردوں میں سے ہے اور اوسے کٹر دایا
 چاہتا تھا کہا ہ یہ عطر تین سو دینار کو کیوں نہ بیچا گیا اور محتاجوں کو نہ
 گئے تب یسوع نے کہا کہ اوسے چھوڑ دے کہ اوسے نے یہ میرے روز
 و فرج کے لیے رکھا تھا نہ کیونکہ محتاج ہمیشہ تمہارے ساتھ ہونگے پر ہمیشہ
 تمہارے ساتھ نہیں انتہی پس دیکھو کہ لوقا کی تحریر اور قمنون! بخیلوں کی تحریر
 کہی وجہ سے مخالفت رکھتی ہے اول یہ کہ وقوع اس حال کا موافق لوقا
 کے قبل جلیل کے نکلنے کے ہے اور موافق اون تینوں کے متصل یہ مخالف
 کے او س ہفتہ میں حبشین مصلوب ہوئے دوئم یہ کہ موافق لوقا کے وہ عورت
 فاحشہ اور گہنگار تھی اور موافق متی اور مرقس کے نیک عورت اور لوقا
 یوحنا کے مریم بہن العازر کی جس پر حضرت مسیح علیہ السلام کی بڑی عنایت تھی سوئم
 یہ کہ موافق لوقا کے اعتراض لوگوں کا جہت فاحشہ ہونے او س عورت
 اور موافق تینوں کے جہت اصراف اور تصنیع مال کے تھا چہارم یہ کہ لوقا
 لوقا حضرت عیسیٰ نے او س عورت کے پیار کو اور موافق تینوں کے نہ رہنے
 اپنے کو ہمیشہ کے لیے اور رہنے عربوں کو ہمیشہ کے لیے عند بیان کیا
 اور بلحاظ ان وجہوں کے جو ان دونوں تحریر میں اختلاف فاحشہ تھا
 جہوہ علماء نے یوں تطبیق دے کہ دو بار یہ امر ظہور میں آیا ہو گا کہ ایک

انکسار و انکسار

لو قاتلے اور دوسرے کو اون تینوں نے قلمبند کیا ہے مگر یہ بھی کہ نہیں کہ
اون تینوں میں ہی اختلاف کچھ اختلاف مذکورہ بالا سے کم نہیں بلکہ
ادین ہی باخ طرح سے آپس میں اختلاف ہے اول یہ کہ وقوع عاوس
حال کا موافق متی اور مرقس کے دو دن بعد عید نجات کے اور موافق
یوحنا کے چھ دن پہلے اور عین کے تہا دوم یہ کہ موافق دو دن اول کے
شمعون کا اور موافق یوحنا کے العازر کا گھر تھا سیوم یہ کہ موافق دو دن
اول کے اوس عورت نے عطر سر پر ڈالا اور موافق یوحنا کے باؤ پر ملا
اور اپنے بالوں سے پونچھا چہا رم یہ کہ متی خطی اور اعتراض کرنیوالوں کو
مرید مسیح کے بتلاتا ہے اور مرقس عام لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور یوحنا فقط
یہوذا اسخریوطی بتلاتا ہے چیم یہ کہ مرقس قیمت اوس عطا کی زائد تین
اور یوحنا تین سو کہتا ہے اور ان امر و سخا لحاظ کر کے ارجن لاچار ہو کر زمین واقعوں
حل کرتا ہے گرد و نون توجہ میں حکم میں اور ظاہر میں وہ واقعہ ایک سے تینوں کے بہت
بعید معلوم تھا کہ برابر عطر دعوت اور کہانی ہی کے وقت ملا جا ویسے اور ملنے
والی ہی عورت ہی ہو اور ہر بار دیکھنے والے اور عورت کے فعل پر اعتراض
کریں اور حضرت عیسیٰ اسکا عذر فرماویں اور عجیب یہ کہ جب ایک بار حضرت عیسیٰ
اوس عورت کے فعل کو اچھا کہہ چکے ہوں بہر ہی مرید اور جاری اوس عورت
کریں پس حق یہ ہے کہ واقعہ ایک ہے اور اختلاف موافق عادت انجیلوں کے

کہ اول سے آخر تک یہاں تک ایک عادت سے شہر نشین رہا کہ ہستی
 میں سے ہندوستان ۱۳۷ اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اور کچے
 شاگردوں نے اکیلے اوس باس آکے کہا ہم سے کہہ کہ یہاں ہوگا اور یہاں آئے
 اور اس زمانہ کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے ہم تب یسوع نے کہا اے
 ۱۵ اے پس جب تم اوس جاڑی والے کی گندی چیز جسکی خبر دینا لینی
 کی معرفت دی گئی مقدس مکان میں کہڑی دیکھو گے ۱۶ تب جو یہودیہ
 پہنچ پہاڑوں پر ہٹا جائے ۱۷ اور جو کھٹے پر ہونہ اور یہ کہ اپنے گہرے
 کچہ نکالے ۱۸ اور جو کمیت میں ہو پیچھے نہ رہے کہ اپنے کپڑے سے انکھ
 اوس وقت ایسی بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے اب تک نہ
 کہیں ہوئی اور نہ ہوگی ۲۹ اون دنوں کی مصیبت کے بعد ترسوح اندیز
 ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیکے اور ستارے آسمان سے گر جائیں گے
 اور آسمان کی قوتیں ہل جائیں گی ۳۰ تب آدمی کے بیٹے کا نشان آسمان پر
 ظاہر ہوگا اور اوس وقت زمین کے سارے گہرائے چھاتی ہٹیں گے اور اہل ارض
 کو بڑی قوت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گے
 ۳۱ اور وہ خوشگلی کے بڑے شور کے ساتھ اپنے فرشتے بھیجے گا وہ
 اوس کے چنے ہوئے لوگوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اوس حصہ تک جمع
 کریں گے کہ ۳۲ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ سب کچھ نہ ہو اوس وقت

یکے لوگ گذر نہ جائینگے ۱۳۵ آسمان اور زمین تل جائیگی پر میری باتیں مگر نہ ٹھیکگی
 ۳۶ لیکن اوس دن اور اوس گھڑی کو میرے باب کے سوا آسمان کے کوئی نہ تھوٹے
 تک کوئی نہیں جانتا ترجمہ ہند ۱۸۳۲ء ۲۹ اون روز زمین اوس تنگی کے بعد
 فی الفور سورج اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیکھا اور ستارے
 آسمان سے گرینگے اور آسمانوں کی قوتیں تل جائیگی ۳۷ میں تم سے سچ کہتا ہوں
 جب تک کہ تم سب چیزیں پوری نہ ہوئیں یہ پشت گذر نہ جائیگی فارسیہ ۱۸۳۲ء
 ۲۹ و بعد از رحمت ان ایام فی الفور آفتاب تاریک خواہد شد ۱۸۳۲
 بدستی کہ بشامی گویم کہ تا جمیع این چیزها کامل نہ گردان طبقہ منقرض نخواہد
 گشت اور باب ۳ امر قس میں ہے ہند ۱۸۳۲ء ۳۷ اور ادن دونین
 اوس تکلیف کے بعد سورج اندھیرا ہوگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیکھا
 ۳۵ اور آسمان سے ستارے گرینگے اور آسمان کی قوتیں تل جائیگی ۳۶
 اور اوس وقت لوگ اس آدم کو بادل پر بڑی قدرت اور جلال ہے آری
 دیکھینگے ۳۰ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانے کے لوگ جیتک یہ سچ
 واقع نہ ہووے گذر نہ جائینگے ۳۲ مگر اوس دن اور اوس گھڑی کی بابت
 سوا باب کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہیں اور نہ بیٹا کوئی نہیں جانتا
 اور درس ۳۰ اور ترجموں میں یوں ہے ہند ۱۸۳۲ء میں تم سے سچ کہتا ہوں
 کہ یہ پشت جب تک یہ سب کچھ نہ ہووے گذر نہ جائیگی فارسیہ ۱۸۳۲ء بدستی کہ

بشما میگویم کہ تا تمامی این چیزها واقع نگردد این طبقہ منقرض نخواہد گشت
 اور باب ۲۱ لقمان سے یہ نہ کہ ۲۱ اور جب تم دیکھو کہ یروشلم کو
 لشکروں نے گھیرا تو جانو کہ اوسکی ویرانی نزدیک ہے ۲۱ تب یہ جو یہودیہ
 میں ہوں پہاڑوں کو بہاگیں الخ ۲۲ کیونکہ وہی دن انتقام لینے کے اور
 سب نوشتہ پورے ہونے کے دن ہیں ۲۵ اور سورج اور چاند اور
 ستارہ و زمین عجائب دکھائی دیں گے اور زمین پر اقوام گہرا ہٹ میں گرفتار
 ہونگے اور دریا کا اور موجوں کا شور ہوگا ۲۶ اوسوقت ابن آدم کو بدلی
 بڑی قدرت اور شہمت سے آتے ہوئے دیکھیں گے ۳۲ میں تم سے سچ
 کہتا ہوں کہ جب تک کہ سب پورا نہ ہوئے یہ پشت گذرنہ جائیگی نہ ہی
 ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حاریوں نے علامات خرابی پہل
 اور نزول جناب مسیح اور قیامت سے سوال کیا تھا اوسے خاص نشان
 خرابی اور تسلیم کا یہ فرمایا کہ موافق خبر دانیال کے یروشلم فوج سے
 گھیرا جائیگا اور فرمایا کہ یہ دیکھ کر تم پہاڑوں کی طرف بہاگ جاؤ کیونکہ دن
 دہشتیں ایسی تکلیف ہوگی کہ ابتدای خلقت عالم سے کہی نہیں ہوئی اور یہ
 دن بدلہ لینے کے ہونگے اور بابت نزول اپنے کے اور قیامت کے فرمایا کہ
 بعد اوس مصیبت کے اور نہیں دنوں میں فی الفور وقوع ان دونوں امر
 ہی ہو جاوے گا اور اس پشت اور طبقہ کے لوگ ان سب چیزوں کو دیکھیں گے اور

پشت نہ گذر گئی کہ یہ سب چیزیں چکین کی مگر اوس دن کی خبر ہو
 اللہ کے کسی کو نہیں نہ مجھے اور نہ فرشتوں کو پس ان عبارتوں کے ملاحظہ
 سے معلوم ہوتا ہے کہ متی کی عبارت میں درس ۲۸ تک حال خرابی
 ہو چکا اور درس ۲۹ سے آخر تک حال قیامت اور نزول کا بیان ہوا
 ہے اور اس کے بعد پالس اور اسٹار وغیرہ نے اختیار کیا ہے اور سب سے
 درس ۲۸ سے ۳۲ تک عبارت مرقس اور درس ۲۵ سے آخر تک
 عبارت لوقا میں حال قیامت اور نزول جناب مسیح کا بیان ہوا ہے
 پس چاہیے تھا کہ موافق درس ۳۴ متی اور ۳۰ مرقس اور ۳۲ لوقا کے
 وقوع تینوں امر و نجا اوس پشت کے لوگوں کی زندگی میں ہو لیتا تاکہ یہ
 قول مسیحی صادق ہوتا کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے بر میری باتیں
 ہرگز نہ ٹھیک گئی حالانکہ سوائی خرابی اور شکیم کے اور کچھ ظہور میں نہ آیا اور قریب
 اٹھارہ سو برس کے گذر گئے اور جو تکلف کہ عیسائی عالموں نے اس کے
 میں قابل التفات کے نہیں بلکہ سراسر خلاف انصاف ہیں کیونکہ
 درس ۳۵ متی اور ۲۴ مرقس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعد خرابی
 ہونے اور شکیم کے اور ہیرم و نوینین فی انقور و قورع اون دونوں امر و
 بھی ہوا ہو گا اور موافق درس ۳۴ متی اور ۲۴ مرقس کے اور پشت کے
 لوگ دن تینوں امر و نجا کے وقوع کو دیکھ لیں گے اور سب طرح کے اور وعدے

نزول کیے گا و سیوقت کے لوگوں کی زندگی میں ہوگا اور قولن مسیحی میں یہی
 ایسے جاتے ہیں بات ۱۸ متی میں ہے ہندیہ ۱۸۷۲ء کہ ابن آدم اپنے پیچھے
 شکوہ سے اپنے فرشتوں کے ساتھ آویگا اور ہر ایک کو اویکے عمل کی
 جزا دیگا ۲۸ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اوئیں سے جو یہاں کھڑے ہیں
 بعضے ہیں جو موت کا مزہ جتنک کہ ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں اتار دیکھ
 لیں نہ چھینکے اور فارسیہ ۱۸۷۲ میں درس ۲۸ یوں ہے بدستی کہ بشما سیگوم
 کہ ایسا دکان ایجا کسے سیبا شنند کہ تا فرزند انسان را در حالتی کہ در
 ملکوت خود می آید مشاہدہ نمایند وائقہ مرگ را نخواہند چشید یہاں
 صاف اقرار ہے کہ اون لوگوں سے جو اسوقت وہاں کھڑے تھے بعضے
 زندہ ہونگے کہ نزول مسیحی ہو جاویگا اور درس ۲۳ بات ۱۸ متی میں ہے
 ہندیہ ۱۸۷۲ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کی بستیوں میں دروست
 نہ پھرو گے جب تک کہ ابن آدم نہ آئے اسحبا سے وعدہ نزول کا زندگی
 حواریوں میں سمجھا جاتا ہے اور حواریوں کے قولن سے ہی ظاہر ہے ہی مفہوم
 ہوتا ہے کہ وہ امید رکھتے تھے کہ نزول مسیحی جلد ہوگا اور ہم زمانے
 آخری میں ہیں چنانچہ نقل بعض اون اقوال کی بطور نمونہ کے عمل میں آئی ہے
 درس ۸ بات ۸ نامہ یعقوب میں ہے ہندیہ ۱۸۷۲ء کہ ابھی تم ہی صبر کرو اور
 اپنے دل مضبوط رکھو کیونکہ خداوند کا انا نزدیک ہے اور درس ۷ باب ۱۸ اول

پترس میں ہے پر سب چیزوں کا آخر نزدیک ہے اس لیے ہوشیار اور دعا کرنے
 لے جائیے رہو اور سورس ۵ باب نامہ اول ہسٹنکیون میں ہے ہند یہ کہ
 کہ ہم تمہیں خداوند کے حکم سے یہ کہتے ہیں کہ ویسے جو ہم میں سے خداوند
 کے لیے تک زندہ اور باقی رہینگے اُن سے جو سو گئے ہیں آگے نہ بڑھینگے
 اور سورس ۵ باب نامہ فیلپیوں میں ہے تمہاری میانہ روی سب آدمیوں پر
 ظاہر ہو خداوند نزدیک ہے اور باب ۱۱ مشاہدات میں ہے ایسوع
 مسیح کے مکاشفات جو خدا نے اُسے بخشے تاکہ اپنے بندوں کو وہ باتیں
 جن کا جلد ہونا ضرور ہے دکھا دے الخ ۳ مبارک وہ جو اس نبوت کا
 کلام پڑھتا ہے اور ویسے جو سمجھتے ہیں اور اُن باتوں پر جو اوس میں لکھی
 عمل کرتے ہیں کیونکہ وقت نزدیک ہے اور سورس ۱۱ باب ۱ مشاہدات میں
 دیکھتے ہیں جلد آتا ہوں الخ اور باب ۱۲ مشاہدات میں ہے ۷ دیکھتے ہیں جلد آتا ہوں
 الخ ۱۰ پہلے مجھے یہ کہا کہ تم اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر مہم کر کر کہ کیونکہ
 وقت نزدیک آیا ہے ۲۰ جو اُن چیزوں کی گواہی دیتا ہے یہ کہتا ہے
 کہ میں یقیناً جلد آتا ہوں الخ اور سورس ۱۱ باب نامہ اول گرتھیوں میں ہے
 اور یہ سب باتیں جو اُن پر پڑیں نمونہ ہوں اور ہم جو آخری زمانہ میں ہیں
 ہماری نصیحت کے واسطے لکھی گئیں اور سورس ۸ باب نامہ اول یوحنا
 میں ہے ای پچو یہ آخری زمانہ ہے اور جیسا تم نے سنا ہے کہ مسیح کا مخالف

آتا ہے سو ابھی بہت سے مسیح کے مخالف ہوئے ہیں اس سے ہم چاہتے
 ہیں کہ یہ آخری زمانہ جیسے اور دلائل ان قولوں کی مدعا پر بیان کی محتاج
 نہیں اور یہی نے اپنی کتاب میں مان لیا ہے کہ حواری لوگ غلطی سے یہ
 عقیدہ رکھتے تھے اور اس کی عبارت کی نقل جو ہتی فصل کے اخیر میں
 تلخیص کے اندر آئی ہے اور صاحب حل الاشکال جواب استفسار میں
 لکھتا ہے کہ اس باب میں مسیح عیسیٰ جیسا کہ مذکور ہوا ہم اور شلیم کی ویرانی
 اور ہم روز آخری بابت بیان فرمائی ہے لہذا بعض الفاظ روز آخری اور
 اور شلیم پر رجوع میں چنانچہ سورج کا تاریک ہونا اور ستارے
 آسمان سے گرنا اور روز آخری اور اس طبقہ کا منفرض نہ ہونا یا بہشت
 یا اس وقت کے لوگ گزر نہ جائیں گے اور شلیم کی ویرانی پر رجوع کرتے
 ہیں اس مضمون سے کہ اور شلیم ویران اور برباد ہو جائیگا اور اس سے لگے
 کہ وہ لوگ جو مسیح کے وقت میں تھے سب گزر جائیں سو وہی ہی ہوا
 چنانچہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے پس مسیح کی بات درست تھی
 اور مولیٰ صاحب (یعنی صاحب تفسیر) کا بیان خلاف انتہی کہتا
 ہوئے کہ ہم ہی مانتے ہیں کہ موافق ورس ۳۲ مٹی کے شاگرد کا سوال اعلان
 خرابی اور شلیم اور روز قیامت دونوں سے تھا اور مسیح عیسیٰ کے کلام میں
 اس سوال کے جواب میں ان دونوں امر و نمایان ہے مگر تعلیم

اس کلام کی اوسط طرح یہ ہے جیسے کہ بالاس اور استمار وغیرہ مانیے علیٰ
 مسیحیوں سے کیے گئے کہ ورس ۸۸ تک بیان خرابی اور تسلیم اور ورس ۱۹
 سے آخر تک بیان قیامت اور نزول کا ہے اور خلاف اسکے حل کرنا
 بالکل خلاف عبارت متی کے ہوتا ہے اور اس صورت میں جھوٹ
 ہونے اس خبر میں کوئی شک نہیں جیسا بیان اوسکا اور گزرا اور
 ہمارا اعتقاد نہیں کہ یہ قبول مسیح کا ہٹا اور جھوٹ ہو گیا بلکہ ہم ایسی
 جھوٹی روایتوں کو الحاقی سمجھتے ہیں اور انجیل متی کے رائے اسکرین کہ
 یہ متی کی لکھی ہوئی ہو بلکہ ترجمہ اوسکا ہے اور غالباً مترجم نے موافق عادت
 مترجموں اہل کتاب کے یا کسی اور نے پیچھے اس کے عبارت غیر صاف
 لکھ دیا ہے اور ایک توجہ اور جو صاحب حل الاشکال نے بعض علماء
 بعد اوس توجہ مختار کے نقل کی ہے جو وہ توجہ جہوہ علماء مسیحیوں نزدیک
 قابل التفات نہیں تو ہم کیوں اوسکی طرف التفات کریں علاوہ اسکے ورس ۲۰
 ۲۸ باب متی اور ورس ۲۲ باب متی میں یہ تاویل حل ہی نہیں سکتی
 شاہد مقتدیم باب متی میں یہ ہذیہ ۱۸۲۷ ۱۸۹۱ اوسنے اوہنیں جواب دیا
 کہ اس زمانے کے بداد و حرامکار لوگ نشان دہندہ تھے جن پر یونہی کے نشان
 کے سوا کوئی نشان اوہنیں دیکھا یا نہ جانکا ہم کیونکہ جیسا یونہی تین رات دن
 چھ ہلچ کے ہیٹ میں رہا وہی ہے ہی ابن آدم تین رات دن فریض کے انگلی

اور پہلے جلد ویسے ہی ابن آدم الخ اور ترجموں یوں سے ہندیکسٹھ اسیطرح
 ابن آدم ہی میں رات تین کے اندر رہیگا فارسیستھ افریڈان نیزند
 شمانوز در شکم زمین خواہد ماند عریستھ الگ کیون ابن الانان
 فی قلب الارض ثلثه ایام و ثلاث لیا لی اور درس ۴ باب ۱۱ ستی میں ہے
 ہندیستھ اس زمانہ کے بد اور چرا مکار لوگ نشان دھونڈتے ہیں یہ
 یونہی کے نشان کے سوا کوئی نشان اونہیں مذکھایا جائیگا اور باب ۱۲
 ستی میں ہے ۱۸ دیکھو ہم یہ روشالم کو جاتے ہیں اور ابن آدم ستر کلین
 اور فقیہوں کے ماتہ میں سوینا جائیگا الخ ۱۱ اور اسی غیر قوم کے جواب
 کریں گے ٹھونین اڑاویں اور کوڑیے مارین اور صلیب کے پچھین پر وہ تیسرے
 دن پرجی اوٹھیکا اور درس ۳۳ اور ۳۴ باب ۳ مرقس کا اسکی موقع
 اور باب ۱۱ ستی میں ہے ۶۳ دوسرے روز جو طیارے کے دن کے بعد ہی
 سوار کاہن اور فریسیوں فیلات پاس جمع ہو کر کہا ۳ کہ امی خداوند
 ہیں یا دے کہ وہ دعا بار اسنے جیتے جی کہتا تھا کہ میں تین دن بعد جی ہوگا
 ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے سب حواریوں
 در اسیطرح اپنے اور مریدوں اور کاہنوں اور فریسیوں اور صدوقیہ
 سامنے کہا تھا کہ میں مارا جاؤں گا اور تین دن اور تین رات زمین کے اندر
 ہوگا پھر یہ روشالم کو جاتے بارہ حواریوں کو اس بات کی خبر دی تھی

اور یہ بات ایسی مشہور تھی کہ یہودیوں کو بھی یقین تھا کہ عیسیٰؑ نے فرمایا
 اسے پلاٹ سے کہا تھا حالانکہ یہ بات دورِ جہ سے غلط معلوم ہوتی تھی
 اول یہ کہ جناب مسیح بالکل ایک دن اور درات زمین کے اندر نہ فرما
 تے نہ تین دن اور تین رات اور اسجا ہنقتضائی انصاف بعض علماء مسیحیوں
 مثل بالس اور شلنر کی اقرار کیا کہ یہ تفسیر متی نے اپنے گمان کے موافق
 قول مسیح کے ساتھ ملا دی ہے اور اسکا قول نہیں اور اصل مطلب اسکا
 یہ تھا کہ جیسا یونس سے مینوسی دایے بدون طلب معجزوں کے اسکی
 وعظ اور ذات پر راضی ہوئے تھے ایسا ہی اس زمانے کے لوگ مجھ سے
 میرے وعظ اور ذات پر راضی ہو جائیں دوئم یہ کہ حسبِ خبر ایسی
 مشہور تھی کہ یہودی بھی خوب اوس سے واقف تھے اور حواریوں نے
 بار بار سنا تھا تو کس طرح ہو کہ حواریوں اور حضرت مریم اور اور مردوں
 کی کو یہ بات یاد نہ رہی اور عروج جناب مسیح تک حواری زندگی میں
 اونیکے میں شک کرتے رہیں پس حق یہ ہے کہ تھے سب نفی کے الجابی
 اور ایک نے بنیاد فاسائے میں جو پیچھے سے ملائے گئے اور جناب مسیح
 ہرگز اس بات میں پیشین گوئی نہیں کی اور بہت قول اس کے مؤید
 بات یوحنا میں ہے یہ یہ ۱۱۴۲ ہفتے کے پہلے دن مریم گد لیدہ تری
 ایک کہ ہنوز زندہ تھا قبر پر آئی اور پتھر کو قبر سے ٹھالا ہوا دیکھا ۲ تب وہ

شمعون بطرس اور اودن دوسرے کثرت شمار کرد باسن جیسے یسوع ہمارا کرتا تھا
 دوڑی آئی اور اونہیں کہا کہ خداوند کو قبر سے نکال دے گئے اور ہم نہیں
 جانتے کہ اونہوں نے اسے کہاں رکھا انتہی دیکھو یہ پیشین گوئی اگر
 جناب مسیح نے کی ہوتی تو نے عورتیں کہ جنہیں یوحنا نے ایک کلام لکھا
 تہ کو قبر سے الگ دیکھ کر فوراً یقین کرتیں کہ جناب مسیح اپنی پیشین گوئی
 پر موافق زندہ ہوئے اور نہ کہتیں کہ لوگ خداوند کو قبر سے چورائے
 گئے اور ہم نہیں جانتے کہ اونہوں نے اسے کہاں رکھا اور باب ۱۲
 میں ہے ۱۰ اور مریم مگدلیا اور یوحنا اور مریم یعقوب کی ماں اور دوسری
 عورتیں جو ساتھ تھیں اونہوں نے رسولوں سے یہ باتیں کہیں
 راہ نہیں اونکی باتیں کہانی سی سمجھتے ہیں اور اونکا اعتبار نہ کیا ۱۲
 بطرس اور پطرس کے قبر کی طرف دوڑا اور جھک کر دیکھا کہ صرف کفن پڑا ہے اس
 اجر سے اپنے جبین تعجب کرتا چلا گیا انتہی دیکھو صورت پیشین
 گوئی میں حواری لوگ اودن عورتوں کی باتوں کو کیوں جھوٹ سمجھتے
 اور کیوں اونہیں یقین نہ آتا اور کیوں تیر حواری جو سب حواریوں
 میں بڑے ہیں قبر کو خالی دیکھ کر تعجب کرتے اور باب ۱۲ مرقس میں ہے
 ہندیہ ۱۲ اوسکے بعد وہ دوسری صورت میں اونہیں
 دو کو جو وقت کہ دیے چلتے تھے اور دھات کی طرف جانے لگے

دکھائی دیا ۱۳۱ اوہوں نے جا کے باقی لوگوں کو خبر دی اور اوہوں نے
 یہی اونکی باتوں پر یقین نہ لایا آخر اوسے اون گیارہوں کو حب دیگیا۔
 بیٹھے تھے دیکھا ہی دیا اور اونکی نے ایمانی اور سخت دلی پر ملاست کی کیونکہ اوہوں
 اونکی باتوں کا جنہوں نے اوسکے جی اوٹھنے کے بعد اوسے دیکھا یقین نہ لایا
 انتہی دیکھو صورت پیشین گوئی میں باوجودیکہ پہلے عورتیں گواہی دے چکی
 تھیں اور پھر دوسری بار دو حواریوں نے گواہی دی تھی کس طرح ہوتا
 کہ باقی حواری یقین نہ لائے اور سبحان العجب باہر ہے کہ سالہا سال
 صحبت جناب مسیح کی باہمی ہر ہی سخت دلی اور نے ایمانی حواریوں میں
 موجود رہی **شاہد ہمز فہم درس ۵** باب ۵ نامہ اول گرتھو غن میں ہے
 ہندیہ ۱۸۸ اور کیفاہ (یعنی پتر) کو اور اوسکے بعد بارہوں کو دکھائی دیا اور
 حالانکہ یہ مصر میں غلط ہے کیا پولوس مقدس کو اس وقت یاد نہ کر لیا اور
 بارہ میں کا ایک جو یہود اسخریوطی تھا بعد گرفتار کر لے جناب مسیح
 قبل مصلوب ہونے اونکے کے اپنے فعل سے پشیمان ہو کر یہاں لگی کر
 مر گیا تھا جیسا باب ۱۱ متی میں مصرح ہے اسلئے درس ۴ باب ۱۱ متی
 میں ہے کہ جناب مسیح جی اوٹھنے کے بعد گیارہوں کو دکھائی دیے اور مسیح
 کے دفع کرنیکو بعض نے حضرات مسیحیوں دیندار سے تحریف کے بارے
 گیارہ ہی بنا دیئے تھے مگر حیف کہ وہ تحریف چل نہ سکی **شاہد فہم**

وارڈ صاحب کتاب غلط نامہ کے صفحہ ۳ میں لکھتا ہے کہ جان کا لون
 عقیدہ عواریہ میں شک رکھتا تھا کہ عواریہ کو نکا بنایا ہوا ہے یا نہیں اور اس
 جملے کو کیونکہ بہت سے بلائے گئے پرچین ہوئے تھوڑے ہیں جو درج ۱۹
 باب متی میں ہے رد کر کے خارج کرتا تھا انتہی دیکھو جان کا لون پیشوا
 فرقہ پروٹسٹنٹ نے تینے دو باتیں بہکو عنایت کیں ایک یہ کہ عقیدہ
 عواریہ نکا جسکو مسیحی ہمارے زمانے کے مدارایمان کا گیتے ہیں عواریہ کی
 طرف نسبت اسکی کسی لیل قطعی سے ثابت نہیں دوسرے یہ کہ وہ فقرہ محمل
 متی میں مردود اور قابل کمال دینے کے ہے **شاہد باب ۲۲** درج ۲۰
 باب مرقس میں ہے وہ کیونکہ سردار امام ایسا تہر کے وقت میں گھڑ کے
 گہر میں جا کے اون نذر کی روٹوں کو جکا کہا نا سوئے اما مون کے کیکور وادہ تھا
 کہا گیا اور اپنے ساتھیوں کو دیا انتہی کہتا ہوں کہ لفظ ایسا تہر کا غلط ہے
 اور نام اس سردار امام کا اخیلا کہ تھا جیسا باب کتاب دل سموئل میں ہے
شاہد باب ۲۱ یکم درج ۹ باب متی میں ہے تب وہ جویر میاں بی کی
 معرفت سے کہا گیا تھا پورا ہوا الخ کہتا ہوں کہ لفظ یرمیا کا اس کا غلط
 ذکر اچاہئے کیونکہ درج ۱۲ و ۱۳ باب ذکر یامین عبارت قریب قریب
 اس عبارت متی کے پائی جاتی ہے گو ظاہر میں باعتبار لفظ اور معنی کے
 ان دونوں عبارتوں میں بھی بڑا فرق ہے اور کتاب یرمیا میں تو اسکا

پتا ہی نہیں لگتا وارڈ صاحب اپنی کتاب اعلیٰ طبعاً منطبعہ ۱۸۷۱ء
صفحہ ۲۶ میں لکھتا ہے کہ مستر جوبل اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ قرآن
انجیل کی عیوض غلطی سے ایسا تر لکھا ہے اور متی نے غلطی سے زکریا
یرمیا اور تفسیر طوائی اور چرچر سینٹ میں ذیل ورس ۹ باب ۲ متی میں ہے
کہ یہ الفاظ جو یہاں منقول ہیں کتاب یرمیا میں نہیں پائے جاتے بلکہ
کتاب زکریا کے ورس ۱۲ باب میں اور بعض اسکی توجیوں سے یہ بھی
کہ کاتب نے اول زمانہ میں وقت نقل کی غلطی سے نام یرمیا کا بجائے زکریا کے
لکھ دیا ہے اور وہ غلطی بعد اسکے داخل متن ہوئی جیسا کہ پچ پرچس نے
لکھا ہے انتہی دیکھو موافق توجیہ مختار اس مفسر کے یہ غلطی مسلم ہو کر کتاب
کی طرف منسوب ہوئی اور نارضا صاحب جلد اول شرح انجیل کے
صفحہ ۲۵ میں لکھتا ہے کہ انجیل نویس نے اصل میں نام پیغمبر کا نہیں لکھا
تھا لیکن کسی کاتب نے پیچھے سے نام یرمیا کا درج کر دیا ہے اور بارہویں
صدی کے دو نسخوں اور ترجمہ سیاری اور پچیلے ترجمہ فارسیہ میں یہ توجیہ ہوئی
اور بعض پہلی نقلوں میں نام یرمیا کا متروک ہے اور اس احتمال کو کہ متی
نام یرمیا کا نہ لکھا تھا یہ بات غالب درقوی کرتی ہے کہ متی غالباً اس
حوالوں میں نام نبیوں کا نہیں لکھا کرتا اور دیکھو صفحہ ۳۸۵-۳۸۶ اور
انتہی ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ صفحہ اوسے جلد اول کی مراد ہوں گے

اوس پر تین ہلک جلد دوسری کے اوہن صغنین یونین
 حوالہ میں کچھ توڑی مشکل نہیں اور کتاب یرمیا میں ایسی پیشین گوئی نہیں
 پائی جاتی اور رس ۱۳ باب ۱ زکریا میں اس قسم کی پیشین گوئی
 پائی جاتی ہے لیکن متی کے الفاظ کو اوس کے لفظوں سے مطابقت نہیں
 بعض محققین کی یہی ہے کہ متی کے نسخہ میں غلطی ہوئی اور کاتب نے
 یرمیا بجای زکریا کے لکھ دیا یہ کہ یہ لفظ الحاقی ہے لیس ایک کے نسخہ مرقومہ
 گیارہویں یا بارہویں صدی کی میں جب پر لمبر ۳۳ کا ہے اور نسخہ مرقومہ
 بارہویں صدی کی میں جب پر لمبر ۷۵ کا ہے اور اس طرح پہلے ترجمہ یونانی
 اور نئے ترجمہ یونانی اور ایک یا دوسرے پرانے مالک اور بعض ان
 نسخوں میں جنکا انٹائون نے حوالہ لیا ہے اور ایک نسخہ لاطن میں جس کا
 حوالہ لوکا برجن سیس نے لیا ہے یہ لفظ نہیں پایا جاتا اور ایک نسخہ
 زین میک میں جب پر لمبر ۲۲ کا تھا لفظ زکریا کا بجای یرمیا کے لکھا ہے اور
 پہلے ترجمہ سیرانی کے حاشیہ پر اور نسخہ عبریہ تہیل و ایلیہ میں ہی یہی لفظ
 یعنی زکریا لکھا ہے اور ارجن اور یوسی میں اسکو سچی عبارت لگانے میں
 رڑے محققوں نے خیال کیا ہے کہ نوان اور دسوان اور گیارہوان
 بزرگ یا کا تصنیف یرمیا کی ہے اور محاورہ و مطلبین بابوں کے اس
 لب سمجھتے تھے و مکتوب اکثر تہنہ اور مہنہ اور شب کہ ڈراور تو تہنہ کتابوں کو

لیکن جلد چوتھی کے صفحہ ۲۲۲ کو بھی دیکھو کہ اوسجاو لیلون سے ثابت کیا گیا ہے کہ تینے باب حقیقہ ذکر یا کے لکھے ہوئے ہیں اور بہت غالب یہ ہے کہ اصل عبارت متی کی بدون ذکر نام کے یوں تھی وہ جو معرفت نبی کے کہا گیا تھا الم اور یہہ گان قوی ہوتا ہے اس بات سے کہ متی اکثر اپنے حوالوں میں نام پیغمبر و کو چھوڑ دیتا ہے دیکھو درس ۲۲ باب اور درس ۵ باب اور درس ۳۵ باب اور درس ۴۴ باب کو اور بجل نے چھوڑ دیئے کہ پسند کیا ہے اور بعد اسکے ہارضا ص نے ایک توجیہ اور داکٹر لائٹ نے لکھی ہے اور جلد چوتھی کے صفحہ ۲۲۳ میں بیان حال کتاب ذکر یا میں لکھا کہ اس کتاب کے آخر میں بہ نسبت اول کے بیان صاف اور مضمون عالی ہے اور اول میں پوشیدہ اور اس فرق کے سبب ترمیم اور ڈاکٹر ہمنڈ اور بعض محققین متاخرین نے خیال کیا ہے کہ باب اوزا اور ۱۱ اس کتاب کا تصنیف ذکر یا کی نہیں اور جو درس ۱۹ اور ۲۱ باب متی میں نام پر میا کا سجا کے ذکر یا کے لکھا ہے اور تینوں بابوں میں ایک ہی مشین گوئی کی گفتگو ہے تو اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ تینوں باب تصنیف پر میا کی ہیں لیکن جو عبارت ذکر یا کی اوس زمانہ کی زبان سے جو بعد قید بابل کے گذرا مطابقت رکھتی ہے تو بہت غالب یہ ہے کہ کاتب کی غلطی سے نام پر میا کا تہم کہ عبارت میں داخل ہو گیا ہے اور محاورہ اور طرز نظم کا اور کوئی اور

اور مجتہد اخیر اس کتاب کی سب ثابت کر تین کہ یہ تینوں باب اسی
مصنف کی تصنیف ہیں جسکی اول کتاب تصنیف ہے پس یہ تصنیف
یرمیا کی ہو سکتی ہیں جیسے مد و غیرہ نے خیال کیا اور نہ کسی اور کی ہو
زمانہ اس پر ممبر ہے گذر ہو جیسا راج کشیہ یوکم اور ارج کشیہ گرو
ڈو ڈر لین نے خیال کیا ہے اور حاشیہ میں اویسی صفحہ کے اندر لکھتا
کہ ڈاکٹر اف بی کو سٹرن نے اچھی طرح سے ثابت کیا ہے کہ عبارت اور
محاوردہ اور مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ تصنیف دیکھائی میں انتہی ان عبارتوں
مارضا صاحب معلوم ہو اکیہ موضع بہت مشکل ہے اور کتاب یرمیا میں
اسکا پتا نہیں اور عبارت متی کی عبارت دیکھ لیں یہ مطابقت لفظی نہیں ہوتی
اور مختار مارضا صاحب کا یہی ہے کہ عبارت متی میں کیا نام نہ تھا کائنات
غلطی سے یرمیا کا نام داخل کر دیا ہے اور دو نسخوں کے درمیان ایک اور بعض
پچھلے ترجمہ سریانی اور سنہ ترجمہ فارسی اور ایک نسخہ لائن اور بعض
نسخوں کے گٹاؤں میں بہ لفظ جہوڑا گیا ہے اور نسخہ عربیہ مجمل دیہ میں
ذکر یا جج یا یرمیا کے لکھا گیا اور ارجین اور یوسی ہیں اسکو سچ عبارت
گمان کرتے تیلہ قول ڈاکٹر ہمنڈ اور میڈ وغیرہ کا کام دود ہے بہر حال اسکا
انجیل متی کی غلطی سے خالی نہیں گو مفسر اپنے قول مختار میں اسکو کا
کی طرف نسبت کرتے ہوں فصل چوتھی اس بات کے بیان میں کہ

عیسائیوں کے نزدیک سب تحریرِ انبیاء اور حواریوں کی الہامی نہیں
 ہوتی اور ویسے لوگ گناہوں کیسے بیکہ پست پرستی اور شرک سے بھی
 کوئی گناہ اس سے بڑھ کر نہیں معصوم نہیں ہوتے اور صدورِ کرامت کا اور
 اس طرح مستفیض ہونا روح القدس سے دلیلِ نبوت کی نہیں بلکہ نبوت
 کی کیا دلیل ایمان کی ہی نہیں جاتا چاہے کہ ہتھیمون امرانکے بڑے بڑے
 علماء کے قولوں اور معتبر کتابوں سے ثابت ہیں اور انکے اثبات کے
 کچھ کچھ شواہد نقل ہوتے ہیں سنئے! مارصاحب جلد اول شرح انجیل
 کے صفحہ ۱۳۱ میں لکھتا ہے کہ اگر ہم تسلیم کریں کہ بعض کتابیں پیغمبروں کی
 جاتی رہیں تو کہتے ہیں کہ وہ کتابیں الہام سے نہیں لکھی گئی تھیں اور
 اس بات کو آگسٹائن بڑی قوی دلیل سے ثابت کرتا ہے اور کہتا ہے
 کہ سلاطین یہود اور اسرائیل کی تاریخیں بہت ایسی جزوِ نکاح و نکاح
 جنکا بیان و مان نہیں اور عداوت کے بیان کا اور پیغمبروں کی کتابوں کی طرف
 سے اور بعض جانا نام اور پیغمبروں کا بھی مذکور ہوا ہے اور ویسے کتابیں
 اس قانون میں جس کو کلیختہ واجبِ تسلیم مانتا ہے موجود نہیں اور سب سے
 سوا کسی کے نہیں بنا سکتا کہ تحریرِ پیغمبروں کی جسکو روح القدس نے ٹھہری
 چیزیں سندی مذہب کی الہام کرتا تھا دو طرح تھی ایک مثل موجود
 زیانہ دار کے (یعنی پیغمبر الہام سکیم) دوسرے الہام سے اور انکے دونوں

بیانِ حجت

مکتوبات میں ایسا فرق تھا کہ اول انکی طرف اور دوم خدا کی طرف ہو
 ہوتے تھے اور اول سے ہمارے علم کی زیادت اور دوسرے سے ہمارے
 دین اور قانون کی سند مقصود تھی ۲ پہلا رضا صاحب اور حلی کے
 صفحہ ۳۲ میں بیان حال کتاب جنگ نامہ خدا میں حکما ذکر و درجہ
 باب کتاب شمار میں ہے لکھتا ہے کہ یہ کتاب حکما گم ہونا مسنون ہے
 موافق رائے برطانیہ محقق ڈاکٹر اسٹیک کے وہ تھی جسکو موسیٰ نے بعد
 شکست دینے عمایق کے خدا کے حکم سے بطور تذکرہ اور یادداشت
 پوش کے لکھی تھی پس معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب میں فقط حال اس فتح
 اور تدبیرین انتظام لڑائی آئندہ کی بطور تعلیم پوش کے مرقوم نہیں
 اور کسی طرح سے وہ الہامی نہ تھی اور نہ جز کتاب قانونی کا مدد اور صبح
 کرنے والے تفسیر ہنری اور اسکات کی آخر جلد اس تفسیر میں عدد ۱۲
 رہنے بعضی کتابوں کا بیان کرتے ہیں کہ ضرور نہیں کہ ہر لکھا یا مخبر کا الہامی
 یا قانونی ہو اس لیے کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی کتابیں لکھیں
 یہ ضرور نہیں جو انہوں نے بطور تاریخ کے لکھا وہ ہی الہامی ہو اور یاد رکھا
 جاوے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطلب در موقع ہر الہام کیے جاتے
 تھے انتہی ان تینوں عبارتوں سے اقرار ان حضروں اور اسٹاکٹن کا صاف
 اس امر ہے کہ سب تحریر پیغمبروں کی الہامی نہیں ہوتی اور جو کتابیں لکھی ہیں

نہ تین اگرچہ یہ امر صرف ایک حکم ہے کہ گم ہوئی کتابیں الہامی نہیں
 اور جنگ نامہ خدا کا باوجودیکہ حکم خدا لکھا گیا تھا پہرہ ہی غیر الہامی تھا لیکن
 اسما ہمارے مطلب کو مفید ہے اور کلی ہی شمس کہتا ہے کہ متی اور
 مرقس ایس میں تحریر حالات میں مخالفت کرتے ہیں اور جب تین دونوں
 متفق ہو جائیں تو ان کے قول کو لوقا کے قول پر ترجیح دیا دینی انتہی اس
 قول سے دو باتیں معلوم ہو ہیں ایک یہ کہ متی اور مرقس کی تحریر میں
 بعض جہاں اختلاف معنوی ہے کیونکہ موافقت تفضلی تو کسی قصہ میں نہیں
 دوسرے یہ کہ کلام تینوں انجیلیوں کے الہامی نہیں وگرنہ صورت الہامی
 ہونی میں کلام متی اور مرقس کے ترجیح کے کیا معنی ہوسکتا ہے اباب نامہ
 یعقوب میں ہے ہذیۃ ۱۸۴۲ء جو کوئی تم میں بیمار پڑے تو مجلس کے قیسو کو
 بلاوے اور وہیے اوسپر خداوند کے نام سے تیل ڈالکے اوسکے لئے
 دعا مانگیں انہی اس میں یعقوب حواری حکم ملنا وی تیل کا قیسو سے
 دیتے ہیں اور اس حکم کے حق میں جناب لو تہرا اپنی کتاب کی جلد دوم میں
 لکھتے ہیں کہ گو یہ نامہ یعقوب کا ہو لیکن میں جواب دیتا ہوں کہ حواری کو یہ
 پہنچا کہ اپنی طرف سے سیکرمنٹ (یعنی حکم شرعی) بنا دیے یہ منصب
 صرف حضرت عیسیٰ کا تھا انتہی لکھو اگر یعقوب حواری کی تحریر موافق الہامی
 اور وحی کے ہوتی تو ہرگز بیشواہی فرقہ پروٹسٹنٹ کا انکار سے پیش نہ آتا

حالانکہ صاف انکار کر کے کہتا ہے کہ احکام شریعہ کے مقرر کرنے کا منصب
صرف حضرت عیسیٰ کے لئے تھا نہ حواریین کے لئے ۱۰ با سورا اور لیا فان لکیتے
ہیں کہ روح القدس نے جس کی تعلیم اور مدد سے انجیل نویسوں اور حواریوں
لکھا ہے اُنکے لئے کوئی زبان نہیں پڑا دی تھی بلکہ اوسنے اُنکے دلوں میں
صرف مطلب سمجھا دیا اور غلطی میں پڑنے سے بچا لیا اور ہر ایک کو اختیار
دیا کہ اپنے اپنے محاورہ اور عبارت میں اسکو ادا کرے اور جیسے ہم
پاک لوگوں کی لیاقت اور مزاج کی موافق اُنکی کتابوں میں محاورہ کا فرق
پاتے ہیں ویسا ہی وہ شخص جو اصل زبان سے ماہر ہو گا متی اور لوقا اور
پولوس اور یوحنا کے محاورہ میں فرق پاویگا اور اگر روح القدس حواریوں کو
عبارت بتلا دیتا تو یہ بات ہرگز نہوتی بلکہ اسحائیں کتب مقدسہ میں سے
ہر کتاب کا محاورہ یکساں ہوتا علاوہ اسکے بعض ایسے معانی ہیں جن میں
الہام کی حاجت ہی نہیں مثلاً جب اون لوگوں نے بحشم خود دیدہ یا معتبر
گو اہوں سے سنکر لکھا ہے جب لوقا نے انجیل لکھنا اختیار کیا وہ کہتا
کہ اوسنے اون چیزوں کا حال اون لوگوں سے جو انکے سے دیکھنے والے
تھے سنکر لکھا ہے اور اسلئے کہ وہ سب چیزوں سے واقف تھا کہ
مناسب تھا کہ وہ باتیں ہمیں انیوائی لیشون کو پہنچا دے تاکہ صنف کے ایسی
باتوں کی خبر روح القدس سے پہوتی تو عاوتناون کہتا کہ

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

بتلایا ہے میں نے اون چیزوں کا حال بیان کیا پولوس مقدس کا ایمان
لانا کو تعجب آمیز اور خدا کی طرف سے تھا لیکن ہر ہی اوس حال کے بیان
کرنے کے لیے لوقا کو پولوس مقدس یا اسکے ہمراہوں کی گواہی کیے بیٹھے
کچھ ضرورت تھا اور اسی لئے اوس میں فی الجملہ فرق ہے لیکن کس طرح کاٹنا
نہیں انتہی ۷ واسطی کی چوتھی جلد میں رسالہ الہام کے اندر جو ڈاکٹر
بیتس کے پارافریز (یعنی تفسیر) سے لیا گیا ہے یوں لکھا ہے کہ لوقا کا
الہام سے نہ لکھنا اوس سے جو وہ خود دیا چہ میں لکھتا ہے یہ ظاہر ہے یعنی
جیسا کہ انہوں نے جو پہلے سے دیکھنے والے اور کلام کے دغظ کرنیو
تھے ہمیں بیان کیا وہ اب بھی بہتر ہے اون باتوں کو جو ہمارے نزدیک
یقینی ہیں لکھنے میں مشغول ہوئے اس لیے مناسب جانا گیا کہ میں ہی
ابتدا سے اون سب باتوں کو اچھی طرح دریافت کر کے تیرے لئے
لکھوں اور اسی بیان کی موافق قدیم علماء کا ہی قول ہے ایڈیٹس لکھتا
کہ وہ چیزیں جو لوقا نے حواریوں سے سیکھی تھیں ہمیں پہچانیں اور حیروم
لکھتا ہے کہ لوقا نے نہ صرف پولوس سے جس نے گوشت میں خداوند سے
صحبت نہیں بائی بلکہ اور حواریوں سے ہی انجیل کی تعلیم بائی ہے انتہی
دیکھو یہاں تھے لوگ مطلقاً لوقا کے الہام کے منکر ہیں اور جس حال میں
لوقا کو الہام نہ تھا تو پھر اوس کی کتاب کے مستند ہونے کی کوئی وجہ نہیں

پائی جاتی ہے اور معاملات دینی میں اس کو ہرگز قابل اعتبار نہیں سمجھ سکتے
ہیں پر بعض عیسائی اس مقام پر دو عذر پیش کر رہے ہیں پہلا یہ کہ پولوس نے
لوقا کی انجیل کو تصنیف ہونے کے بعد دیکھ لیا ہے اور اس جہت سے
اس کی صداقت کی نسبت کس طرح شک و شبہ باقی نہیں رہا
کیونکہ پولوس محدث شخص الہامی تھا دوسرا عذر یہ ہے کہ یوحنا نے انجیل
ثلاثہ یعنی متی مرقس اور لوقا کی انجیل کو دیکھ لیا ہے اور اس کا دیکھنا
بمزلہ الہام کے ہے چنانچہ یہی دو نون عذر صاحب رسالہ الہام میں
بھی پیش کئے ہیں سو ہم کہتے ہیں کہ تین دو نون عذر بجا ہیں اور کس طرح
قبولیت کی بیاقت نہیں سکتے اول عذر کئی وجہ سے قابل اعتبار کے
نہیں ہے پہلے یہ کہ کافہ علماء مسیحیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ پولوس کا
حال پہلے دفعہ کی قید سے اس کی موت تک نہ تو رسالہ اعمال اور عہد
جدید کی اور کسی کتاب اور نہ قدامت کے کلام سے شبک ٹھیک معلوم ہوتا ہے
چنانچہ مارنسا صاحب جلد چہارم کے صفحہ ۳۸۳ میں لکھتا ہے کہ اس
سے کہ لوقا نے پولوس کی تاریخ کو اس کی رہائی کے بعد نہیں لکھا یہی ہے اس کی
رہائی سے جو ساٹھ میں ہوئی تھی اس کی موت تک کے سفر وغیرہ کا حال
سچی خبر سے نہیں معلوم ہوتا انتہی اور لارڈ صاحب جلد پانچون
صفحہ ۵۳ میں لکھتا ہے کہ اب ہمیں حواری کے اس وقت (یعنی وقت پائی)

یہ اسکی موت تک تاریخ لکھنی ہے لیکن وقت مذکور کی بابت نوٹ کیا
 بیان سے کچھ مدد نہیں ملتی اور عہد جدید کی اور کتابوں میں سے بھی بہت تھوری
 اور علیٰ ہذا القیاس نہ کلام قدما سے زیادہ مدد دیا ہی جاتی ہے اس میں
 گفتگو ہے کہ پولوس مقدس رہا ہونے کے بعد کہاں کیا انتہی پس جب
 یہ ثابت ہو چکا کہ پولوس قید اول کے بعد مجہول الحال ہے تو صرف
 متاخرین کا قیاس ہمارے واسطے حجت نہیں ٹھہر سکتا معہذا اول حال
 ہی سنئے جانا چاہئے کہ اس امر کے نسبت و خیال میں ایک یہ کہ پولوس
 رمائی کے بعد اسپانیہ کو گیا اور وہاں سے اگر روم میں قید ہوا اور پھر
 یہ کہ بعد رمائی کے یروشلم سے ہو کر اور کلیسیوں کی طرف جو اوسے بنایا
 تھے گیا لیکن خیال اول کئی وجہ سے قوی معلوم ہوتا ہے اول یہ کہ خود
 پولوس مقدس کے کلام میں اس سفر کا اشارہ پایا جاتا ہے ورس ۲
 باب ۱۱ نامہ رومیہ میں مرقوم ہے پر اب سچے کہ اول ملکونین جگہ یا قنہری اور
 تمہاری ملاقات کا ہی بہت برسوں سے مشتاق ہوں سو جب اسپانیہ کو
 روانہ ہو گا تم باس اوگاپس استقام پر پولوس مقدس کا اسپانیہ کو جانے کا
 عزم معلوم ہوتا ہے اور جو کسی دلیل قطعی سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ پولوس
 رمائی سے ہمیشہ اسپانیہ کو جو آئے ہوں تو غالباً بعد رمائی کے ضرور گئے
 ہونگے کیونکہ ارادہ موثوف کر دینے کی کوئی وجہ چہ نہیں یا قنہری اور جب تک

کوئی وجہ معقول نہ ہو تا ہر کے خلاف حل کرنا صریح نیے انصافی اور بیجا اور
پولوس پر الزام لگانا ہے ثانیاً یہ کہ درس ۲۵ باب رسالہ اعمال میں یون
لکھا ہے اور اب دیکھو میں جانتا ہوں کہ تم سب جہین کہ میں خدا کی بات شہادت
کی سناد می کرتا ہر امیرا منہ پر نہ دیکھو گی انتہی اس سے یہی چہ ثابت ہوتا ہے
کہ پولوس مقدس اون کلیسوں کی طرف جو مشرق کی طرف ادرسنے بنائے
تھے جانیکا ازادہ نہ کرتا تھا تا لثا یہ کہ کلینٹ اسکف روم اپنے نام میں یون
لکھتا ہے کہ پولوس تمام دنیا کو راستی سکھلاتا کنار مغرب پر آیا اور
شہادت پائے پاک جگہ میں گیا یہاں سے ہی معلوم ہوا کہ پولوس مقدس
رمانی با نے کے بعد اسپانیہ کی طرف گیا نہ اون کلیسوں کی طرف جو مشرق
میں تھے پس ان قوں سے بصراحت و وضاحت معلوم ہوتا ہے کہ
پولوس مقدس مغرب کو گیا نہ مشرق کو اوجب یہ ثابت ہوا تو لوقا کی
انجیل کو دیکھنا محال معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ نہ جب عیسائیوں کا
یہ ہے کہ لوقا نے اپنی انجیل لکھا میں جو مشرق میں ہی لکھی ہے اور ظن غالب ہے
کہ اوسنے اپنی انجیل لکھتے ہی تھیو فلاس کے پاس جیکے لئے تصنیف کی تھی
کردی ہوگی اور یہ بات کہیں سے ثابت نہیں ہوتی کہ پولوس اور تھیو فلاس
ملاقات ہوئی تو بالبداهت ظاہر ہے کہ پولوس نے وہ انجیل کا ہے کہ دیکھتی
ہوگی دوسری یہ کہ لوقا کی انجیل کے لکھے جانے سے پولوس کی وفات

بہت ہی زمانہ قلیل ہے اور جب مٹی کی انجیل کو جو عرصہ یا ۳۸ مین یہودین
 لکھی گئی مرقس اور لوقا نے جنہوں نے اپنی اپنی انجیل قریب ۶۰
 کے لکھی ہیں اور اس عرصہ دراز میں تمام ملک یہودیہ اور یروشلمین
 پہرا گئے نہ دیکھا ہو تو یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ پولوس نے تین عرصین
 کہ کل برس یا ڈیڑھ برس کا زمانہ ہوتا ہے اس کو دیکھ لیا ہوا حال
 اس عرصہ قلیل میں نہ تو پولوس کا لوقا کے پاس آنا اور نہ لوقا کا ایک
 پاس جانا انجیل کا ایک پاس پہنچنا ثابت ہوتا ہے تیسرے کیلئے
 راوی جیکے اقوال سے یہہ قیاس کیا گیا ہے بہت دنوں کے بعد
 ہیں یعنی سوار ڈیڑھ سوار دو سو برس کے بعد اسکے سوانکی روتا
 کی سنہری نہیں پائی جاتی ہے کہ یہہ روایت اونیوس سے پہنچی صرف
 اپنے گمان کے موافق لکھتے ہیں علاوہ برین وہ قول ہی ایسے نہیں
 جنہے خواہ مخواہ بہہ ثابت ہو کہ پولوس نے انجیل لوقا کے ہر لفظ کو لکھا
 کیلئے تمکواریوس صرف اتنا کہتا ہے کہ لوقا پولوس کے پیرو تھے
 کتاب میں اس خوشخبری کو جب کا وعظ پولوس نے کیا لکھا ہے پس
 اس سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ لوقا نے پولوس سے سنکر لکھا یعنی جو کہ
 پولوس وعظ کرتا پہلے اس میں سے جو کہ لوقا کو یاد رہ گیا اس کو ایک کتاب
 لکھ دیا چنانچہ لارڈر صاحب مینوس کے اس قول کو نقل کر کے لکھتا ہے

کہ ربط کلام میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرقس کی انجیل لکھنی اور پولوس
 اور پطرس کی موت کے بعد یہ بات (یعنی لوقا کا انجیل لکھنا) واقع ہو
 تو اب اس صورت میں پولوس کا انجیل لوقا کو دیکھنا گو محال عقلی ہو
 پر محال عادی ہے تو خانی نہیں لیکن چونکہ یادری فنڈر صاحب کے نزدیک
 کوئی شکی محال نہیں لہذا اویکے نزدیک شاید یہاں بھی
 کوئی مشکل نہ ہو اور یہی حال ترمیل میں کے قول کا بھی ہے کہ وہ یہی
 صرف اتنا کہتا ہے کہ لوقا کی تاریخ عموماً پولوس کی طرف منسوب ہے
 جو کچھ لوقا نے لکھا سو پولوس سے سنکر لکھا اور باقی رہا قول ارجن کا
 اوسکہ تو خود صاحب رسالہ ہی کہتا ہے کہ ارجن کی گواہی ورس ۱۶
 باب ۱۸ نامہ رومیہ پر یا ورس ۸ باب ۱۸ نامہ تمثی پر یا ورس ۸ باب ۱۸ نامہ
 گرنہوں پر ایسی منسوب ہو رہی ہے کہ میں اوس پر اصرار نہیں کرتا
 پس جس صورت میں خود اہل کتاب اس گواہی سے دلیل
 نہیں کھڑے اور کہتے ہیں کہ اس سے ورس ۸ کی مذکورہ کی طرف اشارہ
 ہے تو یہ ہمیں اس کے جواب دینے کی کیا ضرورت باقی رہی رہا دوسرا
 عذر یعنی یوحنا کا لوقا کی انجیل کو دیکھ لینا سو یہ بھی مخدوش ہے اور ہمیں
 ہرگز حجت نہیں کہ یہ کسی میں ہے جو لکھا ہے کہ یوحنا حواری ہے اور نہیں
 یعنی اناجیل ثلاثہ کو دیکھا اور پسند کیا اور اپنی گواہی سے اوسکی تصدیق کی

محض یوسی بیس کا زعم ہے اس لیے کہ وہ اس روایت کی سند نہیں لکھتا
 اور ظاہر ہے کہ یوسی بیس جو چوتھی صدی میں تھا اس نے اس روایت
 کو سن سنا کر لکھا ہے اور اگر بالفرض مان ہی لیا جاوے کہ یہ روایت
 کچھ حقیقت رکھتی ہے تو خدا جانے اس کے اور یوحنا کے بیچ کتنے واسطے
 ہونگے اور نہیں معلوم کہ وہ واسطے یعنی راوی لوگ کون تھے اور کئی
 وثاقت کا کیا حال تھا کیونکہ یوسی بیس سے پیشتر کے لوگوں کی کوئی
 ایسی روایت ہم کو نظر نہیں پڑی اور نہ ان کی ایسی روایت یہ عذر نہ ہو
 خود لکھتے ہیں تو ظاہر ہے ان کے پاس اس امر کی بابت کوئی روایت نہیں ہے
 قطع نظر اسکے یوسی بیس کا قول چند ان قابل اعتبار نہیں کیونکہ اس نے
 نامہ اب گرس کو بھی سچا سمجھا تھا حالانکہ وہ کافر علماء و خواہ رومن کا ملک
 خواہ پروٹسٹنٹ سب کے نزدیک جھوٹا اور جعلی ہے اس جہت سے کہ
 یوسی بیس نے دلیل اس کے تصدیق کرتا ہے اور علماء متقدمین کا قول
 اسباب میں کچھ نہیں پایا گیا علاوہ برین یوسی بیس کو اکثر لوگ بدعتی سمجھتے
 اور کہتے ہیں کہ یہ شخص ایس کے معتقدوں میں تھا اور حضرت عیسیٰ کو
 صرف بد جانتا تھا اور کونسل نائکس میں فقط بادشاہ کے ڈر کے مارے
 الوہیت مسیح پر دستخط کیے اور اتنا ہی بیش کا عقیدہ گڑھ دیا اور ان
 وہی اعتقاد رکھتا تھا پہلے ظاہر و آشکار ہے کہ ایسے شخص کا کہہ سکتا ہو

اہل انصاف کچھ اور لفظ سے تعبیر کرتے ہیں ہرگز قابل وثوق و اعتبار
 نہیں ہے اور حیر و م کا لکھنا تو کچھ سند ہی نہیں کیونکہ اوسے اوپر
 غالباً اس سے نقل کیا ہوگا اسلئے کہ وہ اسکے بعد ہوا ہے قطع نظر
 اسکے اوس وقت کی روایات کا حال یہ تھا کہ قدامت سے پیچھے محض فانوں
 اور فواہی باتوں کو جسے لوگ بازاری خبر کہا کرتے ہیں تحقیق اور سچ مانکر
 لکھ دیا کرتے تھے اور ان کے بعد جو لوگ ہوتے اوس کو کمال ادب سے
 تسلیم کر کے نقل کرتے تھے یہاں تک کہ یہ جھوٹی سچی و امین ایک
 شے دوسری شے کو پہنچتی رہیں چنانچہ اس امر کی نسبت ارفضا
 کا قول مقدمہ کے دوسری فصل میں گذر چکا ہے پس جب تک
 کسی سند معتبر سے یہ ثابت نہ ہوگا کہ یہ روایت یو سی ہیں تک اہل
 علی الاضطرار اویوں کے وسیلہ سے پہنچی ہے اور وہ راوی ہی اہل قضا
 سے تھے تب تک روایت مذکورہ سمیرہ ہرگز حجت نہوگی خصوصاً اس صورت
 میں کہ عیسائیوں کے نزدیک ترقی مذہب کے لئے جھوٹ بولنا مستحسن
 اور اگر ہم چاہیں تو ان قدامت کی بہت سی ایسی روایتیں یہاں نقل
 کر دیں جنہیں انہوں نے محض بے اصل بات کو سچ کر کے لکھ دیا ہے
 اور بعد اوس کے خبر کو متاخرین نے مردود کیا لیکن خوف خلط مبعث
 اس سے انماض کیا گیا اور سوا ہی اسکے کیونکر مانا جاوے کہ یہ حقا ہے

ان تینوں انجیلوں کو دیکھا تھا کیونکہ اوس میں تو تناقض موجود ہے چنانچہ
ان مراتب کی تصریح کیے لیے قول ہارن صاحب کا تیسرے مقصد کی
فصل تیسری میں گذر چکا ہے کیا یوحنا فی روح القدس کی اعانت سے
تناقض کو صحیح رکھا اور اس کی تصدیق کی کیا وہ روح القدس آیا تھا
کہ اوس نے تناقض کو حق کہہ دیا حاشا وکلا اگر یوحنا الہامی تھے تو یہ بات
ہرگز ممکن نہیں اور جو عیسائی لوگ سپر ہی ہٹ کئے جاوینکے کہ نہیں
یوحنا نے دیکھا اور اوس کے دیکھنے سے اناجیل ثلاثہ کی صداقت کی سند
ہو گئی تو ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ مانا ہی جاوے تاہم اونا دیکھنا مفید طلب
نہیں کئے کہ اونا دیکھنا نہ دیکھنا برابر بڑھتا ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ الہام
میں تناقض ہو حالانکہ ان میں تناقض موجود ہے اور یہ بات بے تناقض کا
ثبوت تیسرے مقصد کی فصل تیسری سے ناظر پر بخوبی واضح و آشکار ہے
پس ہر گاہ یہ ثابت ہو چکا کہ لوقا کی انجیل کسی صورت سے الہامی
نہیں ہو سکتی تو مرقس کی یہی بدرجہ اولیٰ نہ ہوگی اس لیے کہ اوس نے ہی
مثال لوقا کی سکر لکھی ہے چنانچہ صاحب الہ ہی خود لکھتا ہے اولیٰ
قدما نے کہا ہے کہ پطرس کے یہاں ہی مرقس نے اور پولوس کے یہاں ہی
لوقا نے اون باتوں سے کہ وہ خود واقف تھے یا اور نے یہ سیکھیں
اپنی اپنی تاریخیں لکھیں انتہی اور اقوال قدما کے یہی اسی کے موافق

ہیں لیکن یہاں ہی صاحب سالہ دو قول یوسی میس کی تاریخ سے
 اور ایک قول جیروم کا نقل کر کے دیا ہے عذرجیا لوقا کے حالین
 کیا ہوا پیش کرتا ہے یعنی پطرس نے مرقس کی انجیل کو دیکھ لیا ہے
 اور اوستو مستند کو دیا سو اس سے قطع نظر کر کے کہ یوسی میں ہے
 کلام میں یہاں تناقض ہے یعنی ایک جاکھتا ہے کہ پطرس نے ہندو
 روح القدس کے جانا اور اوسکی سند کر کے حکم دیا کہ ہر کلیہ میں
 پڑھ ہی جاویے اور دوسری جگہ کہتا ہے کہ پطرس نے جب اسکی خبر
 پائی تو نہ منع کیا اور نہ تقویت دی اور اس سے بھی قطع نظر کر کے
 کہ یوسی میں کین شخص ہے اور اوسکی خبر معتبر ہے یا نہیں ہم کہتے ہیں کہ
 سنطارینوس کے زمانہ میں یون لکھتا ہے پطرس کے مریدو مترجم مرقس
 بعد موت پطرس پولوس کے وہ چیزیں جو پطرس نے وعظ کی تھیں لکھ دی گئیں
 اور لارڈ نصاب لکھتا ہے اس سے مجھے خیال ہوتا ہے کہ مرقس کی انجیل
 ۶۲ یا ۶۴ کے قبل نہیں لکھی گئی اس واسطے کہ پطرس کو اس وقت سے قبل
 روم میں رہتے کی کوئی وجہ معقول خیال میں نہیں آتی اور یہ تاریخ اور جگہ
 لکھنے والے اریستوس کے موافق ہے جو کہتا ہے کہ مرقس اپنی انجیل بعد موت پطرس
 اور پولوس کے لکھی ہے اور باسنیچ اریستوس کی موافقت کر کے کہتا ہے
 مرقس کی انجیل ۶۶ء میں بعد موت پطرس اور پولوس کے لکھی گئی اور

اذکی شہادت اذیکے نزدیک سلا میں واقع ہوئی ہے انتہی پس
 ظاہر اور اشکارہ ہوا کہ پطرس نے مرقس کی انجیل پر گز نہیں دیکھی تھی
 کہ یہ انجیل بعد اذیکے موت کے لکھی گئی پس یہ انجیل بھی الہامی ہیں
 اب باقی ہیں دو انجیلین کہ جنہیں عیسائی لوگ اپنی زعم میں حواریوں
 کی گتے ہیں سو اذکی نعت ہی صاحب الیہ کہتا ہے کہ خود حواری لوگ جب
 دیے دین کی بابت بولتے یا لکھتے تھے تو وہ خزانہ الہام جو اذکے حاصل
 تھا انہیں درست رکھتا تھا لیکن دیے انسان اور ذوی العقول
 سچے اور انہیں الہام ہی ہوتا تھا اور طرح اور آدمی معاملات
 میں الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکھتے ہیں دیہی دیے ہی عام
 معاملوں میں بولا اور لکھا کرتے تھے اور پو کو مرقس سے لے کر الہام کے تھے
 کو تہ حکم دیے سکتا تھا کہ بانی میں ہو ٹری شراب ملا لیا کر یا اپنی
 بدن کی حفاظت کر جیادرس ۲۳ باب ۵ نامہ اول تمہی میں ہے یا تمہی
 کو یون کہ کہ تو وہ لبادہ جیسے مینے طراؤس میں تفرس کے یہاں جو
 اور کتاب میں خاص کر چمڑے کے ورق لیتا آئیو جیادرس ۳۰ باب ۱
 نامہ دوم تمہی میں یا فلیمان کو یون کہیہ کو لوس میں اسکے سوا ایک کو ٹری
 میرے نے طیار کر جیادرس ۲۴ نامہ فلیمان میں ہے یا تمہی کو یون کہیہ
 کہ ارسطس قرنت میں رطافیمس کو میں نے طیطس میں پرا چھڑا

جیسا درس ۲ باب نامہ دوم تمہتی میں ہے اور البتہ احوال معاملات کا
میرا نہیں بلکہ پولوس مقدس کا ہے درس ۱ باب نامہ اول گرتھون میں
لکھا ہے پراونکو جنکا بیاہ ہوا ہے میں نہیں بلکہ خداوند حکم کرتا ہے اور ورتنا
میں کہتا ہے پرباقیوں کو خداوند نہیں میں کہتا ہوں اور درس ۲۵ میں
اس طرح کہتا ہے پربکار یون کے حقین کوئی حکم خداوند کا مجھے یا میں
لیکن میں اپنی صلاح دیتا ہوں الخ اور درس ۶ باب اعمال میں ہم کہتے
ہیں کہ جب اوسنے الشیامین وعظ کرنے کا ارادہ کیا، اوسے روح
القدس نے منع کیا اور درس ۷ میں یون ہے کہ اوسنے بتانہ میں جانے
کا قصد کیا لیکن روح القدس نے منع کیا پس چار یون میں کاموں کے
لیئے دو اصول تھے ایک عقل دوسرا الہام ایک کی رو سے تو عالم کاموں
میں حکم کرتے تھے اور دوسرے کی رو سے دین عیسوی کے باب
میں اسلئے یہ واقع ہوا کہ حواری لوگ مثل اور لوگوں کے اپنی فاعلی
کاموں اور امداد نہیں غلطی کرتے تھے جیسا درس ۳ و ۵ باب اعمال میں
اور درس ۲۴ و ۲۸ باب ۱۵ رومیہ میں اور درس ۶ و ۱۱ باب ۱۶
نامہ اول گرتھون میں اور درس ۵ ایسے نامہ دوم گرتھون میں ایسی
اور یہ ہی عقیدہ اور عیسائیوں کا بھی ہے چنانچہ اوسنے اقوال اپنی پر
گذریے ہیں لیکن اگر ذرا ہی انصاف سے مائل کر دیتے دیکھتے تو صاف معلوم

ہو جاتا ہے کہ اون دو انجیلوں میں کچھ بھی وحی ہے نہیں لکھا ہے اور
 اون کے مولفوں کو الہام کی حاجت تھی اس لیے کہ موافق زعم عیسائیوں کے
 حواریوں نے اپنا دیکھا ہوا لکھا ہے اور باسور اور یافان کا قول
 گزر چکا ہے کہ جب حواری ہی شمس خود دیدہ یا معتبر گواہوں سے سن کر لکھتے
 تھے تو ان کو الہام کی حاجت نہ تھی سو اسی اسکے متنی کی انجیل تو اصل
 عبری میں تھی اور وہ مفقود ہے اور جو باقی ہے سو ترجمہ ہے اور
 مترجم کا حال معلوم نہیں کہ کون تھا اور کیا تھا اور ترجمہ کرانے حال
 اہل کتاب کا اون کے ترجموں سے بخوبی ظاہر ہے چنانچہ ان سب کتابوں کا
 حال مقدمہ کی دوسری فصل میں گزر چکا ہے اور انجیل یوحنا پر تو او لا
 یہی گفتگو ہے کہ وہ اون کی تصنیف یا نہیں محقق برٹش ندر اور اسٹالٹن
 اور فرڈ الوجن جو دوسری صدی میں تھا اس انجیل کو یوحنا جواری
 کی نہیں بتلاتے اور قرن قیاس ہی ہی ہے کیونکہ جب دوسری صدی میں
 لوگوں نے اس انجیل سے انکار کیا تھا تو ان کے جواب میں کہیں
 اریستوس نے یہ نہیں کہا کہ یوٹی کارپ سے مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ انجیل
 یوحنا جواری کی تصنیف ہے حالانکہ اریستوس یوٹی کارپ کا شاگرد ہے
 اور یوٹی کارپ یوحنا جواری کا مرید پس اگر یوحنا کی تصنیف ہوتی تو یوٹی کا
 لوزور معلوم ہوتا اور وہ اریستوس کو بتلا دیتا کیونکہ

مقام تعجب ہے کہ اریٹوس ذرہ ذرہ سی بات پونی کارپ سے بار بار
 کہتا ہے اور اس امر میں ایک دفعہ بھی مذکور نہ آوے پس ظاہر و آشکار
 ہے کہ پونی کارپ کو ہرگز معلوم نہ تھا کہ یہہ انجیل یوحنا کی ہے اور نہ یونانی
 اریٹوس کو اسکی خبر دی ورنہ اریٹوس منکرین کے مقابلہ میں یہہ
 سند ضرور پیش کرتا حالانکہ ایسا نہیں ہوا تو ثابت ہوا کہ یہہ انجیل
 یوحنا کی تصنیف نہیں ہے اور حق وہ ہے جو بر شنیڈر اور اسٹاؤلن
 کہتے ہیں لہذا یہہ انجیل ہی غیر الہامی ہے اور جب یہہ جارجون انجیلین
 مرد جب حال غیر الہامی ٹھہر چکین تو رسالہ اعمالین حوارین ہی بد رجہ اولی
 غیر الہامی ہو گیا اسی لیے کہ وہ ہی لوقا کی تصنیف ہے اور لوقا مرد غیر الہامی
 تھا سو اے اسکے اس رسالہ کو پولوس اور یوحنا کا دیکھنا بھی
 کہیں سے ثابت نہیں اور عہد جدید کی بائبل کتابو عین کے نامہ عبرانیہ اور
 نامہ یعقوب اور نامہ یہود اور دوم نامہ پطرس اور دوم و سوم نامہ
 یوحنا اور مشاہدات یوحنا کو تو کچھ پہچانتا ہی نہیں اس جہت سے
 یہہ سب کونسل حکم سے الہامی اور حواریون کی تصنیف ٹھہری ہیں اور
 وہ حکم کچھ سندی نہیں کیونکہ اسیے کونسل کا نتیجہ ہے کہ جیسے ۳۹۹ء
 مشاہدات یوحنا کو الہامی ٹھہرایے داخل قانون کیا کتاب ہے نہ
 اور کتاب ٹوبیا اس اور کتاب وزڈم اور کتاب ایکلیسیاسٹیکس

اور دو کتابوں مقابیس وغیرہ کو بھی ابہامی ٹہریاتھا حال آنکہ
یہ سب کتابیں کافہ علماء پر وٹٹٹ کے نزدیک جہونی
ہیں قطع نظر اس کتاب تک بہت سے علماء بروٹٹٹ
ہی اون کتابوں کو حار یوں کی تصنیف نہیں مان سیتے ہیں چنانچہ
اونکے قول مقدمہ کی دوسری فصل میں گزرے ہیں تو باقی
رہے ۱۳ انا سپو کوس مقدس کے اور ایک نامہ پطرس
کا اور ایک نامہ یوحنا کا سوا اونکے لکھنے میں ہی کچھ
حاجت ابہام کی نہ تھی اور نہ وہیے لوگ کبھی اسکا
دعوہ کرتے ہیں بلکہ پو کوس مقدس کے کلام سے توصف
معلوم ہوتا ہے کہ اونکو خود ہی اس بات میں شبہ تھا ورنہ یوں
ہرگز نہ فرماتے کہ مجھے ہی گمان ہوتا ہے کہ مجھ میں روح
القدس ہے تو اب صاحب سالہ کا صرف ایک کجا اور
پوج عذر باقی رہا وہ یہ کہ لوگ معاملات دینی میں غلطی
نہیں کرتے تھے سو یہ سراسر لغو اور دعویٰ بلا دلیل ہے
کیونکہ جب عام معاملوں میں غلطی ہونا ثابت ہو چکا اور اسکا
عیسائیوں کو بھی اقبال ہے تو پھر معاملات دینی میں غلطی نہ ہونے
کی کیا وجہ ملیے کہ اسکا باعث یعنی ابہام تو ثابت نہوا علاوہ اسکے

ہم چند سببیں پیش کرتے ہیں جن سے بخوبی ثابت ہو جاوے گا کہ حواری
لوگ دینی معاملات میں ہی ویسی ہی غلطیاں کرتے تھے از نیگل
اور اور پر وٹسٹ کہتے ہیں کہ نامون پولوس میں سب کلام پانچ
اور چند چیز و عین اوسے غلطی کی ہے دیکھو ان علماء کے قول کی موافق
سب کلام پولوس کا نہ موافق و محی کے اور نہ خالی غلطی سے ہے ۲
مستر فلک پطرس حواری پر الزام غلطی اور جہالت انجیل کا لگایا
تھا ۳ ڈاکٹر کوڈانی کتاب مباحثہ میں جو فادر کیم میں یہ ہوا تھا لکھتا ہے
کہ پطرس نے بعد نزول روح القدس کے غلطی ایمان میں کی ہے ۴ برٹش
کہ جسکو جوئل صاحب نے فاضل اور مرشد سنجیدہ کہا ہے کہتا ہے
۵ پطرس سردار حواریوں کے بنے اور برنباہ نے بھی بعد نزول روح القدس
کے معہ کلیہ بدعتاں کے غلطی کہا ۵ جان کالون کہتا ہے کہ پطرس
۶ میں بدعت برٹائی اور ازادگی عیسوی کو خوف میں ڈالا اور توفیق
عیسوی کو دور پہنکا اور پطرس اور برنباہ اور دیگر ملامت کرتا ہے
۷ میگڈی برجنس حواریوں خصوصاً پولوس پر الزام غلطی کا لگاتے ہیں
۸ وائی ٹیکر کہ بڑا عالم فرقہ پر وٹسٹ کا ہے کہتا ہے کہ بعد عروج مسیح
۹ کے آسمان پر اور نزول روح القدس کے سبب یہ نے غلطی کی ہے
مرف عوام بلکہ خواص نے بھی بلکہ حواریوں نے ہی جو غیر انجیلی

روک

روک

روک

روک

روک

روک

روک

دعوت طرف ملت مسیحی کی گئی اور پطرس نے اور بھی غلطی رسوم میں کی
اور تھے بڑی غلطیاں جو اریون سے بعد نزول روح القدس ہوئی ہیں
دیکھو ان بڑے بڑے عالموں مسیحی کے موافق جناب بطرس در
جو اریون نے بعد نزول روح القدس کے بھی ایمان میں اور اس میں
غلطی کی ہے اور انجیل سے جا مل تھے اور کلیہ میں بدعت بڑائی اور آزادی
عیسوی کو خوف میں ڈالا اور توفیق عیسوی کو دوپہنکا اور اسے طرح
بر بناہ اور کلیہ اور سب جو اریون خصوصاً پولوس نے غلطیاں کی ہیں اور
موافق قول واسطی ٹیکر کے سب جو اریون سے غیر اسرائیلیوں کی دعوت میں
طرف ملت مسیحی کے غلطی ہوئی ہے اور کئی قول
حضرت مسیح کے اس بڑے عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے
قول کے موافق باب ۱۱ میں ہے ہند یہ ۱۸۷۱ء عیسوع نے بارہوں کو
حکم کر کے بھیجا اور کہا کہ تم عوام کی طرف نجانا اور سامریوں کے کسی شہر میں
داخل نہونا بلکہ بعض اسرائیل کے گہری گم شدہ کو پسند نہ کی
طرف جاؤ اور در ۲۴ باب ۱۱ میں قول جناب مسیح کا یوں ہے ہند یہ
میں اسرائیل کے گہرائی کے گمراہ کو پسند نہ کیے سو اور کے پاس
نہیں بھیجا گیا انتہی اور موافق تحقیق اس فاضل کے دعوت پادری صاحب
مسلمانوں اور ہندوں کو طرف ملت مسیحی کے طریقہ اولی غلطی اور

ہٹ دہری سے ہے ۸ زنگینس اپنے نامہ میں بعض کالون کے پیروں کا ذکر کرتا ہے کہ کہتے تھے کہ اگر پولوس جیٹو امین آویے اور کالون کی برابری کرے ہم پولوس کو چھوڑ دیں گے اور کالون کی سنین گے ۹ لو اہروس نامہ کہتا ہے کہ بعض علماء کبار پیرو تہر کے کہتے تھے کہ ہم پولوس کے مسئلہ تو شبہ کریں لیکن مسئلہ لو تہر اور کلیہ اسپرگ کی کتاب عقائد پر شبہ نہیں کرتے دیکھو وافق ان دونوں کے پیرو جناب لو تہر اور کالون کے پولوس کے قولوں کو ان دونوں کے قولوں سے کمتر سمجھتے تھے اور ان دونوں کا اجتہاد تو یقیناً خطا سے خالی نہ تھا پس ان کے نزدیک پولوس کے اجتہاد میں کیوں نہ خطا ہوگی جانا چاہیے کہ جنہیں ان علماء کے قولوں کو پسند ہے اب تک مذکور ہوئے ہیں کتاب اغلاط نامہ دار و صاحب سے نقل کیا ہے اور اس کتاب میں مفصل مرقوم ہے کہ کس قول کو اس نے کہا ہے نقل کیا ہے جس کو منظور ہو و مان دیکھ لے ۱۰ باب اعمال میں ہے یہ مسئلہ ۱ اور بعض لوگوں نے یہودیہ سے آئے ہائیون کو تعلیم کیا کہ بغیر اس کے کہ تم موسیٰ کی شریعت کے موافق حقہ کرو تم نجات پائیں گے ۲ جب تشریش ہوئی اور پادل اور برنا باہ نے اسے بہت مباحثہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ پادل اور برنا باہ ہم سے بعضوں کو ساتھ لے کر آئیے اس سوال کے لیے جاویں اور پیشواؤں کے پاس یہ دشالمین جاویں ۳ اور جب یہ دشالمین پہنچے ۴

۱۱

تب حواری اور سب پیشوا باہم جمع ہوئے کہ اوس کلام میں تامل کریں
۷ اور جب بہت بحث ہوئی تب کہڑا ہوئی الخ ۱۳ اور جب ویسے چپے
یعقوب نے کہا کہ امی مرد بہاؤ میری سنو ۱۹ سو میری صلاح یہ ہے کہ انکو
جو عوام میں سے خدا کی طرف پہرے میں تکلیف نڈی جائے ۶ چند روز
کے بعد یا اول نے برنا با سے کہا انہو اپنے بہائیوں سے ہر ایک شہر میں جان
ہیں خداوند کے کلام کی بشارت دی ہے پہرے کے ملاقات کریں الخ ۳۷
اور برنا با نے قصد کیا کہ یوحنا کو جس کا لقب مارق تھا ساتھ ہیو ۳۸
پر پاؤل سمجھا کہ ایسے شخص کو جو پمفلویہ میں اونے جدا ہو گیا او کام کے
واسطہ اونکے ہمراہ نہ آیا ساتھ لینا خوب نہیں ۳۹ اور اونہیں سی
شدت کی از رو دی ہوئی کہ ویسے انہیں سے جدیے ہو گئے اور برنا با مارق کو
ایکے قیس کو ترسی سے روانہ ہوا انتہی اس عبارت سے صاف واضح ہو کہ
پہلے طبقے کے مسیحی جناب پولوس کو نبی مفترض الطاعتہ نہ سمجھتے تھے اور
نہ انکی باتوں کو غلطی سے خالی ورنہ یروشلم کے آئے کی کیا حاجت تھی اور یوں
برنا با وہ جہگڑا کر کے جدا ہو جاتا اور بڑی آزر دی پیدا کر تا اور سیطرہ اور
حواری ہی حقیقہ نبی مفترض الطاعتہ تھے اور نہ ویسے اپنی ذات کو ایسے سمجھتے
تھے اور نہ ایک حواری دوسرے حواری کو ایسا جانتا تھا ورنہ اوس مقدسین
کہوں تامل کے لیے مجتمع ہوتے اور کیوں اونہیں آپس میں محبت ہوتی بلکہ

حقیقت میں حواری لوگ اور اسطرح پو کو س مجتہد اس مذہب
عیسوی کے تھے اور حکم انکا بطور اجتہاد کے تباہ بطور وحی کے اور ایک
حواری دوسرے کو بمنزلہ مجتہد کے جانتا تھا اور یعقوب حواری صاف
کہتے ہیں کہ میری صلاح یہ ہے **الح ۱۱** باب دوم نامہ کلیتوں میں **۱۸۷۲**
۱۱ چرب پتھر انطاکیہ میں آیا تو مینے رو برداوس سے مقابلہ کیا اسلئے کہ وہ
ملا مت کے لائق تھا **۱۲** اکیونکہ وہ پیشتر اوس سے کہ کئی شخص یعقوب کے
یہاں سے آئے غیر قوموں کے ساتھ کہا یا کرتا تھا پر جب سے آئے تو
مختون سے دھکے پیچھے پٹا **۱۳** اور الگ ہوا اور باقی یہودیوں نے ہی
اوس کی طرح کر کیا یہاں تک کہ بڑا بابا ہی دب کر اونکے گھر میں شریک ہوا
۱۴ جب مینے دیکھا کہ ویسے انجیل کی سیجائی پر سیدی جال نہیں پڑے
مینے سبہونکے سامنے پتھر کو کہا کہ جب تو یہودی ہو کر غیر قوموں کی
طرح نہ یہودیوں کی طرح زندگی کرتا ہے پس تو کو اسلئے غیر قوموں پر
بہرہ جبر کرتا ہے کہ یہودیوں کے طور پر چلیں انتہی دیکھو اس مسئلہ میں نوبت
ہر گڑھے کی اوس درجہ کو پہنچی کہ گفتگوی مجتہدانہ سے گزر گئے اور جناب
پوس نے حضرت پطرس حواری کو جو بلاشبہ عیسائیوں کے نزدیک
سب حواریوں سے بڑے اور خلیفہ حضرت مسیح کے ہیں قابل ملامت
درنگا رہتلا یا اور کہہ الی الہی بڑا یا اور اور سیحیوں کو ارشاد کیا اور فرمایا کہ

نیز چوبیس

تیسے سب انجیل کی سچی راہ پر نہیں چلتے اور مجمع میں درستی سے اعظم الملائکین
کہا کہ تو خلاف حکم انجیل کی غیر قوموں پر جبر کرتا ہے کہ یہودیوں کے بطور
جلیں پس اگر حضرت بطرس نبی مقرر صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور ان کے کلام
میں غلطی کا احتمال نہوتا تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ پولوس ان کے حکم خلاف
انجیل بتلاتے ہیں بخوبی ثابت ہوا کہ یہہ لوگ معاملات دینی میں ہی غلطیاں
کرتے ہیں یہاں تک مآول کا بیان تھا ۱۰ اب بیان امر دوسرے کا سنئے

اول

اورس ۲۱ باب نوین کتاب ایسا کا بیان حال نوے ۳۰ میں یون ہے
ہند ۱۱۲۲ اور شراب پی پی اور اسے نفع ہوا اور اپنے خیمے کا اندر

کپڑے اوتار پیسے ۲ باب گیارہویں کتاب سموئل میں ہے ہند ۱۱۲۲

۳ اور ایک دن شام کو اسے ہوا کہ داؤد اپنے فرشتے پر ہے

اوپٹا اور اپنے قہر کے باہر پٹھنے لگا اور وہاں سے اسے ایک عورت

کو دیکھا جو نہار ہی تھی اور وہ عورت نہایت خوب صورت تھی ۳۳ تب داؤد نے

اوس عورت کا حال دریافت کرنے کو آدمی بھیجے سو کہا کیا وہ البیعام کی

بیٹی بتا سب حتیٰ اور یاہ کی جو وہ نہیں ۳۴ اور داؤد نے لوگ بھیجے تاکہ

اوس عورت کو داؤد پاس لائیں چنانچہ وہ اوس پاس آئی سو وہاں سے

ہمبستہ ہوا اور وہ اپنی ناپاکی سے اپنے کو طہر کر کے اپنے کمر کو چلی گئی

۵ اور اوس عورت کو ہمیت رہ گیا سو اس نے داؤد پاس خبر بھیجی کہ میں نے

رہ گیا ۱۴ اور صبح کو داؤ دینے یو اب کے لئے خط لکھ کے اور یا کے
 ماتہ میں دیا اور او سے روانہ کیا ۱۵ اور او نے خط میں یہ لکھا کہ
 اور یاہ کو جنگ کی گرمی کے وقت اگاڑی کیجو اور او کے پاس سے ہر
 آئیو تاکہ وہ مارا جائے اور مقتول ہو ۲۶ اور اور یا کی جو روایتی شو اور یا کا
 مرنا سکے سوگ میں بیٹھی ۲۷ اور جب سوگ کے دن گزر گئے تو داؤ دے
 او سے اپنے گھر میں بلوایا اور او سے اپنی جو رو کیا سو وہ او کے لئے
 بیٹا جنی پر داؤ دے اس کام سے خداوند آزر وہ ہوا انتہی دیکھوا سکی
 موافق حضرت داؤ دے دیکھتے ہی اور یاہ کی جو رو پر عاشق ہو گئے اور او می
 ہی بکری بلوایا اور او سے زنا کیا کہ وہ زنا سے حاملہ ہو گئی اور غریب
 اور یا کو ناحق اس کی جو رو کے لئے فریب سے مروا ڈالا سو باب کتاب
 پیدائش میں لوط کے حال میں یون سے ہندیر ۱۸۲۲ ۳۰ پہر لوط نے اپنی
 دونوں بیٹیوں سمیت زغر سے پہاڑ پر جا کے سکونت کی الخ اس بڑی نے
 چھوٹی سے کہا الخ ۲۳ پس آؤ ہم اپنے باب کو شراب لے دیں اور ہم اس
 ہمبستر یون الخ ۳۳ تب او نہون نے اس رات اپنے باب کو شراب
 پلائی اور بڑی گئی اور اپنے باب سے ہمبستر ہوئی الخ ۳۴ جب
 دوسرا دن ہوا الخ ۳۵ تب او نہون نے اپنے باب کو اس رات ہی
 شراب پلائی اور چھوٹی ادھڑ کر اس ساتھ سوئی الخ ۳۶ سو لوط کی

بیٹیاں اپنے باپ سے حاملہ ہوئیں ۳ اور بڑی ایک بیٹا جنی اور اوسکا
 نام مواب رکھا کہ وہ موابیو کا جواج تک ہیں باپ سے ۳۸ اور چوٹی
 جہی ہی وہ ہی ایک بیٹا جنی اور اوسکا نام بن عمی رکھا اور وہ بنی عمان
 جواج تک ہیں باپ سے انتہی دیکھو یہاں دورات برابر حضرت لوطؑ
 نے شراب کے نشہ میں اپنی بیٹوں کے ساتھ زنا کیا اور وہ
 دونوں زنا سے حاملہ ہو کر بیٹے جنین کہ اوہنین صاحب ادون کی اولاد
 سے موابی اور بنی عمان ہیں اور تعجب یہہ سے کہ دورات برابر لوطؑ

۴۱۴ اس بلا میں مبتلا ہوئے ۴ باب کتاب سلاطین میں ہے ۴ اور
 ایسا ہوا کہ جب سلیمان بڑا ہوا تو اوسکی جوروں نے اوسکے دل کو
 اپنے معبودوں کی طرف پل کیا اور اوسکے دل میں یہواہ کا شوق کامل نہا
 جیسا اوسکے باپ داؤد کا تھا سو سلیمان نے صیدا نیوں کے
 معبود عستروث اور بنی عمون کی نفرتی ملکوم کی پرستش کی ۱۶ اور سلیمان
 بدی کر کے یہواہ کی نظریہ کر گیا اور اس نے یہواہ کی پوری فرمان برداری
 اپنے باپ داؤد کی طرح نہ کی ۱۷ چنانچہ سلیمان نے موابیوں کی نفرتی
 کاموشش کیے لئے اوس بہاڑ پر جواورشلیم کے سامنے ہے اور بنی
 عمون کی نفرتی ملکوم کے لئے ایک بند مکان بنایا اور یہہ سب اپنے
 اپنی ساری اجنبی جو روں کی خاطر کیا اور وہ اونکے بتوں کی حضور

جلایا کرتا تھا اور قربانیان گذرانا کرتا تھا انتہی دیکھو سلیمانؑ کہ عیسائی ہی
 انکو نبی کہتے ہیں اور انکی کتاب مثلاً اورشیدہ لائٹا دو کتابیں الہامی طیتے
 ہیں بڑے میں بت پرستی کرتے تھے اور بتوںکی حضور بخور جلایا کرتے
 تھے اور قربانیان گذرانا کرتے تھے اور تختانہ پہاڑ پر اور شلیم کے سامنے
 بنوایا تھا اب خوف طعالت کر کے اور انبیاء اسرائیل کی حال لکھنے سے
 اسقدر پر اکتفا کر کے دو تین حال حواریوں کی جنکو مسیحی موسیٰؑ سے
 ہی مرتبہ میں بڑہ کر جاتے ہیں لکھ دیتا ہوں ۵ حضرت بطرس حواری اعظم
 الحواریتین کے حقین قول جناب مسیح کا درس ۳ باب امتی میں یونانی ہندو
 پڑوسیہ پہرے کے تہرے کہا اشیطان مخالف میرے پیچھے دو ہو تو میرے لئے ہو کر کہلائے
 والا تہرے کہو کہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمی کے بالوں کا خیال کرتا ہے
 ہندیہ ۱۵ اوئے متوجہ ہو کر تہرے کو کہا کہ اسی شیطان میرے سامنے ہے
 دور ہوا ۱۶ فارسیہ ۱۷ او التقات نمودہ بطرس را گفت اسی شیطان از
 عقب من برو کہ موجب صدمہ من ہستی زیرا کہ سرشت تو از الیات نیست
 بلکہ از انسانیات است ۱۸ یہود اسخربوطی کا کہ ایک حواری بارہ حواریوں
 میں سے تھا یہ حال ہے کہ تیس روپیہ کے لالچ سے جناب مسیح کو یہودیوں
 ہاتھ میں گرفتار کرادیا اوپر ہر آپ کو یہاں سی دیکر حرام موت مر گیا جیسا کہ
 باب ۲۷ متی میں مرقوم ہے گیارہ حواریوں باقی کا یہ حال ہے کہ قوت

پنج

ش

م

گرفتاری جناب مسیح کے تھے سب انکو دشمنوں کی ماہرین چور کر رہا گئے
اور جناب بطرس اوس کے بعد جو چٹ کر محکمہ میں حال دینے کے لیے تشریف
لیگے تو ایک شخص نے مخالفوں سے وہاں انکو پہچانا اور سپر جناب رئیس الحواریوں
سے کہا کہ یہ تمہارے چور ہیں اور انکو سپر قسم کہا کہ یہ
انہار کیا کہ میں اوس شخص (یعنی عیسیٰ) کو نہیں جانتا یہ جیسے پہچانا
اور سپر جناب اعظم الحواریوں نے لعنت بھیجا اور قسم کہا کہ اگر کہا کہ میں اس شخص
نہیں جانتا جیسا باب ۱۲ میں مصرح ہے دیکھو یہ کتنی بڑی خطا اور کیا
گناہ تھا کہ ایسے وقت میں سب حواری بہاگ گئے اور جناب رئیس الحواریوں نے
تین بار جھوٹ بولا اور دو بار چوٹی قسم کہا تھی اور ایک بار لعنت کی اور موت
انجیل کے جناب مسیح وقت عروج آسمان تک حواریوں کی جی ایمانی
اور سخت دلی کے شکوہ گزار تھے جیسا ورس ۱۴ باب ۱۲ مرقس میں مصرح ہے
اور نقل اوس ورس کی فصل تیسری میں گذری اور ولیم میو صا حساب لائی اور
تاریخ کلیسیا کے باب اول کی دفعہ ۱۳ میں لکھتے ہیں مسیح کے حواریوں اور شاگردوں
نے انہار کی تعلیم کی حقیقت اور مطلب بالکل نہیں سمجھا تھا اور انکا
ست ایمان دنیوی نعمتوں اور فائدوں کی امید میں لگا تھا اور مسیح کے گرفتار
ہونے پر یہ سب بہاگ گئے اور پتھر سے جو عداوت میں کیا وہاں اپنے
خداوند کا انکار کیا یہ مسیح کے مصلوب ہونے کے بعد سب بالکل مایوس اور

ناامید ہو گئے، انتہی پس اسکی موافق تھی سب یہ عیسیٰؑ کے کیا حواری اور
 کیا غیر حواری سست ایمان اور نعمتون دنیوی کے طالب تھے، ظاہر اتباع
 ان سب کا اول اسی لیے تھا کہ عیسیٰؑ شہنشاہ ہوئے اور ہم بھی ملطین
 اور حکوتین کرینگے اسی لیے مصلوب ہونے کے بعد یابوس اور ناامید
 ہو گئے تھے ہر اوس باب کی دفعہ ۶ امین ہے اسکے پہلے (یعنی نزول
 روح القدس سے) انہوں نے صاف نہیں سمجھا تھا کہ مسیح کی بادشاہت
 کیسی ہوگی ملک جب وہ آسمان پر چڑھنے کو جاتا تھا انہوں نے پوچھا
 کیا تو اس وقت بادشاہت بھی اسرائیل کی پر بحال کرے گا یعنی ویسے
 بادشاہت دنیوی کی امید رکھتے تھے لیکن اب اؤنکی حیالت عطا
 رہی اور روح القدس نے اؤنکو سکھایا کہ مسیح کی بادشاہت صرف
 روحانی ہے انتہی اسکی بھی معلوم ہوتا ہے کہ عروج تک حواریوں کو ہی
 امید سلطنت کی تھی اور بعد نزول روح القدس کے وہ اؤنکی جہالت
 جاتی رہی مگر مصدر خطا اور مرتکب گناہوں کبیرہ کے بعد اؤیکے بھی
 اور ہر فعل اور قول انکا ہرگز موافق وحی کے نہ تھا جیسا کہ مناظرہ جناب
 پولوس اور پطرس کا ذکر اوپر گذر اسکا شاہد ہے اور اگر کہہ لیں
 انبیاء اور حواری اور گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں مگر جہوت نہیں ہوتے
 تو یہ عذر بھی کچھ نہیں اس لیے کئی بار جہوت بولنا اور قسم جوئی انہائی حضرت

پطرس کا بیان ابھی گزرا اور ابھی سنئے ۸ ورس ۲ باب کتاب پیش
 میں یہ ہندیہ ۱۱ اور براہیم اپنی جور و سارا کی بابت بولا کہ میری
 بہن ہے الخ ۹ باب ۱۲ پیش میں ہے ۶ سو اسحاق خلوص میں رہا

اور دہانکے باشندوں نے اس سے اسکی جور و کی بات بوجہی وہ بولا کہ
 وہ میری بہن ہے کیونکہ وہ اپنی جور و کہتے ہوئی ڈرا تو ہنود سے کہ دہانکے لوگ
 رہا کیے لئے اسے قتل کریں کیونکہ وہ خوبصورت تھی انتہی باب ۱۲ پیش

میں ہے ۱۹ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ میں تیرا پہلو ٹا عیص ہوں جیسا
 تو نے مجھے کہا تھا میں نے کیا الخ ۲۰ تب اسحاق نے اپنے بیٹے سے کہا
 یہ کیا ہے کہ تو نے ایسا جلد پایا امی میرے بیٹے وہ بولا اسلے کہ یہ ہوا تیرا
 خدا مجھے پاس لایا ۲۱ تب اسحاق نے یعقوب کو کہا الخ ۲۲ کہ تو میرا بیٹا

بیٹا عیص ہے وہ بولا کہ میں ہی ہوں انتہی دیکھو کئی بار اس جاحضرت یعقوب
 اپنے باپ سے جھوٹ بولے اور دغا کی اسی لئے حضرت اسحاق نے

عیص کے جواب میں یون عذر کیا کہ تیرا بھائی دغا سے آیا اور تیری برکت

نہی کر ایسا جیسا ورس ۳۵ اسی باب میں مرقوم ہے ۱۱ باب کتاب اول سہول

کابون ہے ہندیہ ۱۲ سور اوڈو نے اچیلک کاہن کو کہا کہ شاہ

نے مجھے ایک کام کو پہنچا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ کام جو میں نے تجھے کہا ہے

کسی پر ہفتکارا نہ ہوئے اور لوگوں کو میں نے فلا نی خلائی حکیم سے دیا ہے

اب بتلا تیرے پاس کچھ ہے ایک باج گروہ روٹیوں کے بلوچ کچھ حاضر ہو
 سویرے ماہرین دیے ۶ سو کاہن نے تبرک کی موٹی اوکٹو دی الخ
 ۸ پرداؤ دینے اخیملک سے پوچھا یہاں تیرے قابو میں کوئی نیزہ یا بیج
 تو نہیں کیونکہ میں اپنی تلوار اور اپنے سلاح نہیں لایا کہ مجھے بادشاہ
 کام کی جلدی تھی انتہی دیکھو یہاں دو بار داؤد صاف جھوٹ بولے کہ
 باغی ہو کر ساول سے بھاگے تھے اور کیا کہا اور اس جھوٹ کے
 سبب جو اخیملک نے اونکو روٹی کھلائی اور ایک تیغ دیا ساول نے
 یہ سنکر بچا ششی کا ہنوں اور کئی اخیملک اور اسکے شہر کے سب مردوں
 اور عورتوں اور بچوں اور جا رہا یوں کو قتل کیا باب ۱۲ اسی کتاب میں
 بیان اس کا یوں ہے ۱۱ تب بادشاہ نے اخیملک کے بیٹے اخیملک
 کاہن کو اور اسکے باپ کے سارے گھرانے اور کاہنوں کو نو بے
 بلوا بھیجا اور دیے سب بادشاہ پاس حاضر ہوئے ۱۲ تب بادشاہ
 بولا اخیملک تو واجب القتل ہے تو اور تیرے باپ کا سارا گھرانہ ۱۳
 تب بادشاہ نے دواغ کو کہا تو پہراور ادن کاہنوں پر حملہ کر سواد می
 دواغ پہرا کاہنوں پر حملہ کیا اور ان کو سینے بچا سنی آدمی جو کتابان
 کی افودہ پہنے ہوئے تھے قتل کئے ۱۴ اور اسکے کاہنوں کے شہر نوب میں
 مردوں اور عورتوں اور لڑکوں اور دودھ پیتے بچوں اور گدیوں اور بڑوں

تیج سے ایک لخت قتل کیا انتہی موافق ان عبارتوں مذکورہ بالا کے
 جھوٹ بولنا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور داؤد علیہم السلام
 کا جو سیحیوں کے نزدیک بیسے سب نبی اور داؤد سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 اور اسطرح جھوٹ بولنا حضرت پطرس اعظم الحواریین کا کہ مسیحیوں کا
 موسیٰ سے ہی بڑھ کر جانتے ہیں اور نبیوں کا تو کیا ذکر ثابت ہو گیا
 اور اگر کہیں کہ یہ لوگ اگرچہ بڑے بڑے گناہ مثل زنا اور بت پرستی
 وغیرہ کیے کرتے تھے اور کہیں کہیں جھوٹ بھی بولتے تھے مگر کہیں یوں
 نہیں کیا کہ جھوٹ بول کر غیر حکم خدا کو حکم خدا کا بتلایا ہو جیسا فخر صاحب
 نے ہی میزان الحق کے صفحہ ۴۵ مطبوعہ ۱۵۵۰ء میں لکھا ہے
 تو سہ ہی غلط ہے کیونکہ باب تیرہ میں کتاب اہل سلاطین میں ایک جگہ ہے
 کے بیان میں جو انہوں نے موافق حکم ربانی کے یہود سے گریو رجھام باؤ
 اسرائیل کو خبر دی تھی کہ اس مذبح کو جو تو نے بنایا یو سیا بادشاہ جو
 اولاد داؤد سے ہو گا گراؤ گا اور اس خبر کو دیکر اپنے وطن کو پھر یہ تھے
 یوں مرقوم ہے ہند یہ ۱۵۵۰ء اور وقت بیت ایل میں ایک چوڑا بنی
 رہتا تھا سو اس کے بیٹے اوسس پائس آئے اور اوان کا من کی جو
 خدا نے اوسس و زبیت ایل میں کیے اوسے خبر دی الخ ۳۱۳ پہر اوسے
 بیٹوں سے کہا کہ میرے لیے گدھے پر زین باندھو الخ ۳۱۴ تہ ۳۱۵ اوسے چڑھا

وفاقیہ

اور اس مرد خدا کے پیچھے چلا سوا ویسے بطلم کے درخت کی نیچے بیٹھا
 پایا الخ تا ورس ۳۹ دیکھو اس جناب بوڑھے پیغمبر کے لئے اس عبارت
 میں پانچ جملہ لفظ نبی کا اُن کے حقین بولا گیا ہے اور ورس ۱۸ میں خود اُن کی
 جناب نے دعویٰ نبوت سچی کا کیا ہے اور ورس ۳۵ میں تصدیق اُن کی
 نبوت حق کی موجود ہے کیا خدا پر بہتان باندھا اور جھوٹ بول کر ایک
 غریب پیغمبر کو فریب دیکر غضب خدا میں گرفتار کر کے مروا ڈالا پس
 پیغمبر نے اسجا بلا شبہ غیر حکم خدا کو حکم خدا بتلایا تا پس جھوٹ بولنا
 انبیاء اسرائیل کا تبلیغ وحی میں ہی ثابت ہے اور بیان امریکہ
 یہ ہے اباب متی میں ہے یہ مذکور ۱۸۲۲ ۲۲ اس دن پھر ہے مجھے
 کہیں گے ای خداوند ای خداوند کیا ہے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور
 تیرے نام سے دیودن کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کتابیں
 ظاہر نہیں کیں ۲۳ اس وقت میں اُن سے صاف کہو لگا کہ میں کہی
 تم سے واقف نہ تھا ای بدکار و میرے پاس سے دور ہوا تھی کہو
 اس میں ان شخصوں کو جنہوں نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ ہم سولی
 مسیح کے ہیں اور بہت سے سجنے اور کراماتیں دکھلائیں گے کہ وہ
 ہیں اور کہتے ہیں کہ میرے مرید نہیں تھیں ہنری اور اسکاٹ میں ہے
 نکل سیتے ایمان معجزوں والا ہوں اور اس ایمان کے جو وسیلہ نجات

پیغمبر

چلی

اور بدون اوسکے جو عشق اور اطاعت سے کار کرتا ہے پایا جاوے
 اور قدرت ہر طرح کی زبان بولنے کی اور مریضوں کی شفا بخشنے کی
 دنیا میں مقبول کرتی۔ لیکن خدا کے نزدیک خالص پاکیزگی مقبول ہے اور خدا کا فضل
 آدمی کو جو اوس سے صد درگرا مت کا نہوا آسمان پر لیجا لگا اور معجزہ بدون فضل کے
 آسمان پر نہیں لیجا تا اور کرامتیں لب موقوف ہو گئیں اونیکی ساتھ یہ عذریہ موقوف
 انتہی اس میں صاف قرار ہے کہ وجود ایسے ایمان کا کہ اوسکے سبب نجات
 صادر ہو سکین بدون اوس ایمان کے جو وسیلہ نجات کا ہے ممکن ہے
 ۲ باب انتہی میں ہے ہندیہ سلمہ ۱ ہر اوسینے اپنے بارہ شاگردوں کو پاس
 بلا کر انتہی قدرت بخشی کہ ناباک روحوں کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری
 اور دیکھ اور درود و درکین ۲ اور بارہ رسولوں کا یہ نام ہے پہلا شمعون
 جو پہر کہلاتا الخ ۳ شمعون کنعانی اور یہود اسکریطی جیسے اوسے مکر و ایاد
 یسوع نے اون بارہوں کو فرما کے بھیجا الخ ۸ بیماروں کو چنگا کر کوڑھ و کو
 پاک صاف کرو مردوں کو جلاؤ دیوؤں کو نکالو تینے مفت یا یا مفت دو
 انتہی دیکھو اسجا یہود اسکریطی مثل بطر حواری کے رسول گنا گیا اور
 قدرت چنگا کرنے بیماروں اور کوڑھوں اور جلائے مردوں اور نکالنے
 دیوؤں کی کہتا تھا اور موافق نصریع انجیلوں کے یہ رسول مسیحی مردوں کے
 جلائے اور اور کرامات اور معجزات کی قدرت رکھنے والا جو عزم مسیحیوں

بلاشبہ رسول اللہ تھا وہی ہے جسے تیس روپہ کے مالچ سے حضرت عیسیٰ کو پڑا دیا
 اور زندہ ہو گیا اور حرام موت پہانسی کہا کر گیا ۳۴ ورس ۲۴ باب ۱۲ متی کا یوں ہے نیز
 ۱۸۷۱ کہ کیونکہ بہت سے چھوٹے بنی ظاہر ہو گئے اور ایسے بڑے معجزے اور کرامتیں
 دکھائی گئیں کہ اگر ممکن ہوتا تو وہ بے برگزیدہ و نکو ہی گمراہ کرتے ہندو کہ چھوٹے ملائح چھوٹے
 بنی ظاہر ہو گئے اور ایسے معجزے اور کرامتیں دکھائی گئیں ۱۸۳۱ افانہم سیقوم
 کذب و انبیاء کذبہ و بعطون علامات عظیمہ و معجزات المر دیکھا اسکی موافق
 چھوٹے مسیح اور چھوٹے بنی کو یہی وہ طاقت ہوتی ہے کہ ایسے بڑے بڑے
 معجزے اور کرامتیں دکھلا دے کہ برگزیدہ و نکو ہی گمراہ کر ڈالے ۱۸۷۲
 باب نامہ ۲ تلمونیقون میں ہے ہندیہ ۱۸۷۱ ۸۶ تب وہ بے شریع
 ظاہر ہو گا جسے خداوند اپنے منہ کے دم سے فنا اور اپنے لہجے کی
 شکوہ سنیت کر دیگا ۹ اور اسکا آتما شیطان کے کئے سے کامل قدرت
 اور چھوٹی عجائبات غرائب کے ساتھ ہو گا اور ورس ۹ اور ترجموں میں
 یوں ہے ہندیہ ۱۸۷۲ اور اسکا آتما شیطان کے کارگر ہونے کے مطابق
 ہر طرح کی قدرت اور چھوٹی عجائبات غرائب سے فار ۱۸۷۲ اور ظہور شریع
 شیطان باہر قسم معجزہ و عجائبات غرائب کا دب میں باد دیکھو چھٹس
 جسکو پولوس بے شریع کہتے ہیں ہر طرح کی قدرت دیکھو اور ہر قسم
 معجزے دکھائیگا ۵ یوسف اپنی تاریخ کی کتاب ۱۲ میں کہ باب ۱۲ میں

کہتا ہے کہ سلیمان نے بہت سی منتریں بنائی تھیں کہ جس سے جادو کو
 تحقیف ہو اور اس طرح ایسے عمل جس سے جنوں اور دیوؤں کو نکالا جاوے
 اور ویسے عمل آج تک خوب جاری ہیں اسلئے مینیہ دیکھا ہے کہ میرے
 ہومطنی الیغار نے دس پی سین بادشاہ اور اسکے بیٹوں اور اسکے
 سرداروں اور تمام سپاہیوں کے حضور میں لوگوں سے جنوں اور دیوؤں کو
 نکالا اور طور اسکے نکالنے کا یہ تھا کہ شخص دیو زد کی ناک میں ایک چملا
 رکھ کر دیو کو تنہوں کی راہ سے نکال لیتا تھا اور چھی دہ دیو زدہ گرجاتا تھا
 بعد اسکے اس جن سے اقرار لیتا تھا کہ یہ نہاویہ اور اس وقت منتر
 پڑھتا اور نام سلیمان کا لیتا جاتا تھا اور لوگوں کے یقین کرنے کے لئے ایک تین
 پانی کا بھرا ہوا انہوڑی دور رکھوا دیتا تھا کہ بعد نکالنے جن کے اسکو حکم کرتا تھا
 کہ اس برتن کو اولٹ دیو سے اور وہ جن اولٹ دیتا تھا انتہی کہتا ہو جن
 کہ جب ویسے عمل یو سیفس کے عہد میں خوب جاری تھے تو حضرت مسیح اور
 حواریوں کے عہد میں بہت ہی بوجہی طرح سے رائج ہو گئے اور اس زمانہ
 میں ہی ہندوستان میں سیکڑوں آدمی عامل ہیں کہ دیو ہوتوں کو بعض
 عمل علوی کے اور بعض سفلی کے زور سے نکالتے ہیں اس دیو ہوتوں کا
 نکال دینا کسی وقت میں دلیل نبوت کی نہیں ہو سکتا ہے باب دسویں
 کتاب اول سموئیل میں ساؤل بادشاہ نبی اسرائیل کے حال میں یوں ہے

تہیک

ہند ۱۸۳۲ء ۱۰ اور جب یہ جنت کو آئے تو نبیوں کا گروہ اویسے
 دو جا رہا اور خدا کی روح اوس پر چڑھی اور اوس نے یہی اونیکے درمیان
 نبوت کی ۱۱ اور اوسکے اگلے جان بچا توں نے جو یہ دیکھا کہ وہ نبیوں کے
 درمیان نبوت کرتا ہے تو ایک نے دوسرے کہا کہ قیس کے بیٹے کو کیا ہوا
 کیا ساول بھی نبیوں کے درمیان ہے ۱۲ اور ایک نے اوغین سے جواب
 دیا اور کہا کہ ادن کا باپ کون ہے تب ہی سے یہ مثل چلی کیا ساول
 بھی نبیوں میں ہے ۱۳ سو جب وہ نبوت کر چکا تو اونچے مکان میں
 آیا اور رس ۶ باب گیارہویں اوسے کتاب کا یوں ہے اور چون ہی
 ساول نے یہ سنا یہ کہنے و وہ نبی خدا کی روح اوس پر چڑھی اور
 اوس کا غصہ نے طرح بہ طرح کا انتہی ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ
 ساول ہی روح القدس سے مستفیض تھا اور روح القدس اوس پر
 نازل ہوتا تھا اور باب ۱۱ اوسے کتاب میں ہے ۱۴ اور خداوند کی
 روح ساول پر سے چلی گئی اور خداوند کے حکم سے ایک روح اوس سے
 ستائے گئے ۱۵ اتب ساول کے خادموں نے اوس سے کہا دیکھ ایک
 شریر روح خدا کی طرف سے تجھے ستاتی ہے ۲۳ اور ایسا ہوا کہ
 جب خدا کی روح ساول پر چڑھتی تھی تو داؤد بڑا ہاتھ ہے بجاتا تھا
 اور ساول خوشوقت ہوتا تھا اور راحت پاتا تھا اور شریر روح کا ہر

اور ترقی تھی اور ترجمہ ہندیہ ۱۸۲۵ء اسکی موافق ہے اور یہہ جملہ اولیا ہوا کہ جب
 خدا کی روح الح اور ترجمہ یونین یون سیہ فارسیہ ۱۸۳۸ء وچنین اتفاق ہوا
 کہ ہر گاہ روح کیف از طرف خدا بر سول نازل می شد الح فارسیہ ۱۸۴۵ء
 و واقع شد ہنگام تاثیر روح مضرا از جانب الخ اس حاجس لفظ کو مترجم
 ہندیہ نے روح خدا کے ساتھ ترجمہ کیا ہے اوسیکو مترجمون فارسیہ
 روح کیف اور روح مضر کے ساتھ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اظہار
 روح خدا کا روح شیطانی پر اتنا ہے بہر حال بعد چلے جانے روح خدا
 روح شیطانی حکم خدا سے ساول پر مسلط ہو گئی اور یہہ پیغمبر جامع
 روح رحمانی اور شیطانی کا دونوں سے مستفیض تھا اور بعد تسلط
 روح شیطانی کے استفاضہ روح القدس سے موقوف ہوا تھا باب ۱۹
 اوسکی کتاب میں ہے ہندیہ ۱۸۲۲ء ۳۴ تبہ رامہ نیات کی طرف
 چلا اور خدا کی روح اوس پر ہی آچڑھی اور وہ چلتا گیا اور نبوت کر لیا
 یہاں تک کہ رامہ نیات میں پھنسا ۳۴ اور اوسنے
 بہی اپنے کپڑے اتار پھینکے اور سموئل کے آگے اوسنے بھی
 نبوت کی اور اوس ساریے دن اور ساری رات نکلا پڑا رامہ نیات
 ہوئی کیا ساول بہی نبیوں میں سے انتہی دیکھو اسجا ساول ایسا فیض
 روح القدس میں مستغرق ہوا کہ کپڑے اتار کر نکلا ہو گیا اور تمام دن

اوس طرح پڑا رہا اور اس پیغمبر مشہور جامع روح رحمانی اور شہیدانِ
 حال ناظر کتاب اول سموئل پر خوب کہتا ہے کہ ذاتِ باریکات اس پیغمبر
 الضدین کی کیسی صد رستیاں تھیں مقدمہ کتاب کی فصل دوسری
 اور تیسری اور اس مقصد کی چاروں فصلوں کے ملاحظہ سے ناظر کوئی بات
 حاصل ہوتی ہیں اول یہ کہ موافق مذہب بڑے بڑے عالموں عیسائی کے
 جسکو تفسیرِ ذوالی اور رچرڈ مینٹین مختار گنا ہے انجیلِ نئی کی عبری میں
 تہی جو وہ اب صفحہ جہان سے گم ہے اور فقط ترجمہ یونانی اوسکا کہ موافق
 قولِ حیرم کے نام مترجم کا ہی معلوم نہیں موجود اور ڈاکٹر ویلس اور جیمز
 و ایے انجیلِ فرقہ یونیٹیرن کے باب اول اور دوم اس انجیل کو الحاقی مثلاً
 ستیہ اور بعض نسخوں ترجمہ لاطینی میں نسب نامہ کو اس انجیل سے الگ کرے یا
 اور انجیلِ مرقس کی ہی موافق قولِ کارونلس برڈیس اور لبرمان کے
 گم ہے اور فقط اوسکا ترجمہ یونانی موجود اور بعضے علماء متقدمین کو
 ایکے آخر باب پر شبہ تھا اور انجیلِ یوحنا کے بائیسویں باب کی بعض بعض پر
 بعضے علماء متقدمین اور دونوں بابوں اول پر بعض علماء شبہ کہتے تھے
 اور جناب لو تھر مصطلح دین عیسوی کو ان تینوں انجیلوں پر شبہ تھا اور
 اوسکے نزدیک انجیلوین میں اور رست فقط انجیلِ یوحنا کی تھی اور ویلس
 صحیح کا حال یہ ہے کہ برٹشینڈرکسکو عیسائی بڑا عالم محقق کہتے ہیں کہ کتاب

کہ یہ انجیل اور ناپے یوحنا کی تصنیف یوحنا کی نہیں بلکہ کسی عیسائی نے
دوسری صدی میں اس کے نام سے لکھ دیے ہیں اور یہی مذہب فرقہ
الوحین کا تھا اور اسٹادلن اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ بلاشک کسی
طالب علم مدرسہ سکندریہ نے اس انجیل کو تصنیف کیا ہے اور گروٹس
جو عیسائیوں میں بڑا عالم محقق مشہور ہے اکیسویں باب اس انجیل کو الحاقی
بتلاتا ہے اور موافق اقرار مارضا صاحب کے ان انجیلوں کا وقت بالمیغرو اہت
معتبر ہے ثابت نہیں ہوتا اور قدما عیسائیوں میں تنقید روایات کی تھی اور نائینی اور بار
فلیسون اور دونون ناموں تہنہ کو بعض علماء نے مردود گنا ہے اور کوئی
سند اس کی نہیں کہ نام عبرانیوں کو پولوس نے لکھا ہے اور نام دوم پترس اور
نام دوم اور سوم یوحنا اور نام یعقوب اور نام یہود اور بعض فقرات
نارول یوحنا اور شہادت یوحنا کا حال ایسا اہتر ہے کہ لائق کہنے کے
نہیں اور محض زبردستی سے بلا سند ان کو حواریوں کی طرف نسبت
کرتے ہیں اور بہت علماء فرقہ پروٹسٹنٹ نے انکار انکار کیا ہے اور کونسل نائیک
جو ۳۲۵ء میں جمی تھی جہور کے نزدیک واجب التسلیم تھے اور کلیسیا کے
نام دوم پترس اور نام دوم اور سوم یوحنا اور نام یہود اور شہادت کو
نہیں مانتے تھے اور کلیسیا یانی اب تک یہی نہیں مانتا اور کتاب شہادت کو سر
اور اس طرح سب کے مروجہ الم نے ہی اس کے وقت تک نہیں مانا تھا بعض

قذا، اسکو تصنیف سرن ٹیس محلہ کی بتلائی تھی اور ڈیونیشیٹس نے
 دیلون سے اور پرفسرایو الد نے بڑی تحقیق سے اسی امر کو ثابت کیا
 کہ یہ ہرگز تصنیف یوحنا حواری کی نہیں اور گونسل ٹوڈیا میں ہی جو ۳۸۲ء
 میں جمی تھی یہ کتاب خارج رہی تھی مگر ۳۹۷ء میں گونسل کارٹیج نے اسے
 مان لیا ہے اور جب سے اکثر عیسائی اسکو ملتے ہیں لیکن اس گونسل دالوی
 کوئی سند نہیں کہونکہ اونہوں نے مثل مشاہدات کی کتاب جوڈہ اور کتاب
 وزڈم اور کتاب توبیاس اور کتاب باروق اور کتاب ایلیزیا سٹیکس اور
 کتابون مقامیس کو بھی واجب التسلیم مان لیا تھا حالانکہ فرقہ پروٹسٹانٹ اس
 کو نہیں مانتا دوسری بات یہ کہ بلحاظ نوخرامیون کے جسکی تفصیل فصل
 تیسری مقدمہ میں گزری تحریف انجیل میں بہت ہی ممکن اور آسان تھی
 تیسری بات یہ کہ پہلے ہی طبقہ مسیحی میں جلد سازی شروع ہو گئی تھی اور
 سوای اس انجیل کے اور بھی انجیلیں رونامیے اور مشاہدات قریب پچتر گئے
 تھے کہ جواب جہور مسیحی اونکو بغیر دلیل قوی کے جھوٹی بتلائی ہیں اور پہلے
 طبقونین طریقہ محافطت کا بھی اچھا نہ تھا اور اسی سبب سے کئی مسیحی کتابیں
 عہد جدید کی کم ہیں جو تھی یہ کہ انکے مفسرن اور علماء کے اقرار کی موافق
 اس انجیل میں ہی بہت جاالحاق ہو گیا ہے مثل درس ۳۵ باب ۲ مٹی اولہ
 ۷۰ باب ۱ نامہ اولی و حنا درس ۲۱ باب ۱ ناما اول گرتھیون اور درس ۳۵۰

و سبب
 و سبب

و سبب

نہ چھوڑے گا۔ متی وغیرہ کے پانچویں یہ کہ انجیل نویسون کی تحریر وہم اور غلطی سے
 خالی نہیں چھوڑے یہ کہ ان کے بڑے بڑے خالوں کے اقرار کی موافق ہے یہ
 انبیاء اسلئیدہ اور حواریوں کی الہامی نہیں ہوتی اور سب حواریوں نے
 بعد یکے بعد دیگرے حواری بنے ہی بعد نزول روح القدس کے غلطی کہا جی ہے
 ساتویں یہ کہ انبیاء اور حواریوں سے گناہ کبیرہ بعد یکے زنا اور بت پرستی
 اور جھوٹ بولنا ہی سرزد ہوئے ہیں اور خود تبلیغ و حی میں جھوٹ بولنا اور
 ثابت ہے انہوں نے یہ کہ صدور کرامت اور معجزوں کا دلیل نبوت کی نہیں بلکہ بل
 کتاب کے نزدیک دلیل ایمان کی ہی نہیں پس کہتا ہو گئے کہ اس سے مجموعہ کی کوئی شہادت نہیں
 الہامی بن سکتا۔ یہ کیونکہ انجیل متی تو جہاں سے گم ہوئی اور فقط ترجمہ بنی
 اس کا باقی ہے اور رقس اور لوقا نہ حواری ہیں اور نہ کلام ان کی الہامی
 یہ تینوں یقیناً حواریوں کی لکھی ہوئی نہیں تو ان تینوں کو کلام نبوت
 کہنا صریح گروہ انصاف کی ماری ہے بلکہ یہ تینوں ہمنزلہ اور تاریخ
 کے ہیں غایت مافی الباب اتنا فرق ہے کہ لکھنے والے ان کے مورخ
 دیانت دار تھے لیکن باوجود اسکے اور تاریخوں کی نسبت لاحق اور
 تصرف کا ان میں زیادہ تر شک ہے اور نامہ دوم بطرس اور نامہ دوم رومی
 یوحنا اور نامہ یعقوب اور نامہ یہو اور کتاب شہادت کو تو ہم سب طرح الہامی
 نہیں جانتے اور حکم کونسل کا رتبہ کا تو ہمارے نزدیک صرف ایک کونسل کا حکم

اور جیسا کتاب جو دقت اور کتاب و مزدوم اور کتاب و بیاض اور کتاب
 باردق اور کتاب ایلیز یا سیکس اور دونوں کتابین متابیس کے تحقیق حکم
 اون کونسل والونکا فرقد پر وٹسٹ کے نزدیک مسوع عنین یا ہی
 حکم اونکا چارے نزدیک بابت کتاب مشاہدات کے سمجھنا چاہئے اور
 پولوس کو نہ ہم حواری جانتے ہیں اور نہ صاحب الہام اور کلام اوسکی ہم پر
 سند نہیں بلکہ ہم موافق قول زونیکلس اور اورپر وٹسٹون کے کہتے ہیں
 کہ کلام ادسکا غلطی سے پاک نہیں اگر سب باتوں سے قطع نظر کریں تو
 اس صورت میں ہمارے نزدیک انجیل اور مسند رہے جو قول حضرت عیسیٰ
 ہیں لیکن ویسے ہی جو روایت احادیث میں تو حکم اونکا ایسا ہوگا جیسے
 احادیث کا ہمارے مذہب میں پس جب تک کوئی دلیل نقلی قطعی اور عقلی قطعی
 مخالف اون قولوں کی نہ ہوگی تب تک مقبول ہیں اور صورت مخالفت میں
 جسکی تاویل ہو سکے گی وہ واجب تاویل ہوگا وگرنہ وہ ہم راوی یا غلطی
 اوسکی پر محمول ہو کر مردوک ہوگا اور صد در غلطی اور وہم کا اون سے کچھ ہی
 بعید نہیں جیسا اس باب میں اقرانیکے علماء محققین کا اور برگنڈ اور کتی
 بڑی غلطی تھی کہ حواری لوگ سمجھتے تھے کہ ہمارے طبقہ کے لوگوں کی زندگی میں
 قیامت آجائیگی اور حاجا اسکی تصریح انکے قولوں میں بائیں جاتی ہے چنانچہ
 نقل بعض قوال کی اور برگنڈی اور سمجھتے تھے کہ نزول عیسوی تک یوحنا میرا

باب یوحنا میں ہے ہندیسہ ۲۱ پتھر نے اوسے (یعنی یوحنا کو) دیکھا
یسوع کو کہا اسی خداوند اس شخص کو کیا ہوگا ۲۲ یسوع نے اس سے
کہا اگر میں جاہوں کہ جیتک میں آؤں وہ یہیں ہڑے تو تجھے کیا تو میرے
پیچھے چلا ۲۳ تبسایوں میں یہ بات مشہور ہوئی کہ وہ شاگرد مرگا
لیکن یسوع نے اوسے نہیں کہا کہ وہ نہ مرگا مگر یہ کہا کہ اگر میں جاہوں کہ میرے
آئے تک وہ ہڑے تو تجھے کیا انتہی تفسیر بارتھلمیوس ہے کہ عیسیٰ کے لفظ
سے جو آسانی سے غلط سمجھی جاسکتے تھے یہ غلطی اوٹھی کہ وہ مرگا اور
اس بات سے کہ یوحنا اور حواریوں کے پیچھے ہی زندہ رہا یہ غلطی مضبوط
ہو گئی اسلئے یوحنا نے مناسبتاً کہ ایسے مرتے سے پہلے اس غلطی کو صحیح کر
اور تفسیر نہری اور اسکاٹ میں ہے غالباً عیسیٰ نے اس قول سے بعض
لینا یہودیوں سے مراد کہا ہوگا لیکن حواریوں نے غلطی خیال سے یہ سمجھا کہ
یوحنا قیامت تک زندہ رہیگا یا زندہ بہشت میں اوٹھالیا جائیگا پھر اوتھیں
میں سے یہاں سے سیکھو کہ انسان کی روایت بے تحقیق اور اوسن یا مانا
بنکر نا احقاق پر ہے یہ ایک روایت تھی جو حواریوں کی روایت تھی اور
بات تھی جو جانوں میں پھیلی ہوئی تھی اول کی تھی اور عام تھی اور رائج تھی پھر
ہی وہ جو ٹی تھی اسلئے لکھی دایتوں پر قننا کہ ہر دوسرے اور تفسیر روایت تھی
کوئی نئی بات حضرت عیسیٰ کی پیش کی گئی تھی پھر یہی غلط تھی پھر حاشیہ میں

تفسیر کے لیے کہ سبب اس بات کے کہ حواری خداوند کا آنا صرف انصاف
 کے لیے خیال کرتے تھے لفظوں کو غلط سمجھ جیسا کہ انجیل نویس خود بتلاتا
 اور تفسیر ڈووالی اور جردیمینٹ میں ہے کہ خداوند کے اظہار مبہم سے
 بعض مریدوں نے سمجھا کہ یوحنا کہی نہ مرگا اور اون کو کوئیں بابا چکا
 جو وقت نزول عیسویکے زندہ رہینگے دیکھو درسل ۵۲ باب ۱۸
 اول گزرتھو نکا اور درسل ۷۱ باب ۱۸ تہنیکو نکا حالانکہ اصل معنی ان
 لفظوں کے یہ ہے کہ حواری غارت ہونے پر دشنام تک زندہ رہیگا اور یہ
 فقر و غنم کتب مقدسہ کے اسکو اسنے خداوند سے کہ نہایت بڑا انصاف
 اور گواہی اوسکے سچ اور طاقت کی ہے تعبیر کیا ہے دیکھو تھی کے در
 ۲۷ و ۳۷ باب ۱ کو اور صفحہ ۳۲۳ کتاب پہلی میں جو شہ ۸ میں ہندین
 جہی یہ ہر قوم ہے دوسری غلطی جو پہلے عیسائیوں پر لگائی گئی ہے
 یہ ہے کہ وہ یہ امید قرب قیامت کی رکھتے تھے اور میں پہلے تقریر اعراس
 کے اسطرح کا ایک اور نمونہ پیش کرتا ہوں کہ ہمارے خداوند نے یوحنا
 کے حقین میں سے فرمایا کہ اگر میں چاہوں کہ وہ میرے آئے تک
 ٹہرے تو بھیجیو کیا اور لفظوں کے معنی خلاف سمجھ گئے کہ یوحنا نہ مرگا
 اور یہاں یونین یہ بات یہیل گئی خیال کرو اگر یہی بات عام راجی عیسائیوں
 کی ہو کہ ہم تک پہنچتی اور سبب جس سے یہ غلطی نکل کہو یا جاتا اور کوئی چکا

اس غلطی کا حوالہ دیکر اس غلطی کے سبب بن عیسوی کے رد پر سمجھنا
تو یہ بات لحاظ اور سمجھنے کے جو ٹکڑے پہنچتے ہیں انسانی تہی اور لوگوں
کہتے ہیں کہ انجیل یقین کراتی ہے کہ حواریوں اور پہلے عیسائیوں کو قیامت
کے انکی اپنے ہی زمانہ میں امید تھی اور انکو وہی خیال کرنا چاہیے جو ہمیں دربار
اس غلطی پر انی چند روزہ کیسے کہا اور اس غلطی نے انکی فریسی ہونیکو
اور اس بات میں مشکل اور سوال یہ ہے کہ جب ہم نے قبول کیا کہ حواریوں
کی رائے قابل ہو کے تھی تو ہر ہم سمجھنا اور انکی ہر دس کرین اور اس کے
جواب میں منکروں کے مقابلے حامی دین عیسوی کو اتنا جواب دینا ہے
کہ مجھ کو اہی حواریوں کی جابہیے اور انکی رائے کے کچھ غرض نہیں اور اصل
مطلب چاہیے اور نتیجہ یہ ہے میں امن میں ہوں لیکن اس جواب میں وہودیائی
اور یہی چاہئیں تاکہ سب خوف بے تحقیق جاتا رہے ایک یہ کہ اوص مقصود
کو جو حواریوں کے ارسال سے تھا اور انکی اظہار سے ثابت ہوا اور سمجھنا
جو اس سے بیگانے یا اتفاقا اس کے ساتھ مل گئی ہے جدا کیا جاوے اور
دربار دون معاملات کے جو مرتع دین سے بیگانے ہیں کچھ نہ ضرور نہیں
لیکن دربار اون معاملوں کے جو اس سے ناگہانی مل گئے ہیں کچھ کہا جاتا ہے
اور یہ تو نجات ایک انہیں معاملوں میں سے ہے اور دوسرے لوگ جو یہ سمجھتے ہیں
کہ یہ رائے غلط اور اس زمانہ کی عام تھی اور انجیل کے مولف اور یہودی تھے

ماننے ہی اوس میں ہے اس امر کے اقبال سے نہ چو کین کہ اس میں کسی
 چائی میں کوئی خوف نہیں اس لیے کہ یہ مسئلہ وہ نہیں ہے جو عیسویوں دنیا پر
 اپنے تہہ بلک اوس وقت اور اوس ملک کی مروجہ رائے ہونے کے
 سبب ناگہان اور اتفاقاً ملفوظات عیسوی میں ظاہر ہوا اور درست کرتا
 رایون اتانی کا در باب تاثیر روح کے جزو رسالت کا نہیں اور کسوت
 اس کو گواہی سے علاقہ نہیں دوم یہ کہ حواریوں کے ملفوظات میں ان کے
 مسنون اور دیونین امتیاز کرنا چاہیے اور ان کے مسئلے تو الہامی ہیں
 لیکن وہ لوگ اپنے ملفوظات گفتگو میں واسطے توضیح اور تقویت اون مسائل کی
 مناسبتیں اور دلیلین ذکر کرتے ہیں مثلاً یہ مسئلہ کہ یہودیوں کے سوا جو
 مسیحی ہوئے اون کے ذمہ اطاعت شریعت موسوی کی نہیں الہامی تھا
 اور تصدیق اس کی معجزات سے ہوئی ہر ہی پولوس جب اس مطلب
 ذکر کرتا ہے بہت سی اور باتیں اس کی تائید کے لیے پیش کرتا ہے مسئلہ
 تو خود واجب التسلیم ہے لیکن حمایت دین عیسوی میں حواری کی ہر دلیل
 کی صحت اور ہر تشبیہ کے درست ہونیکا حامی ہونا ضرور نہیں اور یہی قول
 اور جگہ ہی لگے گا اور میری رائے میں یہ بات خوب مضبوط ہے کہ جبانی
 لوگ کسی بات پر اتفاق رکھیں تو جو ان کے مقدمات سے نتیجہ نکالے وہ ہمیر
 واجب التسلیم ہے لیکن ہم پر واجب نہیں کہ تمام مقدمات کو شرح کریں

پہلا فائدہ

دوسرا فائدہ

یا قبول کریں مگر اس وقت کہ وہ لوگ مقدمات کے ایسے مستتر ہوں
 جیسے نتیجہ کی انتہی اب ملاحظہ اقوال مفسردن اور پہلی سے کئی فائدہ
 حاصل ہوتے ہیں ا فائدہ پہلا یہ کہ ان سب کے اقرار کی موافق یہ بات
 ثابت ہوتی ہے کہ حواریوں اور اسی طرح پہلے طبقہ کے سیچون نے
 قول عیسوی کو جو یوحنا کے حقیقین تھا غلط سمجھا تھا اور موافق تفسیر مینری
 اور اسکات کے یقین رکھتے تھے کہ یوحنا قیامت تک زندہ رہے گا یا زندہ
 بہشت میں اڑھایا جائیگا اور موافق حاشیہ اوس تفسیر کے سبب اس
 یقین کا یہ تھا کہ حواری لوگ آسے حضرت عیسیٰ سے فقط اس قول کو
 سمجھتے تھے جو قریب قیامت کے ہوگا اور موافق بارس کے اس غلطی کی منطوق
 ایک اور سبب یہی پڑا کہ یوحنا حواری نہیں تھے اور حواریوں سے زائد عمر والے
 دیکھتے اعتقاد ان لوگوں کا صریح غلط نکلا فائدہ دوسرا یہ کہ موافق پہلی
 کے سب حواری اور پہلے عیسائی ہی عقیدہ رکھتے تھے کہ او نہیں کے پوتے
 کے لوگوں کی زندگی میں قیامت آجائے گی اور موافق تفسیر ڈوالمی اور چرچمینٹ
 درس ۵۷ و ۵۸ باب نامہ اول گرتھیون کے اور درس ۷۱ باب نامہ اول
 تھلنیکو کا اسی عقیدے کی طرف اشارہ کرتے ہیں پس اب نونی میں
 ملاحظہ یہ بہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو حضرت پطرس حواری اور یوحنا
 سلمہ عیسوی میں ۳۶ برس پیش روفا یوحنا سے مقتول ہوئے اور اس طرح

اور حواری بھی مرچکے تھے تو یہ سب موت تک ان دونوں غلطیوں
 گرفتار رہے ہونگے اور یہی یقین رکھتے ہونگے کہ یوحنا قیامت تک
 جیتا رہیگا یا زندہ بہشت میں اوٹھایا جائیگا اور قیامت اسی طبقہ کے
 لوگوں کی زندگی میں آجگی اور عبارت نامہ اول گرتھیون اور تھلینکون کا
 یون ہے باثنامہ اول گرتھیون کا ہندیہ ۱۲۷ء ۵۱ء دیکھو میں تمہیں
 کی ایک بات کہتا ہوں کہ ہم نہ سوئینگے برہم سب سبمل ہونگے ۵۲
 ایک دم میں ایک پل میں پچھلی صورت پہنکتی ہوئے صورت تو پہونکا جائیگا
 اور مردیے اوٹھینگے اور برہم سبمل ہونگے انتہی بات نامہ اول تھلینکون
 ہندیہ ۱۲۷ء ۱۶ کیونکہ خداوند آپ دھوم سے مقرب فرشتے کے اہتمام
 کے ساتھ خدا کا نرسنگا ہونکتے ہوئے آسمان پر سے اترے گا اور جو
 مسیح میں ہو کی ہوئے ہیں وہ پیلے اٹھینگے ۱۱ اوکے بعد ہم میں سے
 وہ جو جیتے ہوئے ہونگے ان سمیت بدلیوں پر ناگاہ چڑھائے جائینگے تاکہ
 ہوا میں خداوند سے ملاقات کریں سو ہم خداوند کے ساتھ ہمیشہ
 رہینگے انتہی اب افسوس یہ ہے کہ وہ غیب کی بات پوٹوس مقدس کی
 غیر صادق نغلی اور سب حواری پچھلی صورت کے ہونکے سے پہلے سو گئے
 (یعنی مر گئے) اور ایک کو بھی وقت ہونگے نرسنگے تک جیتے رہنا
 اور وقت نزول کے بدلیوں پر چڑھ کے واسطے استقبال اٹھنا سب سے

یوحنا

جانا نصیب نہوا فائدہ تیسریہ کہ یہ قول بارس کا اسلئے یوحنا نے
 مناسب جانا کہ قبل اپنی موت کے اس غلطی کو صحیح کر دینے مردود ہے
 کیونکہ اول یہ انجیل تصنیف یوحنا ہی کی نہیں بلکہ موافق قول محقق
 برٹینڈر اور اسٹاکلن اور فرقہ الوجن کے کسی اور عیسائی کی ہے
 اور اگر تبیم ہی کریں تو موافق تحقیق گروٹس کے جو سمیچوین بڑا محقق
 مشہور ہے باب اکیسواں ہرگز تصنیف یوحنا کی نہیں بلکہ بعد موت
 یوحنا کے کلیسیا افسس نے اپنی طرف سے ملا دیا ہے پس اب
 اس غلطی کے صحیح کرنے والے کلیسیا (یعنی جماعت) افسس ہے
 نہ یوحنا اور یوحنا تو اوس عقیدے پر مے ہوئے مگر جب عیسائیوں نے
 دیکھا کہ یوحنا مر چکے اور نزول سیحی نہ ہوا تو جرات کر کے اس باب کو لایا
 اور تاویل قول سیحی کی کی فائدہ چوتھا یہ کہ جب وہ روایت حواریوں کی
 جو عیسائیوں نے پہلے ہوئی اور رائج تھی جھوٹی ہے جیسا کہ تفسیر سیری
 اور اسکات مین بیان ہوا تو اب کوئی روایت انجیلیوں کی الہامی اور
 واجب الاعتقاد نہیں ہو سکتی کیونکہ سب انجیل نویس حضرت عیسیٰ کے
 اقوال کو اپنی سچہ کے موافق روایت بالمعنی کوٹنے میں اور کوئی ان کے
 الفاظ کے ساتھ نہیں نقل کرتا اور حواریوں کا کہی کہی غلط سمجھنا اور بعض
 غلطیوں پر ستم نہانا تبیم جیسا اوپر لکھا اور اسے طرہ اور جا پہنچا

تفسیر

بجھل ہونے قول مسیحی کے مطلب عیسوی کو نہیں سمجھے اور بعض دفعہ اب
 اور خوف کر کے پوچھا ہی نہیں کہہ شواہد اسکے بطور نمونہ کے سنئے اقول
 جناب مسیح کا یہودیوں کے جواب میں باب یوحنا میں یون منقول ہے
 ہند ۱۸۳۱ء ۱۹ عیسوی نے جواب دیکر انہیں کہا اس ہیکل کو ڈاؤن
 اسیے تین دن میں کھڑا کر دینا ۲۰ یہودیوں نے کہا چالیس برس سے
 یہ ہیکل بن رہا ہے تو اسیے تین دن میں بنایگا ۲۱ پر اوسنے اپنے بدن
 کی ہیکل کی بات کہی تھی ۲۲ اسلئے جب وہ مرویں گے جی اوٹھا
 تو اوسکے شاگردوں کو یاد دایا اوسنے انہیں یہ کہہا تھا اور ویسے کتابوں پر
 اور اس کلمہ پر جو عیسیٰ نے کہا تھا ایمان لائے انتہی دیکھو وفاق تشریح
 یوحنا کے اس قول کو نہ کوئی یہودیوں سے کیا عالم اور کیا جاہل اور نہ کوئی عیسا
 اور مریدوں سے سمجھا تھا بلکہ بعد زندہ ہوئے جناب مسیح کے حوالوں
 سمجھا کہ ہیکل سے مراد جسم عیسوی تھا ۲ باب یوحنا میں ہے ہند ۱۸۳۱ء
 ۱۵ میں ہوں وہ جیتی روٹی جو آسمان سے اتری اگر کوئی اوس روٹی کو
 کھائے اب تک جیتا رہیگا اور روٹی جو میں دوں گا میرا گوشت ہے جو میں
 جہان کی حیات کے لئے دوں گا ۵۲ تب یہودی آپس میں بحث کرنے لگے
 کہ یہ مرد اپنا گوشت کیونکر ہمیں دے سکتا ہے کہ کہا میں ۵۳ عیسیٰ
 انہیں کہا میں تم سے سمجھتا ہوں اگر تم ابن آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور کا

ہونے پونے میں جیات نہیں ہے ۵۴ جو کوئی میرا گوشت کھاتا ہے اور میرا
 لہو پیتا ہے جیات ابدی پاتا ہے اور میں اویسے پھیلے دن اور ہاؤنگا
 ۵۵ کہ میرا گوشت فی الحقیقت خوردنی اور میرا لہو فی الواقع نوشیدنی ہے
 ۵۶ وہ جو میرا گوشت کھاتا ہے اور میرا لہو پیتا ہے مجھ میں رہتا ہے اور میں
 اوسمین ۶ تب اویسے کے شاگردوں ہمتوں نے سیکے کہا کہ یہ سخت
 مشکل کلام ہے اویسے کون سکتا ہے انتہی دیکھو یہاں کسی یہودی کی سمجھ
 میں نہ آیا اور بہت مریدوں مسیح ع میں اویسے سخت مشکل سمجھا س
 باب ۱۰ حنا میں ہے ہندیہ ۱۸۱۱ اویسے نے باتیں کہیں ہر اویسے کہا ہر اور
 معاذرہ سو گیا ہے میں جاتا ہوں کہ اویسے جگاؤں ۱۲ تب اویسے کے شاگردوں
 کہا ای خداوند اگر وہ سوتا ہے تو جگا ہوگا ۱۳ یسوع نے تو اویسے کی
 موت کی کبھی نہی براؤنوں نے خیال کیا کہ اویسے نے غنیمت کے چین کی فو
 انتہی اسجا بھی شاگرد جناب مسیح کے اویسے مطلب کو نہ سمجھے ۱۴ باب ۱۱
 متی میں ہے ۶ تب یسوع نے اویسے کہا کہ خبردار فریسیوں اور زادوقوں
 خیر ہے پرہیز کرو ۷ اویسوں نے اپنے دلیں گمان کر کے کہا کہ اویسے
 کہ بچے روٹیاں ساتھ لیں ۸ لیکن یسوع نے یہ دریافت کر کے اویسے کہا
 کہ ایسے کم عقاد و حق اپنے دلیں کیوں گمان کو ہے ہو کہ یہ روٹیاں نہ لیتے
 سب سے ہے ۱۱ تم کیوں نہیں سوچتے کہ میں نے تمہارے روٹی کے لئے نہیں

تم فردسیوں اور زاد و قیون کے خمیر سے پرہیز کرو ۱۲ تب
 وہ سمجھے کہ اوسنے ادھنیں روٹی کے خمیر سے نہیں بلکہ فیہیوں
 اور زاد و قیون کی تعلیم سے پرہیز کر نیکو کہا ۵ باب ۱۰ قاین
 قول مسیحی خطاب سب حواریوں میں یوں ہے ۴۴ کہ ان
 باتوں کو کانوں سے سن کہو کہ ابن آدم خلق کے ماتہ میں گرفتار
 کروایا جائیگا ۴۵ پر وہ اسکلام کو نہ سمجھے اور یہ اون پر پوشیدہ
 رہا تا نہ وہ دیکھے کہ وہ اوسے دریافت کریں اور اوہوں نے مانے
 ڈرے اوس سے سوال نہ کیا انتہی دیکھو یہاں سب حواری مطلب
 مسیحی کو نہ سمجھے اور مارے ڈرے سوال ہی نہ کر سکے ۶
 باب ۱۰ قاین ہے ۳۱ پہر اوسنے بارہ کو ساتھ لیکر
 ادھنیں کہا کہ دیکھو ہم یروشلم کو جلتے ہیں اور سب چیزیں
 ابن آدم کے حق میں نیوں کے وسیلے لکھی گئی ہیں پوری ہونگی
 ۳۲ اسی کے وہ عوام کے حوالہ کیا جائیگا اور لوگ اوس سے
 پہچنے کریں گے اور اوس کے منہ پر تھوکیں گے ۳۳ اور اوس سے
 کوٹے ماریں گے اور قتل کریں گے اور تیسرے دن وہ پہر
 اوٹھیں گے ۳۴ اور وہ ادن باتوں سے کچھ نہ سمجھے اور یہ
 کلام ادن پر پوشیدہ رہا اوہوں نے ادن باتوں کو جو کہی گئی

تین ہرگز نہ جانا انتہی اسجا ہی حواری کچھ سمجھے یہ کہ عیسیٰ
 تک سب حواری تعلیمات عیسیٰ ہی سمجھے ہوئے تھے کہ باوجود
 عیسیٰ کی دنیاوی ہے اور حکومتی سلطنت اور حکومت ملی کی پس اب
 کونسی دلیل ہے کہ باوجود روایت بالمعنی کرنا کی انجیلیوں اور باطنی
 میں عیسیٰ کی اور قولوں و آثار حواری اور اعمال دیکھا ہو اکتے میں عیسیٰ کی انجیل کا فقط ترجمہ
 یونانی موجود ہے پس ان تینوں کی روایت میں تو مثل روایت اور مؤرخوں
 اور راویوں خبر احادیث سے اس جاسے یہ بات یقین ہوتی ہے کہ
 علماء و قدیر و شئی اس باب میں ہی ہے کہ حواریوں کو منصب مقرر کر کے عیسیٰ
 حکم شرعی کا نہ تھا اور سب حواریوں نے بعد کہ پطرس حواری نے ہی
 بعد عروج عیسیٰ کے آسمان پر بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں اور پطرس
 کرنے میں ہرگز حواریوں کی جیسا کہ نقل و نقل کی جیسی کہ نقل و نقل
 گزری فلسفہ پانچواں یہ کہ عیسیٰ نے یہ الزام منکر و نکات تسلیم کر لیا کہ یقیناً
 حواری اور پہلے عیسیٰ غلطی سے ہی امید رکھتے تھے کہ قیامت انہیں کے
 زمانہ میں آجائی اور اس غلطی کا یہ جواب دیا کہ اؤ کی گواہی ہو جائے
 اؤ کی راہی سے کچھ غرض نہیں کہتا ہوں کہ اس صورت میں منکر و نکات کو
 گنجائش ہے اور ان کا قول کا کلام اور موافق اقرار اس میں جبکہ ثابت ہو گیا
 کہ کلام حواریوں کا الہامی واجب تسلیم نہیں بلکہ صرف بشری اور مؤرخوں کا

پانچواں

کیسے اور شہادت میں ہی اولیٰ خوف سہوا و خطا کا یہ فائدہ چھپتا
 یہ کہ قول پہلی کا حمایت دین عیسوی میں حواری کی ہر دلیل کی صحت اور سید
 کے درست ہونیکا حامی ہونا ضرور نہیں دلالت کرتا ہے کہ سب قول حواریوں کے
 جو اس مجموعہ عہد جدید میں مکتوب ہیں الہامی نہیں اب کہتا ہوں کہ حواریوں
 نے اپنی طرف سے بطور تفسیر کے کلام عیسوی کے ساتھ ملا یا سید پروردگار
 ہی واجب التسلیم نہیں بلکہ اگر الحاق اور بے سند ہی ہونے سے قطع
 نظر کریں تو اتنا ثابت ہو گا کہ اولیٰ گان یوں تھا خطا ہوا صواب اور کچھ
 اور تفسیر و تفصیل استفسار سولہویں کتاب استفسار میں ہوئی یا
 فائدہ سا تو ان یہ کہ قول پہلی کا جو ان کے مقدمات سے نتیجہ نکلے وہ ہم پر
 واجب التسلیم ہے لیکن ہم پر واجب نہیں کہ تمام مقدمات کو شرح کریں
 یا قبول کریں بلکہ قابل تعجب ہے کیونکہ جب مقدمات دلیل کے مقبول اور تسلیم
 نہ ہوں تو نتیجہ اولیٰ کہاں سے مقبول اور واجب التسلیم ہو گا اس کے بارے میں
 جو ایک فاضل عیسائی ہے حاشیہ اس قول پہلی پر لکھ کر استہزا کرتا ہے
 اور کہتا ہے یہ خیال نہایت نامعقول ہے کہ حواریوں نے بڑے مقدمات
 استعمال کر کے نتیجہ نیک نکالا اور اس مطلب میں جو خدا نے پیشتر الہام
 کیا تھا غلطی کی حالانکہ وہی تازہ الہام کی تعلیم میں مصروف تھے اور سید
 یہ خیال بھی کہ انہوں نے ایک حصہ کتب مقدسہ کو دوسرے حصہ کی حالت

لکھنے میں پلٹا اور جو شخص ایسے مقدمات کو استعمال کرے گا وہ نکالین
 ہنیں دیانت دار نہیں اور استعمال جواریوں کا وہ مقدمات کو اثبات
 مسیحا دین عیسوی کے لئے ہر ایک عیسائی کے واسطے پوری سند
 اور مقدمات کی صداقت کی ہے ورنہ طریقہ دلیل کا بیفائدہ اور بے
 بلک قابل استہزاء کے ہے انتہی اور اس فاضل نے اگرچہ پہلی
 بہت بے دے کی مگر کوئی وجہ اپنی طرف سے اچھی نہ لاسکا بہر حال
 مقدمہ اور تینوں مقصدوں اس کتاب کے ناظر پر یہ بات بخوبی روشن
 ہے کہ اس سب مجموعہ عہد عتیق اور جدید کی جسکو میل کہتے ہیں نہ
 کوئی سند متصل ہے اور نہ یہ مجموعہ الحاق اور غلطی اور تحریف
 سے خالی پس جب ہم حال اصل نسخوں میں لکھ چکے تو ہر کچھ
 ضرور نہیں کہ حال اور ترجمہ کا جو یادری اور نکو انجیل اور نویت
 اولاد و کتابوں کا نام لگا کر تقسیم کرتے ہیں لکھیں کیونکہ جب اصل کا وہ
 حال ہو تو فرع کا بطریقہ اولیٰ بہت کچھ حال خراب ہو گا مگر تب ہی
 بعض ترجموں مشہور اور معتبر کا ہم حال لکھ دیتے ہیں اور اردوں کو
 اس پر قیاس کر لو پچھلا جو سب سے بڑا ہے ترجمہ سبوت
 ہے اور اسکی خرابی کا حال مقصد دوسرے کے آخر میں بیان ہو چکا ہے
 زبیر لاطینی کے فرقہ رومن کا ملک کا بیان اور اسکی خرابی کا بیان

فصل تیسری میں گذر اٹھیں نسخہ یونانی ارازمس کا جابجا پیچھے کی بندہ میں
 صدی تک انگلستان میں یونانی زبان کا کچھ چرچا نہ تھا لیکن جب کہ ۱۲۵۵ء
 میں اہل اسلام نے شہر قسطنطنیہ کو فتح کیا اور سوقت اہل یونان مرزوم
 یورپ کے مختلف ملکوں کو کل گئے اور کچھ انگلستان میں بھی آئے تھے تب سے
 اس زبان کا وہاں بھی چرچا شروع ہوا اور بیکہ صاحب لکھتا ہے کہ
 ۱۲۵۳ء میں جب ترکوں نے شہر قسطنطنیہ کو لیا تو ہانکے رہنے والے
 بہاگے اور اونکے ساتھ نئے یونانی تھے اور ۱۲۵۸ء میں ڈاکٹر نیوٹن نے
 علم یونانی فلسفین میں داخل کیا انتہی اور ۱۲۵۸ء میں ارازمس نے اپنا ترجمہ
 یونانی تیار کیا و نیم کار پڑ جو بڑے عالم فرقہ پروٹسٹنٹ کے ہیں مکتبہ میں
 کہ اول اول جو نسخہ یونانی نکلا وہ نسخہ ارازمس کا ہے جو ۱۲۵۸ء میں بنایا گیا
 اور جن نسخوں سے اس نے وہ نسخہ تیار کیا وہ صرف چار ہی نسخے تھے
 اور ان میں سے پہلی تین نسخے جنکو وہ بہت استعمال کرتا تھا بوری نہ تھے بلکہ
 ان میں مروجہ معیہ کی کتابوں کے جزئی تھے اور کچھ معتبر ہی نہیں تھے اور وہ بعض
 یونانی مرشدوں کے کلام اور ترجمہ لاطینی سے صحیح کرتا تھا اور لکھتا تھا
 مطلب کہلستا تو اپنے خیال کے موافق صحیح کرویتا تھا اور حالت اس صالح
 (یعنی قلت نسخوں کی) سے جوارازمس کے پاس نہایت بڑا ہے کہ وہ کیا فاضل نہیں
 اس کا نسخہ بہت بہتر نہیں ہو سکتا اور اس نے پہلے طبع نہیں ہوا تھا

کین گواوین بہت اچھی ہی تھیں لیکن اصل اس کے نسخہ میں فرق نہیں ہوا
 انتہی دیکھو موافق اقرار ولیم کارنبرگ کے نسخہ ارازمس کا صرف چار ہی
 نسخوں سے کہ اوین سے ہی تین ناقص تھے تیار ہوا تھا اور تصحیح اس کی
 بعض بعض جامعہ موافق خیال ارازمس کے ہوئی تھی اور گو وہ غلط
 زکی ہو لیکن اس کا کچھ حقائق مذکورہ کے اجماع تھا چوتھا ترجمہ
 سڈیل صاحب کا انگریزی زبان میں اور اس کو سڈیل صاحب نے نسخہ
 ارازمس سے جو تیسری بار مطبوع ہوا تھا بنایا ہے اور جبال اس کی
 اصل کا اور پرگذا تو بیان حال اس فرع کی حاجت نہیں مگر اتنا کہہ دیجئے
 میں کہ ایسا غلط تھا کہ نسخے اس کے عہد سلطنت اور دشمنی میں الزام
 غلطی کا لگا کر دلائے گئے اور نسبت سنسل نے اس ترجمہ سے فقط ترجمہ
 عہد جدید میں دہرا خرا بیان نکالیں تھیں یا پھر ان ترجمہ جناب لو ترمصلح
 دین عیسوی کا جو ترجمہ زبانیں تھا اور حال اس کا یہ ہے کہ زوینگلس نے
 عالم فرقہ بروٹسٹنٹ نے اس ترجمہ کے باب میں جناب مصلح دین
 کو یوں کہا تھا اسی کو تہر تو بجا کرتا ہے کلام خدا کو تو تو صحت بڑا بگاڑیو والا
 اور پٹ دینے والا باک کتابوں کا ہے تجھے ہیں کتنی شرم آتی ہے
 کہ ہم آنتاک تیری سجدہ کرتے تھے اور اب اس ثابت کریں کہ تو یہ
 اور اس کے عیوض میں جناب مصلح نے ترجمہ زوینگلس کو خراج کیا تھا اور

اور دین کے مقدمہ میں ٹروٹیکس کو احق اور کد اور دجال اور فری
 کہتے تھے اور لکرمین صاحب اس ترجمہ کے حقیق لکھتا ہے کہ ہر ترجمہ
 عہد عتیق کی کتابوں کا خصوصاً کتاب ایوب اور پیغمبروں کی کتابوں کا
 داعی (یعنی عیب) ہے اور کچھ توڑا نہیں اور ترجمہ عہد جدید کا بھی
 داعی ہے اور کچھ توڑا نہیں اور اب اور اوسیاڈرین جناب بصلع کو
 کہتے تھے کہ تو نے ترجمہ غلط کیا ہے اور سٹافیلڈ اس سیرس نے اس ترجمہ
 ترجمہ عہد جدید میں جو وہ سو خرابیاں نکالیں ہیں کہ وہ بدعتی میں چھپا
 ترجمہ سیراکا جس کے اہل انگلستان سرور ہیں اور حال اس ترجمہ کا یہ ہے
 کہ ایکو لپیڈیس اور علماء بیزل کے کہتے ہیں کہ یہ ترجمہ بہت جگہ میں
 بد ہے اور بالکل روح القدس کے مخالف اور فاضل سمیٹس کہتا ہے
 کہ بیزا حقیقت میں عبارت متن انجیل کی تبدیل کرتا ہے اور کاسٹیلیو
 کہ کانونی مذہب کا ایک فاضل ہے اور بقول اوسیاڈر کے واقف اور زیادہ
 ہے اپنی کتاب میں جو باب اثبات خرابیوں ترجمہ سیراکا کے لکھی ہے
 ملامت کر کے کہتا ہے کہ اس کی میں سب غلطیاں نہ لکھوں گا اس لیے کہ اس کے
 واسطے ایک بڑی کتاب ہے اس لیے اس میں ترجمہ کاسٹیلیو کا اور اس کا
 یہ ہے کہ بیزا کہتا ہے کہ یہ ترجمہ تو ہرا اور خراب و مافی اسی ہے اور کاسٹیلیو
 جو اس کے جواب میں ایک کتاب لکھی ہے اس کے مقدمہ میں لکھتا ہے بعض

لوگوں نے ہماری پبل کی لاطینی اور فرانسیسی ترجمہ کو صرف نالایق ہی
 نہ سمجھا بلکہ روح اللہ کے ارادہ کے برخلاف سچہ کیے رد کیا ہے
 آہوان ترجمہ علامہ زورک کا اور حال اسکا یہ ہے کہ لوہرسل اور ہوسٹن
 اپنی تاریخوں میں لکھتے ہیں کہ فروشی روس نے اس ترجمہ کو چھاپ کر
 لوہر کے پاس بھیجا تو لوہر نے ناپسند کر کے واپس کیا اور دو دہر لیا تو ان
 ترجمہ ٹانگرین کا اور حال اسکا یہ ہے کہ الگ ٹراؤف سکسنی نے پڑھا
 غصہ سے اسے مردود ہڑا کر جناب لوہر کا ترجمہ اسکی جامعہ کیا و مولان
 ترجمہ کتاب الصلوٰۃ کا جس میں ترجمہ بعض ربور و نگاہی تھا اور یہ ترجمہ
 انگلستان میں ہوا تھا اور اسکا حال یہ ہے کہ پرنٹسٹنٹ لوگوں نے اپنا
 جیسے دل کو ایک عرضی اس مضمون کی دی تھی کہ ہماری نماز کی کتاب میں
 جو ربور داخل ہیں ان میں عبری کی مخالف قریب دو سو جگہ کے زیادتی اور
 کمی اور تبدیلی پائی جاتی ہے اور اس سبب سے انہوں نے ایک کتاب
 لکھی اور اوس میں سب غلطیاں ترجمہ کی بتلائیں اور اسی طرح اور ترجموں
 اور انکے مترجم کا حال یہ مولیٰ نس کہتا ہے کہ کالون نے اپنی کتاب
 مارنی میں انجیل کی عبارتوں کو تہو بالا کر دیا اور انجیل کے لفظوں پر
 کیا اور متن میں عبارت بڑا دی اور ستر کار لال کہتے ہیں کہ انگریزی
 مترجموں نے مطلب کو بگاڑ کیا سچ کو چھپایا اور جالون کو فریب دیا انجیل کے

سید ہے مطلب کو ٹیڑھا کیا اور ان لوگوں کو نور سے ظلمت اور سچ سے جھوٹ
 زیادہ پسند ہے اور جب رینلڈ صاحب نے کلیہ انگلستان پر طعن کیا تب
 وائیکٹر نے یہی لاچار ہو کر یوں لکھا کہ کارلائل صاحب یا بعض اور نے
 جو ہمارے ترجمہ میل کے خلاف میں لکھا ہے سو بظاہر ہے اور کچھ
 اور سچ مطلب نہیں حاصل ہوتا لیکن البتہ بعض چیزیں قابل ایسے ہیں کہ
 درست کیجا دین اور لشکر کے علمائے بیس دین کے بادشاہ کو اس امر کی
 اطلاع دی کہ ترجمہ انگریزی میل کا ایسا خراب ہے کہ بعضی جا کہتا دیا
 اور بعضی جا بڑا دیا ہے اور بعضی بدل دیا ہے اور بعضی جا روح
 القدس کی مراد کو پوشیدہ کر دیا ہے اور بعض نے اس ترجمہ کے حق
 میں کہا ہے کہ یہ یہود اور بے معنی ترجمہ ہے اور بہت جگہ میں روح القدس
 کی مراد کو پلٹ دیا ہے اور اسی سبب سے اکثر یہ وٹسٹون نے اس پر
 دستخط نہیں کیے چنانچہ مستر برجس نے کہا تھا کہ میں ایسے ترجمہ کی
 جبین بہت زیادت ہے اور بہت سی کمی اور بعض جا مطلب کو پوشیدہ
 کرتا ہے اور بعض جا اولٹ دیتا ہے کیونکہ سند دون مستر بروٹن نے
 کونسل کی لارڈ لوگوں سے درخواست کی تھی کہ ایک نیا ترجمہ انگریزی
 تیار ہو کیونکہ جو اب انگلستان میں مروج ہے وہ غلطیوں سے بھرپور ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں
 کہ تمہارا ترجمہ انگریزی مشہور دیا ہے کہ عہد عتیق کی کتابوں کی عبارت کے

۸۴۸ جگہ اولٹا ہے اور کڑور با اد میونکو عہد جدید کی کتابوں کے رد کرنے
 اور دھن میں نے فاس پہا ہے کہتا ہوں عجمیہ ترجمہ انگریزی مداریمان
 کلیسون انگلستان کا تھا کہ جسکو علماء عیسائیوں نے تے لقب دیا
 مطلب کا فاس کرنے والا بیچ کا چھپانے والا انجیل کے سبب سے مطلب
 ٹیڑا کرنے والا روح القدس کی مراد پوشیدہ کرنی والا مراد روح القدس
 کی پلٹ نیوالا بیہودہ بمعنی غلطیوں سے پر کہ جس نے ۸۴۸ جگہ عہد
 عتیق کی عبارت کو اولٹ دیا اور کروڑوں آدمیوں کے لیے سبب بڑا کہ
 عہد جدید کو رد کرین ظاہر کار لائل صاحب اس بات میں بہت ہی سچے ہیں
 کہ انگریزی مترجموں کو نور سے ظلمت اور سچ سے جھوٹ پسند آیا ہے
 کیونکہ اب بھی ہم جب ترجموں اردو اور فارسی اور عربی کے مختلف
 سالوں کے چپے ہوئے لیکر ایسے میں مقابلہ کرتے ہیں تب ویسے شبخ بر بیان
 چاؤ پرند کو رہوین ہماری نظر کے سامنے ہوتی ہیں اور ترجمے عربی تو
 ایسے لغو ہیں کہ اکثر جاوئے صریح مطلب لٹا سمجھا جاتا ہے یقیناً اون کے
 مترجموں کو اشنائی زبان عربی نہیں غریب مترجم کیا کہیں کہ وہ اون کے
 زبان نہیں جب اپنی زبان میں وہ حال ہو جب کا بیان اور گزرتو دوسری
 زبان کی کیا حکایت اور شبخ ٹھٹھل نے تھیل صاحب کے ترجمے سے فقط
 عہد جدید میں دو ہزار خرابیاں نکالی تھیں اور اکثر کثیر کا مارن نے

خرابی ترجموں میں ایک کتاب لکھی ہے اور ستر مل فی عہد جدید میں
 تینس ہزار اختلاف عبارت کے نکالے ہیں اور پہنچتے سب اقوال
 وارڈ صاحب کی کتاب غلطنامہ سے نقل کیے ہیں اسبابا کر طریقہ
 ایک قول لکھتا ہے اور کہتا ہے پروٹسٹنٹ قائل ہیں کہ مقدس کتابوں کا
 خدا حافظ اور اوہم غلطیان نہیں کیا پروٹسٹنٹ نے درباب اختلاف عبارت
 کے غل کیا ہے اور کیا کیلوس اپنی کتاب کو جو درباب اثبات اختلاف کے
 عہد عین میں ہے پروٹسٹنٹ کی عنایت میں چھپوا سکتا ہے اور دین
 پروٹسٹنٹ کا کہتا ہے کہ معجزے ازلی اور ابدی فی عہد عتیق اور جدید کو
 ادنی سے ادنی صدہ سے بے باز رکھتا ہے لیکن یہ مسئلہ اس عمر فرج
 اختلاف عبارت کے مقابل جو تینس ہزار سے کھڑا نہیں رہ سکتا انتہی اور
 اونیکے علماء کے اقرار کی موافق سب جوہن کیا عربی کیا لاطینی کیا یونانی
 کیا انگریزی کیا اور یہ خرابی مثل دبا کے عام ہے کہ مفرد اور تثنیہ اور جمع اور
 مرفوع اور منصوب اور مجرور اور مذکر اور مؤنث میں چند ان استعمال میں
 فرق نہیں ہوتا اور ایک کو دوسرے کے بدلے استعمال کرتے ہیں یونانیوں
 ہشتم نے جب ترجمہ عربی میں لکھنا شروع کیا اور سپر بہت سے
 قیسوں اور راہبوں اور عالمن زبان دان عبری اور یونانی اور عربی کو
 جمع کو یکے ۱۶۲۵ء میں حکم کیا کہ وہ سین اصلاح دیگر از سر نو نسخے

تیار کرو اور جب ان علماء نے بڑی کوشش سے تیار کیا اور وہ بھی غلط رہا
اسیے بطور عذر کے اول میں اس کی کچی عبارت میں مقدمہ لکھا جو وہ سب
استفسار میں منقول ہے اور ہم اسجا بقدر حاجت کے آخر میں اس کی
عبارت نقل کرتے ہیں ثم انک فی هذا النقل تجد شيئاً من الکلام
غير موافق قوانین اللغة بل مضاد لها کالجنس المذكور بدل
المونث والعدد المفرد بدل الجمع والجمع بدل المثنی والرفع
مكان الجر والنصب فی الاسم والجزم فی الفعل و زیادة الجر
عوض الحركات وما يشابه ذلك فکما ان سبباً لهذا کلامه سداً
کلاماً المسيحيين فصار لهم نوع تلك اللغة مخصوصاً
لکن ليس فی اللسان العربي فقط بل فی اللاتینی واليونانی و
العبرانی تغاقلت الانبياء والرسل والاباء الاولون عن قياس
الكلام لانه لم يرد روح القدس ان یقيد اشباع الكلمة ^{طیبة} ^{سراً}
بالحدود المضیقة التي حدتها الفرائض النحویة فقدم لنا الا
السمادیة بغير فصاحة و بلاغة بکلمات یسيرة الخاسرين فی
عالم زباندان کنی امر کا اقرار کرتے ہیں اول یہ کہ انکی اس ترجمہ میں بھی بعض
کلام ضد لغت عرب کی ہے اور یہ بعض خدا کے فضل سے عام ہے
کہ کوئی صفحہ بالک کوئی سطر بھی اس سبب ترجمہ میں اس سے خالی نہ ہوگی

دو دم بہ کہ عند میں دو سبب بیان کرتے ہیں ایک سادگی کلام سنی ہوئی
 کہ گویا افول کی عادت ہے کہ اپنی بول چال میں مذکر اور مونث اور رفوع
 اور منصوب اور مجرور اور مانند الکی میں تمیز نہیں کرتے دوسرے یہ کہ
 روح القدس اور لکھے پیغمبروں اور یوں فی عدا اس بات سے چشم
 پوشی کی ہے کہ کلام ربانی قواعد نحوئی کا باندہ ہو اب دیکھنا چاہیے
 کہ ان حضرات کی اس سادگی نے اٹھارہ سو برس میں کیا کچھ خاک اڑائی
 ہوئی اور موافق ان کے اقرار کے یہ بلا مثل دباہی کے لاطینی یونانی
 عبرانی عربی سب میں پہلی ہوئی ہے اور یوں سے توہین چہ تمہب
 اور شکایت نہیں مگر غرض یہ ہے کہ روح القدس اور ایسے پیغمبروں کو
 ہی اس خرافات میں شامل کر رہے ہیں اور جب کوئی کلام قواعد نحوئی کے
 خلاف اور جہت سادگی کے مخالف لغت کے ملک اس کی ضد بلا
 جاوے گا تو بلا شبہ غلط ہوگا اور حاشا کہ کہیں یہ مرضی پیغمبروں یا روح
 القدس کی ہو اور مارن صاحب طے اول اپنی تفسیر کے صفحہ ۳۹ میں
 درس ۴۴ باب کتاب اول سلاطین کو نقل کر کے اس پر طعن منکرین اور
 جواب اپنے گویوں لکھتا ہے کہ بعض منکروں نے اس پر طعن کیا ہے کہ
 کس طرح کوئی جو ناباک جانور میں پیغمبر کے لیے خوراک لاتے لیکن اگر نے
 منکر اصل لفظ کو دیکھتے تو ایسا طعن منکر ہے کیونکہ وہ لفظ اوتھم ہے

اور معنی اویسے عربیہ کیا کہ اوسے معنی میں رسول باب کتاب اخبار الایام
 اور ورس، باب تخمینا میں منقول ہے اور بہ نسبت رب ایک تفسیر علماء
 یہودی کی کتاب پیدایش پر ہی اوسے معلوم ہوتا ہے کہ سلف کے زمانہ میں
 بت شان کی نواحی میں ایک شہر تھا جہاں اس پیغمبر (یعنی ایلیاہ) کو حکم
 جیسے کا ہوا تھا اور جبروم کہتا ہے کہ اور ہم جو با شند یہ ایک شہر ہے
 عرب کے میں پیغمبر کو کھانا دیتے تھے اور یہ گواہی جبروم کی بڑی قوی ہے
 گو ترجموں لاطینی مطبوعہ میں لفظ کوئی کا لکھا ہے مگر اخبار الایام اور تخمینا
 نے اور جبروم نے اور ہم کا ترجمہ عرب لوگ کیا ہے اور ترجمہ عربی سے
 معلوم ہوتا ہے کہ اس لفظ کے لاد کوئی میں نہ جانور اور جارجی مفسرین یہود
 کا یہی ہی ترجمہ کرتا ہے اور کس طرح ہو کہ پاک پیغمبر جو شریعت کی اتباع پر
 بڑا اگر محض اوسے باکاناد کا حامی تھا خلاف شریعت کی ناپاک جانور
 سے مثل توون کی گوشت پاتا اور کس طرح جان سکتا کہ یہ ناپاک جانور سے
 گوشت لانے کے لاشوں پر نہ پڑی ہوگی علاوہ اسکے برس دن تک
 ایلیاہ کو روٹی اور گوشت پہنچا جس کس طرح ایسی خدمت اتنی بڑی
 نکاح کوون کی طرف منسوب ہوا اس لئے بڑا خالص ہے اور یہ کہ اور ب
 یا اور یہ کہ بعض با شند کہ پیغمبر کی خدا کا سر عام کیا ہو گا تھا
 دیکھو اسحاق مارضا صاحب دلائل عقلیہ اور تفسیر وین یہود اور گواہی پر

یہ شک پڑے گی کہتا ہے کہ اور ہم کے معنی عرب لوگ کر نے جاہلین کو یہ یس کی خلق
ترجمے سب ترجموں بلکہ شرح سب شارحین عیسیٰ نبیؑ کی اسجا غلط ہے اور میں
بابی کتاب فی السلطین کا یوں یہ ہدیہ ۱۸۷۲ء اور اب ہو گا کہ تو اس نالی سے ہو گا اور

میں کو تو نگو حکم کیا ہے کہ تیری پرورش کریں انتہی اور اجماع ہر خدا کے فضل سے
اثبات دعویٰ تحریف سے فراغت ہوئی تو اپنے اقرار کی موافق جانا

پادری فیڈر صاحب کی فصل تیسری باب فل میزان الحق کا جواب لکھتے ہیں
اور جو پادری صاحب نے نسخہ منطبعہ ۱۸۷۲ء میں ہی اکثر جاہل بعض مروج
قدس کتابوں کے تبدیل اور زیادت اور نقصان کر کے دوسری دفعہ
اوس نسخہ کو ۱۸۷۵ء میں چھپوایا ہے اور صحیح اور درست اون کے نزدیک
ہی نسخہ چھپلا ٹھہرا ہے ایسے ہم اگلے نسخہ منسوخہ کو چھوڑ کر اس نسخہ پہلے
صحیح سے لفظاً لفظاً عبارت کو نقل کریں گے و بالمد التوفیق پادری صاحب

اور فصل میں لکھتے ہیں تیسری فصل اس بات کی ثبوت میں کہ محمد یونکا
یہ دعویٰ کہ کتب مقدسہ تحریف و تبدیل ہوین باطل ہے کہتا ہوں کہ محمد یونکا
یہ دعویٰ بلاشبہ حق ہے اور پادری صاحب کا باطل کہنا باطل ہے جیسا
ناظر اس رسالہ پر مخفی نہیں پادری صاحب کہتے ہیں قرآن اور اس کے معتقد

دعویٰ کہتے ہیں کہ یہ سچی اور یہودیوں نے اپنی مہدس کتابیں تحریف
کیں اور ان ایتھوں کو محمد کی طرف اشارہ نہیں کیا لہذا دوسرے لفظ

میزان الحق کے باب اول کی تیسری فصل کا جواب

مقام پر رکھ دیئے ہیں اور اس سب سے مقدس کتاب میں جواب دیکھے
یہاں مواہق اور رایج میں صحیح اور قابل اعتماد نہیں مانو واجباً ضروری
کہ ہم بڑی دقت سے اس دعویٰ کے تحقیق پر متوجہ ہو ورنہ کہتا ہوں کہ
فی الحقیقت قرآن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہودیوں ہم عہد حضرت
مسیح سے بعضے مثل بنی قریظہ اور بنی نضیر وغیرہ ایک تحریف لفظی یا معنوی کیا
کرتے تھے اور قرآن میں انہیں پر بابت تحریف کے لیے دیے ہوئے ہیں
اور یہ دعویٰ قرآن کا بلاشبہ سچا ہے اور انکی تحریف لفظی اور معنوی
ثابت ہو گئی ہے اگر پادری صاحب یا حامیون پادری صاحب کو اس
دعویٰ کے بطلان پر کوئی دلیل ہو تو پیش کریں اور دعویٰ اہل اسلام
ہی ہے کہ اس سبب مجموعہ عہد عتیق اور جدید کی سند متصل نہیں اور اس
مجموعہ میں یقیناً الحاق اور غلطی بائی جاتی ہے اور بعض بعض جا تحریف
قصہ ہی ہوئی ہے اور حال ترجموں قدیم اور جدید کا بلاشبہ اصل ہے
ہی بدتر ہے اور اس دعویٰ کا اثبات اچھی طرح اس رسالہ میں ہو چکا
اور ہرگز مسلمانوں کا یہ دعویٰ نہیں کہ فقط انہیں ایوینن تحریف ہوئی ہے
نہیں محمدؐ کی طرف اشارہ تھا بلکہ دعویٰ انکا عام ہے اور بسبب
الحاق اور تحریف کے وہ مجبوراً ایک نزدیک قابل الاعتقاد واجب تھا کہ انہیں
ذکا اور ضرور ہے کہ ہم بڑی دقت سے اہل محض ایک سرسری علم

کہ ہرگز اوس کو پادری صاحب نے پورا نہیں کیا وگرنہ کس طرح خیال کیا جاوے
 کہ اپنے گہر سے خوب واقف ہو کر سامانوں کے اوس دعویٰ کے ابطال
 کرنا چاہتے پادری صاحب کہتے ہیں جب کہ ہم محمدیوں سے اس دعویٰ
 ثبوت چاہتے ہیں تو تعجب ہے کہ اوہ نہیں کہہ سکتے اب تک اس دعویٰ
 معتبر دلیلوں سے ثابت نہیں کیا ہے اور وہ ان چار سوالوں کے جواب
 دینے میں کہ آیا پرانے اور نئے عہد کی مقدس کتابیں کس وقت میں
 اور کن لوگوں کی معرفت اور کیونکر تحریف ہوئیں اور پہلے سے بے لفظ
 کون سے ہیں اب تک سیموئیل کے قرضدار رہتے ہیں اور سب محمدی صرف دعویٰ بلا دلیل
 پیش لائے حکومت کی راہ سے کہتے ہیں کہ ایسا ہی ہے اور ضرور ہے کہ ایسا ہو کر
 اخیل اور پرانے عہد کی کتابیں قرآنی موافق نہیں اور فرقہ میں ہی سیموئیل اور یہودیوں
 مقدس کتابوں کی تحریف کا اشارہ ہوا لیکن جتنا کہ محمدی لوگ اپنے اس دعویٰ کو معتبر
 دلیلوں سے ثابت نہ کریں اور ان چار سوالوں کا جواب نہ دیں سیموئیل کو کھڑے نہیں کیا ویکے اس دعویٰ
 کریں اور جواب دیں کیونکہ جس دعویٰ کی ثبوت کی معتبر دلیلیں نہیں
 وہ بجا اور ہتھیار نہ ہے بلکہ بغیر دلیل دعویٰ کرنا عقل نہ و شکام نہیں
 کہتا ہو غیر قول و حکما جب کہ ہم انہی خود شہد کیونکہ اس قول میں لفظ ہم
 اور لفظ محمدیوں سے کیا مراد رکھتے ہیں آیا سب عیسائی مسلمان اور
 جو ہر ظہور محمد کے گزریے ہیں اور اسی طرح سب مسلمان اور مسلمان

جواب کی بابت مصنف یا درصاحب کا وہم ہے اس لیے کہ اس وہمی قرضہ کے بار میں پلید صاحب کے جمہور سلف اور مقتدا سی دین عیسوی کے ہی بیچارہ مسلمانوں کے ساتھ شریک تھے اور وہی سلف اپنی طرف سے اصلہ اور مسلمانوں کی طرف سے وکالت اس قرضہ کو ادا کر کے سبکدوش ہو گئے تھے اور ان کے سبکدوش ہونے کی تصدیق خلف عیسائیوں نے ہی کر دی ہے۔ برٹشے محقق فاضلون نے یہی ہے اور قول ان کے منقول ہوئے اگر بار صاحب اس دین کا ادا ہونا مشکوک ہے یا خلاف انصاف کے ہر دعویٰ منطوق تو ہم اب پہر پلید صاحب اور اوسپیٹلور سیدین وصول اس قرضہ کی دستخطی سلف اور خلف کے دکھلا دیتے ہیں اس قرضہ کی کسو قہمیں یہ ہے کہ بعضی تحریفوں کا تو زمانہ متعین ہے مثل تاریخوں و اوقات مندرجہ عہد عتیق کے موافق عام قدامت مسیحیوں کے یہودیوں نے عبرین قریب ایک سو تیس کے وہ تحریف کی تھی اور مثل تحریف ورس ہم باب کتاب استثناء کے کہ پانسو برس بعد وفات موسیٰ علیہ السلام کے موافق نختہ جمہور علماء عیسائی مذہب کے سامریوں نے توریت سامری میں اور موافق مختار ڈاکٹر ہیلز اور ڈاکٹر کینی کاٹ کے یہودیوں نے عبرین تحریف کی تھی اور بہت تحریفوں کا زمانہ قدامت اور متاخرین مفسرین کے وقت میں وجہت سے مقرر نہ کر کے ایک یہ کہ صد سال

ترجمہ پٹوا جٹ واجب التلیم فرقوں مسیحیوں میں تھا اور نیچے عمری ایک
پاس بہت نہ تھی کہ ادہین معلوم رہتا دو مہہ کہ جو سند متصل اون
کتابوں کی اونکیے پاس نہ تھی تو وہیے غریب لاچار تھے اور سوای اس ایک
کہ کچھ انگلوں کہیں کچھ اونسیے نہ بن آتا تھا اور ظاہریوں معلوم ہوتا ہے کہ اکثر
ایسی خرابیاں اورس زمانہ میں ہوی ہوگی جس زمانہ میں یہودیوں نے
بعضی کتابیں بہاڑ والین اور بعضی جلا دین اور بہت سی کتابیں گم کر دیں
اور جب قدامیے زمانہ ان کتابوں کی بربادی کا متعین نہ ہو سکا تو یہی
غریب زمانہ زیادت یا نقصان یا تبدیل حرفوں اور جلو ٹا کینو کر متعین کیے
اور اس قرضہ کی کن لوگوں کی معرفت رسید یہ ہے کہ یہودیوں اور سامریوں
اور حضرت دینار مسیحیوں اور کاتبوں اور محدون کی معرفت اور اس قرضہ
کی اور کینو کر تحریف ہوئیں رسید یہ ہے کہ اس قول سے اگر غرض یہ کہ یہ
اوسکا کیا تھا تو جواب اسکا یہ ہے کہ بعض حاحد اور بعض جاہل شرات
یہودیوں کی اور بعض جاہل تغافل کا تب کی کہ جنکی تفصیل اس سال
میں گذری اور اگر غرض یہ ہے کہ کس طور سے ہوی تو جواب اسکا یہ ہے
کہ کس جا زیادت اور کم جانقصان اور کس جا تبدیل کے ساتھ اور بعض
اس تحریف سے رتبہ بڑا کر ساری کتابوں کو جلا دیا یا بہاڑ والا اور بہت
کتابیں گم کر دیں اور اس قرضہ کے اور پھر یہ بے لفظ کوئی نہیں

گزشتہ تین وارادات مندرجہ عہد عتیق کی جگہ ذکر پہلے اور دوسرے
 اور تیسرے اختلاف میں مقصد اول کی فصل تیسری کے اندر گزرا اور لفظ
 گذرم کا بجائے عیدال کے سامری میں یا بالعکس عربی میں جگہ بیان جوتہ
 اختلاف میں فصل مذکور کے اندر اور رسید قرضہ اول میں گزرا اور لفظ
 یا بجائے شمار کا توریت عبری اور سامری میں یا یونانی میں جگہ ذکر اکیسویں
 اختلاف میں فصل مذکور کے اندر گزرا اور لفظ گلیے کا بجائے گڈریہ کے درس
 باب ۱۹ کتابیہ ایش میں جگہ ذکر اکیسویں اختلاف میں فصل مذکور کے اندر
 گزرا اور لفظ جبر دنگا بجائی قریہ ربع کے درس ۱۸ باب کتاب پیدایش
 میں اور لفظ دان کا بجائے لیت کے درس ۱۳ باب کتابیہ ایش میں اور
 ان دونوں کا ذکر سبب دسیون اور گیارہویں میں مقصد اول کی فصل دوسری
 اندر گزرا اور لفظ چہتر کا بجائے ستر کے ترجمہ پیٹرنسٹ اور انجیل میں جگہ
 ذکر روایت بارہویں میں مقصد اول کی اندر گزرا اور یہ جملہ دونوں باتیں
 مانند شیر کی میں بجائی اس جملہ کی اوہون فی میرے ماہر اور میرے بانو
 چہرے عربی میں درس ۱۶ ازور ۲۲ میں جگہ ذکر پانچویں شاہ میں مقصد
 دوسری کی فصل تیسری کے اندر گزرا اور درس ۱۹ زبور اکیسویں میں
 یہ جملہ تو فی میرے کان کو فی عربی میں بجائی اس جملہ کی تو فی میرے لئے
 ایک بن لیا گیا یا بالعکس یونانی اور انجیل میں جگہ ذکر چھٹی شاہ میں

فصل مذکور کے اندر گذرا اور دس ۹ زبور ۱۱۹ میں یہ جگہ گروہ شیرین
 مجھے چورا یا عبرتیں بجای اس جگہ کے شیریں کی جالوں نے مجھے کھیرا
 جسکا ذکر نوین شاہ میں فصل مذکور کے اندر گذرا اور دس ۳ باب ۳
 کتاب ایوب کا عبرتیں یا ترجمہ سبٹوا جنٹ میں جسکا ذکر شاہ سولہویں
 میں گذرا اور دس ۳ و ۴ باب ۱ کتاب دوم اخبار الایام میں غالباً لفظ
 چالا کہہ اور اہمہ لا کہہ اور پانچ لا کہہ کا بجای چالیس ہزار اور اسی ہزار
 اور پچاس ہزار کی عبرتیں جسکا ذکر شاہ اکتسویں میں فصل مذکور کے اندر
 گذرا اور لفظ بیالیس کا بجای بائیس کے دس ۲ باب ۱ کتاب اخبار الایام
 میں جسکا ذکر فساد اولین مقصد دوسرے کی جو تہی فصل کے اندر گذرا اور
 سات کا بجای سات ہزار کے دس ۴ باب ۱ کتاب سموئیل میں اور
 دس ۸ باب ۱ اوسے کتاب میں جسکا ذکر دوسرے اور تیسرے فساد میں
 فصل مذکور کے اندر گذرا اور لفظ سات برس کا بجای تین برس کے بتا
 باب ۱ کتاب دوم سموئیل میں یا بالعکس دس ۴ باب ۱ کتاب اول اخبار
 الایام میں جسکا ذکر فساد چوتھے میں گذرا اور لفظ بیس کا بجای تیس کے
 دس ۴ باب ۶ کتاب سلاطین میں اور لفظ بیالیس ہزار کا بجای چوبیس ہزار
 چالیس کے پورس ۴ باب ۱ کتاب القضاۃ میں اور اول دونوں کا ذکر
 چیتے اور ساتویں فساد میں گذرا اور لفظ دو ہزار کا بجای تین ہزار کے

۶ و ۸ زبور چالیسویں کا اور درس ۳ زبور ۱۱ کا اور لفظ پیش کا
 بجای چیس کے درس ۱۹ باب کتاب اخبار الامام اور لفظ چیس کا
 چیس کے درس ۱۱ باب کتاب اوسے کتاب میں اور لفظ گاہون کا دو جا
 درس ۲۴ باب کتاب اول سلاطین میں اور یہ لفظ کاٹ ڈالاجا
 اس لفظ کے محنت کروائی درس ۳ باب کتاب اول اخبار الامام
 میں اور لفظ فیلپ کا بجای ہیرود کے درس ۱۱ باب لوقا میں اور لفظ
 ایسا تہر کا بجای اخیلک کے درس ۲۶ باب مرقس میں اور لفظ ہیرا
 بجای زکریا کے درس ۹ باب متی میں اور اس طرح اور جا ہی کرتے
 ایک لفظ بدلے دوسرے لفظ کے عہد عتیق اور جدید میں لکھا گیا
 و تفصیل اکثر کی اون مواضع یہ اس سالہ کے مقصد و ن میں
 مذری ہے اور جو تحریف سے مراد ہماری عام ہے خواہ اسطور ہو کہ ایک
 لفظ دوسرے کی جگہ جاوے خواہ اسطور کہ بعض الفاظ یا جملے بدلے
 باوین یا گھٹائے جاوین اور کچھ تھوڑی مثالیں قسم اول کی مرقوم
 وین تو مناسب یہ ہے کہ اسجا مثالیں دونوں قسموں اخیر کی
 بھی لکھی جاوین پس کچھ مثالیں قسم دوم کی یہ ہیں درس ۳ باب
 کتاب پیش کا اور درس ۱۱ باب کتاب مارکا کا تمام باب کتاب
 اور یہ جلد اس وقت تک میں کنعانی تھے درس ۶ باب پیدائش میں

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

باب اغنیاء میں اور مثل ایسے اور ہم تحریف بالتبديل اور بالزیادت اور بالنقصا
 بہ نسبت بعضی حرفوں یا جملوں کی کیا شکایت کریں یہ تو ایک عادت اہل کتاب
 کی ہے جناب انگٹان جنکی عظمت فرقہ کا ملک اور برڈسٹنٹ کے نزدیک ہم
 ہے اور اس طرح اور قدامت مسیحی چلاپے تھے کہ تاریخوں و اوقات میں
 عہد عتیق میں یہودیوں نے قرینہ لکھ ایک سو تیس کے بسبب دشمنی دین عیسوی
 کے تحریف کی ہے اور ڈاکٹر ہیلر صحت تاریخوں مندرجہ سامری کو قطعی
 دلیلوں سے ثابت کر کے عریین یہودیوں کی تحریف کا قائل تھا اور ڈاکٹر کنگ
 سامریوں کی دینداری کا لحاظ کر کے حکم کرتا تھا کہ تحریف کا الزام جو محققان
 میل کے سامریوں کو دیا ہے ایک امر بنیاد سے بلکہ وہ الزام یہودیوں کو
 دیا جاوے اور ڈاکٹر ہمفری کہتا تھا کہ یہودیوں کے وہم نے عہد عتیق
 کی کتابوں کو کوئی جا الیا خراب کیا ہے کہ بڑھتیے والا اس کو نسبت
 معلوم کر سکتا ہے اور کہتا تھا کہ یہودی کے عالموں نے بشارت مسیح کو
 بہت بڑی طرح سے بگاڑ ڈالا ہے اور ایک در فاضل برڈسٹنٹ کہتا
 تھا کہ برائے مترجم نے اور طرح لکھا ہے اور اب یہودی اس کو اور طرح
 پڑھتے ہیں اور میرے نزدیک خطا کی نسبت طرف یہودی کی کرنی قوی ہے
 اور ارجن تیسری صدی میں چلاتا تھا کہ ہم غلطی کا بشون اور ان کی اوس
 بددیانتی اور بیباکی کا جس کے ساتھ وہ نہوں نے متن کو صحیح کیا ہے کیا شکایت

کرین اور او کی اوس میں قیدی کا حال جس سے اوہوں کی فکری اور دنیاوی
 کی کیا کہیں اور جسٹن شہید غل کرتا تھا کہ یہودی نے کسی پیشین گوئی ان
 نکال دالین اور قتل عزرا کو یہ کہنا عید فصیح کا ہمارے خداوند نجات ہند
 اور بناہ کا کہنا تاہی ہیں سمجھو کہ اگر تم خداوند کو اس شان (یعنی کہا ہے)
 یہ اچھا سمجھو گے اور اوس پر ایمان لاؤ گے تو یہ زمین کبھی ویران نہ ہوگی
 اور اگر تم اوس پر ایمان نہ لاؤ گے اور اوس کا وعظ نہ سنو گے تو تم غیر قوم ہو گے
 ہنسائی کا سبب بنو گے اور وائی ٹیکر اور ڈاکٹر ای ٹلار کے دونوں پر
 عالم محقق عیسائیوں میں مشہور ہیں اسباب میں تصدیق جسٹن کی کرتے
 تھے اور مارٹن صاحب بھی اس بات کے مقرر ہیں کہ بلاشبہ بعض خلیا
 قصہ اومندار سیحون نے کی ہیں اور بعد ان کے وہی خرابیاں ترجیح دیکھتی
 تھیں تاکہ اپنے دعوے کو قوت دین یا اپنے کسی اعتراض کو دفع کریں
 انتہی اور صدی اول سے دسویں صدی تک جعل سازی اور جھوٹی کتابیں
 بنائے جا چکا تھا اور دوسری صدی سے اس جھوٹ جیمن ہیہودی
 مذہب کی ہو عیسائیوں میں ہمزہ مستحبات دینی کے بڑھ گیا تھا پس ایک دھوکہ
 گرانے یا بڑھانے کا ہم کیا کلمہ کریں حضرات اہل کتاب نے میں بائیس کتابیں بنایا
 کی قصہ اکم کر دین اور کئی کتابیں عہد عتیق میں اور قرین عہد عتیق میں اور ناموں
 اور یہ اس کے جعل بنا کر پڑے کر دی تھیں جب دیانت قائم یہ حال ہو تو

صورت میں اگر ایک دفعہ مفید اہل اسلام کے گرائے گئے یا ضرر
 ونسبے بڑائے گئے ہوں تو کیا وہ نئی بات ہے ہرگز نہیں قول اول کا وہ
 سب محمدی صرف دعویٰ بلا دلیل الٹ محض تعصب کی راہ ہے خائن
 دلیل کوئی ایسا امر ہے کہ اس کا وجود فقط با درِ مصاحب کے ذہن میں
 اور پس قول اول کا جب تک الٹ جناب من اب تو غیر محبوں نے مستحکم
 دلیلوں سے ثابت کر دیا اور جارون سوال کا جواب دیدیا اب
 اور اور مسیحی اس دعویٰ پر توجہ کیجئے اور جواب دیجئے قول اول کا بغیر دلیل
 دعویٰ کرنا عقل مند و حکام نہیں کہتا ہوں یہ کہ یہ سچ ہے لیکن مسلمان ہرگز
 یہ دلیل دعویٰ نہیں کرتے اور جیسا یہ عقل مند و حکام نہیں و یہ مسیحی
 دعویٰ اور سچی دلیلوں سے چشم پوشی کرنا اور یہ وہ اول پر اعتراض
 سے پیش آتا ہی عقل مند و حکام نہیں پس اب آپ بھی بمقتضای عقل اور
 انصاف کے مثل اپنے بزرگوں سلف کے چاروں قریبی کی رسمہ دستخط
 کر دیجئے وگرنہ جو اس کے اوپر ہوئے گواہ آپ کے سلف ہیں تو ہم کو کچھ اندیشہ
 نہیں پادری صاحب کہتے ہیں پوشیدہ نہیں ہے کہ مسیحی لوگ بطریق اولیٰ
 کہہ سکتے ہیں کہ قرآن نے تحریف پائی ہے اور یہ قرآن جو اب مسیحیوں میں
 مروج ہے اصل قرآن نہیں ہے کہتا ہوں کہ با درِ مصاحب نے دعویٰ تو نہ
 یہ کیا کیا مگر حریف کہ اس نے بطریق اولیٰ جو دلائل التفات ہو یہ اقربا

ہو گا ایسے اس باب میں ترکی او کی فقط اوسے قدر ہے جو یوں
 ارشاد کرتے ہیں کیونکہ پہلے تو اسیے ابو بکر نے اکٹھا اور مرتب کیا
 پھر عثمان نے دوبارہ ملاحظہ کر کے اصلاح دی ہے حالانکہ ضعیف
 ان اس شخص کو کافر اور بیدین جانتے اور کہتے ہیں کہ عثمان نے کئی نسخوں
 جو علی کی شان میں تھیں قرآن سے نکال ڈالا اور فانی کی کتاب بتائیں یوں
 مسطور ہے کہ کہتے ہیں کہ عثمان نے قرآن کو جلا کر بعض سورتیں جو علی اور
 اوسکی اولاد کی شان میں تھیں نکال ڈالیں اور کتاب میں الحیات کے بعد
 ورق ۲ صفحہ میں ایک حدیث مرقوم ہے کہ امام جعفر نے فرمایا ہے کہ
 سورہ احزاب میں قریش کے اکثر مرد اور عورت کی برائیاں تھیں اور وہ
 بقرہ سے بڑی ہی لیکن کم کی گئی کہتا ہوں میں کہ اسمیں موافق مذہب اہل
 تشیع کی یاد دہی ہے دو دعویٰ کئی ایک یہ کہ معاذ اللہ ابو بکر اور
 عثمان رضہ کافر اور بیدین تھے دوم یہ کہ عثمان رضہ نے کئی سورتوں کو نکال ڈالا
 اور دعویٰ اول کو مشہور سپر کر اوسکی کوئی تائید ملائے اور دعویٰ دوم
 کی تائید میں دو قول کتاب دستان اور میں الحیات سے نقل کیے اور دونوں
 دعویٰ الزام اور تحقیق ایسے بنیاد ہیں اور ان کا جواب الزامی اور تحقیقی ہے
 جو الزامی ہو شیم اپنی تاریخ کی جلد اول کے صفحہ ۷۰ میں لکھتا ہے
 کہ فرقہ ابونی جو اول صدی میں تھا یہ عقیدہ رکھتا تھا کہ حضرت عیسیٰ ص

جواب الزامی
 باطل و فتنہ
 ابونی کا

ایک آدمی تھے اور حضرت مریم اور یوسف بخار سے مثل اور آدمیوں کی پیدا ہوئے تھے اور اطاعت شریعت موسیٰ کی فقط یہودیوں ہی پر نہیں بلکہ اور دن پر بھی واجب ہے۔ اور عمل کرنا اوس کے احکام پر نجات کے لئے ضروری ہے اور جو پولوس اس عمل کو ضروری نہیں کہتا تھا اور بڑے روڈ اس امر میں الحاکم مقلد کرتا تھا تو اوس کو بہت بڑا کہتے تھے اور اوس کی تحریروں کے ساتھ بہت سی بی ادبی سے پیش آتے تھے اور لادفر اپنی تفسیر کی چھٹی جلد کے صفحہ ۳۸۳ میں قول ارجن کا یون نقل کرتا ہے کہ فرقہ ایونی کے دونوں گروہ کے لوگوں نے پولوس کے نامحبات کو روک دیا تھا اور پولوس کو دانا اور نیک آدمی نہیں جانتے تھے یہ اوس کی صفحہ ۳۸۳ میں قول یوسی میس کا نقل کرتا ہے کہ یہ فرقہ پولوس کے نامحبات کو روک رہا تھا اور اوس کو نوریت سے پہرا ہوا کہتا تھا اور جلد دوسرے کے ۶، ۷ صفحہ میں لکھتا ہے کہ قدامیہ ہکو اطلاق کی کہ یہ فرقہ پولوس اور نامحبات پولوس کو روک رہا تھا اور بل صاحب اپنی تاریخ میں اس فرقہ کے بیان حال میں لکھتا ہے کہ یہ فرقہ ساری مقدس کتابوں پر عہد عتیق سے صرف غور ہی کو مانتا تھا اور داؤد اور سلیمان اور یرمیا اور حزقیل علیہم السلام کے نام سے نفرت رکھتا تھا اور عہد جدید کے ان کے پاس فقط انجیل ہی کی تھی اور اوس میں بھی بہت جا اونہوں نے خرابی کی تھی اور دونوں باب

باب اول کے خارج کر دیئے تھے اور بل صاحب فرقہ مارسیونی کے بیان
 حال میں لکھتا ہے کہ یہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ دو خدا ہیں ایک خالق خیر کا
 اور دوسرا خالق شر کا اور کہتا تھا کہ توریت اور سب کتابیں عہد عتیق کی
 دوسرے خدا کی عطا کی ہوئی ہیں اور یہ سب مخالف عہد جدید کے ہیں یہ
 لکھتا ہے کہ وہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ عیسیٰ بعد مرنے کے جہنم میں
 اوتارے اور وہاں سے قابیل اور سدوم کے لوگوں کی ارواح کو نکال
 دی کیونکہ وہ یہ عیسیٰ کے سامنے حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنی زندگی
 میں خدا خالق شر کی اطاعت نہ کی تھی اور قابیل اور نوح اور ابراہیم اور
 اور قدما رسیکون کی روحوں کو دوزخ میں بھیج دیا کیونکہ انہوں نے گروہ اول کا
 خلاف کیا تھا اور یہ فرقہ عقیدہ رکھتا تھا کہ خالق جہان کا وہی خدا نہیں
 جس نے حضرت عیسیٰ کو بھیجا ہے اسی کے عہد عتیق کی کتابوں کو الہامی مانتا
 تھا اور عہد جدید میں انجیل نوحا کو مانتا تھا اور اس کے پیروں نے انجیل کو نہیں مانتا تھا اور ان کے
 نامجات سے دس نامی مانتا تھا لیکن ان میں سے ہر ایک کے خیال کے مخالف تھا
 اور کورڈ کرتا تھا اور لارڈنر انہوں نے جلد کے صفحہ ۸۸ میں لکھتا ہے
 کہ مارسیون نے عہد عتیق کی کتابوں کو بالکل الگ کر دیا تھا اور کہتا تھا
 کہ یہ کتابیں اور سب کی سبھی ہوئی ہیں جو ساریے گناہوں اور براؤں کا خالق
 اور اسکے پیروں کہتے تھے کہ توریت اور انجیل ایک شخص کی پیروی ہیں

اسیے کہ بہت سی چیزیں اول میں دوسری کے مخالف ہیں اور کہتے ہیں
 کہ اول میں بیان ہے کہ جہاں خالق جاہل ہے کیونکہ آدم کو بچا رکھ کر توہان
 اور اس طرح متکون ہے کہ مختلف حکم دیتا ہے اور جہاں کے پیدا کرنے اور
 ساول کے بادشاہ کرنے سے چھٹا یا پھر صفحہ ۴۸۶ میں اوسے جلد کے فرقہ
 مارسیونی کے حاملین لکھتا ہے کہ یہ فرقہ عہد عتیق سے اس قدر نفرت کرتا
 تھا کہ عہد جدید کی اون کتابوں سے جو وہ مانتا تھا اون سب دسوئگو
 جنہیں ذکر توریت یا اور پمیر و سخا تھا یا اونہیں اون کتابوں سے حال لیا گیا
 یا اونہیں حضرت عیسیٰ کے آنے کی پیشین گوئی تھی یا اونہیں باب کے دنیا کا
 خالق کہا تھا نکال کے بہت سے فقرے اپنی طرف سے لگا دیئے تھے اور کہتے تھے
 یہودیوں کا خدا اوس ہے اور عیسیٰ کلی باپ اور عسی آئین کے مٹانے کو آیا تھا
 کیونکہ وہ انجیل کے مخالف تھا پھر اوسے جلد میں بڑی تفصیل سے حال ان کا
 مرقوم ہے اور کچھ تھوڑا اوس سے بطور خلاصہ کے لکھا جاتا ہے کہ مارسیون
 عہد جدید سے یہی شکل کیا رہ کتابیں مانتا تھا اور ان گیارہوں کو یہی ناقص اور
 تبدیل کی ہوئی اور انکو دو قسم کرتا تھا انجیل اور نئے اور انجیل سے فقط
 انجیل نوقا کی مانتا تھا اور ناموس سے پوروس کے نامحبات کو اور ان دونوں
 قسموں سے ہی بہت کچھ نکال دیا تھا اور بہت جا الحاق کیا تھا اور بعض
 مواضع جو انجیل سے نکالے یا بدلے تھے یہی مواضع نکالے ہوئے

یہودیوں کا خدا اوس ہے اور عیسیٰ کلی باپ اور عسی آئین کے مٹانے کو آیا تھا

تمام باب اول اور دوم باب سے حال اصطلاح پانے مسیح کا
پہلی اسم سے اور نسب نامہ

باب سے حال امتحان کرے شیطان کا
مسیح کو اور حال جائے مسیح کا ۳۲ و ۳۹ و ۵۰ و ۵۱ اور یہ لفظ

بیکل میں اور پڑھنا کتاب شعیا کا
سوا یونہی کی نشان کے
باب سے دس اول سے چھٹے تک
۲۸ و ۶

یعنی ۶ درس

باب سے دس ۲ تک باب سے دس ۱۳ و ۳۲ و ۳۳

یعنی ۲۲ درس ۳۳ یعنی ۳ درس

باب سے دس ۲۸ سے ۶ تک باب میں دس ۹ سے ۸ تک

یعنی ۱۹ درس یعنی ۱۱ درس

باب سے دس ۱۸ و ۲۱ و ۲۲ یعنی باب سے دس ۱۶ و ۲۵ و ۳۶

۳ درس ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ یعنی ۶ درس

باب سے دس تینا لکھوان باب سے دس ۲۶ و ۲۷ و ۲۸

اور ان سب خرابیوں کا حال اپنی فانیس نے لکھا ہے اور ڈاکٹر مل کہتا ہے

کہ دس ۳۹ و ۳۸ باب کو بھی حال ڈالنا تھا اور لارڈز تیسری جلد میں

فرقہ مانی کہنے کے بیان حالین قول آگ ٹائٹن کا یوں نقل کرتا ہے کہ یہ فرقہ کہتا

کہ وہ خدا جس نے موسیٰ کو توریت دی اور عبرانی پیغمبروں کے ساتھ بولایا

خدا نہیں بلکہ ایک شیطان ہے شیطان زمین کا اور عہد جدید کی مقدس
کتابوں کو مانتا ہے لیکن الحاق کا این فائل ہے اور جو اس کی پسند آتا ہے
لے لیتا ہے اور باقی کو ترک کرتا ہے اور بعض جہوں کی کتابوں کو ادن پر
سبقت دیکے کہتا ہے کہ تیرے کتابین بالکل سچ ہیں پر کہتا ہے کہ سب
مورخوں کا اتفاق ہے کہ تمام فرقہ مانی کیر کا ہر وقت میں مقدس کتابوں میں
کو نہیں مانتا تھا اور اعمال ارکلا میں اس کا یہ عقیدہ لکھا ہوا ہے کہ شیطان
یہودی کے پیغمبروں کو فریب دیا ہے اور شیطان ہی موسیٰ اور ابراہیم کو
پیغمبر بننے بولا ہے اور رورس ۱۱ باب یوحنا کو سبذ پکڑتے تھے کہ
مسیح ^ع ان سب کو چورا اور ڈکیت کہا ہے اور اعمال حواری میں کو خارج
کردیا تھا اور فاسٹس کہتا تھا کہ اگر تم انجیل کو مانتے ہو تو تم کو جائے کہ
سب اون چیزوں کو مانو جو اوس میں لکھی ہیں اور تم جو عہد عتیق کو مانتے ہو تو
کیا اون سب چیزوں کو جو اوس میں لکھی ہیں یقین کرتے ہو بلکہ سوا ان
پیشین گوئیوں کے جو حقیق اوس بادشاہ یہودی کے حکومت مسیح ^ع میں
تھیں اور سوا بعض نصیحتوں اخلاق کے تم زیادہ اس کی قدر نہیں کرتے
بہ نسبت پولوس کے جو اوس کو گندگی خیال کرتا ہے پس تب کیوں میں
عہد جدید کے ساتھ ایسا ہی کروں اور جو میری نجات کے لئے مہلک ہے
ہے اوسے مانوں اور اون چیزوں کو جو فریب دے تمہاری باتوں میں

الحاق کر دین میں انکار کروں اور اسکی خوبصورتی اور عمر بچی لو بد شکل اور
 کرنا ہے کیونکہ یہ تحقیق ہے کہ اس عہد جدید کو نہ حضرت عیسیٰ نے لکھا ہے
 اور نہ اونکے حواریوں نے بلکہ ایک مدت کے بعد کسی گناہ شتم شخص نے
 لکھا ہے اور اوسنے اس لحاظ سے کہ ایسا نہ ہو کہ اوسکو اون حالات
 جو لکھتا ہے غیر واقف سمجھ کر اعتبار نہ کریں حواریوں اور حواریوں کے رفیقو
 نام لگا دیئے ہیں اور اوسنے مریدوں عیسیٰ کو بڑی تکلیف دی ہے
 کہ اونکے نام سے اون کتابوں کو جنہیں بہت سی غلطیاں اور تضاد ہی بنایا
 کیا یہ براسی کرنی حضرت عیسیٰ کے مریدوں کی جو باہم متفق اور ایک دل سے
 نہیں ہے اور ہمیں یہ دیکھ کر یہ طور درست لیا ہے کہ ہر چیز کو موافق قاعدہ
 عقل اور ادراک کے دریافت کر کے اون چیزوں کو جو ایمان میں مفید اور مسیح
 اونکے باطنی ہی بزرگ کی عزت کے قابل قبول کریں اور اون چیزوں کو جو
 مفید اور قابل نہیں رد کریں اور جیسا حضرت عیسیٰ نے عہد عتیق میں بعض
 چیزوں کو سکھایا اور اردن کو رد کیا اوس طرح سے روح القدس جسکی بات
 عیسیٰ نے انجیل میں وعدہ کیا تھا ہمیں سکھاتا ہے کہ کیا ہم مایوس اور کیا
 رد کریں اور کس لئے ہم وسیلہ روح القدس سے وہی نہ کریں جو ہمیں
 وسیلہ مسیح ع سے عہد عتیق میں کیا خصوصاً اوسحالیں جیسا کہ ہمیشہ
 کہا گیا کہ اوسے نہ عیسیٰ نے لکھا اور نہ حواریوں نے بالکل جیسا تم عہد عتیق

صرف پیش گوئی ان اور باتیں اخلاق کی لیتے ہو اور حکم خدہ اور قربانی
 اور یوم السبت وغیرہ کو رد کرتے ہو تو یہ کون سی یہودی اسمین ہے
 کہ ہم ہی عہد جدید سے صرف وہی چیزیں مانیں جو عزت ابن کے قابل ہیں
 اور انکو ادا کرنے یا ادا کیے حواریوں نے کہا ہے اور خارج کریں انکو جو
 حواریوں نے جہالت سے کہا ہے یا جھوٹ اور بھیاٹی سے انکی طرف
 منسوب ہوین انتہی پس موافق لکھنے موشیم اور لارڈ زاوریل کے فرقہ پرانی
 حضرت عیسیٰ کو صرف آدمی اور بیٹا یوسف بخار کا کہتا تھا اور اطاعت
 شریعت موسیٰ کی یہود اور غیر یہود پر واجب اور پولوس کو بہت ہی بڑا
 اور تورات سے پہرا ہوا اور بیوقوف اور بدبتلا تا تھا اور اسکے ناجبات کے
 رد کرتا تھا اور داؤد اور سلیمان اور یرمیا اور حزقیل علیہ السلام کے کلام
 نفرت رکھتا تھا اور موافق لکھنے بل اور لارڈ زور کے فرقہ مارسیونی کا کہتا
 تھا کہ دو خدا ہیں اول یزدان جسے انجیل بھیجی اور دوسرا شیطان جسے
 کتابین عہد عتیق کی عطا کیں اور یہ کتابین انجیل کی مخالف ہیں اول
 کتابوں سے بہت ہی نفرت رکھتا تھا اور سب کو رد کرتا تھا اور کہتا تھا کہ
 یہ دوسرا جاہل اور متلون ہے اور عہد جدید سے فقط انجیل اوقا اور میں
 ناجبات پولوس کو مانتا تھا اور اسمین ہی باب کے باب ۲۷ فقرے کے فقرے
 مردود بتلاتا تھا اور اعتقاد رکھتا تھا کہ بعد مرنے کے جیسے جہنم میں آئے

تو ان لوگوں کی روح کو جنہیں جہور عیسائی اور یہودی کافر سمجھتے ہیں مثل قابل
اور قوم لوط کی جہنم سے نجات دی اور ان لوگوں کی روح کو جنہیں جہور عیسائی
اور یہودی انبیاء اور نیک سمجھتے ہیں جہنم میں رہنے دیا کیونکہ کروہ اول سید
سچے خدا کے اور کروہ دوم پیر و شیطان کے ستھے اور موافق لکھنے لارٹریکے
فرقہ فانی کینز کا کہتا تھا کہ موسیٰ اور سب پیغمبروں عبرانی کا خدا جسے توریت میں
اور ان پیغمبروں کے ساتھ بولا شیطان ہے اور شیطان ہی ہے ان
پیغمبروں کو قریب دیتا تھا اور اس ۸ باب یوحنا میں ان سب کو چور اور دُکیت
کہا ہے اور عیسیٰ عتیق کی کتابوں کو رد کرتا تھا اور عہد جدید میں الحاق کا قائل تھا
اور سب عہد جدید کو واجب التسلیم نہ مانتا تھا اور بعضی جوئی کتابوں کو بالکل
سچی جانکر اس پر سبقت دیتا تھا اور کہتا تھا کہ کتابیں عہد جدید کی تصنیف
عاریون کی نہیں بلکہ بعد مدت کے کسی گمنام شخص نے تصنیف کر کے
حاریون اور رفیقوں حاریون کا نام لگا دیا ہے اور یہ کتابیں غلطیوں اور
ضدوں سے پر ہیں اس واسطے انہیں یہ جو موافق قاعدہ عقل کے درست
ہو مقبول و گرنہ مردود ہے اور یہ تینوں فرقی جو عدد او کا موافق عدد
تثلیث کے کامل ہے مسیحی تھے اور زور شور سے کچھ مسیحی ہوئے کا دم نہ رہے
تھے گو پادری صاحب انکو بدعتی بتلاوین جیساویسے سب سلف پادری صاحب کو
جو ان کے مخالف تھے بدعتی بتلائے تھے اب ہم پوچھتے ہیں کہ جو پادری صاحب بہتر فرقوں اسلامی ہے

ایک قسم کے قول کی جو وہ قول ہی اچھی طرح پورا نہیں جیسا عنقریب ظاہر ہوتا ہے
 سند بیکر طعن کرتے ہیں تو کیا اقوال ان فرقوں کے حکماء و موافق
 عد تثلیث کے کامل ہے خیال نہ کریں گے بلکہ انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ
 الوہیت حضرت عیسیٰ سے انکار کریں اور صرف یوسف بخار کا بیٹا جان
 اور مفتاح الاسرار کو بہار ڈالیں اور اس کی تصنیف سے جو گناہ ہوا تو
 کریں اور عیادہ ابا لدنوس کے خدا کو شیطان اور جاہل اور متلون جانین
 اور موسیٰ اور سب پیغمبروں عبرائی کو جاہل اسلام کے نزدیک ہی تہ
 ان لوگوں کا غریب ابو بکر اور عثمان رضی اللہ عنہما یقیناً بہت بڑا ہی رسول شیطانی
 جانین اور عہد عتیق کے سب کتابوں کو جو تہ اور نکاپا درصاحب کے نزدیک
 قرآن سے بڑھ کر ہے کلام شیطانی کہیں اور اعتقاد رکھیں کہ نوح اور ابراہیم
 اور اور سب نبی پیر و شیطان کے تھے اور ارواح ان کی دوزخین میں اور
 قابیل اور قوم لوط کی ارواح جنت میں ہیں اور با تفاق یقینوں فرقوں کے
 عہد جدید سے بہت کچھ مردود مانیں اور اگر پادری صاحب اپنے زعم میں ان
 فرقوں کے قول کو جو ہر مسیحیوں کے قول یا انجیل کی مخالف سمجھتے ہیں تو ویسا ہی
 بلا کم و کاست قول اہل تشیع کو بھی جیسا عنقریب جواب تحقیق میں آئے گا
 جواب تحقیقی ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ خلفاء کرام اولیاء صحابہ
 بہاجرین اور انصار عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کفر کا نسبت سوا

شریعت حقہ احمدی کے بالکل باطل ہے اور ایات قرآنی اور سیطرہ اقول
 ائمہ علیہم السلام کے جو کتب معتبرہ اہل تشیع میں منقول ہیں اس میں بالکل
 بالکل رد کرتے ہیں اور اسے سب کچھ لیا ہے اور اقول کو نقل کر دیتا ہوں اول یہ
 ایہ ۱۰۰ سورہ توبہ میں ہے وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ اُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ
 وَاسِعٌ مِّمَّا كَسَبُوا وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِلَا حَسَنَةٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا
 عَنْهُمْ اُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءٌ تَجَرُّنَ فِيهِمُ النَّارُ اُولَٰئِكَ اُولَٰئِكَ خَالِدِينَ فِيهَا اُولَٰئِكَ
 ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ یعنی جو لوگ قدیم ہیں پہلے مہاجرین اور انصاریہ
 اور جو ان کے پیچھے آئے نیکی سے (یعنی ایمان اور طاعت سے) اور راضی اونسے
 (اونکی طاعت اور نیک عملوں کے سبب) اور دیے راضی اونسے (یعنی
 سب چیزوں پر جو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے اونسے اونکو عطا کیں)
 اور سب کے میں واسطے اونسے باغ نیچے پستی نہیں رہا کریں اونسے ہمیشہ ہی
 بڑی مراد ملنی جانا چاہیے کہ جنگ بدر تک جو مسلمان ہوئے ہیں وہ
 قدیم کہلاتے ہیں اور باقی اونسے تابع پس اس آیت میں بعد تبارک پہلے مہاجرین
 اور انصاریہ اور اس سیطرہ اونسے تابعین بالا حسان کے حتمین چار باتیں ارشاد
 کرتا ہے پہلے یہ کہ بعد اونسے راضی ہے دوسرے یہ کہ وہ لوگ اللہ
 راضی ہیں تیسرے یہ کہ اللہ اونکو بہشت عطا کریگا چارم یہ کہ یقیناً وہ
 اوس میں ہمیشہ رہیں گے اور بلاشبہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہما ایمان و ہجر

کے پہلے مہاجرین میں داخل نہیں ہوئے تھے جہاں بائیں ثابت ہیں
دوسرے یہ کہ سورہ توبہ میں ہے الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا

فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَأْمُرُ اللَّهُ وَأَنفُسِهِمْ أَكْثَرُ دَرَجَةٍ عِنْدَ اللَّهِ

وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ يَلْبِسُهُمُ اللَّهُ رَحْمَةً مِنْهُ وَرِضْوَانٍ جَنَّتْ فِيهَا

نَعِيمٌ مُّقِيمٌ مُّحَمَّدٌ بْنُ قَيْسٍ أَلْبَدُ إِلَى اللَّهِ عِنْدَهُ أَكْثَرُ مَحْظِيَّةٍ كَيْ جَوَيْقِيْنِ (اس پر اور

اوسے چیرے جو اوس کی طرف سے آئی) اور اگر چہ وہ اپنے اور زلمیے اسد کی راہ

میں اپنے مال اور جان سے اوکو بڑا درجہ ہے اسد کے پاس اور وہی پھر

(دو جہانی) کو خوشخبری دیتا ہے اوکو پروردگار اونا اپنی طرف سے مہربانی

اور رضامندی اور باغوں کی ضیاء و نکوارام ہے ہمیشہ کا راکرین اوغین دام

اسد کے پاس بڑا ثواب ہے ان آیتوں میں اسد تعالیٰ نے مہاجرین اور مجاہدین

صحابہ کے حصّوں میں بائیں ارشاد کیا کہ اسد کے نزدیک اونا

بڑا درجہ ہے دوسرے یہ کہ اوغینوں نے اپنے دو جہان کی مراد پائی ہے

یہ کہ اسد تعالیٰ کی مہربانی اوغینوں سے جو ہے یہ کہ خدا اونیے راضی ہے

باجنوں یہ کہ یہ لوگ ابداً بادہشت میں رہیں گے تیسرے یہ کہ سورہ توبہ میں

لَكِنَّ الرُّسُولَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَأْمُرُ اللَّهُ وَأَنفُسِهِمْ أَكْثَرُ دَرَجَةٍ عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ مُخْلِطِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ الْقَوْلُ الْكَبِيرُ

لیکن رسول اور جو ایمان لائے ہیں ساتھ اس کی طرح ہیں اپنے مال اور
 جان سے اور انہیں کوہن خوبان (دو نوجوان کی دنیا میں فتح اور غنیمت اور
 آخرت میں بہشت) اور وہی پہنچے مراد کو طیار رکھے ہیں اللہ نے اونکے
 واسطے باغ بہشتی میں نیچے اونکے نہرین رہا کریں ہمیشہ انہیں ہی سب سے بڑی
 مراد ملنی ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے حق میں جو رسول اللہ پر ایمان
 لائے اور انکے ساتھ جہاد کیا تین بلایا شاد کی ہیں ایک یہ کہ خوبان کو
 جہان کی اونکے لیے ہیں دوسرے یہ کہ وہ اپنے مراد کو پہنچے جس سے یہ کہ
 آخرت میں جنت ہمیشہ کے لیے اوکو نصیب کی جوتے یہ کہ سورہ توبہ میں
إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ
لَّهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعَدَ
عَلَيْهِمْ جَهَنَّمَ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ
مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِنِعْمَةِ اللَّهِ يَابَعِثْنَا نَبِيًّا وَكَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيمُ أَتَأْتِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ
السَّاجِدُونَ الْأَمْرُؤُونَ بِالْعُرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
الْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ جو اللہ نے خیر میں مسلمانوں
 ان کی جان (کہ اللہ کی راہ میں لڑیں) اور مال (کہ اللہ کی راہ میں) سے کھرج
 کریں اس قیمت پر کہ اوکو بہشت کے لیے ہیں اللہ کی راہ میں ہمارے ہیں

(دشمنوں دین خدا کو) اور مرتے ہیں (لونیکے ماتہ سے) وعدہ ہو چکا ہے
 ذمہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہے قول کا پورا ادا کرنے
 زیادہ (کیونکہ وہ بڑا کریم ہے اور کریم وعدہ کو ضرور وفا کرتا ہے جیسا کہ
 یہ خلاف وعدہ محال است کز کریم آید الیہم کز کند وعدہ را وفا خاند)
 سو خوشیاں کرو (ای اسلام والو) اس معاملہ پر جو تیسے کیا ہے اور میں
 کیونکہ چیز فانی دیکر چیز باقی کو قبول لیا ہے اور یہی ہے بڑی مراد منی (جو سامان میں)
 توبہ کرنیوالے (بڑی باتوں سے) بندگی کرنیوالے (اخلاص کے ساتھ) شکر کرنیوالے
 (نعمت اسلام پر بے تعلق رہنے والے) (بے رعب رکھنے یا ہجرت کے یا دل
 نہ لگانے والے دنیا کے مزوین) رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے
 حکم کرنیوالے نیک بات کو (مثل ایمان اور بندگی کے) اور منع کرنیوالے
 بری بات سے (مثل کفر اور اگنا ہوں کے) اور تہا میںے والے حدین یا یہی
 اس کی (یعنی بغیر حکم شرع کے کوئی کام نہیں کرتے) اور خوشخبری سنا
 ایمان والوں کو (کلاس میں) ان کو ایسی اچھی صفتوں کے ساتھ مصطفیٰ
 ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ مجاہدین کے لئے وعدہ پجا جنت کا کر کے
 نو وصفین اونکی بیان کیں پس بلاشبہ ان لوگوں میں بے صفات پائی جانی
 تھیں یا انچون یہ کہ آیت اکتالیسوں سورہ حج میں قول خدا تعالیٰ کا مباحثہ
 حقین یوں ہے الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

الزَّكَاةَ وَاصْرُوا بِالنُّصُوحِ وَنَهَوُا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ
 الْأُمُورِ ۝ تَرْجَمَہُ لکھنؤ کو مقدمہ دین ملک میں کہڑی کریں نماز اور
 زکوٰۃ اور حکم کریں پہلے کام کا اور منع کریں برے سے اور ان کے اختیار
 آخر ہر کار کا یعنی یہ امت دین قائم کر لگی ایک مدت تک آخر اللہ ہی جائے
 پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ صحابہ مہاجرین کے حق میں فرماتا ہے کہ اگر ہم ان کو
 حاکم کریں تو ایسے ویسے امور حسنہ صادر ہوں اور ایسے بدین خبیثہ
 کہ ان مہاجرین سے ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی کو حاکم کیا سچا ہے کہ
 ویسے سب امور حسنہ ہی اونیسے ظہور میں آئے ہوں نہیں تو کلام خدا
 معنی ہوتا ہے پس یہ آیت ہی صحت خلافت خلفاء راشدین کی ایک
 دلیل ہے اور حال حکومت او کی کا سب جہان پر موقوف ہے اور اسکا
 ڈاکٹر ٹیلر کی لب التوا ریخ سے نقل کرتا ہوں تاکہ عیسائیوں کو زائد اسکا
 اعتماد جو دوسری جلد کے باب پہلے کی چوتھی فصل میں مرقوم ہے ابو بکر نے
 قرآن کی تدوین و ترویج کی اور محمدؐ کی ظفر کی پیروی مشرقی سلطان
 میرا کلیس کی فوج کو اسنے ہزیمت دی اور اورشلیم اپنے قبضہ میں لایا
 اور لبنان کے پہاڑ سے لیکر بحر روم تک ساری ملک کو مطیع کیا ابو بکر
 کے انتقال کے بعد عمر ازاد بیعت کے خلیفہ مقرر ہوا اور ایک ہی خروجین
 اوسنے مالک سیرا یا اور فوشقی (مع فلسطین کے) اور میسوپوٹیمیا اور خالہ

جو کہ یونان کی مملکت سے متعلق تھی یہ لیا دوسری چڑھائی میں
 کی ساری ولایت کو زیر حکومت کیا اور اپنے مذہب میں لایا اور اسی
 زمان میں اوسکے سپہ سالاروں نے ملک مصر اور لیبیا اور نیومیڈیا کو طبع
 کیا یہ پانچویں فصل میں ہے عمر کے خلیفہ عثمان نے ملک ایکتریا اور ملک
 تاتاری کے بعض دیار کو اپنے قبضہ میں لایا اور یہودس (یعنی روس) اور
 یونان کے جزائر کو لوٹ لیا اوسکے بعد ختن محمد (یعنی علی) خلیفہ ہوا جو
 آج تک محمدیوں میں مکرم ہے انتہی چھپے یہ کہ آیت ۸ سورج میں ہے
وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ
فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ هُوَ ابْتَعَثَكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ
مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا إِلَيْكُمْ نَزَّلَ الرُّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَ
تَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
واعتصموا بالله هو مولدكم فتنعم المولى ويعم النصير
 یعنی جہاد کرو اس کے واسطے (خدا کے دشمنوں کے ظاہری ہوں مثل کفار
 کی یا باطنی مثل نفس اور شہوت کی) جیسا چاہیے جہاد کرنا (یعنی دل کی
 صفائی اور نیت کے خلوص سے) اوس نے تم کو سید کیا اور نبین
 رکھی تم پر دین میں کچھ مشکل دین تمہارے باپ ابراہیم کا اوستے نام
 رکھا تمہارا اس نام حکم بردار پہلے سے (یعنی پہلے قرآن کی کلمی کتابین)

اور اس قرآن میں تار سول ہو بتانے والا تم پر اور تم ہو بتانے والے
لوگوں پر سوکھڑی کرو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور پیر و سا کرو اور
(سب اپنے ساری کاموں میں) وہ تمہارا صاحب ہے سو خوب صاحب
اور خوب مددگار دیکھو اللہ تعالیٰ اس آیت میں صحابہ کو مسلمان کہتا ہے
کہ کافر اور بدین کا توین یہ کہ ایتہ ۵۵ سورہ نورین وَعَدَ اللَّهُ

أَمْنُوا مِنْكُمْ وَتَعْمَلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا
اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُوا
بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ

هُمْ الْفَاقِسُونَ ۝ یعنی وعدہ دیا اللہ نے اون لوگوں کو جو (وقت
نزول اس سورہ کی) تیسے ایمان لائے اور کئے میں نیک کام البتہ یقیناً
خلیفہ کرے گا اور کو ملک میں جیسا خلیفہ کیا تھا اونیے اگلون کو (یعنی داؤد
کو جیسا خدا تم فرماتا ہے) يٰۤاٰدَا وَاٰدَا نَا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْاَرْضِ
اور اس طرح سلیمان ؑ وغیرہ کو اور جاوے گا اور کو دین اور جاوے گا
کر دیا اور کو اور دے گا اور کو اور دے گا بیٹے اس میں میری بندگی کریں گے شریک
نہ کریں گے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کرے گا اس سے مجھے سو وہی لوگ ہیں جسے حکم
اور جو حفظ منکم میں ضمیر مخاطب کی اور جو حاضر غائب کی صیغہ جمع کی ہے

واقع ہوئی ہے اور جمع کا اطلاق تین سے کم پر نہیں ہوتا پس اس آیت
 میں وعدہ ہے کہ ان صحابہ سے جو اس آیت کے نزول کے وقت ایمان
 لا چکے تھے تین آدمی باز آتے ہیں سے درجہ خلافت پر مثل داؤد اور سلیمان
 پہنچیں گے اور ان کے وقت میں وہی دین ظاہر ہوگا جو خدا کے نزدیک
 ہے اور ان کے وقت میں مسلمانوں کو امن کامل حاصل ہو جاگا اور مسلمانوں کو
 خالص بندگی خدا کی کریں گے اور اس وعدہ کو اللہ تعالیٰ نے پورا کیا اور خلفاء
 اربعہ رضوان اللہ علیہم کو درجہ خلافت کبریٰ پہنچا کر دین احمدی کو شرفاً وغیراً
 ظاہر کیا پس بے چاروں ابلا شیعہ خلیفہ ہیں اور ان کے وقت میں جو دین ظاہر
 ہوا وہی دین ہے جو پسندیدہ خدا کا تھا اور کوئی اور دین سے کافر نہ تھا
 اور جو افول خلافت کا منکر ہے وہ بے حکم ہے اہل دین یہ کہ اللہ تعالیٰ آیت
 ۲۶ سورہ فتح میں ان مہاجرین اور انصار کے حق میں جو صلح حدیبیہ میں
 حاضر اور قریب جو وہ سوئے تھے فرماتا ہے إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا
فِي قُلُوبِهِمْ حِمًىةً لِّجَاهِلِيَّةٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَةً عَلَى رَسُولِهِ
وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا یعنی جب یہ کہی منکروں نے ایسے
 ولین بچ نادانی کے ضد پہر اوتارا اس نے اپنی طرف سے چینی نیسے پور
 اور ان مسلمانوں پر اور لازم کر دیا اور انکو کلمہ تقویٰ کا یہی کلمہ شہادت کی جیسی

جدا نہ ہوگا) اور یہی سبب ہے کہ لایق اور اہل اسکے (غیر) کی نسبت (اور)

اللہ ہر چیز سے خبردار اس میں اللہ تعالیٰ نے ان سب صحابہ کے حقین جنہیں
ابوبکر اور عمر بھی یقیناً داخل ہیں چار باتیں فرمائیں ایک یہ کہ وہ ایمان
وایسے ہیں دوم یہ کہ نزول سکینہ میں رسول مقبول کے شریک تھے سوم
یہ کہ کلمہ تقویٰ کا ان کو لازم تھا چوتھے یہ کہ کلمہ تقویٰ کی ان کو بیعت کاملی تھی

پس جو ان کو بے ایمان یا مثل اوکے سمجھ قول اوکا مخالف قرار دینے اور
بالکل مردود ہے نوین یہ کہ آیت ۲۹ سورہ فتح میں ہے محمد رسول اللہ

وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رَحِمَاءُ بَيْنَهُمْ تَوْحِيدٌ لَّكُم مِّنَ اللَّهِ

سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ

مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ^۱ یعنی محمد رسول اللہ کا اور جو اس کے ساتھ ہیں

(یعنی اصحاب اس کے) زور آور ہیں کافروں پر نرم دل ہیں آپس میں تو

دیکھ ان کو رکوع میں اور سجید میں (کیونکہ اکثر وقت اونکا نماز ہی میں

گزرتا ہے) ڈھونڈتے ہیں اللہ کا فضل (یعنی ثواب) اور اس کی تعریف

بانا ان کے منہ پر ہے یہی سبب ہے کہ اترے اس میں اللہ تعالیٰ مدد فرمائی

کرتا ہے کہ کافروں پر زور اور آپس میں محبت دے اور نماز میں بڑے مشغول

رہنے والے اور ثواب اور رضا خدا تعالیٰ کے طالب ہیں پس جو مدعی اسلام

ہو کہ ان کو ایسا نہ سمجھو وہ بڑا غلط کار ہے و سبب اس میں یہ کہ آیت ساتویں سورہ

حیات میں ہے وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ
 وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ
 هُمُ الرَّاشِدُونَ ۚ یعنی پراسد نے محبت ڈالی تہا ہے دلیں ہائی
 اور اچھا دکھایا اور کومتہا ہے دلوں میں اور برا لگایا تمکو کفر اور گناہ اور عیب
 وہ لوگ ہی ہیں نیک جال پر اس میں مصرح ہے کہ اس نے اصحاب سے دل
 دلوں میں ایمان کی محبت اور خوبی اور کفر اور گناہ اور بے حکمی
 کی برائی جادی تھی اور انکا جال جلن نیک تہا پس جو انکو کافر اور عیب سمجھے
 بلاشبہ خود خطا کار اور بے حکم ہے کیا رہوین یہ کہ سورہ حشر میں ہے
 لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ
 يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصَرُّونَ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
 أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۚ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ
 مِنْ قَبْلِهِمْ لَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ مَخْرَجًا ۚ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُوقِهِمْ
 حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
 خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُوقِ شَيْخَ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
 ترجمہ یعنی واسطے اوں مفسسون و طن جوڑنے والوں کے جو نکالے آئے
 ہیں اپنے گہروں سے اور ان کے لئے کفار کے نے انکو نکال دیا تہا اور مال اور خا
 کر لیا تہا) دوسرے آئے ہیں اسکا فضل اور اسکی رضا مندی

(یعنی اذکی ہجرت تجارت یا اور دنیاوی غرض کے لئے نہیں بلکہ محض خدا کی خوشنودی اور دوستی رسول کے لئے ادھون نے اپنا وطن اوطال (یعنی حبشہ) چھوڑ دیا ہے) اور مدد کرتے ہیں خدا اور اس کے رسول کی (اپنے مال اور جان) وہ لوگ ہی ہیں پیچھے (دین میں قولاً اور فعلاً) اور جو گھر بگڑ رہے ہیں (یعنی انصار) اس گھر میں اور ایمانین اور پیچھے محبت کرتے ہیں اور جو وطن چھوڑ کر آئے اور نیکے ہیں (اور نہیں بوجہ سمجھتے اپنے اور بیک اپنے گھر و زمین اور تار بستے ہیں اور اپنے مال و زمین شریک کرتے ہیں) اور نہیں ملتے اپنے دین غرض اور پیچھے جو ان کو ملی اور اول رکھتے ہیں اور ان کو اپنی جان سے اگر چہ ہوا اپنے اور برہو کہہ ان اتویں خدا تعالیٰ مہاجرین اور انصار کی مدد کرتا ہے اور ان کے حقین جہہ باتین ارشاد کرتا ہے ایک یہ کہ ہجرت ان مہاجرین کی طمع دنیا کے لئے نہ تھی بلکہ محض خدا اور رسول کی دوستی کے سبب تھی دوسرے یہ کہ وہ اپنے مال اور جان سے خدا اور رسول کے دین کے مددگار رہتے تھے یہ کہ دین میں قولاً اور فعلاً پیچھے تھے چوتھے یہ کہ انصار کو مہاجرین سے دوستی محبت تھی پانچویں یہ کہ مہاجرین کو اگر کوئی چیز ملتی تھی تو انصار خوش ہوتے تھے چھٹے یہ کہ اپنے سے ان کو اول اور مقدم رکھتے تھے گواہ کیے ہیں جہہ ہوں اور فی الحقیقت یہ جہہ باتین علامت کمال ایمان مہاجرین اور انصار کی ہیں بارہویں یہ کہ آل عمران میں ہے کُنْتُمْ حِجْرًا مِّنْ خَلْقِ الْاِنْسَانِ

تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
یعنی تم ہو بہتر سب امتوں سے جو پیدا ہوئی ہیں لوگوین حکم کرتے ہو
بات پر (یعنی ایمان اور اطاعت رسول پر) اور منع کرتے ہو ناپسند سے
(یعنی کفر اور سب بری چیزوں سے) اور ایمان لائے ہو ابدیر اس میں اللہ
صحابہ کو سب امتوں سے بہتر اور امر معروف اور نہی عن المنکر کے کرمیوں
اور ایمان والے فرماتا ہے اور اس طرح اور آیات ہیں مگر خوف طوالت
سے انہیں بارہ پر جو موافق عدد بارہ حواریں سبعہ عم اور عدد بارہ اماموں
علیہم السلام کے ہیں اکتفا کر کے کچھ قول ایمر علیہم السلام کے جن کو اہل تشیع
ہی مانتے ہیں انہیں کی کتابوں نے نقل کر دیتا ہوں **سے اول قول**
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نہج البلاغۃ میں جو شیعوں کے نزدیک کتاب معتبر ہے
یون یسئلہ در فلان فلقد قوّم الاودوداوی العمد واقام
السنة وخلف البدعة ذهب لقي الثوب قليل العبد اصاب
خيرها وسبق شرّها ادى الى الله طاعته واقام بحقه حل
وتركهم في طرق متشعبة لا يهتدي فيه الضال ^{يستيقن}
المهتدي ^{يستيقن} یعنی انعام کرے خدا فلاں پر البتہ اوسنے کجی کو سزا
کیا اور سنتوں کی اصلاح کی اور سنت کو کھڑا کیا اور بدعت کو بچے ڈالا
داسن گیا کم عیب پائی اوسنے خوبی خلافت کی اور اے کیا فاضل

ادائی خدا کی طرف بندگی اور پیشکش کا رسی کی جیسی چاہیے تھی کچ کیا
 اور چھوڑ گیا راہوں پر پیچ میں کہ اوغین گراورستہ نہیں پاتا اور راہ
 پائیے والا یقین کرتا ہے اور لفظ فلان سے موافق مختار اکثر شارحین
 پنج البلاغہ کیسے جو امام حسین ابو بکر رضی مراد ہیں اور موافق مختار بعض کے
 عمر رضی پس اس قول میں حضرت علیؑ نے دس صفیقین حضرت ابو بکرؓ کا
 عمر کی بیان فرمائی ہیں پس ان صفتوں کا پایا جانا اوہن ضرور ہے اور اوہنی
 قوت ایمان کی دلیل دوسرا یہ کہ کشف النعمۃ میں جو تصنیف علی بن عیسیٰ
 ارجلی المامی اثنا عشری کی ہے اور علماء امامیہ ہی اس کو عالم معتمد جانتے

ہیں یوں منقول ہے سئل الامام ابو جعفر علیہ السلام عن حلیۃ
السیف هل یجوز فقال نعم قد حلی ابو بکر الصّدّیق سیفہ فقال
الزّأوی یا تقول هكذا فوثب الامام عن مکانہ فقال نعم الصّد
نعم الصّدّیق نعم الصّدّیق فمن لم یقل له الصّدّیق فلا صد
ق
 اللہ قولہ فی الدنیا والاخرۃ یعنی سوال کیے گئے امام ابو جعفر
 (یعنی امام محمد باقر) علیہ السلام تلوار کے زیور سے آیا جائیے پس کہا
 امام محمد باقرؑ نے ان تحقیق ابو بکر صدیقؓ نے اپنی تلوار کو راستہ کیا تھا
 زیور سے پس کہا راوی نے آیا تمہیں ہوا یا (یعنی کیا اب یہی انکو
 صدیق فرماتے ہیں) پس اوجیے امام اپنی جگہ سے پس فرمایا ان کہ تمہیں صدیق

ہاں کہتا ہوں صدیق ان کہتا ہوں صدیق پس جو کوئی نہ سمجھ اؤنکو (یعنی ابوبکر)
 صدیق نہ سمجھا کیوں اس کے قول کو دنیا اور آخرت میں دیکھو اول امام محمد
 باقرؑ نے ابوبکر رضی کو صدیق فرمایا اور سائل جو شیعہ تھا اوسے بطور
 تعجب کے عرض کیا کہ آپؐ ہی اؤنکو صدیق کہتے ہیں امام رضی نے اس پر خفا
 ہو کر تین بار فرمایا کہ مان میں اؤنکو صدیق کہتا ہوں اور جو اؤنکو صدیق نہ
 اسد اؤنکو دنیا اور آخرت میں جہوٹا کیوں اور جب موافق ارشاد امام مجتہد
 رحمہ ابوبکر رضی صدیق ہیں تو یقیناً منکر اؤنکی صدیقیت کا دو جہاں ہیں
 جہوٹا ہے اور مرتبہ صدیقیت کا بعد مرتبہ نبوت کے ہوتا ہے میں نے پہلے
 حضرت علیؑ کے خط کو جو امیر معاویہؓ کو لکھا تھا بیچ ابلاغ کے شامین نے
 نقل کیا ہے اور اوس میں ابوبکر اور عمر رضی کے حقین یہ عبارت ہے
 لعمری ان مکانہما من الاسلام لعظیم وان المصاب
 بہما لحرچ فی الاسلام شدید رحمہما اللہ وجزاہما اللہ
 بأحسن ما عملایعنی اپنی زندگی کی قسم تحقیق مرتبہ اون دونوں کا
 (یعنی ابوبکر اور عمر رضی) اسلام میں بہت ہی بڑا ہے اور تحقیق واقعہ
 اؤنکی وفات کا بہت ہی سخت حادثہ اسلام سپہا سدد و نو پیر رحمت کیوں
 اؤنکی نیک عملوں کا بدلہ نیک دیجو دیکھو حضرت علیؑ اؤن دونوں کا مرتبہ
 اسلام میں بہت بڑا بتلایئے ہیں اور دعائی نیک اؤنکی حقین کرے ہیں

پس جو اوجھار تہ اسلام میں کتر جانے اور ان کے حقیقہ بدو عا کرے حضرت
 علی کی مخالفت پر کرنا ہوتا ہے چوتھا یہ کہ صاحب فضول کا جو فرمایا
 اثنا عشر یہ کا بڑا عالم ہے امام محمد باقر رضی سے ایک روایت یوں نقل
 کرتا ہے انہ قال لجماعة خاصوا فی ابی بکر و عمر و عثمان لا تنخروا فی
 انتم من المهاجرین الذین اخرجوا من ديارهم و اموالهم یبتغون
 فضلا من الله و رضوانا و ینصرون الله و رسوله قالوا الا قال
 فانتم من الذین تبوء الدار و الا یمان من قبلهم یحبون من جاور
 ائیمہ قالوا لا قال اما انتم فقد بئستم ان تكونوا احد هذین
 الفریقین و انا اشهد انکم لستم من الذین قال الله تعوا الذین
 جاؤا من بعدہم یتقون ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا
 بالا یمان و لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک
 ذوک رحیم یعنی تحقیق امام محمد باقر رضی فرمایا واسطے الیگے یہ
 کے جو کلام کر رہے تھے ابو بکر اور عمر اور عثمان کے حق میں کیا تم خبر نہیں تھے
 مجھ کو یا تم مہاجرین سے ہو جو نکلیے گئے اپنے گروں اور مالوں سے دھوئیں
 اپنے میں اس کا فضل اور اس کی رضا مندی اور مدد کرتے ہیں اسد لور
 اس کے رسول کی ماوس گروہ میں کہا نہیں امام نے فرمایا پس تم اوں
 لوگوں سے ہو جو کھنکھڑ رہے ہیں (یعنی انصار) اس گھر میں (یعنی مدینہ)

اور ایمان میں اونیسے پہلے محبت کرتے ہیں اوس سے جو وطن جو وطن آدمی
 اونیکے پاس اوس گروہ نے کہا نہیں امام نے فرمایا تم آپ ہی تحقیق الگ
 ہوئے اس سے کہ ایک فرقہ ان دو فرقوں میں سے ہو اور میں گواہی
 دیتا ہوں کہ البتہ تم نہیں اون لوگوں سے جسکے حقیقین اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو
 آئے اونیسے پیچھے کہتے ہوئے ای رب بخش ہو اور ہمارے بہائیوں کو جو ہم سے
 آگے پہنچے ایمانین اور نہ رکھہ ہمارے ولین بیز ایمان والو نکامی رہے ہیں
 نرمی والا مہربان دیکھو امام محمد باقر نے اس گروہ کو گمراہ اور دائرہ اسلام
 سے خارج فرمایا پانچواں یہ کہ اوس تفسیرین جسکو شیعہ امام حسن عسکری
 رضی کی طرف نسبت کرتے ہیں یہ روایت موجود ہے ان اللہ و حی
 الی آدم لیفیض علی کل واحد من محمدی محمد وال محمد واصحاب محمد والو
 قسمت علی کل عدد ما خلق اللہ من طول الدھر الی آخرہ وکانوا
 کفارا الا ذلہم الی عاقبة محمودة وایمان باللہ حتی یستحقوا
 بہ الجنة وان رجلا من بیغض ال محمد واصحابہ او واحد امنہم
 یعد بہ اللہ عذابا بالوقسم علی مثل خلق اللہ لاهلکم مآجمعین
 یعنی تحقیق وحی کی سند تم نے آدم کی طرف یہ کہ البتہ محمد و آل محمد اور
 اصحاب محمد کے دوستوں سے ہر ایک کو اس قدر فیض دے گا کہ اگر اوسکو
 ساری مخلوق جسکو اللہ نے زمانہ کی ابتدا سے انتہا تک پیدا کیا ہے

اور وہ سب کا فرہوقیم کرین البتہ اؤ کو عاقبت نیک اور ایمان کو پہنچا دے
 تاکہ اؤ کے سبب جنت لگے مستحق ہو جاوین اور البتہ جو دشمنی رکھتا
 آل محمد اور اصحاب مجھے ہے یا ایک کی اون سے البتہ عذاب دیگا اؤ کو
 اسد تعم اؤ سفدر کہ اگر اؤ کو مخلوق خدا کی برابر تقیم کرین تو سب کو ملا
 کر دیے دیکھو اس میں صاف ہے کہ محبت سارے آل اور اصحاب کی
 ضروری ہے اور بغض ایک کا بھی ملاک ہونے کا وسیلہ ہے اسی لئے
 مقام محبت میں او و احد امنہم فرمایا اور مقام بغض میں اس کے کوٹ لایا
 تاکہ معلوم ہو جاوے کہ محبت سب کی رکھنی چاہیے اور دشمنی ایک کی
 بھی معذب ہونے کے لئے کافی ہے پس اس صورت میں اگر بر تقدیر کوئی
 نفسانیت اور تعصب بجا ہے خلاف آیات قرآنی اور اقوال علیہم
 السلام کی کہے تو اؤ کے قول کی کیا سند ہے اور جب حال کفر و ایمان
 ابو بکر اور عثمان رضی اللہ عنہما معلوم ہو چکا تو اب حال تحریف قرآن کا مذہب فرقہ امامیہ
 اثنا عشریہ میں سنئے کہ دعویٰ تحریف قرآن کا اؤ کے جمہور اور علماء تحقیقین
 نزدیک بالکل غلط اور بیہودہ ہے اور جو تہوڑے سے لوگ اؤس فرقہ کے ایک
 قائل ہوئے ہیں اؤ کا قول ان جمہور اور علماء تحقیقین کے نزدیک ساقط عن
 الاعتبار ہے اور خوف طوائف سے اؤ کے علماء، تحقیقین کے قولوں سے چنچل
 نقل کرتے ہیں اس شیخ صدوق ابو جعفر محمد بن علی بابویہ جو بڑا عالم

بصحة القرآن كالعلم بالبلدان والحوادث العكبار والوقائع
 العظام المشهورة واشعار العرب المسطوقة فان العناية
 اشددت والدواعي توفرت على نقله وبلغت الى حد لم تبلغ
 اليه فيما ذكرناه لان القرآن معجز النبوة وما خذا العلوم ^{بصحة} ^{بينة}
 والاحكام الدينية وعلما المسلمين قد بلغوا في حفظه وعناية
 الغاية حتى عرفوا كل شيء فيه من اعرابه وقراءاته وحروفه
 واياته فكيف يجوز ان يكون مغيرا او منقوصا مع العناية
 الصادقة والضبط الشديد يعني البتة قرآنكلى صحت كاعلم العلماء
 جيسا شهرون اور بڑے بڑے مشہور حادثوں اور واقعوں اور
 شعروں لکھ بیوی کا علم کیونکہ نقل کرنے قرآن میں بڑی کوشش اور
 پیسے بچنے اور وی قرآن کے مقدمہ میں اوس حد تک پہنچے تھے جو دنیا
 مذکورہ میں اوس حد کو نہیں پہنچا سکتے کہ قرآن نبوت کا ایک معجزہ اور
 علموں اور دینی حکموں کا اصل ہے اور اسلام کے عالم اوسکی محافظت
 اور نگاہداشت میں نہایت یکے درجہ کو پہنچے ہیں یہاں تک کہ جو قرآن میں
 حرکتوں اور قراءتوں اور حرفوں اور آیتوں سے تباہ و ہونے لگے اوسکو
 معلوم کر رکھا ہے پس ایسی سچی محافظت اور بڑی نگاہداشت میں
 کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوس میں تغیر یا نقصان ہو گا ہو ۳۳ محمد بن الحسن علی

جو بڑا محدث فرقہ اہل تشیع میں گزرا ہے اور اب سب سے ایک رسالہ اپنے
 بعضے معاصر کی رد میں لکھا ہے اور اس رسالہ میں لکھتا ہے کہ ہر جگہ
 تتبع اخبار و تفحص تواریخ و آثار نمود بعلم یقینی میداند کہ قرآن در غایت
 و اعلیٰ درجہ تواتر بود و الاف صحابہ حفظ و نقل میکردند ان را و در عین
 رسول خدا ص مجموع مولف بود انتہی مخصائے حسینیہ صدیون اور تاریخ کو
 خوب دیکھا ہے وہ اس بات کو یقینی جانتا ہے کہ قرآن نہایت شہرت
 اور اعلیٰ درجہ تواتر پر تھا اور ہزاروں صحابی اس کو حفظ اور نقل کرتے
 تھے اور عہد رسول خدا ص میں جمع اور مولف ہو چکا تھا اور اس طرح
 اور علماء شیعہ کی تصریح ہے کہ جس جمہور اور بڑے بڑے عالم اس فرقہ
 کے قائل عدم تحریف کے ہیں جیسا کہ شیخ صدوق نے کہا کہ جو ہماری
 طرف نسبت کرے کہ ہم کہتے ہیں کہ قرآن سے کچھ کم ہو گیا ہے وہ جھوٹا ہے
 اور بعضے جو اس کے قائل ہوئے ہیں ان کا اس فرقہ ہی میں کچھ اعتقاد نہیں اور
 ان غیر معتدوں کا قول ہے ان کے عمل اور اعتقاد کے مخالف تھا کیونکہ وہ
 ہی نماز اور تلاوت کے وقت اسی قرآن کو پڑھتے اور اسی کا قوال اپنے
 مرد و کمو بخشتے تھے اور خوب جانتے تھے کہ سب اہل بیت نماز غیر از میں اسی
 قرآن کو پڑھتے تھے اور اپنے لڑکوں اور بزرگیوں اور خادموں اور سب کے
 داروں کو اسی قرآن کی تعلیم کرتے تھے پس ان بعضوں کا قول جو خود

اونکے ہی عمل اور اعتقاد اور اس طرح اونکے فرقہ کے جمہور کے مخالف تھا بالکل قابل سماعت نہیں اور اونکے قول کا خود قرآن ہی میں رد موجود ہے

آیہ نوین سورہ حجر میں ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون یعنی تحقیق ہمیں آپ اتارا اس قرآن کو اور تحقیق ہم اوسکے البتہ نگہبان ہیں (یعنی ہر وقت میں زیادت اور نقصان اور تحریف اور تبدیل سے)

اور سورہ حم سجدہ میں ہے لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید یعنی اسیر (یعنی اس کتاب پر) باطل

(یعنی تحریف اور تناقض) کا داخل نہیں آگے سے پیچھے سے (یعنی کسی وجہ سے) اتاری ہے حکمتوں والے سب خوبیوں سراب سے کئی جب حال طلبان

دونوں دعویٰ پادریا صاحب کا معلوم ہوا ابطال اولیٰ دلیلوں کا سننے قبول اور کافالی کی کتاب بستان میں یون مسطور ہے کہ کہتا ہوں میں اولیٰ پادریا صاحب اس حوالہ میں کہہ رہے ہیں کہ عبارت بستان کی یہاں مذہب فرقہ اشاعت یہ میں یون ہے یعنی آدیشان گویند کہ عثمان مصطفیٰ

سوختہ بعضے از سورۃ ہاکہ در شان علی وفضل آتش بود بر انداخت پس

پادریا صاحب نے بعض کا ہضم کر کے ثانیاً یہ کہ یہ بعض ہی میں جن کا فرقہ امامیہ

اشاعتیہ میں کہہ رہے ہیں اعتقاد نہیں اور جو صاحب بستان نہ مسلمان ہے اور نہ مسلمانوں کے مذہب اور کتابوں سے واقف اور سننی سنائی باتیں لکھتا ہے

لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه
من بین یدیه ولا من خلفه
بوجہ من الوجہ
اصل اردک

شاید اوس سے کسی عالم اثناعشری غیر معتبر نے کہہ دیا ہو گا قول اول کتاب
 کتاب عین الحیات کی الحکمہ تہا ہونین کہ یہ روایت احاد بسبب مخالفت
 اول قطعہ کے متروک اور مردود ہے اور علماء اثناعشریہ کے یہی اصول
 میں مقرر ہے کہ جو روایت احاد مخالف قطعی دلیل کی ہو وہ ماولیٰ مردود
 گودہ روایت کافی کلینی کی جو اون کے نزدیک اصح الکتاب ہے وہی مولوی
 دلداری علی مجتہد لکھنؤ کتاب صوارم میں فریل عقیدہ ۱۲ کے لکھتے ہیں
واما نیکویم کہ ہر ایک از احادیث کافی گوروات ان ضعیفہ مجروح
باشند قطعی الصدور اند چنانچہ شما ادعای آن میکنید و ایضا بر تقدیر
قطعی بودن ہر گاہ آیات قرآنی منسوخ باشند و ماولیٰ جہا بعضی احادیث
کافی ماولیٰ نباشند بنا بر مخالف بودن ان از اجماع و الا احادیث
المستفیضہ اور کتاب ذوالفقار میں ذیل مقدمہ ہشتم کے لکھتے ہیں
بالاتفاق میان علماء اسلام قاعدہ مقررہ است کہ اگرچہ آیات
واحادیث کہ برخلاف قطعیہ دلالت داشتہ باشند می اندازند از کتاب
داشتہ باشد والا ماولیٰ سیارند اور جب حال روایات کلینی کا اور روایات
احاد کا ایسا ہو جیسا بیان ہو ا پس ایک دور روایت احاد عین الحیات
اور مانند اوسکی متروک ہو فی من کیا بعد لازم آتا ہے پاورضیاب
کچھ ہیں اور مشکاة المصابیح میں جو اہل سنت کی معتبر

مردود ہے کہ روایت احاد مخالف قطعی دلیل کی ہو وہ ماولیٰ مردود
 گودہ روایت کافی کلینی کی جو اون کے نزدیک اصح الکتاب ہے وہی مولوی
 دلداری علی مجتہد لکھنؤ کتاب صوارم میں فریل عقیدہ ۱۲ کے لکھتے ہیں
 واما نیکویم کہ ہر ایک از احادیث کافی گوروات ان ضعیفہ مجروح
 باشند قطعی الصدور اند چنانچہ شما ادعای آن میکنید و ایضا بر تقدیر
 قطعی بودن ہر گاہ آیات قرآنی منسوخ باشند و ماولیٰ جہا بعضی احادیث
 کافی ماولیٰ نباشند بنا بر مخالف بودن ان از اجماع و الا احادیث
 المستفیضہ اور کتاب ذوالفقار میں ذیل مقدمہ ہشتم کے لکھتے ہیں
 بالاتفاق میان علماء اسلام قاعدہ مقررہ است کہ اگرچہ آیات
 واحادیث کہ برخلاف قطعیہ دلالت داشتہ باشند می اندازند از کتاب
 داشتہ باشد والا ماولیٰ سیارند اور جب حال روایات کلینی کا اور روایات
 احاد کا ایسا ہو جیسا بیان ہو ا پس ایک دور روایت احاد عین الحیات
 اور مانند اوسکی متروک ہو فی من کیا بعد لازم آتا ہے پاورضیاب
 کچھ ہیں اور مشکاة المصابیح میں جو اہل سنت کی معتبر

و مشہور کتاب ہے کتاب فضائل قرآن مکی پہلی فصل میں لکھا ہے کہ عمر بن
 الخطاب قال سمعت هشام بن حکیم بن حزام یقر سورة الفرقان علی غیر
 ما اقرءا و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرانہا فکدت ان اجعل
 علیہ ثم امہلتہ حتی انصرف ثم لبیتہ بزدانہ فجنبت بہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت ہذا تقر
 سورة الفرقان علی غیر ما اقرانہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ادرسلہ اقرءا فقراء القراءة التي سمعته یقرءا فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ہکذا انزلت ثم قال لی اقرءا فقراءت فقال
 ہکذا انزلت ان ہذا القرآن انزل علی سبعة احرف فاقرءوا
 ما یفسر منہ متفق علیہ واللفظ لمسلم* یعنی عمر ابن الخطاب کہتا ہے
 کہ میں نے ہشام ابن حکیم ابن حزام کو سنا کہ وہ سورۃ فرقان میری قرات
 کے خلاف پڑھتا تھا حال اُنکے مجھ کو وہ سورۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 پڑھائی تھی میں نے چاہا کہ جلد اویسے منع کروں لیکن میں نے اویسے
 سہت دمی یہاں تک کہ وہ بڑھ چکا بعد اکیسے میں اوسکی یاد دیکر کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس لگیا اور کہا یا رسول اللہ میں نے اس شخص کو سورۃ
 فرقان ایک اور قراءت سے پڑھتے سنا ہے خلاف اوس قراءت کے
 جو آپ نے مجھ بتائی ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا

کہ اویسے چوڑ دیے اور اویسے کہا پڑہ پس اویسے وہی قراۃ پڑھی جو پہلے
پڑھتے سنی تھی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح
نازل کی گئی ہے یہ مجھے فرمایا کہ تو پڑہ پس میں نے ہی پڑھی فرمایا کہ اس طرح
نازل کی گئی ہے اور قرآن سات قراۃت پر نازل ہوا ہے جس قراۃت پر
اسان ہوا سپر پڑھو یہ حدیث متفق علیہ ہے اور عبارت مسلم ہے

* پرتیسری فصل میں مرقوم ہے * عن زید بن ثابت قال ارسل الى
ابوبکر مقتل اهل اليمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده قال ابوبکر
ان عمر اتاني فقال ان القتل قد استمر يوم اليمامة بقراء القرآن و
ان اخشى ان استمر بالقتل بالقراء بالمواطن فيذهب كثير من
القرآن واني اري ان نامر بجمع القرآن قلت له كيف يفعل شيئا
لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر هذا والله
خير فلم ينزل عمر بل اجنى حتى شرح الله صدرى لذلك ورايت في ذلك

الذي رأى عمر قال زيد قال ابو بكر انك رجل شاب عاقل لا تهتكم
وقد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتتبع القرآن
فاجمعه ثواب الله لو كافوني نقل جبل من الجبال ما كان الاثقل علي مما امري
من جمع القرآن قال قلت كيف تفعلون شيئاً لم يفعل رسول
صلى الله عليه وسلم قال هو والله خير فليزل ابو بكر راجني حتى

میزان حق
من استر
کلمات
سخت

شرح اللہ صدرا ی للذی شرح لہ صدر ابی بکر وعمر فتبعت
 القرآن اجمعه من العُسْبِ الخاف وصدور الرجال حتی مجد
 اخر سورة التوبة مع ابی خزیمۃ الانصاری لہ اجد جامع احد غیرہ * لقد
 جاءکم رسول من انفسکم * حتی خاتمة براءة فكانت الصحف
 عند ابی بکر حتی توفاه الله فمر عند عمر حیوۃ ثم عند حفصة
 بنت عمر رواہ البخاری * * یعنی زید ابن ثابت کہتا ہے کہ ابو بکر نے
 مقتل اہل یمامہ میں آدمی بھیج کر بھیجے بلوایا میں گیا دیکھا تو عمر بھی اوسکے پاس
 ابو بکر نے مجھ سے کہا کہ عمر نے میرے پاس اگر کہا کہ یمامہ کی لڑائی کے دن
 قرآن کے قاری بہت مقول ہوئے میں ڈرتا ہوں کہ اگر اور مقاموں میں
 ہی ایسا ہی مقابلہ ہوگا تو قرآن میں سے بہت جانا رہیگا میں یہ سچ بتاتا ہوں
 کہ تم قرآن کے جمع کر لیا حکم دینے عمر سے کہا کہ وہ کام جو رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے نہیں کیا تم کیونکر کرو گے اوسنے کہا خدا کی قسم یہ اچھا ہے
 پس عمر بکرا یہی بات مجھ سے کہتا تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اس
 امر پر اکاہ کیا اور وہ فائدہ جو قرآن کے جمع کرنے میں عمر کو معلوم ہوتا تھا
 مجھ ہی معلوم ہوا اب زید کہتا ہے کہ ابو بکر نے مجھ سے کہا تم مرد جوان مقلد
 ہوا و شہوت مند تھے مبرا ہوا اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زلمہ میں
 وحی لکھا کرتے تھے پس تم قرآن کی تتبع کر کے اوسے جمع کرو خدا کی قسم اگر

مجھے ایک پہاڑ اڑھایا نیکی تکلیف دیتے تو مجھ پر پہاڑی نہ پڑتا جیسا قرآن مجید
 کرنا بہاری پڑا مینے اونے کہا کہ جس کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نہیں کیا تم کو کیا کرتے ہو او نہوں سے کھاوا لے دینا یہ بہتر ہے پس ابو بکر نے
 مجھ سے بتکار کھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو بھی اوس امر کے فائدے
 آگاہ کر دیا جس پر ابو بکر اور عمر کے دل کو آگاہ کیا تھا پس میں نے قرآن کی تین
 اور تلاش کی اور خرمائے پتون اور تہردن اور حافظ لوگوں کے دلوں سے
 لیکر اویسے جمع کیا حتی کہ سورۃ التوریت کی آخر کی یہ ایت * لقد جاءکم
 رسول من انفسکم * خاتمہ براءۃ تک ابی خرمہ رضادی کے
 سوا کسی کے پاس لکھی ہوئی نبائی بس قرآن کے وہ اجزا ابو بکر کے پاس
 جاب نہوں نے وفات پائی تو عمر کے پاس رہے اونکے بعد اونکی بیٹی
 حفصہ کے پاس رہے یہ بخاری کی روایت ہے * * وعن انس بن مالک
 ان حذیفۃ بن الیمان قد مر علی عثمان وکان یغازی اهل الشام
 فی فتح ارمینہ واذر یحجان مع اهل العراق فافزع حذیفۃ
 اختلا فھم فی القراءة فقال حذیفۃ لعثمان یا امیر المؤمنین
 ادراکھذا لامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتب اختلاف
 الیہود والنصارى فازسل عثمان الی حفصۃ ان ارسل الینا
 بالصحف ننسخھا فی المصاحف ثم نردھا الیک فارسلت

بها حفصة الى عثمان فامر زيد بن ثابت وعبد الله بن الزبير و
 سعيد بن العاص وعبد الله بن الحارث بن هشام فنسخوها في
 المصاحف وقال عثمان للرجل عطاء بن الساجي انما اختلفتم
 انتم وزيد بن ثابت في شيئي من القرآن فاكتبوه بلسان قريش فلما
 نزل بلسانهم ففعلوا حتى اذا نسخوا الصحف في المصاحف رد
 عثمان الصحف الى حفصة وارسل الى كل افق بمصحف مما نسخ
 واما ما سواه من القرآن في كل صحيفة او مصحف ان يحرق قال
 شهاب فاخبرني خارجة بن زيد بن ثابت انه سمع زيد بن ثابت
 قال لقد رآيت آية من الأحزاب حين نسخنا المصحف قد كنت اسمع
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بها فالتمسناها فوجدنا
 هاهنا خزيمة بن ثابت الانصاري * من المؤمنين رجال صدقوا
 ما عاهدوا الله عليه * فالحقناها في سورة وفي الصحف رواه البخاري
 * يعني انس بن مالك کہتا ہے کہ حذیفہ ابن یان عثمان کے پاس آیا
 در حالیکہ وہ ارمینہ میں اہل شام کے ساتھ اور آذربایجان میں اہل عراق
 کے ساتھ جہاد کرتا تھا اور قاریوں کی مختلف قراءت سے دیگر عثمان سے
 کہا کہ اے امیر المؤمنین اس امت کی خبر لیجئے قبل اوستے کہ وہ یہ کتاب
 میں اختلاف کریں جیسے یہود و نصاریٰ نے اختلاف کیا پس عثمان نے

نفس کے پاس آدمی پہنچا کہ تم اجزاء ہمارے پاس پہنچا کہ ہم لوہے کے متعدد نسخے لکھیں

اور ہر تمہیں دین حفسہ نے وہ اجزاء عثمان کے پاس پہنچے تب عثمان

زید ابن ثابت اور عبداللہ ابن زبیر اور سعید ابن العاص اور عبداللہ

ابن الحارث ابن ہشام کو مامور کیا انہوں نے اس کو متعدد نسخوں

میں لکھا اور عثمان نے ان تینوں شخصوں (یعنی عبداللہ ابن زبیر اور

سعید ابن العاص اور عبداللہ ابن حارث) سے جو قوم قریش تھے کہا کہ

جس وقت تم تینوں شخص اور یہ قرآن کے کسی امر میں اختلاف کرو تو اسے قرآن

لہجہ پر لکھنا کیونکہ قرآن انہیں کی زبان میں نازل ہوا ہے پس انہوں نے ایسا

ہی کیا جبکہ اجزاء کو متعدد نسخوں میں لکھ چکے تو عثمان نے اسے

حفسہ کے پاس پہنچایا اور ہر طرف ایک ایک صحیفہ اونہوں میں سے

جنہیں اب لکھا تھا بھیجا اور اس کے ماسوا جتنے قرآن کے صحیفے تھے ان کے طوائف کا

حکم دیا ابن شہاب کہ ہے کہ خارجہ ابن زید ابن ثابت نے مجھے خبر دی کہ اس نے زید

ابن ثابت سے اپنے باپ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ جس وقت قرآن کو میرے لکھا

سورہ اخرا اب کی ایک تہ جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سنا تھا

مجھے لکھی ہوئی نہ ملی تھی اور اس کے ہونے کو خرمہ ابن ثابت انصاری کے پاس بھی

اور وہ آیت یہ ہے * من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ

علیہ * پس مجھے اس سے سورہ اخرا بن لایق کے کتاب میں داخل کیا ہے بخاری و

کہتا ہوں ان حدیثوں کو ہم مانتے ہیں لکن انکو بادرصاحب کے
 دعویٰ سے کچھ ہی مناسبت نہیں کیونکہ انکی رسم کے موافق ان حدیثوں
 چاباقین مکتبی میں جیسا خود ہی لکھتے ہیں اسکو وہ کی ان حدیثوں سے گئی ایک یا تین
 ثابت ہوتی ہیں پہلے یہ کہ خود محمد کے وقت میں ایک شخص نے ایک آیت
 اور دوسرے نے دوسری آیت کو ویسا پڑھا تھا دوسرے یہ کہ قرآن مجید
 و فقہین ایک جلد میں جمع نہیں ہوا تھا بلکہ ابوبکر نے آیات کو جمع کر نیکاحاکم
 اگرچہ محمد سے اس کام کے واسطہ اسکو حکم نہیں ملا تھا بلکہ صرف سبائت
 کی راہ سے کیا تاکہ مبادا آیات گم ہو جاوےں پھر یہ کہ عثمان نے خلافت
 کے تحت بریٹھکرج دیکھا کہ لوگ پہر ہی قرآن کے پر پتے میں فرق کرتے
 ہیں اور ڈرا کہ قرآن میں آگے اور زیادہ خرابیاں ہوں تو زید وغیرہ کو حکم
 دیا کہ قرآن کو دوبارہ صحیح کریں اور سب آیات قریش کی زبانیں لکھیں جو تھے
 اوسنے سب اگلے نسخے جمع کر کے جلا دیئے اور اوس نے نسخہ پہ اوچے
 لکھو اگر سب جگہ نہ سمجھ دیئے اور اس طرح اسکو مشہور کیا اب ہم پوچھتے ہیں
 کہ عثمان نے کس واسطے اگلے نسخہ کو جلا دیا اگر وہ نیا نسخہ جو اوس نے مشہور
 اور اب متعل ہے اگلے نسخوں سے مضمون اور الفاظ میں بعینہ برابر
 اور موافق تھا اور اوسنے صرف آیات اور سورتوں ہی کی ترتیب بد کر دی
 اور طور پر کی تھی تو کیا سبب تھا کہ انکو جلا دیا بلکہ لازم تھا کہ اگر سب کو نہیں

تو بعض کو تو خود ہی رکھ چھوڑتا تا اگر کوئی کہے کہ تم نے قرآن کو تغیر یا اور بدل
ڈالا تو ان لکھنے کو اس کے سامنے رکھے اور کہے کہ لو بے اگلیے
ہیں دیکھو اور مقابلہ کرو تا کہ تمہیں معلوم ہو کہ یہ قرآن مضمون اور الفاظ میں

نسخوں سے موافق اور مطابق ہے لیکن اس بات سے کہ عثمان نے ایسا
نہیں کیا بلکہ سب لکھنے کو جلا دیا تو کچھ اور گمان نہیں ہوتا مگر یہی کہ اگلے
نسخوں سے ہر ایک در طرح کا تہا یا یہ کہ جیسا شیعی کہتے ہیں کہ اوسے پہلے
قصہ اکم کیا اور بعض آیات میں تغیر و تبدل کی ہے اور اوس نسخہ کو جو قصہ
پاس تھا اور عثمان نے اوس کو پیر دیا اوس کی خبر کیونلی اور نہ کہینے اوس کو
بہر دیکھا شاید عثمان نے من بعدہ اوس کے جلا دیے کا یہی حکم دیا ہو گا اگر کسی
محمدی پاس ہو تو اوسے ظاہر کرے تا اب کے قرآن کو اوس سے مقابلہ کریں
اور معلوم ہو دے کہ یہ اوس سے مطابق ہے کہ نہیں اب اس صورت میں
کہ شیعی ایسا کہتے ہیں اور سینوں کی مشہور اور معتبر کتاب میں ہی ایسی باتیں
لکھی ہیں تو ہر صاحب فہم وغور کے دل میں قرآن کے صحیح اور اصل ہونے کی بات
شک کلی ہوگی اگر محمدی ایسی باتیں توریت و انجیل کی بابت سنیوں کی مشہور
اور معتبر کتابوں سے نکال لا سکتے تو البتہ اون کا یہ ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف
ہوئی ہیں بجا نہ ہو تا کہتا ہوں قول اون کا پہلے یہہ الخ محمد و شس ہے کیونکہ یہ
اختلاف فقط قرائت میں تھا جیسا خود ہی یاد رخصا حبے اول حدیث کے

ترجمہ میں لکھا ہے کہ وہ سورہ فرقان میری قرأت کے خلاف پڑھ لیا
 الخ اور یا رسول اللہ میں اس شخص کو سورہ فرقان ایک اور قرأت سے
 الخ اور قرآن سات قراءتیں نازل ہو اسے الخ اور ہر ایک قاری نے
 اپنی قراءۃ کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح کر رکھا تھا اور ساتوں
 قراءتیں متواتر ہیں اور سبکی سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں پس یاد رکھنا
 کی ذات سے بڑا تعجب ہے کہ اسکو اثبات تحریف میں کیا سہم کر نقل
 کرتے ہیں مان اگر یہ اختلافات قراءت ایسے ہوتے کہ خدا تعالیٰ کی طرف
 سے ایک ہی عبارت نازل ہوتی اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہی طرح
 پڑھا ہوتا اور بعد انحضرت کے اسکو لوگ بدل ڈالتے اور عبارتیں
 اپنی طرف سے بنا کے پڑھتے لگتے اور عبارت قرائت کا تو اثر ہی نہ ہوتا بلکہ
 وہ عبارت لوگوں کی عبارتوں کے ساتھ ملکر ایسی مخلوط ہو جاتی کہ پہچان نہ ہوتی
 تو البتہ گفتگو کی گنجائش تھی اور یاد رکھنا صاحب کا دعویٰ بجا ہوتا لیکن یہ بات
 نہیں ہے یہ امر تو عہد عتیق و جدید ہی کے حصہ میں آچکا ہے یعنی آئمہ
 ایسے اختلافات عبارت موجود ہیں کہ جن میں معلوم نہیں تھا کہ ان میں سے کونسی
 عبارت اصل مصنف کی ہے اور کونسی ملحدوں اور کاتبوں کے وسیلہ سے
 یادیندار مسیحیوں کے طفیل سے نسخہ بنیں داخل ہوئی چنانچہ مارضا جلد

تو این سے سچی ایک ہی ہو سکتی ہے اور باقی یا قصداً تحریف ہے یا سہو کاتب
اور اصل کو ساختہ سے پہچانتا اکثر دشوار ہے پس جہاں تہوڑا سا ہی
شبہ ہوتا ہے تو سب کو اختلاف عبارت کہتے ہیں لیکن جب صحیح
معلوم ہو کہ کاتب نے جھوٹ لکھا ہے تو اس کو غلطی کا تب شمار کرنے
میں اتنی عبارت سے صاف واضح ہے کہ ایسے اختلاف عبارت میں
بحر ظن و تخمین کے ہرگز کسی کلام کو اوغین سے مصنف کی طرف یقیناً
نسبت نہیں کی جکتی اور اس طرح کا اختلاف عبارت کہ اہل اسلام
اصطلاح میں عین تحریف ہے کیونکہ کلام غیر الہامی کلام الہامی کے
ساتھ ایسا مخلوط ہو گیا کہ ہرگز تمیز نہیں ہو سکتا صرف دو چار ہی جگہ
نہیں بلکہ بہت سے ہیں چنانچہ ڈاکٹر مل نے جو عہد جدید کے نسخہ نگار
تو ایسے تین ہزار اختلافات عبارت کے نشان دیے اور ڈاکٹر کریک
نے جو اس سے زیادہ نسخوں یعنی تین سو پچیس کا مقابلہ کیا تو ڈیڑھ
لاکھ ویسے ہی اختلاف عبارت کے بتلا دیے پس خیال کرنا چاہیے
کہ اگر جہاں کے سب نسخے ملائے جاویں تو خدا جانے کتنے اختلاف
نکلیں گے کس لئے کہ ابھی تو ہزاروں نسخے ایسے موجود ہیں کہ ان کو
کسی نے ہی مقابلہ نہیں کیا چنانچہ واطیک کتب خانہ کے نسخہ نگار سیمرغ
۳۳ نسخے ملائے گئے ہیں اور غلام حسن کے کتب خانہ میں ہی قریب ایک ہزار

نسخے موجود ہیں لیکن او میں سے ہی صرف ۲ نسخہ ملائے گئے ہیں اور اس
 کے نسخوں میں سے ہی صرف ۹ نسخے مقابلہ ہوئے ہیں سوائے ان کے بلانچینی
 بہت سے نسخے نکال بیان کیا گئے اور ان کا ہی مقابلہ نہیں ہوا اور لطف یہ ہے
 کہ بہت سے نسخے جو پچیس^{۵۵} نسخے ہی عہد جدید کے پورے پورے نسخے نہ تھے بلکہ کسی
 میں تو چند ورس اور کسی میں چند جز اور کسی میں ایک انجیل اور کسی میں
 چار انجیلیں اور کسی میں ناپے پورے پورے نسخے پر اپنے نسخوں میں تو کوئی
 بھی پورا نہ تھا چنانچہ نمونہ کے طور پر ہم بیان چند اون نسخوں کا ذکر کرتے
 ہیں کہ جنہیں علماء عیسائیوں نے پراانا اور معتبر سمجھ کے اپنی کتابوں میں
 بیان کیا ہے۔ پہلے اول کوڈکس کوئیاوس اس میں چار جز تھے جز اول میں
 متی کے ۱۶ باب کے ورس ۵۰ سے ۶۵ تک یعنی ۹ ورس دوسرے
 جز میں اوسے انجیل کے باب ۲ کے ورس ۲۶ سے ۴۳ تک یعنی ۹ ورس
 تیسرے جز میں یوحنا کی انجیل کے ۱۴ باب کے ورس ۲ سے ۱۰ تک یعنی ۹
 ورس چوتھے میں اوسے انجیل کے باب ۱ کے ورس ۱۵ سے ۲۲ تک یعنی
 ۸ ورس فقط پس کل ورس جو اس پر اپنے نسخے میں موجود ہیں ۳۴ تھے
 حالانکہ کل ورس عہد جدید میں سات ہزار نو سو اسی میں سوائے ان کے
 چاہیے کہ کتبہ ورسوں کو ایک نسخہ قرار دیا ہے دو نسخے کوڈکس بیری
 اسمین ۴ انجیلیں اور اعمال تھے اسمین ہی چار ۶۶ ورق بہت پیٹے

اور خراب ہے ہوئے ہیں جسمیں سے کسی کا تب نے بھیجے سے لکھکر
 ملاویئے پہلے اور تیسری پہلے باب کے بین اور غائب تھے تیسرا نسخہ کو دس
 اور می اسکا ذکر کو ڈکس وائیکا نوس اور اسکندریہ نوس کے ساتھ گزرا
 چوتھے نسخے میں صرف بولوس کے نام ہے تھے اب ہم صرف اتنے نسخے
 انکشاف کرتے ہیں جسکو زیادہ اسکی تفقیش منظور ہو کر زبیک اور میکالس کی
 کتابوں میں دیکھ لے پس اس بیان سے صاف واضح ہے کہ اسی
 تین سو پچیس نسخوں کو اگر پورے پورے نسخے بنائے جاویں تو غالباً سو
 بھی کم ہوینگے معہذا اگر ڈیڑ لاکھ اختلافات عبارت کو سونسخوں پر تقسیم
 کریں تو ہر ڈیڑ لاکھ اختلاف عبارت فی نسخہ بانٹے آویں گے
 اب ہم چند اختلاف عبارت بھی بطور نمونہ کے لکھتے ہیں تاکہ لوگ جانیں
 کہ ان میں تمیز کرنا کہ کون کلام الہی ہے کیا دشوار ہے مثلاً خروج کے
 اکیسویں باب کے آٹھویں ورس میں حضرت موسے ایک عبارت کے باب میں
 جو اپنی سٹی دوسرے کے ماتھے نچتا تھا اس خیال سے کہ وہ اس سے نکاح کریگا
 یوں حکم فرماتے ہیں اگر وہ آقا و سکا جو اسے اپنے نام زد نہیں کرے رہ گیا
 ناراضی ہو تو اسکا فدیہ دیکے الہ اور حاشیہ پر عبرانی نسخہ کی اور نسخہ
 سے یوں عبارت نقل ہوئی ہے اگر وہ آقا و سکا جو اسے اپنے
 نامزد کر کے رہ گیا ناراضی ہو تو اسکا فدیہ دیکے الہ اور یہ عبارت

اب ترجمہ نہیں لکھی جاتی ہے ۲ کتاب احبار کے باب کے ورس
۲۱ میں اون چیزوں کے بیان میں جو بنی اسرائیل کے لیے پاک حلال
تھیں عبرانی نسخہ کے متن میں یون مرقوم ہے پر ہم سب رینگنے والے
پر مذونین سے جو چار یون سے چلتے ہیں اور اونکی پھلی ٹانگیں اگلے
پانوں سے لپٹتی ہوئی نہیں ہیں کہ وہ اون سے کو در زمین پر چلتے ہیں
تم ادین سے کہاؤ اور اس جملہ کی عوض اور اونکی پھلی ٹانگیں اگلے
پانوں سے لپٹتی ہوئی نہیں ہیں الخ عبرانی نسخہ کے حاشیہ پر اور
نسخہ سے یہ عبارت لیکے لکھی ہے اور اونکی پھلی ٹانگیں اگلے پانوں سے
لپٹتی ہوئی ہیں الخ اور اسی حاشیہ کی عبارت کو اب عیسائی لوگ
ترجمہ کرتے ہیں چنانچہ ترجمہ انگریزی مہری و ترجمہ ہندیہ و فارسی میں
یہی عبارت ترجمہ ہوئی ہے ۳ کتاب احبار کے باب کے ورس
۳۰ میں یون لکھا ہے اور اگر سال بہر کی مدت میں اوسکا ندیہ نہ دیا
جاوے تو وہ گھر جو شہر پناہ کے اندر نہیں ہے خریدار پاس اوسکے
قرونین ہمیشہ تک اوسکا ہوا وہ یوں کے سال میں جھٹ بجائیکا
اور اس جملہ کی عوض تو وہ گھر جو شہر پناہ کے اندر نہیں ہے حاشیہ پر
اونسخہ کی عبارت یوں نقل کی ہے تو وہ گھر جو شہر پناہ کے اندر ہے
اور اس ہمارے کتاب ترجمہ کیا جاتا ہے اب ذرا خیال کریں کی بات ہے

کہ جب کتب مقدسہ میں ایسے اختلافات عبارت کے جو آپس میں ایک دوسرے کے
 متناقض ہیں یا بے جا وین اور انہیں سے کسی کو بالآخر حکم دیا جائے گی یہی
 اصل مصنف کی عبارت سے بلکہ دونوں پر صدق و کذب کا احتمال ہو
 تو پہلا اس صورت میں اوس مسئلہ پر کہ جس سے وہ عبارتیں متعلق
 ہیں کیونکر حکم قطعی ہو سکتا ہے لہذا بہت سے مسئلوں میں شبہ رہا
 مثلاً حلت و حرمت کے مسئلہ میں کہ اب نہیں معلوم ہو سکتا کہ کوسی
 جانور حلال تھا یا وہ جنکی پیمپی ٹانگیں اگلے یا نون سے لپٹی ہوئی نہیں
 یا وہ جنکی ٹانگیں اگلے یا نون سے لپٹی ہوئی نہ تھیں کیونکہ دونو عبارتیں
 موجود ہیں یا مثلاً گوندی کی بابت کے مسئلہ میں کون شخص اوسے لڑا
 کرے یا وہ شخص جسے اوسے اپنے نام زد کر لیا ہے یا وہ شخص جسے
 اوسے اپنے نام زد نہیں کیا کیلئے کہ اس میں ہی دونو عبارتیں موجود
 ہیں یا مثلاً حضرت مسیح کی زانیہ عورت کو نے سزا دیے جو پورے کینکا
 مسئلہ جو یوحنا کی انجیل کے آٹھویں باب میں مرقوم ہے کیونکہ اوس میں
 یہی بہت سے اختلافات عبارت کے ہیں بحدیکہ بہت سے علماء عیسائیہ
 اوسکی صداقت پر گفتگو کی ہے چنانچہ تیسرے مقصد میں اوسکا حال
 گذرا ہے اور اسی طرح سے اور مسئلہ بھی مشتبہ ہیں لیکن خوف طوالت
 اتوں ہی پر اکتفا کیا گیا پس اب پادری لوگوں کا یہ کہنا کہ اختلاف عبارت

کسی مسئلہ میں نقصان نہیں آیا کیسا پوج پڑا اور جب اختلافات
 عبارت کا حال سرچکے تو اب اختلاف قراءت کو سنئے کہ وہ کیسے
 جانا چاہئے کہ ساتون قراءت قرآن میں اختلاف اس قسم کا ہے کہ بعض
 قراءت کی موافق فتح خالص اور بعض کے موافق اما لہ کے ساتھ اور بعض
 کے ادغام اور بعض کے انہار اور مانند لکے پڑا جاتا ہے اور مضمون
 ایک ہے اور ہرگز ایسا اختلاف نہیں کہ موافق بعض کے ایک حکم اور موافق
 دوسرے کے دوسرا حکم نکلے قول او نخاد و سترے یہ بھی صرف پوج ہے
 کیونکہ قرآن کو ایک جلد میں جمع نہیں ہوا تھا لیکن سب قرآن پڑھنے والے
 ظکروں وغیرہ پر مرقوم تھا اور حضرت ص کے وقت میں جو بیس آدمی
 وحی کے لکھنے والے تھے اور بہت صحابہ حافظ تھے قول او نکاتیر
 یہ الخ یہ بھی کچھ نہیں بلکہ حقیقت حال اتنی ہے کہ قرآن اصل میں موافق
 لغت قریش کے نازل ہوا پھر حضرت ص کے التماس سے فراخی ہو گئی تھی
 اس کے موافق خلافت عثمان رضہ تک پڑھتے رہے اور عثمان رضہ نے
 اپنی خلافت میں جب دیکھا کہ بعضے اپنی قراءت کو دوسری قراءت پر ترجیح
 دیتے ہیں اور نزاع یہودہ کرتے ہیں اور یہ بات بری تھی انہوں نے
 اس نزاع کے رفع کرنے کے لیے بمشورہ پچاس نیر آدمیوں کے مناب
 جانا کہ سب موافق لغت قریش پڑھتے رہیں اور اول صحیفوں سے جو

عہد ابو بکر رضی اللہ عنہ میں لکھے گئے تھے موافق لغت قریش کے مصحف نقل کر کے
اطراف میں بھیجے گئے اور جانا چاہیے کہ یہ اختلاف اور لغتوں کا لغت
قریش سے آیا تھا کہ لفظ الثابت موافق لغت قریش کے تھے اس کے ساتھ
اور موافق قراءت زید رضی اللہ عنہ کے جو انصار سے تھے اور ہونے کے ساتھ تھا
جاتا تھا اور اس طرح اور جا قیاس کرنا چاہیے اور کس طرح عثمان نے
اپنی طرف سے اصلاح نہیں دی اور اگر بادری صاحب امرہ کو وہ بالاکو
اصلاح کہتے ہیں تو کوئی محل طعن نہیں قول اوٹھا اور اس نے صرف اہل
عثمان رضی اللہ عنہ کی ترتیب میں ہی دخل نہیں دیا بلکہ آیتوں کی ترتیب
وہی ہے جو حضرت مہ کے زمانہ میں تھی کیونکہ جب جبریل علیہ السلام کوئی آیت قرآن
لائے تھے تو فرمادیتے تھے کہ اسکو فلائی سورۃ میں بعد فلائی آیت کے یہ کہو
اور وہ وہاں رکھی جاتی تھی ہر حال آیات میں ہی ترتیب نما حضرت مہ میں
اور اسی ترتیب پر پڑھتے تھے قول اوٹھا تو کیا سبب اس کا وہی تھا
کہ یہودہ نزاع اور ترجیح بعض قراء کے بعض پر اوٹھ جاوے قول اوٹھا
بلکہ لازم تھا کہ اگر سب کو نہیں الخ محض تو ہم یہ کیونکہ عثمان نے کچھ ایسے
کہ میں بیٹھ کے چکے قرآن میں نہ بنا دیا تھا اور سب تو اتر قرآن کے مسلمانوں
یہ امید نہ تھی کہ کوئی ایسا کہیگا اور غیر اسلام والوں سے گو وہ قرآن کو
نہیں مانتے کہیں یہ گمان یہودہ نہ ہوئے ان کے نہیں کیا تھا فقط پادری صاحب نے

اپنی مذمت ٹالنے کو کیا ہے قول او کا جیسے شیعہ کہتے ہیں الہ اور گدڑا
 کہ اونکے جمہور اور علماء محققین اس امر سے انکار نہ کہتے ہیں اور اس فرقہ سے
 جو تہوڑے سے لوگ مجہول اس امر کے قابل ہوئے ہیں اوسے فرقہ
 اونکو غیر معتبر اور اونکے قول کو باطل سمجھتے ہیں مگر حریف کہ پادری صاحبان
 قول کی سند پکڑتے ہیں اور اپنے فرقوں سے فرقہ ابوعی اور مارسیونی اور
 مانی کیز کے قول کو انکو نہیں دیکھتے انصاف تو یہ ہے کہ ان بعض کے قول کو
 اپنے اوں تینوں فرقوں کے قولوں سے مقابلہ کریں قول او کا اب اس صورت
 میں الخ شیعوں میں ہے اور نہیں بعض مجہول غیر معتبر نے کہا ہے جنکو
 اور نہیں کے جمہور علماء محققین نے جھٹلایا اور اور فرقوں اسلامی کا تو کیا
 اور اونے بڑے کرا پادری صاحب کے فرقوں نے انبیاء اسرائیلی اور عہد
 اور جدید کی کتابوں کی نسبت کہا ہے اور سنیوں کی مشہور کتابوں سے تو
 پادری صاحب نے خاک ہی نہ کالائے حال میں ایسا ذی شعور جیسے
 پادری صاحب ہیں شک کلی رکھتے مضائقہ نہیں وگرنہ اور کوئی عیسائی
 جو نصف ہے ایسا ہرگز نہ کہیگا کیونکہ حضرت عثمان رضا صاحب رسول
 تھے اور انہوں نے قرآن شریف کو بلا واسطہ رسول مقبول
 خود صحیح کر لیا تھا اور وہ کل قرآن کے حافظ تھے اور جو صحابہ قرآن
 جمع کرنے میں مصروف تھے خود کا تہان وحی تھے اور سوا انکے اور

بہت صحابہ چاہتے تھے خصوصاً حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ جو یسوعی
 مسند خلافت پر بیٹھے اور اسی قرآنیکے موافق حکم کرتے رہے قول
 اوتھا اگر محمدی ایسی باتیں التجہ کہتا ہو میں کہ خدا نکر ہے کہ ایسی
 ضعیف حجوتوں سے کوئی محمدی یہہ دعویٰ کرے یہہ منصب عالی و
 پادری صاحب کا ہے اور بس بلکہ محمدیوں کے پاس تو اثبات تحریف
 کے لئے بڑی بڑی قوی دلیدین موجود ہیں چنانچہ کچھ تو اسی سالہ
 میں ہی لکھی گئی ہیں از الجملہ وہ کہ جمہور قدما عیسائیہ عبرانی نسخہ کے
 مخرف ہونے کے قایل تھے اور یہودیوں کو تحریف کرنے کا
 الزام دیتے تھے مثلاً یوستینوس شہید نے طرفیون یہودی کے مطالبہ
 میں دعویٰ کیا کہ یہود نے عہد عتیق سے کتنی بیشین گویاں جو حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کے حقیق تہیں نکال ڈالیں اور مارنا چاہتے بھی
 لکھا ہے کہ جسٹن اپنی کتاب میں بمقابلہ طرفیون یہودی کے دعویٰ
 کرتا ہے کہ عزرائیل نے لوگوں سے کہا تھا کہ یہہ عید فصح کا کہنا نامائے
 خداوند نجات دہندہ اور پناہ کا کہنا ہے تو سمجھو کہ اگر تم خداوند کو
 انشان یعنی کہانے سے اچھا سمجھو گے اور اوس پر ایمان لاؤ گے
 تو یہہ زمین کبھی ویران نہو گی اور اگر تم اوس پر ایمان نہ لاؤ گے اور اوس کا
 وعظانہ سنو گے تو تم غیر قوموں کی ہتھائی کا سب سے ہو گے اور اٹلکے

اس فقرہ کی سچائی کا حامی ہے اور کہتا ہے کہ یہ فقرہ عزرا کی کتاب کے
 باب کے ورس ۲۱ و ۲۲ کے مابین تھا اور ڈاکٹر ای کلارک ہی اس کی
 صداقت پر راعب ہے اور ڈاکٹر بریٹ صاحب کہ نسخہ عبری کا بڑا
 حامی ہے اپنی کتاب میں یون لکھتا ہے کہ البتہ اس باب میں مجھ کو کچھ
 شک نہیں ہے کہ جسٹن نے طریفون کے ساتھ مباحثہ کرنے کے وقت
 جن عبارتوں کے کمال ڈالنے کا الزام یو دیون کو لگایا تھا تو اب عبری
 اور سبطا جنٹ کے نسخوں میں نہیں پائی جاتی ہیں یہ حقیقت جسٹن
 اور اریسٹوس کے وقت میں دونوں میں سوجوا اور کتاب مقدس کی
 جزو تھیں خصوصاً وہ عبارت جسکی نسبت جسٹن یہ کہتا ہے کہ وہ یہاں
 کتاب میں نہیں سبک جو جسٹن کے حاشیہ میں اور ڈاکٹر گریب
 اریسٹوس کے حاشیہ میں یہ لکھتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ پطرس کو
 اپنے پہلے خط کے چوتھے باب کے چھٹے ورس کے لکھنے کے وقت
 اسی پیشین گوئی کا خیال تھا از انجملہ وہ کہ بزرگوں کی تاریخ کی بابت
 جامعین تغیر ہنری واسکات کے یون لکھتے ہیں کہ آگسٹائن ان
 تاریخوں کی بابت یہود کو تحریف کا الزام دیتا تھا اور یہی راسی جہود قدامت کو
 معلوم ہوتی ہے از انجملہ وہ کہ ان کتابوں میں یقینی الحاق ہوئے
 ہیں جیسا تینوں مقصد و نکی دوسری فصل میں گذرا ہے از انجملہ

وہ کہ ان کتابوں سے کچھ ورس بھی عائب ہو گئے ہیں سو اس کی م
 کیا شکایت کریں اہل کتاب نے تو کتنی کتابیں مہتم کر ڈالیں اور بعض
 جلا دین اور بعض پہاڑ ڈالیں جیسا کہ اس کتاب میں گذرا ہے اگرچہ
 وہ کہ صرف عہد جدید کی کتابوں میں ڈیڑھ لاکھ ایسے اختلاف عبارت
 کیے ہیں کہ جنہیں سے ایک لکھ بھی بالجرم مصنف کی عبارت نہیں کہہ سکتے
 ہیں اور اس طرح اور بہت سی دلیلیں ہیں اور عین سے کچھ اس کتاب
 میں لکھے گئے ہیں اور یہ باتیں محدثوں نے صرف معتبر کتابوں سے
 ثابت ہی نہیں کیں بلکہ انہوں نے تو پادری صاحب سے بھی ثابت کیا
 تحریف اور ۳۰۰۰۰ تیس ہزار اختلافات عبارت کے تسلیم کر کے
 لہذا پادری صاحب بمقتضا انصاف یہ کہا کریں کہ محدثوں کا
 یہ ہر ادعا کہ کتب مقدسہ تحریف ہو گئی ہیں سچا نہیں ہے کیونکہ وہ جو
 ثبوت کہ پادری صاحب طلب کرتے تھے محدثوں نے ان سے بڑھ کر پیش کر دیے
 پادری صاحب کہتے ہیں اب اگرچہ کچھ لازم نہیں کہ محدثوں کی اس دعویٰ
 بلا دلیل پر توجہ کریں پر اس لیے کہ یہودیوں اور مسیحیوں کی مقدس کتابوں کی
 تحریف ہونیکا دعویٰ بہت مشہور ہے پس ہم ان محدثوں کی خاطر جو
 حق ہیں اس دعویٰ پر غور کر کے معلوم کرادیں کہ آیا مقدس کتابوں کی
 تحریف کسی وقت ہوئی ہے یا نہیں کہتے ہیں انہیں کہ دعویٰ محدثوں کو

بلا دلیل کھنا محض ایک تعصب کی بات ہے اور اس تعصب کا لحاظ
کر کے گو ہم کو بھی چاہیے تھا کہ ہم ایسے متعصب بن کر تو لون کی طرف
انتفات نہ کریں مگر بلحاظ عیسائیوں حق جو کے پادری صاحب کی دیکھو
ابطال پر متوجہ ہوتے ہیں پادری صاحب کہتے ہیں مان ایسی تحریف کے
زمانہ کے لئے قرآن کی آیتوں میں کچھ خبر ہے چنانچہ سورہ انبیاء میں لکھا ہے

وما ارسلنا قبلك الا رجا لا نوحى اليهم فسئلوا اهل الذكر

ان كنتم لا تعلمون * * * یعنی ہم نے تمہارے پہلے کسی کو
نبین بھیجا مگر او ان آدمیوں کو جنہ اپنے ارادے بیان کیے پس اہل ذکر یعنی
اہل کتاب سے پوچھو اگر تم اس سے نہیں جانتے * اور یہ سورہ یونس میں لکھا ہے

* * * فان كنت في شك مما انزلنا اليك فسأل الذين

يقضون الكتب من قبلك * * * یعنی اگر تو ان چیزوں کے حقیقین

جو پہلے تیرے لئے نازل کیں شک رکھتا ہے تو ان لوگوں سے پوچھ
جنہوں نے تجھ سے پہلے کتاب کو پڑھا ہے * پس قرآن کے ان مقاموں

ثابت ہوتا ہے کہ محمد کے زمانہ تک بل کتاب کی مقدس کتابیں تحریف

نہیں ہوئی تھیں نہ تو اگر بالفرض قرآن سچا ہو تو کیونکر ہو سکتا ہے

کہ خدا ان آیتوں میں حکم کرے کہ سیم چون اور یہودیوں کی کتاب پر متوجہ ہو

اور شک کی قوت ان سے پوچھو کیونکہ نہیں ہو سکتا کہ خدا کسی کو ایسی

کتاب کی طرف جو تحریف ہوئی رجوع کرے مگر اس شرط پر کہ معلوم کیا
 ہو کہ اس کتاب کے کون کون سے لفظوں میں تحریف ہوئی ہے حالانکہ
 قرآن میں کوئی بات ایسی نہیں جیسے معلوم ہو کہ نئے اور پرانے عہد کی کتابوں
 کے کون مقام اور کون آیتیں تحریف ہوئی ہیں بلکہ صرف یہ کہا ہے
 کہ مسیحیوں خصوصاً یہودیوں نے اپنی مقدس کتاب میں تحریف کیں چنانچہ
 سورہ بقرہ میں لکھا ہے کہ * * یا بنی اسرائیل لا تلبسوا الحق بالباطل
 وتکتبوا الحق وانتم تعلمون * * یعنی ای بنی اسرائیل سچ کو
 جھوٹ نہ کرو اور سچ کو نہ چھپاؤ جس حال میں کہ اویسے جانتے ہو * * اور اسی
 سورہ کی دوسری جگہ میں لکھا ہے کہ * * افتطمعون ان یومنا
 لکم وقد کان فریق منهم یسمعون کلام اللہ ثم یحرفونہ
 من بعد ما عقلوه و ہم یعلمون * * یعنی کیا چاہتے ہو کہ ویسے کو
 یعنی یہودی میثم پر یقین لاؤین اور حال انکا نہیں ہے ایک فرقہ نے
 خدا کا کلام سنا بعد اوسکے تحریف کی اور یہ بھی سمجھنے اور جاننے کے
 بعد کیا ہے * * ان دونوں آیتوں میں تحریف بلا تعین وقت ایک
 عام معنی سے بیان ہوئی ہے اب ہم ان آیتوں کو لاسقہ ہیں
 تحریف کے زمانہ اور وقت کا اشارہ ہوا ہے چنانچہ سورہ مدینہ میں
 لکھا ہے کہ * * لعلکن الذین کفروا من اهل الکتاب

والمشرکین منطکین حتی تأتیم البینۃ رسول من اللہ یسلوا
 صحفا مطهرة فیہا کتب قیمۃ و ما تفرق الذین اوتوا ^{لکتاب}
 الا من بعد ما جاء نھم البینۃ * * یعنی اہل کتاب اور مشرکین
 حق سے منہ نہ پیرا جب تک کہ روشن دلیل یعنی قرآن اور غیر
 یعنی محمدؐ اکی طرف سے اور ان پاس نہ آئے کہ دیکھ مقدس کتابوں کو
 جنہیں مضبوط حکم آئے ہیں اور ان سے بیان کریں اور ان لوگوں نے
 جن کو کتاب ملی تھی جدا نہ کی مگر اوس کے بعد کہ انہیں روشن دلیل مل گئی
 پس اگر ہم بالفرض مان لیں کہ قرآن کا یہ دعویٰ سچا ہے تو اس آیت سے
 یہ نکلتا ہے کہ یہودی اور مسیحیوں نے اپنی مروج کتابوں کو محمدؐ کے ظاہر
 ہونے اور تعلیم کے شروع کرنے کے بعد تحریف کیا ہے نہ پہلے
 کہتا ہوئیں کہ ان آیتوں کے نقل کرنے سے پادری صاحب نے اپنے زعم میں
 قرآن سے تین مطلب ثابت کئے ایک یہ کہ رسول اللہؐ کے زمانہ
 ظہور تک اہل کتاب کی مقدس کتابیں محرف نہوی تھیں دوسرا یہ کہ
 کہ قرآن میں تحریف ایک معنی عام سے بیان ہوئی ہے تیسرا یہ کہ
 رسول اللہؐ کے ظہور کے بعد تحریف اور کتابوں میں ہوئی ہے
 اور پہلے مطلب کے ثابت کرنے کے لئے دو آیتیں نقل کیں ہیں
 ہم اور دو نو آیتوں کو مع ترجمہ کے نقل کر کے خوب توضیح اور تفسیر

ناکیکو شہزہ ہے ایہ ساتویں سورہ انبیاء کی یوں ہے وَمَا ارْسَلْنَا
 قَبْلَكَ إِلَّا رَجُلًا نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ فَاَسْئَلُوا اَهْلَ الدِّيْنِ
 اَنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اور پیغام نہیں بھیجا ہے تجہ
 آگے مگر یہی مردوں کے ماتہ کہ حکم بھیجتے تھے ہم انکو (یعنی یہ سب
 آدمی ہی تھے نہ فرشتے) سو پوچھو (اس بات کو کہ وہی آدمی ہی
 ہوتے تھے نہ فرشتے) اہل کتاب سے اگر تم نہیں جانتے اور اس آیت
 کچھ ہی پادری صاحب کے مدعا سے ربط نہیں کیونکہ یہ آیت جو اسے اور
 مشرکوں کے قول کا جواب ہے ۳ اوسی سورہ میں یوں منقول ہے اِهْلُ
 الْاِيْمَانِ مَثَلُكُمْ اَفْتَاوْنَ السَّحَرِ وَالَّذِي تَبْصُرُوْنَ
 یعنی یہ شخص (یعنی محمد ص) کون ہے ایک آدمی تمہیں (یعنی کہتا
 پتیا چلتا پرتا) پر کیوں پڑتے ہو جادو میں (یعنی جو یہ خارق عادت
 اور معجزہ دکھاتا ہے سب جادو میں) انکھوں دیکھتے ہیں کون
 اس شخص میں شے کہ پیغمبر کون فرشتے ہوتے ہونگے نہ آدمی اور محمد
 جو ہماری مثل کہا تا پتیا پرتا چلتا آدمی ہے تو یہ پیغمبر نہ گا اور سب
 معجزہ اس کے جادو ہونگے اور مشرکوں کو غیر اور مدینہ کے یہودیوں
 بڑا راہور ربط تھا اور محمد کی نبوت باطل کر سیکو اونے مشورہ کیا کرتے
 تھے اور ایسے زمین ان کے قول مان لیا کرتے تھے اوس پر اللہ تعالیٰ

ایہ ساتویں میں الزاما فرمایا کہ تم اپنے دوستوں یہودیوں سے پوچھ لو کہ
 اگلے نبی آدمی تھے یا فرشتے اور آیا انہوں میں فرمایا و ما جعلنا ہم
 جسد الا یأکلون الطعام و ما کانوا خالداً فیہ
 یعنی اور نہ بنائے تھے ہمیں اذکو (یعنی پیغمبر اذکو) ایسے کہ وہ کھانا نہ کھاؤ
 اور نہ تھے رہ جانے والے (یعنی کھانا بھی کھاتے تھے اور موت بھی
 اذکو آئی) پس اسجا اتنی ہی غرض ہے کہ یہہ شہرت کر دو اور دوستوں
 یہودیوں سے پوچھ لو کہ اگلے نبی آدمی تھے یا فرشتے کہا تھے میت تھے
 یا نہیں اور یہ بات تو یہودیوں کو خوب معلوم تھی کہ مقدس کتاب میں
 ہون پس پاور مصاحبت نے اس ایک کو توحاق نقل کیا ہے اور غلطی کہا کہ
 میں کافی طریقہ بعد لفظ ارسال کیا ہے بڑا دیا ہے اور آیت تیرہ
 سورہ یونس کی یون ہے فان کنت فی شک مما انزلنا الیک
 فاسأل الذین یقرءون الکتاب من قبلک یعنی سو اگر تو ہے
 شک میں (اے سامع) اوس پچھ لے جو اوتامی ہمیں تیری طرف
 تو پوچھ دے جو پڑھتے ہیں کتاب تجھے آگے اور اس آیت میں شاید خدا تعالیٰ
 شک اون لوگوں کا اٹھاتا ہے جو بہت بشارت کہہ رہے ہیں خطبان میں
 تھے کہ قرآن میں بعض ایسی باتیں ہیں جو ہمارے عقل میں بعید معلوم ہوئی
 ہیں مثل زندہ ہونے مردوں کے دن قیامت میں اور مانند اسکے اور

بعضی باتیں ایسی ہیں جو انتظام دنیاوی سے متعلق ہیں اور بعض
 قصے اگلوں کے ہیں پس یہ قرآن کلام خدا نہیں ہے اور کلام خدا کا اور ڈھب کا ہونا چاہیگا
 پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم کو یہہ شک ہے تو تم اہل کتاب سے
 پوچھو کہ خدا کا کلام جو بیون برادر تھا اس قسم کا ہوتا تھا یا نہیں اور
 اس بات کو یہود اور نصاریٰ خوب جانتے تھے گو مقدس کتابیں محرف
 ہوں پس اس آیت سے یہی مثل آیت اول کی یہہ بات ثابت نہیں
 ہوتی کہ زمانہ ظہور رسول صہنگ مقدس کتابیں محرف نہیں ہوئی
 تین قول او نکا پس قرآن کے ان مقاموں سے ثابت ہوتا ہے
 کہ محرف کے زمانہ تک اہل کتاب کی مقدس کتابیں تحریف نہیں ہوئی ہیں
 کہتا ہوں نہیں کہ یہہ مجرد زعم پادری صاحب کا ہے ان آیتوں سے
 یہہ مدعا ثابت نہیں ہوتا جیسا او پر بیان ہوا قول او نکا تین
 اگر بالفرض قرآن سچا ہو تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا ان آیتوں
 حکم کرے کہ مسیحیوں اور یہودیوں کی کتاب پر متوجہ ہو کہتا ہوں
 ان آیتوں میں یہودیوں اور مسیحیوں کی کتاب کی طرف متوجہ ہو گیا
 ہرگز حکم نہیں ہے قول او نکا اور شک کے وقت ان سے پوچھو
 کہتا ہوں نہیں کہ جن باتوں کے پوچھنے کا حکم ہے وہ باتیں انکو معلوم
 تھیں گو وہ نہ دانتے نہ دانتی تھے بہت کچھ مقدس کتابوں میں ہے

کی ہو قول او کا کیونکہ نہیں ہو سکتا کہ خدا کسی کو ایسی کتاب دے
جو تحریف ہوئی رجوع کرے کہتا ہو میں اس کا حصہ نہیں
کتاب محرف کی طرف رجوع کرے کو نہیں کہا یہ تو پادری صاحب
محض وہم ہے اور بس کیونکہ وہ باتیں جن کے پوچھنے کا حکم ہوا ہے
کتاب کی تحریف و عدم تحریف پر موقوف نہیں بلکہ وہ ان لوگوں کو
زبانی روایت سے معلوم ہو سکتی ہیں اور دوسرے مطلب کے
ثابت کرنے کے لیے یہ دو آیتیں سورہ بقرہ کی نقل کرتے ہیں اول آیت

۴۲ جو یون ہے ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتُموا
الحق وانتم تعلمون یعنی اور مت ملاؤ صحیح میں غلط اور یہ کہ
یہ پناؤ سچ کو بانکر اور اس آیت میں اپنی طرف سے پادری صاحب
بطور اصلاح کے یہ لفظ یا بنی اسرائیل جو شروع اوس کو ع
میں تھا بڑا دیا کیا کریں کہ پادری صاحب کے حادث کی موافق یہ اثر
ہو گیا ہے اس لیے کہ مسیحی اب کچھ انجیل میں ہی بطور عادت کے کرتے
ہیں اور آیت میں اگرچہ نشان مقام محرف کا نہیں بتایا گیا مگر بلاشبہ
ہی اسرائیل پر بابت تحریف کے ملامت سے اور کوئی ایسا کلمہ نہیں
کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ قبل زمانہ محمد کے تحریف مقدس کتابوں میں
نہیں ہوئی دوسری آیت ۷۵ جو یون ہے افطمعون ان الحق

یعنی اب کیا تم مسلمان توقع رکھتے ہو کہ وہ مانیں تمہاری بات اور ایک لک
 ہتی اونہیں کہ سنیتے کلام اللہ کا پورا و سکودل ڈالتے بوجہ کرا اور انکو معلوم
 ہے (کہ ہم جھوٹ اور افترا باندھتے ہیں پس جب انکے سلف کا یہ حال ہو
 تو ایسے تحریف کا ہونا کیا محل تعجب ہے) اور اس آیت میں بھی اگر جہت
 نشان مقام محرف کی نہیں مگر اتنا تو بیان ہوا ہے کہ اہل کتاب کے
 سلف کا ایک فرقہ تحریف کیا کرتا تھا اگر خلف ہی کریں تو کیا تعجب ہے
 اور اس صورت میں یہ کیا یاد ریضا حب کی غرض اصلی کے مخالف پرتی
 ہے یاد ریضا حب نے اسکو بھی جہت نقل کیا اور تیسرے مطلب کے ثابت
 کرنے کے لئے سورہ ہینہ کی آیات کو نقل کرتے ہیں کہستانہیں ان
 آیتوں کا ترجمہ و طور پر ہے اول اسطور پر جب کو اکثر مفسر قتال اول کریم
 لیتے ہیں اور شاہ عبدالقادر صاحب نے بھی اپنے ترجمہ میں اوسیکو لیا
 یعنی انہتہ دے لوگ جو منکر ہوئے کتاب ایلے (یعنی یہودی اور عیسیٰ)
 اور شرک دایے (یعنی بت پرست) بازائے وایے (یعنی اپنے دین
 اور بری رسموں اور جیسے عقیدوں سے مثل عدم اعتقاد نبوت
 جناب مسیح کے جیسا یہود کو تھا اور اعتقاد تثلیث کے جو عیسائی کو تھا
 اور مانند انکی) جب تک یہ پہنچی انکو کہلی بات م ایک سول رسد کا
 ورق پاک م اونہیں لکھی کتابیں (یعنی سورتیں) مضبوط م اور

یہ ویٹے ویسے جنکو ملی کتاب (یعنی اپنے دین اور رسموں اور عقیدوں
 سے اسطور پر کہ بعضوں نے انکو چھوڑ کر اسلام قبول کیا اور بعض
 تعصب سے انہیں پر قائم رہے) مگر جب کہ آچکی ہاؤ کو کہلی بات (یعنی
 رسول اللہ اور قرآن) اور شاہ عبدالقادر صاحب آیتوں کے ترجمہ
 آخرین حاشیہ پر بطور فائدہ کے یوں لکھتے ہیں حضرت ۳ سے پہلے
 سب دین والے بگڑ گئے تھے ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور ہا چاہیے
 کہ کسی حکیم یا کسی ولی کی یا بادشاہ عادل کے سبھا ہے لو براؤں
 سو ممکن نہ تھا جب تک ایسا رسول نہ آوے عظیم القدر ساتھ
 اللہ کے اور مرد قوی کے کہ کئی برس میں ملک ملک ایمان سے بہرہ
 پس ان آیتوں کا حاصل اتنا ہی کہ کیا اہل کتاب اور کیا اہل شرک اپنے دین
 رسموں سے بدون مبعوث ہوئے رسول زبردست کے باز آئے
 والے نہ تھے اور بعد اسکے مبعوث ہونے کے اہل کتاب سے
 جو مخالف ہوا اسکی مخالفت ضد کی راہ سے ہے اور اسصوٹیں
 ان آیتوں میں سے پادریا صاحب کو کچھ ہی استدلال کی جگہ نہیں اور دوسرے
 طور پر ترجمہ یہ پہلی اور چوتھی کا یوں ہے انہیں ویسے لوگ جو مشرک
 کتاب والے اور مشرک لوگ باز آئے (یعنی اپنے وعدے سے
 جو پہلے مبعوث ہوئے پیغمبر ص کے کرتے تھے کہ جب سے مبعوث ہوئے

تو ہم ایمان لائیں گے اور ان رسوں بری اور اپنے دین کو چھوڑ دیں گے)
 ختب کہ پہنچاؤ کو کہلی بات ہم اور نہیں ہوئے ویسے جنگو ملی
 کتاب (یعنی اپنے اوس دعوی سے جو کرتے تھے) مگر جبکہ آجکی دن کو
 کہلی بات اور اس صورت میں ان آیتوں سے اتنی بات معلوم
 ہوتی ہے کہ اہل کلمات کو حضرت صہ کے مبعوث ہونے کے پہلے
 انتظار ہی تھی اور یہ بات توجب ہی صادق آتی ہے جب کہ اکثر
 بشارات حضرت صہ کی تحریف سے محفوظ ہوں اور یہ ہمارے دعوے
 کو مخالف نہیں کیونکہ ہم نہیں کہتے کہ مقدس کتابوں کی اہل کتاب نے
 ساری عبارت اول سے آخر تک محرف کر ڈالی ہے اور کوئی لفظ یا
 حرف کلام نبوت کا او نہیں باقی نہیں بلکہ سچا دعویٰ افکا وہی ہے
 جو اوپر بیان ہوا اور ان آیتوں سے ہر گز یہ بات ثابت نہیں ہوتی
 کہ مقدس کتابوں میں پیشتر زمانہ رسول اللہ سے کسی مواضع میں
 تحریف نہیں ہوئی قول افکا پس اگر بالفرض مان لیں کہ قرآن کا
 الہ محض ایک تو ہم ہے اور ہرگز اس آیت سے یہ بات ثابت
 نہیں ہوتی جسکو باور یصاحب سمجھ چیا عنقریب گنہ را پا در یصاحب
 کہتے ہیں مصنف کتاب استفسار فی ہی آیت مذکورہ کامضون
 ۴۴۸ صفحہ میں اس طرح بیان کیا ہے کہ نبی سابق الانتظار کے اعتقاد

رکھنے سے جدا با اس کے اعتقاد کہنے میں مختلف و متفرق نہیں ہوئے
 مگر جبکہ یہ نبی آیا ان معنوں کی اس سے البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ نبی
 آخر الزمان کی بشارتوں میں اس کے ظہور کے زمانے تک کچھ تحریف
 و تبدل نہیں واقع ہوئی ورنہ ویسے اس کے منتظر نہوتے اس طرح پر
 کہ جب وہ آویگا تو ہم مانینگے اور اس پر ایمان لا دینگے سو اس کا
 جواب یہ ہے کہ اس استدلال سے در صورتیکہ صحیح اور درست کیا
 جاوے اتنا ہی ثابت ہوا کہ صرف نبی کے لئے جو بشارتیں تبدل نہیں
 تحریف و تبدل نہیں واقع ہوئی مگر بعد ظہور اس نبی کے نہ بہرہ میل
 بہرہ میں اور کہیں کسی طرح کی خرابی نہیں ڈالی گئی مگر بعد ظہور اس نبی کے
 تم کلام اب ہم کہتے ہیں کہ مصنف استفسار کی یہ تقریر عین ہمارا
 مطلب ہے کیونکہ در حالیکہ ان ایوتوئین جنہیں محمدی بشارتیں کہتے ہیں
 تحریف و تبدل واقع نہ ہوئی تو اور آیات میں کیسے ہوئی کہتا ہوں میں کہ یہ جواب
 صاحب استفسار کا تنزیل ہے جیسا کہ اس کا یہ قول کہ استدلال
 در صورتیکہ صحیح اور درست کہا جاسکے اس امر پر دلالت کرتا ہے
 پس صاحب استفسار کے نزدیک اول یہ استدلال ہے صحیح اور درست
 نہیں کیونکہ ان آیات کے دو معنی ہیں اور معنی اول قوی اور یہ قاعدہ
 احادیث کے دو معنی ہوں اور ایک دوسرے جو مقصود مستدل کے

مخالف ہے قوی ہو یاد و نون برابر ہوں تو اوس سے استدلال پورا
 نہیں ہوتا اسی لئے صاحب تفسار نے بعد لکھنے میں نے اول کے کہتا
 اور جب ایک میں اس آیت کے ہمہ ٹھہرے تو یہ دعویٰ پادری صاحب کا کہ قرآن
 اوزکا مطلب ثابت ہوتا ہے غلط ہو گیا اور اگر اس سے تنزل کریں اور
 استدلال کو درست مان لیں تو جواب اوس کا وہ دیا جو پادری صاحب نے
 نقل کیا اور وہ جواب کی طرح مفید پادری صاحب کو نہیں اور قول اوزکا
 تو ادرايات میں کس لئے ہوئی بالکل وہم ہے کیونکہ یقیناً اور آیات کے شمار
 میں تحریف ہوئی ہے اور بہت ایسی آیتوں کو ہم معاویہ کے سببوں کے
 اس سبب میں بیان کر چکے ہیں اب پادری صاحب اپنی طرف سے جو
 چاہیں اور ان کی تحریف کا عذر گرہ لیں گو اہل انصاف کچھ نزدیک نہ ہوں
 پادری صاحب کہتے ہیں اور یہ بات کہ فی الحقیقت کتب مقدسہ کی کسی
 بات میں کسی وقت تحریف واقع نہیں ہوئی آگے چل کر بیان و مدلل
 ہو گی اور قرآن کے مفسر ہی کہتے ہیں کہ مسیحی اور یہودی محمد کی ظاہر
 ہونے کے منتظر تھے لیکن ظاہر ہونے کے بعد عداوت کے سبب ایسے
 روگردان ہو گئے یا و اکثر ان آیتوں کو جن میں محمد کے انکا اشارہ تھا اپنی مقدس
 کتابوں کے کمال ڈالنا کہ ویسے اس طرح اپنی بے ایمانی کی واسطے
 ایک عذر بنا دین لیکن جب قرآن میں اس دعویٰ کی کوئی دلیل مذکور نہیں ہے

رکھنے سے جدا یا اسکے اعتقاد رکھنے میں مختلف و متفرق نہیں ہوئے
 مگر جبکہ یہ نبی آیا ان معنوں کی اس سے البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ نبی
 آخر الزمان کی بشارتوں میں اوسکے ظہور کے زمانے تک کچھ تحریف
 و تبدیل نہیں واقع ہوئی ورنہ ویسے اوسکے منظرِ نبوتی اس طرح پر
 کہ جب وہ آوے گا تو ہم مانیں گے اور اوس پر ایمان لاؤں گے سو اسکا
 جواب یہ ہے کہ اس استدلال سے در صورتیکہ صحیح اور درست کیا
 جاوے اتنا ہی ثابت ہوا کہ صرف نبی کے لئے جو بشارتیں نہیں ان میں
 تحریف و تبدیل نہیں واقع ہوئی مگر بعد ظہور اوس نبی کے نہ یہ کہ میل
 بہ میں اور کہیں کسی طرح کی خرابی نہیں ڈالی گئی مگر بعد ظہور اوس نبی کے
 تم کلامِ رب ہم کہتے ہیں کہ مصنف استفسار کی یہ تقریر میں تیار
 مطلب ہے کیونکہ در حالیکہ ان ایوتوئین جنہیں محمدی بشارتیں کہتے ہیں
 تحریف و تبدیل واقع نہ ہوئی تو اور آیات میں کیے ہوئے کہتا ہوں میں کہ یہ جواب
 صاحب استفسار کا تنزیل ہے جیسا کہ اوسکا یہ قول کہ استدلال
 در صورتیکہ صحیح اور درست کہا جاسکے صاف اس امر پر دلالت کرتا ہے
 پس صاحب استفسار کے نزدیک اول یہ استدلال ہے صحیح اور درست
 نہیں کیونکہ ان آیات کے دو معنی ہیں اور معنی اول قوی اور یہ قاعدہ
 کہ جس عبارت کے دو معنی ہوں اور ایک دوسرے جو مقصود مستدل کے

مخالف ہے قوی ہو یاد و نون برابر ہوں تو اس سے استدلال پورا
 نہیں ہوتا اسی لئے صاحب تفسار نے بعد لکھنے میں نے اون کے کہتا
 اور جب ایک معنی اس آیت کے یہ ہٹ کر یہ دعویٰ پادری صاحب کے قرآن
 اوکا مطلب ثابت ہوتا ہے غلط ہو گیا اور اگر اس سے تنزل کریں اور
 استدلال کو درست مان لیں تو جواب اس کا وہ دیا جو پادری صاحب نے
 نقل کیا اور وہ جواب سیطرح مفید پادری صاحب کو نہیں اور قول اوکا
 تو اور آیات میں کس لئے ہوئی بالکل وہم ہے کیونکہ یقیناً اور آیات بے شمار
 میں تحریف ہوئی ہے اور بہت ایسی آیتوں کو ہم معادوں کے سببوں کے
 اس سبب میں بیان کر چکے ہیں اب پادری صاحب اپنی طرف سے جو
 چاہیں اور اون کی تحریف کا عند گہر لیں گو اہل انصاف سمجھنے والے نہیں
 پادری صاحب کہتے ہیں اور یہ بات کہ فی الحقیقت کتب مقدسہ کسی
 بات میں کسی وقت تحریف واقع نہیں ہوئی آگے چل کر بیان و مدلل
 ہو گی اور قرآن کے مفسر ہی کہتے ہیں کہ مسیحی اور یہودی محمد کے ظاہر
 ہونے کے منتظر تھے لیکن ظاہر ہونے کے بعد عداوت کے سبب اسے
 روگردان ہو گئے اور اکثر اون آیتوں کو جن میں محمد کے انیکا اشارہ تھا اپنی مقدس
 کتابوں کے کمال ڈالنا کہ ویسے اس طرح اپنی بیایا فی سبیل اسطے
 ایک عذر بنا دین لیکن جب قرآن میں اس دعویٰ کی کوئی دلیل نہ ہو

اور لحاظ اون سببوں کے جو ہم بعد ذکر کرینگے قرآن کو بے دلیل نہیں
 قبول کر سکتے تو نہیں ہو سکتا کہ قرآن کے دعویٰ اس بات میں ہم سکوت اختیار
 کریں بلکہ لازم ہے کہ جب قرآن میں اس دعویٰ کے ثابت کرنے کے لئے
 کوئی دلیل نہیں تو تلاش کریں اور دیکھیں کہ شاید ہم اس طرف سے
 اس دعویٰ کے سچا ہونے کے واسطے کوئی معتبر دلیل پازیں اور اس طرح
 سے حقیقت کو دریافت کریں کہ کتنا ہو نہیں قول او نخا کسی بات
 میں کسی وقت میں تحریف نہیں ہوئی محض ایک دروغ بیفروغ ہے
 اور بہت شاید اس کے کا ذکر ہے نیچے پہلے بیان ہو چکے قول او نخا اور
 قرآن کے مفسر ائمہ کبیر قرآن کے مفسر یہ بات نہیں کہتے کہ ساری
 بیبل میں محمدؐ کے ظہور سے پہلے کسی موضع میں تحریف نہیں ہوئی
 اور نہ یہ بات کہ بعد ظہور کے اون سارے یا اکثر آیتوں کو جن میں ایسا
 اشارہ تھا مقدس کتابوں کے ساری نسخوں سے جو سارے جہاں
 میں پائے جاتے تھے نکال ڈالا ہے پادری صاحب کو چاہیے کہ ایک دو
 تفسیر کا حوالہ دیوں قول او نخا شاید ہم اس طرف سے ائمہ مجتہد کہ
 پادری صاحب جیسے بیان اس دعویٰ کے سچا ہونے میں شاک ہیں
 ویسی ہی نکلیں کہ کوئی دلیل اچھی ان کے ہاتھ نہیں لگی جیسا عنقریب دیکھیں گے
 پادری صاحب کہتے ہیں اس مطلب کی تحقیق کے وقت یہاں تک

کہ آیا مسیحی و یہودی ایسے کام کیے کوئی جہت یا سبب کہتے
 تھے یا نہیں کیا مقدس کتابوں کی تحریف کرنے سے او نہیں کچھ فائدہ ملا
 یا محض اور اس کی اُمت کے آگے عزت دار پڑتے یا دولت حاصل
 کرتے تھے یا خلیفوں اور اسلام کے بادشاہوں کے ملکوں میں سے
 گزران کرتے یا اس کام کے باعث خدا کی رضا مندی اور نیکے شامل حال
 ہوئی ہرگز نہیں بلکہ بالفرض اگر مقدس کتابوں کو تحریف کرتے تھے تو کیا
 اس جہان میں اور کیا اس جہان میں خلاف مطلب حاصل کرتے تھے
 چنانچہ اس جہان میں اس لیے کہ محمد یوں نے مقدس کتابوں کے
 تحریف ہونیکا گمان کیا اور اس تحریف کو اونکی بیباکانیکہ باعث
 سمجھا ہے مسلمانوں کی عملداری کے ہر ایک ملک میں جمعیں مسیحی اور
 یہودی رہتے ہیں بہت سا ظلم اور براہی عذاب مسلمانوں سے
 اُٹھایا اور اُٹھاتے ہیں اور وہ جو قیامت کا عذاب ہی اس کی بات
 مقدس کتابوں میں صاف خبر دی ہے کہ خدا کے کلام میں کمی بیشی
 کرنیو ایے بڑے عذاب میں پڑینگے چنانچہ موسیٰ کی پانچویں کتاب کے
 ۴۴ باب کی ۲ آیت میں لکھا ہے * کہ تم اس بات میں جو میں تنبیہ کرتا ہوں
 نہ کچھ زیادہ کیجئے نہ کم تاکہ تم خداوند اپنے خلیکے حکموں کو جو میں نے تم تک پہنچائے حفظ
 کرو * پھر کاشفات کی ۲۲ فصل کی ۱۸ و ۱۹ آیت میں لکھا ہے کہ میں ہر ایک شخص

جو اس کتاب کی نبوت کی بلتیں سننا یہ کہ وہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی
 ان باتوں میں کچھ بڑا ویسے تو خدا اُن آفتوں کو جو اس کتاب میں لکھی
 ہیں اور سپر بڑا دیکھا اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتوں میں
 کچھ خیال ڈالے تو خدا اس کا حصہ کتاب حیات اور شہر مقدس
 اور ان باتوں میں جو اس کتاب میں لکھی ہیں خال ڈالے گا۔ بل میں
 حال میں کس طرح خیال کیا جائے کہ مسیحی اور یہودیوں نے کیا ہی
 بے سبب بے جہت ایسا کام کیا ہو یا جو دیکھ خوب جانتے تھے کہ
 اس طرح کا کام ان کو اس جہان میں مسلمانوں کیے ظلم اور اس جہان میں
 کیے غضب میں گرفتار کرے گا اور اسکے برخلاف اگر محمدؐ سے ضد نہ کرتے
 اور اس کا کہا مان لیتے تو محمدؐ کو کیے ظلم سے بچ کر مسلمانوں کی ولایت
 میں امام سے رہتے اور محمدؐ کے جہاد و غزوات میں عزت و اعتبار حاصل
 کر کے دشمنوں کی بوٹ کے مال میں سے بھی حصہ لے لیتے پس اگر فی
 الحقیقت مسیحی اور یہودیوں کی مقدس کتابوں میں محمدؐ کی خبریں تھیں تو البتہ
 انہیں کوئی سبب نہ تھا کہ محمدؐ کا انکار کر کے اپنی کتابوں میں تحریف
 کریں اور یہ مسیحی اور یہودیوں نے محمدؐ کو قبول کیا اور اسکے
 نہ قبول کرنے کے سبب نہایت سختیاں اُس کے اور اسکے تابعوں
 سے اٹھائیں اس کا باعث صرف یہ تھا کہ ان کی کتابوں میں اس کی کچھ خیر تھی اور

او نہوں نے اسکی تعلیم کو ہی مقدس کتابوں کے موافق بنایا کہتا
 ہو غین کہ یہ تردیدات جو اس سوال میں گورین محض بنائیں کہونکہ مسلمان
 ہرگز مدعی اسکے نہیں کہ تحریف فقط بعد ظہور محمدؐ کے ظہور میں آئی ہے۔
 اور بس بلکہ اسکا دعویٰ عام ہے جیسا کہ رسیان ہوا علاوہ اسکے فائدہ
 عام ہے خواہ نفس الامر میں ہو خواہ تحریف کرنے والے کے زعم میں
 خلقت کو اپنا دین جوڑنا گوبرا ہی ہو مشکل ہوتا ہے اور اکثر
 آدمیوں کو اپنی بات کی ہی کو ناحق ہی ہو بیچ ہوا کرتی ہے اور ان لحاظوں
 سے بہت حرکتیں یہودہ کر بیٹھے ہیں اور انکو مفید سمجھتے ہیں قول
 چنانچہ موسیٰ کی پانچویں کتاب کے چوتھے باب کی ۲ آیت میں لکھا ہے
 کہتا ہوں میں جب مقدس کتابوں میں باب کے باب اور فقرے کے فقرے
 الحاقی ہیں اور انکے الحاقی ہونے پر علماء عیسائی کا اور یہی مثل تمام ۳۴
 باب کتاب تثناء کی اور ۳۴ باب کتاب تثناء اور پانچویں اخیر باب کتاب یسع کے
 اور مثل لفظ آج کے دن تک کے جو میسیون جگہ ہمہ عتیق کی کتابوں میں
 واقع ہے اور مثل ۲۶ ورسون باب انجیل کے اور سات باب اخیر
 کتاب مٹا کے اور باب باؤثون کتاب یرمیا کے اور غیر انکے کے
 جنکی تفصیل مفصلاً اس سالہ میں گذری پس اب کونسی دلیل ہے
 کہ یہ ایک ایہ الحاقی نہو جائز ہے کہ یہودیوں نے خوب تحریف کو کیے

اس آیت کو عوام کے بھکانے کے لیے بڑا دیا ہو قول اور نیا ہر مکاشفہ
 کی ۲۲ فصل کی ۱۸ و ۱۹ آیت میں لکھا ہے ان کہتھا ہو عنہم کہ
 اخیر جو تہی صدی تک کتاب مکاشفات کی جمہور عیسائیوں کے نزدیک
 واجب التسلیم اور الہامی تھی اور اس میں ہی شبہ تھا کہ تصنیف یوحنا
 کی ہے اور بہت عالموں فرقد پر ڈسٹنٹ نے اس کتاب کو جعلی
 اور جھوٹی سمجھا ہے اور سریانی کلیسوں اور اسی طرح عرب کے
 کلیسوں نے اس کو نہیں مانا اور بعض علماء کے نزدیک یہ کتاب تصنیف
 سیرن تہس ملحد کی ہے جیسا مشر و کا فصل دوسری مقدمہ میں
 گزرا پس اس میں اگر یہ بات لکھی ہی ہو تو محرفوں کے نزدیک اس کا
 کیا اعتبار تھا ویسے تو اس کو ایک یہودہ کلام سمجھتے تھے اور اگر
 کونسل کا تہیچ فی ۳۹۰ء میں مین سو برس تخمیناً کے بعد اس کو کتاب
 الہامی مانا ہے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اوسنے تو کتاب جوڈتہ اور
 کتاب وزڈم اور کتاب ٹوبیاس اور کتاب باروق اور کتاب
 ایکلیزیاستیکس کو بھی الہامی کتابوں میں داخل کر کے واجب التسلیم
 کر دیا تھا اور اب تک رومن کاتھولک و کموا الہامی مانتے ہیں اور یارحیسا
 اور تمام فرقہ پارحیسا و ان کو الہامی نہیں مانتے چنانچہ ان کتابوں کے حقیقہ پارحیسا
 اور فرقہ پارحیسا کے نزدیک حکم اس کونسل کا مردود دینے

اسی طرح ہمارے نزدیک حکم اس کونسل کا کتاب شاہد ہے کہ
 حقیقین سمجھا جاویے قول اور نکالیں اس حال میں کس طرح ہوا کہ کتاب
 ہو نہیں کہ اگر مان لیں کہ یہ درس الہامی ہے تو یہی تحریف بعین
 ۱۔ سا باوجود موجود ہونے اسی درس ۲ باب کتاب استثناء کے
 موافق رہے جو عیسائیوں کے پانسویں بعد وفات موسیٰ کے سلمیوں
 ۳۔ درس ۴ باب کتاب استثناء میں اور اسی طرح بزرگوں کی عمر کے
 برسوں کی تعداد میں اور اور جا تحریف کی ہے اور موافق رہا قدام
 عیسائیوں کے یہودیوں نے تعداد برسوں اور اور جا میں جسکی تفصیل
 اس رسالہ میں گزری تحریف کی ہے اور آدمی نے جب ایمانی رہے
 کہ باندھی اسکو ایک دوا ہے قول کب روک سکتے ہیں قول اور نکال
 اسکا باعث صرف یہ تھا کہ اسی طرح یہودی ہی حضرت عیسیٰ کے
 حقیقین کہتے ہیں کہ ہرگز عیسیٰ وہ مسیح نہیں جسکی ہم منتظر ہیں اور اپنے
 منہ میں جو نام دعویٰ مسیح ہوئے گا کیا یہ اور اسکی تعلیم ہی ہماری مقدس
 کتابوں کی موافق نہیں پادریسا کہتے ہیں قطع نظر اسے کہ مقدس کتابوں کی
 تحریف ہونیکا کوئی سبب نہ تھا اگر کبھی کوئی ایسی لایق فکر کرنا ہی تو اسکا
 انجام ممکن نہ تھا کیونکہ محمد کے وقت میں بلکہ اس سے گئے برس آگے مسیحی دین
 اکثر ملکوں میں پھیلا تھا اسی طرح یہ کہ انا تولی اور شام اور یونان اور مصر

وہی ہے جسکی
 کتابوں میں

اور امریکہ کے اوپر طرف ایسے مسیحی تھے اور سوئے ایکے عرب اور
 عجم اور ہندوستان میں بھی مسیحی رہتے تھے اور اٹلیہ اور فرانس اور
 ہسپانیہ اور انگلش کے ملک کے رہنوالوں اور جرمنی کے ملک کے
 اکثر حصہ کے لوگوں نے دین مسیحی کو قبول کیا تھا جس نے ہزاروں مسیحی جو
 دور اور نزدیک ملکوں کے چاروں طرف تھے کس طرح ہو سکتا تھا کہ
 ایسے بڑے کام کے لیے متفق ہوں اور اسکے سوائے یہودی اور
 مسیحی ہمیشہ آپس میں ایسی عداوتیں رکھتے تھے کہ کبھی ممکن نہ تھا کہ وہ
 ایسے کام میں سب یکدل ہو جائیں اور بالفرض اگر متفق ہو جاتے
 تو دونوں طرف ایسے ایسے لوگ بھی تھے جو اس بات کو طار کر کے بڑے
 فاش کر دیتے * کتنا ہونہار قول اور نکاح کوئی سبب تھا انبیان
 سب کا رسیدوں میں گذر اقول اور نکاح کا انجام ممکن نہ تھا
 الخ بلحاظ ان خرابیوں کے جو مقدمہ کی تیسری فصل میں بیان ہوئے ہیں
 صدی تک انجام اس کا ممکن نہ تھا خصوصاً ساتویں صدی تک تو بہت
 ہی ممکن اور آسان تھا اور بلاشبہ اکثر مواضع میں علماء و محققین مسیحی
 مذہب کے اقرار کی موافق تحریف واقع ہوئی ہے یا اور نصیحا
 کہتے ہیں اور ایسے سواچھڑ کے وقت میں اور اسکے زمانے میں
 خود مسیحی ہی ایسی غیرت و افس کی حجت اور گھبانی میں پڑے تھے

یہودی
 مذہب

کہ جب کہی ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ کی تعلیم میں کچھ برطانیائی اور
 وقت بیان و ظاہر کر دیا پس ظاہر ہے کہ ایسی کوششیں و باریکیاں
 اس قدر فساد ہی کے ساتھ کیونکر ہو سکتا تھا کہ وہ سب دور و نزدیک
 کے رہنما اپنے اپنی مقدس کتابوں کی تحریف کرنے کے لیے جمع اور متفق
 ہوئے ہوں اور فرض کیا کہ اگر بعض مسیحی مثلاً وہی جو عرب شام
 میں رہتے تھے انجیل کی تحریف کرنے میں قدم بڑھاتے ہی تو دوسرے
 ولایت کے مسیحی جلد اس بات کو دریافت کر کے ظاہر کر دیتے لیکن
 اگلوں کی تواریخ میں جنہیں اچھے مسیحیوں کے سوا حوال کی کیفیت اور
 اوں کی آپس کی حجت و ٹکراؤ جو بجا و نامناسب حرکتیں تھیں صاف بیان
 ہوئی ہیں ایسی تحریف کی کچھ خبر نہیں ایسے فقط اتنا سمجھا جاتا ہے کہ لکے
 جبکہ و غما سب یہ تھا کہ بعض معلوم اور مفسرون کے کتب مقدسہ
 کی بعض بات کو اور طرح اور بعض نے اور طرح پر شرح کیا ہے مگر کتب مقدسہ کی تحریف
 ہو چکی بابت کہی کچھ حجت اور جبکہ انہیں آپس ان باتوں سے ظاہر و یقین ہے کہ
 ممکن نہ تھا کہ کوئی کتب مقدسہ کو تحریف تبدیل کرے * جیسا کہ امیچ یونیکے نے غیر
 ممکن ہے کہ اوس سب غیرت و تعصب کے جو اوں کے مختلف فرقوں میں اب واقع ہے جو
 سارے قرائن کو نزدیک از دور کے ملکوں میں محمد یونیکے پاس میں تحریف کر کے بیچتا
 جمع کریں اور تحریف کے اس طرح بہرہ میں کہ کچھ معلوم نہ ہو جیسے

اور سچی ہی اس بات سے اگلا ہنوں میں جسے کہ یہ بات ناممکن ہے
اسی طرح مسیحیوں کے واسطے ہی محمد کے وقت اور آیام میں انہی مقدس
کتاب میں تحریف کرنا محال و غیر ممکن تھا گنتا ہوں نہیں کہ محمد کے زمانہ میں
پیشتر ان کے زمانہ سے خود حضرات مسیحی اور ازلہ بند سے چلائے جاتے
کہ یہودیوں نے عہد عتیق کی مقدس کتابوں میں تحریف کی ہے قول
جیسا کہ اب محمدیوں کے لئے غیر ممکن ہے الخ یہ قیاس مع الفارق ہے کیونکہ
قرآن میں سبب متواتر ہونے ہر ہر لفظ کے اور سبب ہونے عبارت
اوسکی اعلیٰ درجہ بلاغت میں تحریف کسی کی چل نہیں سکتی تھی اور مقدس
کتابوں میں کہ نہ ان کے الفاظ بطور تواتر کے منقول ہیں اور نہ ان کی عبارت
اعلیٰ درجہ بلاغت پر ہی تحریف کی گنجائش تھی خصوصاً ان خرابو کالوں
کے جنکا ذکر فصل ۳۴ مقدمہ میں گذرا یا درصحا کہتے ہیں اور یہ بات
کہ نئے اور پائے عہد کی مقدس کتابیں حقیقت میں تحریف و تبدیل نہیں ہوئیں
اگلے نسخہ کی طرف رجوع کرنے سے صاف ظاہر و ثابت ہوتی ہے
کیونکہ اب مقدس کتابوں کے ایسے نسخے موجود ہیں جو محمد کے زمانہ سے بہت
پہلے یونانی زبان میں جو انجیل کی اصل زبان ہے قلم سے پوستان کے
کاغذ پر مرقوم ہو کر اب تک ہزاروں میں کہ ان میں سے بعضوں میں یہ
اور نئے عہد کی سب کتابیں لکھی گئیں اور بعضوں میں صرف کئی حصے

اور پرائے عہد کی کتابوں کے لکھے گئے ہیں چنانچہ ان میں سے ایک جلد
 جو ہجرت سے دو سو بیس برس پہلے لکھی گئی اور ہمارے وقت تک
 باقی اور اس کا نام قدس واطیکا نوے سے شہر روم واقع ولایت
 اطالیہ کے کتب خانہ میں ہے اور ایک اور جلد جو ہجرت سے دو سو
 پہلے لکھی گئی شہر لندن میں موسد ام برطینہ کے کتب خانہ میں موجود
 اور اسیے قدس الکسندرینوس کہتے ہیں ہر ایک اور جلد کہ اوسے کہ
 کی مانند ایرانی ہے پارس شہر کے ایک کتب خانہ میں موجود ہے اور
 اوسے قدس انجیری کہتے ہیں اور ان نسخوں کے سوا اس طرح کے اور بہت
 نسخے مسیحیوں کے پاس ہیں کہ محمدیہ پہلے اور بعینے اوس وقت میں
 اور بعینے اس کے بعد یونانی و عبری زبان میں لکھے گئے تھے اور جو کہ
 عبری زبان میں لکھے گئے پر اسے عہد کی کتابیں ہیں اس لئے کہ وہ
 دراصل اوسے زبان میں لکھی گئیں اور ان سب نوشتوں کا سارا الحوا
 یہاں بیان کرنا ضرور محتاج ہے اسی قدر ظاہر کرتے پر کفایت کی
 اور اگر ان نسخوں کو جو محمدیہ پہلے لکھے گئے ان نسخوں سے جو بعینہ
 گئے اور کتب مقدسہ کے ان نسخوں سے جواب مسیحیوں نے رائج میں ملایا
 اور مقابلہ کریں تو ثابت ہوتا ہے کہ قدیم نسخے باہم موافق اور متماثل
 کے مروجہ نسخوں سے یہ مطابق ہیں چنانچہ اس واسطے بھی ظاہر

روشن ہے کہ نیپے اور پرانے عہد کی مقدس کتابوں میں کہی گئی کچھ تحریف
 نہیں ہوئی * کہتا ہوں کہ اس بنا پر ادیب صاحب نے پرانے نسخوں سے
 دلیل لکڑی ہے اور ان نسخوں میں عیسائیوں کے نزدیک باعتبار قدس
 کے اگر کچھ خاک و ہول اعتبار رکھتے ہیں تو یہی متن نسخے میں قدس و طہ کا
 اور قدس الکسندریوس اور قدس افریمی جنکو پادری صاحب نے حرقہ
 ذکر کیا اور حال دونوں اول کا مشر و حکام مقصد دوم کے آخر میں بیان
 ہوا اس لیے ان دونوں کا حال ماسی بطور اجمال کے اور پچھلے حال بطور
 تفصیل کے لکھا جاتا ہے قول اوٹھا جتنا نچر ادین سے ایک جلد
 جو ہجرت سے دو سو چاس برس پہلے لکھی گئی اس محض دعویٰ دلیل
 ہے اور ہرگز ایسی قدامت اس نسخہ کی اب تک کسی چہرہ دلیل
 سے ثابت نہیں ہوئی بلکہ خود علماء محققین عیسائیوں میں خلاف
 بعض اخیر چوتھی صدی کا اور بعض پانچویں صدی کا اور بعض چھٹی
 صدی کا اور بعض ساتویں صدی کا لکھا ہوا بتلاتے ہیں اور ہیک ٹکوں کا تذکرہ
 لحاظ کر کے کہتا ہے کہ شاید فلاں صدی کا لکھا ہوا ہو گا اور باوجودیکہ
 وہ نسخہ سب پرانے ہیں کے بہت ہی خراب ہو گیا تھا اور حرف
 اوپر کے اکثر جگہ پر بالکل مٹ گئے تھے اور سین ارسنہ لکھے
 گئے ہیں اور عبارتیں کی عبارتیں اوس میں داخل ہوئی ہیں اور بعض

چاکو سے لفظ کو چیل ڈالا یہ قول اونکا اور ایک اور جلد جو ہجرت سے
دوسو برس الخ یہہ ہی مثل اول کے ایک دعویٰ بلا دلیل ہے اور سہین
ہی علماء عیسائیوں کا خلاف ہے بعض اسکو خوشی صد کا اور بعض
ساتون صدی کا اور بعض آٹھویں صدی کا اور بعض دسویں صدی کا لکھا ہوا بتلا سہین اور ہر ایک
انکوں کا تلبہ اور نوٹ فاکن کہتا ہے کہ چھٹی صدی سے پہلے کا کوئی نسخہ لکھا ہوا نہیں نہ
قدکس الکندرینوس اور نہ کوئی اور نسخہ یونانی اور میکالس کہتا ہے کہ
یہ نسخہ آٹھویں صدی کے قبل کا لکھا ہوا نہیں اور اوون کہتا ہے کہ دسویں
صدی کا لکھا ہوا ہے اور بہت علماء عیسائی نے اس نسخہ کی بڑی
کی ہے اور یہ نسخہ اور قدکس واطیکا نوس آپس میں ایسی مختلف ہیں کہ کوئی
دو نسخہ آپس میں ایسے مختلف نہیں قول اونکا پہر ایک اور جلد کہ اوس کی کتاب
کی مانند پرانی ہے یا رس شہر کے الخ یہ نسخہ ہی پادری صاحب کے نزدیک
ہجرت سے قریب دو سو برس پیشتر کا لکھا ہوا ہے مگر یہہ ہی پادری صاحب
ایک دعویٰ ہے اور بس مارن صاحب جلد دوسری اپنی تفسیر کے صفحہ ۹۴
۹۵ میں پرانی نسخوں عہد جدید کے بیانیہ لکھتے ہیں کہ عہد جدید کے اندر
اس نسخہ میں بہت سے نقصان جنکو وٹسٹین نے اولاً ظاہر کیا اور میکالس
اور کریس بیگ نے ثانیاً وٹسٹین کے اظہار سے نقل کیا ہے یا یہہ چاہئے
ہیں علاوہ اون نقصانوں کے بہت جا سے بڑا بھی نہیں جاتا اور وٹسٹین

خیال کرتا ہے کہ یہ نسخہ ایک اون نسخوں میں سے ہے جو اسکندریہ
 میں ترجمہ سریانی کے مقابلہ کے لیے جمع کیے گئے لیکن کوئی دلیل اس امر کی نہیں
 اور روس باب نامہ عبرانیوں پر ایک حاشیہ لکھا ہوا ہے اوسے
 وہی محقق استدلال بکرتا ہے کہ یہ نسخہ قبل یا نسو بیا لیس کے لکھا گیا
 لیکن اوسکی ویلون کو میکا لس فیصل نہیں سمجھتا اور خود اتنا کہتا ہے
 کہ پرانا ہے اور شپ مارش ساتویں صدی کا لکھا ہوا کتابت ہے اور
 عبارت ترجمہ لاطینی سے ملتی ہے لیکن کوئی دلیل نہیں کہ اوسے خراب
 کر کے ترجمہ لاطینی کی موافق بنایا ہے اور اس نسخہ میں کسی محقق نے
 تبدیل کی ہے اور گریس بیک سمجھتا ہے کہ یہ تبدیل اوس نسخہ کے
 لکھے جانے کے بعد بہت عرصہ کی پہنچی ہوئی ہے اور اوسے بہت
 سی پرانی عبارتوں کو چھیلانے والی تھی مخلصا پس اس نسخہ میں اول تو صرف
 عہد جدید ہے اور اوس میں ہی بہت سے نقصان پائے جاتے ہیں
 اور باوجود اوس کے بہت حاشیے پڑا بھی نہیں جاتا اور کوئی دلیل اس
 امر کی ہی نہیں کہ کوئی صدی کا لکھا ہوا ہے اور شپ مارش ساتویں صدی
 لکھا ہوا بتلاتا ہے اور بعد مدت کے کچھ اوس میں تحریف بھی کی
 اور بہت سے پرانی عبارتوں کو چھیل ہی ڈالا ہے پس جس صورت میں
 کہ کوئی یا چھوڑ لیل نہیں کہ بہت کمزور نسخہ کس عہد کے لکھے ہوئے ہیں

بقول بعضی عالمون عیسائی مذہب کے پہلے نسخہ ساتویں صدی کا
 اور دوسرا آٹھویں یا دسویں صدی کا اور تیسرا ساتویں صدی کا
 لکھا ہوا ہے اس صورت میں یہ دعویٰ پادری صاحب کا کہ پہلا اٹھارہ سو
 برس اور تیسرا اور دوسرا دوسو برس ہجرت کے پہلے کا لکھا ہوا ہے
 لیونکر مانا جاوے اور ظاہر یہ ہے کہ جو حضرات عیسائیوں میں دسویں
 صدی تک جعل کا بڑا زور تھا اور دوسری صدی سے ایسے جو
 بونا اور ایسے فریب کا دینا جس میں دین عیسوی کی ہمدردی ہو علماء
 مسیحی میں بمنزلہ استجابات دینی کے ٹھہر گیا تھا کسی پوپ یا متعلقین
 بونے کے حال انکی دیانت اور امانت کا پادری صاحب دراونیکے فرقہ کو
 ہمت کہہ معلوم ہے اسلام کی روز بروز ترقی دیکھ کر ایسے نسخے جعل بنا کر
 بدیا ہو گا کہ یہ نسخے ہجرت کے قبل کے لکھے ہوئے ہیں تاہم عیسائی
 بچے جاں میں آجاویں اور اس جعل کی کیا شکایت عیسائیوں نے پوپ یا متعلقین
 غیر ما کہڑ کے تیار کر دی ہیں جیسا عبارت موسیم سے جو نقل
 و سکی مقصد تیسرے کی پہلی فصل میں گذری سمجھا جاتا ہے یا پھر
 تیسرے میں اوپر کا مطلب ثابت کرنے کے واسطے ایک اور دلیل ان معلوم
 در دین کے خادموں کی کتابوں سے جو حارثیوں کے بعد سے حاصل ہوتی ہے
 دینی مسیحیوں کے مشہور معلم محمد سے بہت مدت آگے ہوئے ہیں اور

بہت سی کتابیں لکھیں کہ انہیں یہ اکثر اب تک مسیحیوں کے درمیان موجود
 ہیں اب اس جگہ ہم انہیں یہ کہیں کہ ایک اشخاص کا ذکر کر کے اونی کے زمانہ کو
 ہی معین کر دیتے ہیں اس طرح کہ سنہ مسیحی کی پہلی اور دوسری صدیوں
 کلنس نامی اسقف اور یگنائیوش اور یوسطینوس شہید اور ایرینوس
 اور کلنس اسکندریہ اور ترولیانوس نے کتنی کتابیں تصنیف کیں کہ
 اب تک انہیں یہ بعضی تمام اور بعضی کسی قدر موجود ہیں اور ان میں
 میں سے بعض تو حواریوں کے شاگرد اور بعض حواریوں کے شاگردوں کے شاگرد
 غرض کہ صعود مسیح کے نوہ برس بعد سے دو سو برس تک یعنی سنہ
 ہجری کے چار یا پانچ سو برس پہلے انہوں نے یہ کتابیں لکھیں اور پہلے
 مسیحی کے تیسری صدی میں یعنی سنہ ہجری کے تین سو برس پہلے اور کس
 و کبریاؤں سے بعضی کتابیں بنائیں جو اب تک ہیں اور اس طرح یہ
 اشخاص یعنی اینریس و ایفرم شامی و امبروشیوش و باسیلیس
 و کریسوسٹموس و ہیرونیوس و اکوستیوس ہی جو مسیحی قوم میں بڑے
 مشہور معلم تھے سنہ ۵۰۰ و ۶۰۰ مسیحی میں یعنی سنہ ہجری سے
 ۶۰۰ و ۷۰۰ برس آگے بہت سی کتابیں بنا کر چھوڑ گئے جو اب تک باقی
 ہیں اور وہ سب کتابیں مسیحی دین کے بیان میں لکھی گئیں اور اکثر انہیں
 نے اور پرانے عہد کی کتابوں کی شرح و تفسیر پر شامل ہیں اور اسی سبب

اپنے اور نئے عہد کی کتابوں کے بہتیرے مقام اور عین لکھی ہیں اور
 قدس کتابوں کے وہ مقام جو اوغین میں اگر ہم انکو کتب مقدسہ کے
 نسخوں سے جو اب مسیحیوں میں رائج ہیں مقابلہ کریں تو وہی سبب ہیں
 جنکا ذکر ان معلموں نے اپنی کتابوں میں کیا ہے یہی یک ویسے ہی ہیں
 جیسے اب مسیحیوں کے مروج نسخوں میں لکھی ہیں پس اس سے یہی یقین
 معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کسی وقت میں تحریف نہیں ہوئی اور انجیل
 کے سوا جو اب مسیحیوں کے پاس ہے کوئی اور انجیل نہ تھی اور اصل انجیل یہی
 * کہتا ہوں جن کو اسجا پادری صاحب شائع کی کتابوں سے دلیل
 لاتے ہیں مگر یہ دلیل ہی ضعیف ہے اور صورت تسلیم میں ہرگز نہایت
 دعویٰ کو جسکا بیان اوپر گذرانا فی نہیں اور جو انہوں نے پانچویں
 صدی کے علماء تک جسکے قولوں میں قوت دیکھی ہے ان کے نام یہاں لکھے
 ہیں پس حقیقہ مسیحیوں میں بڑی سند انہیں کے قول کی ہے اور ہم اسکا
 خوف طوالت سے فقط کلیمنس اور گناٹیوش کا جو صدی اول کے علماء
 اور یون کے شاگرد کہلاتے ہیں اور پادری صاحب نے یہی لکھ دیا
 معتبر سمجھ کر اول لکھا ہے حال لکھ دیتے ہیں علاوہ اسکے جو دوسری
 تیسری صدی سے حضرات مسیحیوں میں مذہب عیسوی کی ہجو دی کے
 لئے جھوٹ بولنا بمنزلہ مستحبات دینی کے ٹھکرایا تھا تو ان کے قول کی

صداقت میں ہشک ہے اور بڑا سندی اول پادری صاحب کے
 نزدیک کلیننس سے جو روم کا اسقف تھا اور حال اوسکا یہ ہے
 کہ اوسکا صرف ایک ہی خط ہے جو کلیہ روم کی طرف سے گرتھو
 کلیہ کو لکھا تھا اور اوسکے سال تحریر میں خلاف ہے مگر کسی قول
 کے موافق وہ سال ۹۶ء سے تجا وز نہیں کرتا کیونکہ وہ خط آریج شپ
 آئینہ بڑی کے نزدیک مابین ۹۷ء و ۹۸ء کے اور یکلرک کے نزدیک
 ۹۹ء میں اور ڈاؤل کے نزدیک ۱۰۰ء میں لکھا گیا ہے اور یون
 اور ٹلی منٹ کہتے ہیں کہ ۹۱ء یا ۹۲ء تک کلیننس شپ ہی نہ تھا
 اور موافق مختار لارڈز کے ۹۶ء میں مقوم ہوا ہے پس اول اسی
 امر کی سند نہیں کہ کوئی سند میں لکھا گیا ہے یا وجود اسکے اوس
 خط میں کسی طرح سے صاف نہیں سمجھا تھا کہ وہ اسکا کسی انجیل کا
 حوالہ لیتا ہے بلکہ جو چند عبارتیں اوسکی اتفاقا کسی انجیل کی عبارت
 سے مضمون میں کچھ موافق بڑ گئی ہیں اوسکی بابت علامہ عیسیٰ نے
 زبردستی دعویٰ کیا کہ ان عبارتوں کو ان انجیلوں سے لیا ہوگا
 گو ظالم صریح نہیں دیا اور ہم اول بطور نمونہ کے ایک عبارت نقل
 کر کے خاکہ ان لہ گوئی میں کر رہے ہیں اور بعد اوسکے دو اور عبارتیں جنکو
 کتبہ سنار و کلیہ میں لکھا ہے سند سمجھتے ہیں اور اوسے بڑہ کر اوس خط میں

کوئی عبارت سند کے لائق نہیں اسی لئے پہلی نے اپنی کتاب میں بطور
 تصریح کے اوہین دو کو لیا ہے مع قول فیصل کے اس باب میں اپنی
 معتبر کتابوں سے نقل کر دیتے ہیں مسترحونس کہتا ہے کہ معلوم ہوتا
 کہ کلیمنس نے اس فقرے میں جو عیسیٰ کو پیار کرتا ہے اس کو پایا ہے کہ
 اوس کے حکم پر عمل کرے حوالہ ورس ۱۵ ابابا یوحنا کا لیا ہے انتھی ملانجا
 کہ ورس یون ہے ہندیہ ۱۸۲۲ اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے
 حکم کو پر عمل کرو اسجا اگر جو سب لغو نہیں موافقت نہیں کرتا ہم
 مسترحونس نے محض اس لحاظ سے کہ ان دونوں فقرہ نہیں باعتبار
 مضمون کے کچھ اتحاد ہے دلیل یکڑی کہ کلیمنس نے اسجا یوحنا کی
 انجیل سے حوالہ لیا ہے اور اپنے لگان میں یہ ایک سند و جو انجیل
 یوحنا کی اس وقت میں نکالی اور یہ تو محض ایک وہم ہے کیونکہ موثق
 کسی قول کے سال تحریر خط کلیمنس کا ۹۶ ہے تجاوز نہیں کرتا اور یہی
 مسترحونس کہتا ہے کہ یوحنا نے اپنی انجیل ۹۸ء میں لکھی ہے جیسا
 مارٹن صاحب اپنی تفسیر کی چوتھی جلد کے صفحہ ۳۰ میں لکھتا ہے
 کہ یوحنا نے موافق مختار کرنا ستم اور اپنی فائیس کے قدار سے موافق
 مختار ڈاکٹر مل اور فی بری شمس اور لیگلرک اور بشٹا ملان کے
 متاخرین سے ۹۷ء میں اور موافق مسترحونس کے ۹۸ء میں اپنی انجیل

لکھا ہے انتہی پر جب اوس کے نزدیک وہ انجیل ۹۱ میں تصنیف ہوئی
 تو ۹۶ میں یا اوس سے پہلے کلیمنس نے کس طرح اوس سے حوالہ لیا ہے
 بلکہ ظاہر یہ ہے کہ جو کلیمنس صحبت یافتہ حواریوں کا تھا اور بار بار اوس سے
 اونجا و عطا ہی سنا تھا تو یہ بات بھی و عطا میں کئی دفعہ سننی ہوگی
 اور اوس سی سی بات کو لکھا ہوگا علاوہ اسکے یہ بات کچھ سننے پر ہی موقوف
 نہیں بلکہ مرید ہی ہے کہ محب و ہی ہوتا ہے کہ اپنے محبوب کے حکموں پر
 عمل کرتا ہے نہیں تو دعویٰ محبت کا غلط ہے پس جائز ہے کہ کلیمنس نے
 یہ بات اپنی طرف سے لکھی ہو اور کوئی دلیل نہیں کہ اس فقرہ کو
 انجیل یوحنا سے لیکر لکھا ہے اور اگر مجرم و مناسبت سے گوتہوڑی ہی
 نقل ثابت ہو جاتی ہے تو لازم آتا ہے کہ اکثر فقرے جو انجیل میں اقوال
 مسیحی کے اندر پائے جاتے ہیں حکما اور بت پرستی کی کتابوں سے
 منقول ہوئے ہوں لحد و خط یہ طعن کہ انجیل میں جو تین چار باتیں اخلاق کی
 اچھی پائی جاتی ہیں او نہیں کتابوں سے منقول ہیں بجا سو یہ صاحب
 اکسیو تو لکھتا ہے کہ وہ عمدہ اخلاق مندرجہ عہد جدید کے جن عیسائی
 بڑا فخر کرتے ہیں لفظاً لفظاً تفسیر و شمس کی کتاب اخلاق سے جو قریب
 چہ سو برس کے بیشتر مسیح سے تصنیف ہوئی ہے منقول ہیں مثلاً
 ذیل خلق ۲۴ کے یوں مرقوم ہے دوسرے وہ کرو جو تم جانتے ہو کہ وہی

کہ شرع اور انبیاء یہی ہیں انتہی دوسری عبارت یہ ہے جو کہ ہمیشہ
 باب ۱۷ اوس نامہ میں نقل کی ہے یاد رکھو خداوند سبحان کسی کے الفاظ
 اس لیے اوس نے کہا ہے کہ اوس آدمی پر افسوس (جس کی طرف سے حرم او)
 اوس کے لیے بہتر تھا کہ وہ پیدا نہوتا اس سے کہ وہ میرے لیے پیہر کو
 دکھ دے اوس کے لیے بہتر تھا کہ چکی کا پاٹ اوس کی گردن میں باندھ کر
 سمندر میں ڈبو یا جاتا اس سے کہ وہ میرے کسی ایک کو چھوئے بچوں کے
 دکھ دے انتہی کہتے ہیں کہ یہ فقریہ درس ۲۴ باب ۱۷ متی اور درس
 باب ۱۷ متی اور درس ۲۴ باب ۱۷ مرقس اور درس ۲۴ باب ۱۷ لوقا کے بقول
 ہوئے ہیں اور عبارت اون درسوں کی یوں ہے ہندیہ ۱۸۷ اور ۱۸۸
 باب ۱۷ متی کا ابن آدم جیسا کہ اوس کے حقیقین لکھا ہے چلا لیکن اوس شخص
 جس کے ہاتھ سے ابن آدم پکڑوایا جاسی وادیا ہے اوس شخص کے لیے
 یہ بہتر تھا کہ وہ پیدا نہوتا درس ۲۴ باب ۱۷ متی کا پر جو کوئی لکھا ایک کو ان
 رٹھوں سے جو میرے معتقد ہیں ٹھوکر کھلاوے یہ اوس کے لیے بہتر تھا
 کہ ایک چکی کا پاٹ اوس کی گردن میں باندھا جاتا اور وہ دریا میں تنک
 پہنچایا جاتا درس ۲۴ باب ۱۷ مرقس کا اور جو کوئی ان جہوٹوں میں جھپٹے
 اعتقاد رکھتے ہیں ایک کو ٹھوکر کھلاوے اوس کے لیے یہ بہتر تھا کہ ایک کا
 پاٹ اوس کے گلے میں لٹکایا جاتا اور وہ دریا میں ڈبو یا جاتا درس ۲۴ باب ۱۷ لوقا

اگر چکی کا پاٹ اوسکی گردن میں لٹکایا جاتا اور دریا میں پھینک دیا جاتا
 تو اوسکے لیے اوس سے یہ بہتر ہوتا کہ وہ اون چوہوں میں سے ایک کو
 ہٹو کر کھلاویے انتہی اور لاڈلہ ذرا بعد نقل اس عبارت کلیمنس اور حوالہ
 ورسون انجیل کے اپنی تفسیر کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۳ میں لکھتا ہے
 کہ میرے مقابلہ میں کئی انجیل نویسوں کے الفاظ اسے رکھ دیتے ہیں
 تاکہ ہر شخص خوب سمجھ لے لیکن عام خیال یہ ہے کہ اس عبارت کا جز اخیر
 ورس ۲ باب ۱۰ قواسمے لیا گیا ہے انتہی دیکھو دونوں جا میں مقترون
 کے اندر کلیمنس کی عبارت انجیلوں کی عبارت سے توافقی لفظی نہیں
 رکھتی اور بعض فقر و نین مضمون میں پورا اتحاد نہیں نکلتا کیونکہ ایک
 فقرہ عبارت اول کلیمنس کا اقوال سیحی ہے یون ہے رحم کرو تاکہ تم پر
 رحم کیا جاوے اور ورس ۲ باب ۱۰ قواسمے یون ہے پس جیسا تمہارا
 باب رحیم ہے رحیم ہو اور یہ فقرہ جیسی تم مہربانی دکھاؤ گے ویسی
 ہی مہربانی نکھو دکھائی جائیگی کلیمنس کی عبارت میں ہے اور سنی اور قواسمے
 میں نہیں پایا جاتا اور یہ فقرہ اور گناہ ثابت نکلیا کرو تو تمہارے
 ہی گناہ ثابت نہ کیے جائینگے قواسمے میں ہے اور کلیمنس میں غار ہے
 اور حال دوسری عبارت کا یہی ایسا ہی کچھ خراب ہے پس دعویٰ نقل کا
 محض بجایہ اسے اگر انجیل سے نقل کرتا تو نام اوس کا لیتا اور اگر نام لیتا

تو عبارت میں موافق ہوتا اور اگر یہ یہی نکلا تو ادنیٰ درجہ بیہ تھا کہ اس سب
مضمون میں تو موافقت رکھتا البتہ دونوں جاسیے اتنی بات ثابت
ہوتی ہے کہ کلیمنس کے نزدیک یہ قول ارشاد جناب مسیح کے تہا اور جو
کلیمنس صحبت یافتہ حواریوں کا اور حواریوں کی صحبت کے مثل حواریوں اور اور مریدوں
واقف تھا تو کھان سے ثابت ہو سکتا ہے کہ اس نے انجیل متی یا یوحنا
یا مرقس سے دیکھ کر لکھا ہے اسی لئے اس دعویٰ کے شبہ برتن
فارغ غلط دی اور کہا کہ کلیمنس نے جو کہ نہیں لیا لارڈ نرا اپنی تفسیر کی جلد
دوسرے میں دو نوعبارتوں کے حقیق لکھتا ہے کہ جنہوں نے ہمارے
خداوند کے حواریوں اور مریدوں کی صحبت پائی تھی اور ہمارے خداوند
مسلموں اور تارنچ سے ایسے واقف تھے جیسے انجیل نویس ان کے
ملفوظات کے دیکھنے سے اکثر ایک مشکل واقعہ سرا کرتے ہیں جب تک
ان کے حوالے صریح اور ظاہر نہ ہوں اور یہاں وہ مشکل یہ ہے کہ آیا
کلیمنس ان جگہوں میں ان الفاظ عیسوی کی طرف رجوع کرتا ہے جو کہ متی
یا کرتھو نکو وہ الفاظ عیسوی یاد دلاتا ہے جو اس نے اور انہوں نے
خداوند کے حواریوں اور اور مریدوں سے کہے ہوئے ہیں بلکہ اول کو
اختیار کرتا ہے اور شبہ پر سن دوسرے اور میں اس بات کو مانتا ہوں
کہ پہلے تینوں انجیلین اس وقت سے پہلے لکھی گئی تھیں اور کلیمنس نے اگر رجوع

کہلاتا ہو سکتا ہے گو لفظوں اور عبارت میں خوب موافقت نہ ہو
 رکھتا لیکن یہ بات کہ اوسنے رجوع ہی کیا ہے اسان نہیں کہ
 فیصل ہو جاوے کیونکہ وہ ایک ایسا شخص ہے کہ جو انجیلوں کے لکھے
 جانے سے پہلے ان چیزوں سے خوب واقف تھا اور بعد اونکے
 لکھے جانے کے بھی ممکن ہے کہ اسی طور سے کہ پہلے اوسکی بیانگی
 عادت تھی بدون رجوع کے طرف انجیلوں کے اون چیزوں کا جسے
 وہ خوب واقف تھا بیان کرتا ہو لیکن دونوں صورتوں میں انجیلوں کی
 سچائی خوب مضبوط کرتا ہے اسیلئے صورت رجوع میں تو مقدمہ
 صاف ہے اور صورت عدم رجوع میں بھی انجیلوں کی تصدیق ہے
 کیونکہ یہ الفاظ موافق ہیں اونکے جو وہاں لکھے ہیں اور ایسے مشہور
 کہ وہ اور گرتی اونکو جانتے تھے پس کلیمنس نے حکوینین کرایا کہ ہمارے
 انجیل نویسوں نے الفاظ عیسوی کو جنکو بوباری اور ریاضت کی تعلیم
 کے وقت ہمارے خداوند نے فرمائی تھیں ٹھیک ٹھیک درسیج
 لکھا ہے اور یہ الفاظ لائق اسکے ہیں کہ بڑے ادب سے یاد رہنے
 جاویں اور اگرچہ یہاں مشکل ہے لیکن ہم ہی میں خیال کرتا ہوں کہ اکثر
 فضلا کی رائی لیکر ک کی واسطے کے موافق ہوں البتہ یولوس ورس
 بانے اعمال میں اس طرح سے بعض کو یوں نصیحت کرتا ہے یاد رہے

الفاظ خداوند مسیح کے جو اوسنے کہے کہ دینا لینے سے زیادہ تر
 مبارک ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ یہ عام مانا گیا ہے کہ پوٹوس سما
 کسی لکھے ہوئے کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ صرف بعضیوں الفاظ
 عیسوی کی طرف جو ان سے یہ اور وہ واقف تھے مگر اس سے یہ
 نہیں لازم آتا کہ ایسا طور رجوع کا ہمیشہ ایسا ہی سمجھا جاوے
 بلکہ یہ طور لکھے ہوئے اور غیر لکھے ہوئے کی طرف استعمال میں
 آسکتا ہے اور ہم پاتے ہیں پولیکارب کو کہ یہی طور استعمال میں آتا ہے
 اور غالباً بلکہ یقیناً لکھی ہوئی انجیلوں کی طرف رجوع کرتا ہے اس کی تائید
 ہونین کے ان کے علمائے نزدیک ہرگز یہ امر بطور یقین کے نہیں ثابت
 ہو سکتا کہ کلیمنس نے انجیلوں سے ان عبارتوں کو نقل کیا ہو اور پھر
 توصاف اس امر کا انکار کرتا ہے اور حق یہی اسی کی طرف ہے کیونکہ اولاً
 تو کلیمنس حالات مسیحی اور اقوال مسیحی سے خوب واقف تھا تا نکاتاً عبارت
 اور لفظوں میں ہی موافقت نہیں ملتا لہذا کوئی امر ایسا اوی کے کلام میں
 نہیں کہ اس سے سمجھا جاوے کہ اوسنے جو دیا ہے وہ یکہ پوٹوس
 مقدس ہی مثل میخس کی س ۵۳ باب اعمال میں کہتے ہیں باوجودیکہ
 باتفاق علماء مسیحی کے کسی لکھے ہوئے کی طرف رجوع نہیں کرتے پس
 ایسا ہی کلیمنس کو سمجھو اور وہ جولاژڈن کہتا ہے کہ صورت دو سین پر انجیلوں کی

تصدیق سے الم بہت ہی عجیب ہے کہ بعض فقر و شکی مضمون میں موافق ہو جانے سے کہاں تمام انجیلوں کی تصدیق تکمل سکتی ہے بالفرض اگر تصدیق ہی ہو تو فقط اس قدر ہوگی کہ بہ فقریہ ان انجیلوں میں قول مسیح سے منقول ہوئے ہیں اور وہ جو کہتا ہے کہ اور ہم پاتے ہیں یوہنا کے کہ یہی طور استعمال کرتا ہے الم مرد و دوسے کیونکہ جو یوہنا کے ہی تابعی اور یوحنا کا شاگرد اور مثل کلیمنس کی سب حالت مسیحی سے واقف تھا تو حال اس کا مثل حال کلیمنس کے ہے اور جس جا یہی طور استعمال کرتا اس جا ہم کہتے ہیں کہ وہ بھی مثل کلیمنس اور یوہنا کے لکھی ہوئی انجیلوں کی طرف جو رجوع نہیں کرتا یا سچہ اسد کہ جو منزلہ بسم اسد کے اور بڑا سندیا پادری صاحب کا تھا اس کے کلام سے کچھ بھی سند انجیلوں کی نہ نکلی اب حال دوسرے کا سنئے کہ وہ بڑا سندیا اگناثو سس ہے جو ۳ برس بعد عروج کے انطاکیہ کا اسقف ہوا تھا اور یہ شخص تابعین واریو ہے۔ لارڈز اپنی تفسیر کی دوسری ٹین لکھتا ہے کہ یوسی میں اور جیروم نے اس کے سات خط کا ذکر کیا ہے اور ان کے سوا اور خط بھی اس کی طرف منسوب ہیں کہ جنگو جہور علما، جعلی سمجھتے ہیں اور میرے نزدیک بھی ظاہر یہی ہے اور ان سات خطوں کے دوسرے میں ایک بڑا دوسرا جھوٹا اور سوائی مستر وکسن اور دو چار اس کے تابعین کے سبکی ہیں یہ ہے

۴۹۱
 کہ نسخہ برطیہ میں الحاق ہوا ہے اور نسخہ چھوٹا اسکی قابلیت کہتا ہے
 کہ اسکی طرف منسوب ہو اور میں نے جو غور سے دونوں نسخوں کا مقابلہ
 کیا یہ بات معلوم ہوئی کہ چھوٹے نسخہ میں الحاق گو کے بڑا نسخہ لایا
 اور یوں نہیں کہ چھوٹا نسخہ برطیہ نسخہ سے مختصر کر لیا ہو اور جو ایقدا
 کے ہی چھوٹے نسخہ سے مناسبت بہ نسبت بڑے نسخے کے زائد
 رکھتے ہیں باقی یہ سوال کہ آیا خطوط مندرجہ چھوٹے نسخہ کے حقیقت
 اگناٹیوس کے ہیں یا نہیں اس میں بڑا جھگڑا ہے اور بہت بڑے بڑے
 محققوں کے قلم اس امر میں کام میں آئے ہیں اور میں جانیں کی تحریر کو
 دیکھ کر اس سوال کو مشکل سمجھنا ہوں اور میرے نزدیک اتنی بات
 ثابت ہے کہ یہ خطوط وہی ہیں جنکو یوسی بیس نے پڑا ہے اور آرجن کے وقت
 میں موجود تھے اور بعض فقرے تھیک زمانہ اگناٹیوس کے میناسٹ
 یہ بات معقول معلوم ہوتی ہے کہ انہیں الحاقی مانیں نہ یہ کہ
 اونکا لحاظ کر کے اون سب خطوط کو رد کر دیں خصوصاً صورت کیانی
 نسخہ میں جس میں ہم اب مبتلا ہیں اور جو بڑے خطونین کسی ایرین
 الحاق کیا ہے اس طرح ہو سکتا ہے کہ چھوٹے خطونین بھی کسی
 ایرین یا کسی دیندار یا دونوں نے دست اندازی کی ہوگی گو میرے
 نزدیک اس دست اندازی سے بڑی خرابی نہیں آئی انتہی خصوصاً

اور کتاب میل کا ممشی اوسکے حاشیہ میں لکھتا ہے کہ یہ جیہ دونوں میں
 اگنا تیسویں کے تین خطوں کا ترجمہ سرانی ظاہر ہوا اور اوسکو کیوریٹن
 نے طبع کیا ہے اور اس نے ملفوظ نے قریب تحقیق کے اس امر کو لکھا ہے
 کہ چھوٹے خطوں یونانی میں جنکو امثر نے درست کیا ہے الحاق ہوا
 اور بعد اسکے چار ولیدین اسکی ذکر کرتا ہے جسکو منظور ہوا اوس میں دیکھ
 لے اور جب حال اوسکے خطوں کا یہ ہو تو ہم کو اوسکے فقر و کئی نقل کر کے
 جواب دینا ضروری نہیں بلکہ کہتا ہوں میں کہ جب سب علماء عیسوی
 دو میں عالموں کے اگنا تیسویں کے بڑے خطوں کو بالاتفاق غیر معتبر سمجھتے
 اور کہتے ہیں کہ اوس میں کسی یارین نے الحاق کیا ہے تو اس صورت میں انکی
 مسیحیوں کے نزدیک بھی کچھ سند نہیں باقی رہے چھوٹے خط اوسکے
 جعلی اور عدم جعلی ہونے میں بہت بڑے بڑے محققین جھگڑا ہے
 پس او کا بھی اگنا تیسویں کے خط ہونا ہمارے نزدیک مسلم نہیں بلکہ
 انکو بھی دوسری عیسوی صدی میں کہ جسمیں جسوٹ بولٹا اور قریب دنا
 یہودی دین عیسوی کے لیے بمنزلہ مستحبات کے ٹھہر گیا تھا کسی
 بنالیا ہو گا اور ان سات خطوں اگنا تیسویں کی کیا حقیقت ہے
 قریب پچتر انجیلوں وغیرہ کے حضرت مسیح اور مریم اور حواریوں
 طرف سے جعلی بنائی گئی تھیں اور اگر ان ہی میں تو بھی علماء عیسوی

۹۲
 کے نزدیک یہ مسلم ہے کہ ان چھوٹے خطونین کسی فقرے الحاق میں
 اور لارڈ کرز نے اقرار کیا ہے کہ یقیناً نسخے اور خطوں کے بہت کیا
 ہیں اور ممکن ہے کہ ان میں ہی کسی ایرین یا کسی دیندار یا دونوں نے
 الحاق کیا ہو اور جب یہ مسلم ہو اور حضرات دیندار بھی اپنی عاقبت
 سنوارنے کو ایسے امر کے درپے تھے تو ان خطوں کا پر کیا اعتبار
 جائز ہے کہ بعض فقرے اس قسم کے یہی حضرات دینداروں نے الحاق
 کر دیے ہونگے بہر حال مجد اسد کے صدی اول میں علماء سے ٹوکیے کا رہن
 سند ان انجیلوں کی نہ نکلی اور دو بڑے سندھی یا درصاحب کے کلام
 کچھ یہی ان انجیلوں کی سند نہ ثابت ہوئی اور سارے مجموعہ عہد جدید
 کی سند کے ٹوکیا معنی یا درصاحب کھتے میں اور اگر کوئی یہ
 دعویٰ کرے کہ جب تک کہ وہ قلمین کتب مقدسہ قدیمہ کو تحریف کیا
 تو ان معلوموں کی کتابوں کو بھی تحریف کر ڈالا سو اس کے واسطے
 ہمارا یہ جواب ہے کہ پہلے تو اس دعویٰ کے ثابت کرنے کی کوئی دلیل
 نہیں محض دعویٰ ہے اور بس دوسرے جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں
 میں جو کوئی سبب تھا کہ محمد کے وقت میں پرانے اور نئے عہد کی کتابوں کو
 تحریف کرنا سید طرح ان قدیم کتابوں کے تحریف کرنا ہی کوئی سنت تھی
 جس طرح محمد کے وقت میں کتب مقدسہ کے سارے نسخے کا تحریف کرنا غیر ممکن

اسی طرح یہ دعویٰ بھی برگزواقع نہیں ہو سکتا اور جیسے کہ اب فی زمانہ
اون سب کتب دینیہ کی جو محدثوں کے پاس ہیں تحریف کرنا اور اون مقاموں
جن میں محمدؐ کے واسطے اشارے ہیں کمال ڈالنا غیر ممکن ہے ایسے ہی
محمدؐ کے وقت میں مسیحیوں کی ہیشمار کتابوں کی تحریف بھی ممکن نہ تھی کہتا ہوں
کہ اول مسلمان اس بات کے قائل نہیں کہ مقدس کتاب میں پہلے محمدؐ کے تحریف
نہیں ہوں تاکہ یہ کلام پادریوں صاحب کتابت کے قابل ہو لہذا تینوں جو
پادریوں صاحب کے مردود ہیں کیونکہ نہ تو دعویٰ مسلمانوں کا یہی دلیل ہے اور نہ
یہ بات سچ ہے کہ مسیحیوں کو کوئی سبب تھا چنانچہ صدق ان دونوں کا
اس سال کے ناظر کو خوب معلوم ہے اور نہ یہ بات سچ ہے کہ اون کی
تحریف ممکن نہ تھی دیکھو بڑی کتاب مجموعہ خطوط انگلستان کی جمہور
علماء اور محققین عیسائی کے نزدیک جعلی اور محرف ہے اور لارڈز اوسمیں فرق
ایرین کی تحریف کا قائل ہے اوچھوٹی کتاب مجموعہ خطوط کی بھی بعض محققین
نزدیک جعلی ہے اور بعض کے نزدیک اگرچہ سب جعلی نہیں لیکن موافق
تحریرات کے اوسمیں بھی الحاق ہوا ہے اور غلبہ دست اندازی
فرق ایرین یا پندار عیسائیوں سے خالی نہیں اور بلاشبہ مشائخ
کی کتابوں کے شیخ بھی بہت ہی قلت سے پائے جاتے تھے قطع نظر
اس کے ڈیوئیس شپ آف کورنہل دوسری صدی میں باور لہذا چلا

کہ میں نے ہائیوں کی خاطر یہ خط لکھیے تھے لیکن ان شیطان کے
 خلیفوں نے میرے خطوں کو خراب کیا پس کیا تعجب ہے کہ بعض نے
 کتب مقدسہ کو بھی خراب کر نیکارا دہ کیا ہو چنانچہ اسکا حال مفصلاً
 آگے لکھ رہا ہے تو اب ذرا خیال کرنا چاہیے کہ جب عیسائیوں نے
 ڈیونیشس کی جن حیات ہی میں اس کے خطوں کا یہ حال کیا ہو تو
 اس کی موت کے بعد تو خدا ہمارے کیا کچھ خاک اور اسی ہو گیا اور
 ایسا ہی کچھ اور مشائخ کی کتابوں کا بھی حال ہے جیسا کہ لارڈز کے
 قول سے مفہوم ہوتا یا اور یصاح کے کتبے میں قطع نظر ان سب باتوں
 محمدؐ کے مرثیے کے بعد عمر خلیفہ نے اس وقت کے مسیحیوں کے کئی
 ایک بڑے بڑے کتب خانے اپنے قبضہ میں کر لیے ان میں سے شام
 کی ولایت میں قیصریہ کا کتب خانہ اور مصر میں اسکندریہ کا کتب خانہ تھا
 ان کتب خانوں میں کتب مقدسہ کے قدیم نسخے اور اکثر مسیحی مذہبی
 کتابیں تھیں جیسا کہ اگلی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے پس اس وقت
 میں محمدؐ کو اسان تھا کہ مقدس کتابوں کے قدیم نسخے اور قدیم معلوم
 کتابیں ظاہر کر کے تحریف کا دعویٰ ثابت کرے حالانکہ کتب خانوں کے
 چین لینے کے بعد عمرؓ نے ان کے جلا دیئے کا حکم دیا اور اس وقت کے
 اور محمدؐ کو ظاہر یہ حال تھا کہ جو پرانی کتابیں باقی تھیں برباد کر دیے سو

اس رباؤ کو فیہ میں یا تو پرانی کتابوں کی قدر نہیں جانتے یا یہ سمجھتے
 تھے کہ ان کا مضامین قرآن کے خلاف ہوئے پر گواہی دیتا ہے اور یہی قدیم
 کتابوں کا رباؤ کرنا محمد بن ابی السی بنی بنی کا باعث ہوا ہے کہ وہ یہ سبب
 لکھ حالات اور اور قوموں کی کیفیت و حقیقت سے جو محمدؐ کے پہلے
 تھے اسی جہرہ اگاہی نہیں رکھتے کہ ایسے ایسے دعویٰ کرتے ہیں مثل
 دعویٰ تحریف کتب مقدسہ وغیرہ لک اور اس لیے کہ محمدؐ قدیم
 کتابیں اور سیموئیل تاریخوں سے کچھ اطلاع نہیں رکھتے ہر اون کے
 واسطے تواریخ سے دلیل لانا مشکل ہے اور سوائے
 سیموئیل کے بیرون نے ان کتابوں کی تلاش و جستجو اب تک نہیں کی
 جو فرنگستان کے سیموئیل کے پاس ہیں لیکن اس زمانہ کے محمدی الکراہ
 داؤد کے تعصب کو کناہیے رکھ کر انصاف کی راہ سے ایام گذشتہ
 عوض کیا چاہیں تو فرنگستان میں جا کرواں گے کتب خانوں کو دیکھیں
 کہ ان میں کتب مقدسہ کی کتنی کاپیاں تھیں اور سیموئیل معلوم کی دے
 کتابیں جو ہم نے ذکر کیں دیکھ سکتے ہیں اور اگر ان کتابوں کی زبان
 سیکھ لیں تو ان کا پڑھنا ہی ان پر آسان ہو جائیگا اور ان
 کتب خانوں میں ایسی کتابیں ہی بہت باؤں کے جنہیں یہ مطالعہ ہم نے
 اس فصل میں لکھے مفصل و مشروح مذکور ہیں اور کتب سابق الذکر کے قدیم

اسناد ہی اونہیں بتفصیل بیان ہوئی ہے کہتا ہوں میں کہ اس وقت تک
 صد ہا فاضل یہودی اور عیسائی سلمان ہو چکے تھے اور انہوں نے
 اسلام کی حقیقت پر اپنی کتابوں کی موافق گواہی دی تھی اور اس وقت
 عیسائیوں میں بڑا زور شور پوپ کی حکومت کا تھا اور اس کے متعلق خود
 عبری کتابوں میں عہد عتیق کی تحریف کے قابل تھے تو محمد بنو کو کچھ ضرورت تھا
 کہ ان کتابوں سے کچھ ثابت کرتے رہا اور جلا دینے کا سوا دسکا حال نہ
 کہ ان کتب خانوں میں ہر قسم کی کتابیں تھیں پس جو علم فلسفی کی تہذیب
 جلا دینے میں کچھ بھی ہرج نہ تھا زمانہ پولوس مقدس میں ہی اس قسم کی کتابیں
 قیمتی بجاس ہزار روپیہ کی اون لوگوں نے جو پہلے یہودی یا نائی پریسی ہی ہو گئے تھے
 جلا دی تھیں اور اس پر پولوس مقدس نے انکو منع کیا تھا اور یہ
 کیا تھا کہ ان کتابوں کو دہنے دو تاکہ جو مسیحی نہیں ہوئے اون پرانی
 ڈھونڈ کر دیل پکڑی جاوے اور نہ ہونک دینے پر کچھ طعن کیا تھا باب
 اعمال میں ہے ہندیسہ ۱۸۷۱ء اور بہتروں نے اونہیں سے جواب مانگے
 تھے آگے ایسے کاموں کو قبول دیا اور ظاہر کیا ۱۹ اور بہتوں نے جو جادو
 کرتے تھے اپنی کتابیں اکٹھی کر کے لوگوں کے آگے جلا دیں اور جب انکی قیمت کا
 حساب کیا تو بجاس ہزار روپیہ بھرے انہی پس اس جہت سے عمر بھر
 ہی الزام نہیں اور جو کچھ دینی تھیں اکثر ترجیح تھے اور جو سب فساد کے باعث

تو اذکا جلا دینا ہی کچھ قابل طعن نہ تھا کتاب واٹسن منطبعہ ۹۱ء کی جلد
 تیسرے میں ہے کہ جب جلا دینے ترجمہ و کلف کا حکم نکل چکا بلکہ ۱۳۰۱ء
 میں ایک کتاب لکھی اور ۱۳۲۲ء میں ایک نوٹس لکھی اور اسی حکم کے کلف کی بیان کا لکھ دیا
 اور دسین بہائی گئیں اور ۱۵۲۶ء میں کارڈل دلسی اور اورشپ لوگون نے
 حکم کیا کہ ٹنڈل کا ترجمہ نہ پڑھا جاوے اور مانعت کے واسطے اس مضمون کا
 اشتہار اپنے اپنے علاقوں میں جاری کیا کہ لوہر کے بعضے سرو ورن نے
 ترجمہ غلط کیا ہے اور خدایکے کلام کو جوہیئے ترجمہ اور الحادی ماسیون نے
 خراب کیا ہے اسلئے وہ ترجمہ جیکے پاس ہو تین دن کے اندر واکٹر ٹنڈل
 کے پاس حاضر کرے ورنہ کلیسیا سے نکالا جاوے گا اور تہمت بدعتی ہوئے
 کی اوسکو لگے گی اور اسی سال میں ٹونسل بشپ لندن اور ماسٹر
 عنقریب تمام نسخوں کے خرید کر کے پال کے کراس میں جلا دیئے اور ۱۵۲۹ء
 میں ٹونسل نے معرفت اسٹن پکنٹن سوداگر کے اوس ترجمہ کے نسخے
 خرید کر کے مقام چپ سائیڈ میں علانیہ جلا دیئے بعد اوسکے جب ٹنڈل نے
 نظر ثانی کر کے پھر دوبارہ ۱۵۳۵ء میں مطبوع کرایا اور معرفت جان ٹنڈل
 اپنے بہائی اور ارون کی اوسکو پوشیدہ پہیلا یا اوسپریشپ لندن
 ان پہیلا نے والونکو طلب کیا اور پھر کچھ انہیں کے ہاتھ سے سب نسخوں کو
 چپ سائیڈ میں جلو لیا اور اٹھارہ ہزار آٹھ سو چالیس نوٹ اور ونس

اون پر جرمانہ ہوا کہ جب کے ہمارے ملک کی رواج کی موافق ایک لاکھ
اٹھاسی ہزار چار سو روپیہ اور ساڑھے چھ آنے تخمینا ہوتے ہیں اور ۳۶
مین بادشاہ ہنری ہشتم کا حکم ہوا کہ ترجمہ ٹنڈیل اور کوڈیل کا اور سطح
اور کتابین جنکی پارلمنٹ نے اجازت نہیں دی اور فرت اور وکلف
وغیرہ کی کتابین نہ بڑھی جاوین بلکہ جلا دینے کے لئے ملکی اکلوسیوں
افسروں کے حوالہ کیا وین چنانچہ بشپ لندن کے حکم کے موافق
پال کراسمین جلائی گئیں اور ۳۶ھ میں ناک کی کتاب بمعہ انجیل کے جلائی
گئی اور ۳۶ھ میں ایک شتہار اس مضمون کا جاری ہوا کہ بدعتی
کتابین نہ کہیں بھی جاوین اور نہ بڑھی جاوین اور نہ کوئی ایسا کہے یا پڑھیں
ہے کہ مارسی ٹی شیون کی تھیوڈوٹ کے وقت میں موجود تھی اور سب
کلیسون میں بڑھی جاتی تھی لیکن اوسینے اوسکے سب نسخوں کو غارت
کر دیا تاکہ انجیل کو اسکی جاگہ قائم کرے انتہی اور فرقہ پرست
جسین باوریا صاحب داخل ہیں اپنی ابتداء تسلط میں فرقہ کاتک کے
بہت سے کتب خانوں کو جو غالباً اونین دینی کتابین تھیں جلا دیا ہے کہ
آج تک کاتک اونکی بابت عم کرتے ہیں پس اگر مطلقاً کسی کتاب کا
جلادینا قابل الزام ہے تو عیسائی لوگ بدرجہ اولیٰ ملزم نہیں کیے
اور عیسائی لوگ حضرت عمر پر تہمت لگاتے ہیں وہی تہمت بلکہ

اوس سے زیادہ اون پر او لٹی پڑیے گی کیونکہ حضرت عمرؓ نے تو
محرف کتابین کہ جنہیں وہ خود ہی ایسا سمجھتے تھے جلو الہین میں خلاف
عیسائیوں کے کہ انہوں نے وہ کتابین غارت کیں کہ جنہیں وہ
لوگ خدا کا خالص کلام جانتے تھے قول او کما لیکر اس زمانہ
یکے محمدی اگر باپ داد کے الہ کھتا ہوں میں کہ غریب محمد یوں کو
فنگستان میں جانے اور اون نسخوں کے دیکھنے کی حاجت نہیں
کیونکہ آپ کی کتب اسناد کے مصنفوں نے باوجودیکہ اون کے
حامی میں بہت کچھ اون کے حال سے ہلکو مطلع کر دیا ہے جیسا کہ اوپر
بیان ہوا اور اون کی تحریک کے موافق دعویٰ پادری صاحب کا ایک
مغالطہ ہے اور ممکن نہیں کہ پادری صاحب بطور جرم کے یہ بات
ثابت کر دیں کہ وہ اپنے نسخے محمد سے پیشتر کے لکھے ہوئے ہیں
پادری صاحب کہتے ہیں جس حال میں ہم دلیل لایچکے کہ مقدس
کتابین محمد کے وقت میں اور نہ اوس کے بعد تحریف تہذیب میں ہو کر
ہم نے محمد بن علی کے دعویٰ کے خلاف ہو نیکو جواب شافی ثابت
کر دیا اور اب ہو سکتا تھا کہ ہم بے تامل اس مطلب کو چھوڑ کر دوسرے
باب کے مطالبین کرتے لیکن در حالیکہ بعضی محمدی کہہ رہے ہیں قرآن کے
معنی نہ سمجھنے سے یا تعصب و کج بخشی کی راہ سے کہتے ہیں کہ کتب مقدسہ

محمدؐ کے وقت سے پہلے تحریف ہوئے ہیں اور حال آنکہ ایسی بات قرآن
 ہی بر خلاف یہ مگر اب ہم اس محبت کا یہی مختصر جواب دینگے اسطر
 سے اولاً مخفی نہ رکھے کہ جو کچھ ہم نے اب تک برائے اور نئے عہد کی
 کتابوں کے تحریف ہونے کی بابت ذکر کیا اس حجت کے رد میں یہی
 جواب کافی ہے کیونکہ ہم ذکر کر چکے کہ مسیحیوں میں کتب مقدسہ اور
 قدیم معلوم کی کتابوں کے ایسے نسخے اب تک موجود ہیں جو محمدؐ کے
 زمانے سے کچھ مدت آگے اور بعضے اوچھین سے خود حواریوں کے زمانے
 کے نزدیک لکھے گئے اور یہ بھی ہم نے اوچھین جگہوں میں بیان کیا
 کہ کتب مقدسہ کے وہ قدیم نسخے اور نسخوں سے جو اب مسیحیوں
 درمیان ہیں خوب ملتے ہیں پس صاف معلوم ہو گیا کہ کتب مقدسہ
 محمدؐ سے پہلے اور ہر وقت ایسی ہی تھیں جیسے اب ہیں دوسرے
 یہ کہ اگلے مسیحیوں نے حواریوں کے وقت سے تین سو برس تک مسیح
 ایمان لانے اور انجیل قبول کرنے کے سبب یہودیوں اور بت پرستوں
 سے بہت ظلم اور دکھ سہمہاں بھگایا اور یہ دشمنی رکھتے اور کہہ
 دیتے اور انکا مال و متاع زبردستی سے جپین لیتے تھے اور ان
 رنجوں اور مصیبتوں میں صرف ایک اتنی تسلی آونکے لئے باقی تھی کہ مسیح
 اعتقاد اور انجیل کے مضمون سے تسلی ملی اور خوش حالی روحانی کو وہیں

حاصل تھی ہول کی خاطر غلش خار کے متحمل ہوئے اور خوش رہتے
 تھے لہذا اس دنیا میں انکا بڑا خزانہ یہی انجیل تھی اور بس سو اس سبب
 اپنی دولت و مال اور ہر چیز خوشی سے دیدا لیتے تھے تاکہ اس خزانہ
 کی نگہبانی کریں یہاں تک کہ بعض اون میں سے اپنا قتل ہونا اس
 بہتر سمجھتے تھے کہ بت پرست اونکی انجیل کو جلا دیں پس کیونکر سو
 کہ ایسے مسیحی اپنی کتب مقدسہ کی تحریف تبدیل پر راضی ہو گئے
 ہوں اس صورت میں ایسی حجت اور بحث درمیان میں لانا بڑی
 بھڑائی اور کم عقلی ہے پس بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ محمد عیسیٰ علیہ
 السلام جو انہی کے زمانے تک بھی کہی مسیحیوں کی مقدس کتابوں کے تحریف
 ہونیکا اتفاق نہیں ہوا اور یہ اپنے اور نئے عہد کی کتابیں جیسی اصل
 میں نہیں اب تک ویسی ہی عین گھٹا ہونین قول پس ہم
 محمدیوں کے دعویٰ کو الہی محذو ش ہے اور ہرگز مسلمانوں کا یہ دعویٰ نہیں
 کہ زمانہ محمد تک تمام مقدس کتابوں کے نیچے تحریف سے مصون
 اور پاک تھے اور فقط بعد نانہ ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بشارتوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر تحریف ہوئی اور بس بلکہ انکا
 دعویٰ عام ہے جسکا بیان اوپر گذرا اور جب سوین صدی عیسوی
 جھوٹ اور جعل سازی کا بازار بہت ہی گرم تھا تو بلاشبہ وہاں تک

بہت کچھ خرابیاں اور کتابوں میں ہوئی ہیں قول اوکا لیکن
 در حالیکہ بعضی بعضی محمدی قرآن کے معنی نہ سمجھتے یہ یا تعصب
 اور کج بحثی کی راہ ہے الخ کہتا ہوں کہ غریب محمدی تو قرآن کے
 معنی سمجھتے ہیں اور انہوں نے تعصب اور کج بحثی نہیں کی مگر
 پادری صاحب یا تو بسبب عدم مہارت زبان عربی کے قرآن کے معنی
 غلط سمجھ گئے ہیں اور اسی سبب سے قرآن کے معنی سمجھنے میں
 اکثر پادری صاحب غلطی کہاتے ہیں جیسا کہ از الہات کوک کے
 مقدمہ کے اندر اور اور جامصرح ہوا ہے اور دعویٰ مسلمانوں کا وہی
 عام ہے جس کا بیان اوپر گذرا قول اوکا مگر اب ہم اس حجت کا مختصر
 جواب دینگے الخ لہذا ہم بھی پادری صاحب کی دونوں وجہوں کا مختصر
 جواب دیتے ہیں کہ کوئی نسخہ پرانا مقدس کتابوں کا ایسا نہیں کہ جس پر
 یقین کیا جاوے کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر کا ہے اور فقط گمان
 پادری صاحب کا ہمارے کام کا نہیں اور اگلے قرون میں ہی تحریف ہو گئی ہے
 قول اوکا اس صورت میں ایسی حجت اور بحث درمیان میں الخ
 مسلمانوں کا دعویٰ تو بفضل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پادری صاحب کی حجت اور بحث
 یہاں ہے نہ خود ملاحظہ فرمائیے کہ خیر اور بے عقل کون ہے قول اوکا
 پس بالیقین معلوم ہوتا ہے الخ جب تحریف کا ہونا پہلے زمانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے

ثابت ہو گیا تو یہ یقین حقیقہ چیل مرکب اور بس پادری صاحب کے کتب میں
 خلاصہ بعض شخصوں کے اس قول پر یہی ہم متوجہ ہو کر تحقیق کرتے ہیں کہ
 گویا یہودیوں نے مسیح کے وقت میں دشمنی کے سبب اون مقاموں کو
 جن میں مسیح کا اشارہ تھا پر اپنے عہد کی کتابوں سے نکال ڈالا اس کا
 جواب یہ ہے کہ جس طرح محمد یوحنا وہ اگلا دعویٰ بے دلیل تھا اسی طرح
 یہ دعویٰ بھی ثابت نہیں ہوا بلکہ صرف ایک خیال ہے بے بنیاد کیونکہ
 اگر یہودی مسیح کی خبریں اپنی مقدس کتابوں سے نکالتے تو پہلے اون
 آیتوں کو نکالتے جو صریح اور صاف گواہی دیتی ہیں کہ مسیح جسا وعدہ
 یہودیوں کو دیا تھا یسوع ہے مثلاً اشعیا کی ۷ فصل کی ۱۴ آیت اور
 اوسے کتاب کی تمام فصل اور دانیال کی ۹ فصل کی ۲۴ آیت سے
 ۲۷ تک اور موسیٰ کی پہلی کتاب کی ۴۹ فصل کی ۹ آیت سے ۲۸ تک
 اور سینا کی ۵ فصل کی ۲۱ آیت اور زکریا کی ۱۲ فصل کی ۱۱ آیت اور ۲۲ زبور کی ۱۶
 و ۱۷ آیت * سوائے اسکے درحالیکہ خدا نے یہودیوں کو نالکید
 ساتھ فرمایا تھا کہ اپنی کتابوں میں کچھ کہی بیشی نہ کریں جیسا کہ موسیٰ کی
 ۵ کتاب کی ۱۲ فصل کی ۳۲ آیت میں لکھا ہے پس اس حکم کے بموجب
 یہودی کتب مقدسہ کی محافظت پر ایسے متوجہ ہوئے ہیں کہ انہوں نے
 پر اپنے عہد کی ہر ایک کتاب کے تمام لفظ اور حرف گن گن کر جمع کیے ہیں

کہ سہارا ایک لفظ یا ایک حرف کم و بیش ہو جائے اور اگر برائے
 تہد کی کتابوں کے ویسے نسخے جو مسیحیوں پاس موجود ہیں اون تم سے
 جو یہودیوں میں رائج ہیں مقابلہ کیے جائیں تو ثابت ہوتا ہے کہ بلا کم و
 بیش ٹھیک ٹھیک آپس میں موافق ہیں * پہر پہلے مسیحی اکثر یہودی
 پس اگر یہودی کے معلم مسیح کے زمانے میں یا اوس سے پہلے برائے
 تہد کی مقدس کتابوں کو تحریف کرتے تو ویسے البتہ اس بات سے
 آگاہ ہو کر مسیحی ہونے کے بعد اوس کو ظاہر کرتے حال انکے مسیحی
 کتابوں میں کچھ خبر نہیں ہے کہ یہودیوں نے مقدس کتابوں کی ان مشین
 گوئیوں کو جو مسیح کی طرف اشارہ تھیں نکال ڈالا ہو مان مگر مسیحی
 دین کے پہلے معلم فقط یہی سچا دعویٰ کرتے ہیں کہ یہودیوں نے
 ان آیات کو جنہیں یسوع مسیح کا اشارہ ہے نالایق اور ناساب
 طور پر تفسیر اور خلاف بیان کیا ہے کہتا ہوں میں قول اؤنگا
 خصوصاً ان کے مخالفوں کے کیونکہ بعض نہیں یہ تو قدما مسیحیوں کی
 عام رائے تھی کہ عبری کے بعض مواضع میں یہودیوں نے قصداً تحریف
 کی ہے اور بڑے بڑے ایسا کشتانج نے تحریف کا الزام یہودیوں کو
 دیا ہے اور جٹن شہید نے تو کمی مٹین گونیان پیش کی ہیں کہ
 یہودیوں نے انکو مقدس کتابوں سے نکال ڈالا ہے اور اس طرح

اور مباح کلاہی حال ہے جیسا کہ ریزاسم نے کہا ہے کہ یہودیہ بہت سی کتابیں گم کر دیں اور بعض پہاڑ والین اور بعض جلا دین اور گٹان الزام دیا کہ یہودیوں نے بزرگوں کی عمر کی تاریخوں کو بدلایا ہے پس اگر پادری صاحب کے نزدیک یہودی پاک دامن ہیں تو ان کے یہ پیشوا محرف و فتری تھے کہ اپنی طرف سے پیشین گوئیاں گھڑیکے پیش کر کے اور کہتے تھے کہ یہ مقدس کتابوں میں تھیں اور یہودیوں نے انکو نکال دالا ہے بلکہ اگر ارشاد ہو تو یہودیوں کو باگ دامن سمجھ کر بت تحریف کی آپ کے مقتدا یوں کی طرف کیا کرین قول اوٹھا تو پہلے اودن آیتوں کو نکال لیتے جو صریح اور صاف گواہی دیتی ہیں الخ کہتا ہوں کہ اولاً صریح اور صاف نہیں کہے کہ اوئین سے ایک بھی ایسی آیت نہیں ہے کہ بلا تکلف حضرت عیسیٰ پر جم جاوے مثلاً اشعیاء کے ساتویں باب کی ۱۴ آیت کے معنی میں خود علماء اہل کتاب کو خلافت بعض کہتے ہیں کہ اس درس میں حضرت اشعیاء اپنی بی بی کی طرف اشارہ کرتے اور کہتے ہیں کہ وہ مرگ جائیگی اور وہ مرگ جائیگی طرح ہوش نہ سنبھالنے پاؤں گا کہ احاف کے دشمن پامال ہو جائیں گے چنانچہ اسکا حال ڈاکٹر سبسن نے یہی لکھا ہے اور یہی معنی قرین قیاس ہی میں کہہ سکتے ہیں۔

تصدیق کرتا ہے ورنہ اس ورس کے کچھ معنی نہ ہونگے کیلئے کہ
 حضرت اشعیا بادشاہ احاذی تشریف کرتے اور کہتے ہیں کہ اس ورس
 کے ہوتے ہی چند روز بعد اوسکے دشمن ہلاکت کو پہنچیں گے
 یہاں اگر حضرت مسیح مراد لئے جاوین تو پہلا احاذ کو کیا تشریف ہوتی
 کیونکہ اوسکے زمانہ سے حضرت عیسیٰ تک ساتھ سو برس سے ہی
 زیادہ فاصلہ ہے قطع نظر اس سے ورس ۸ میں اوسکے وقوع کی
 میعاد ۶۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتیں اس
 مدت کے اندر ہونی چاہیں نہ یہ کہ ساتھ آٹھ سو برس کے بعد ہوں پس
 باقی رما وہ لفظ کہ جس کے معنی کواری ترجمہ ہوئے ہیں اور وہ عیسائیوں
 زعم میں گویا بڑی قوی دلیل ہے سوا اسی لفظ کو سمیٹکس اور ایکویلا اور
 تھیودورشن نے جو ان عورت ترجمہ کیا ہے اب اس صورت میں پیشین
 گوئی کسی حالت میں ایسی صریح نہیں کہ بلا تکلف حضرت عیسیٰ پر
 جم جاوے اور دوسری پیشین گوئی جو باب ۵۳ اشعیا میں ہے
 اوس میں بھی اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس جگہ حضرت اشعیا حضرت
 یرمیا کے غم کا بیان کرتے ہیں اور تیسری خبر دانیال کے نوین باب
 کی بھی حضرت مسیح پر صادق نہیں آتی کیونکہ اوس میعاد معینہ
 کے اندر حضرت عیسیٰ کا ہرگز خروج نہیں ہوا بالقرض اگر یہی

یہاں اگر حضرت مسیح مراد لئے جاوین تو پہلا احاذ کو کیا تشریف ہوتی
 کیونکہ اوسکے زمانہ سے حضرت عیسیٰ تک ساتھ سو برس سے ہی
 زیادہ فاصلہ ہے قطع نظر اس سے ورس ۸ میں اوسکے وقوع کی
 میعاد ۶۵ برس کے اندر مقرر ہوئی ہے لہذا وہ سب باتیں اس
 مدت کے اندر ہونی چاہیں نہ یہ کہ ساتھ آٹھ سو برس کے بعد ہوں پس
 باقی رما وہ لفظ کہ جس کے معنی کواری ترجمہ ہوئے ہیں اور وہ عیسائیوں
 زعم میں گویا بڑی قوی دلیل ہے سوا اسی لفظ کو سمیٹکس اور ایکویلا اور
 تھیودورشن نے جو ان عورت ترجمہ کیا ہے اب اس صورت میں پیشین
 گوئی کسی حالت میں ایسی صریح نہیں کہ بلا تکلف حضرت عیسیٰ پر
 جم جاوے اور دوسری پیشین گوئی جو باب ۵۳ اشعیا میں ہے
 اوس میں بھی اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس جگہ حضرت اشعیا حضرت
 یرمیا کے غم کا بیان کرتے ہیں اور تیسری خبر دانیال کے نوین باب
 کی بھی حضرت مسیح پر صادق نہیں آتی کیونکہ اوس میعاد معینہ
 کے اندر حضرت عیسیٰ کا ہرگز خروج نہیں ہوا بالقرض اگر یہی

کہ دن سے یہاں برس مراد ہے جیسا کہ عیسائی لوگ اب تو جہ کہ تین
 گو حقیقت میں یہ بھی اور لوگوں کا محض ایک حکم ہے تو یہی بہتر
 عیسائی پر نہیں جتنی کیونکہ ورس ۲۵ میں ان کے آئین کی میعاد ۶۹ ہفتہ
 کہ جبکہ ۸۴ دن ہوتے ہیں مقرر ہوئی تھی پس اگر ان دنوں کو برس
 بھی قرار دیں تب بھی پہلے فرمان سے کہ بادشاہ قرش نے عزرا کو دیا تھا
 حضرت مسیح تک اتنے برس نہیں ہوتے بلکہ خلاف اسکے ۵۳۶ برس
 ہوتے ہیں اور یوسف مورخ کے نزدیک تو اس فرمان سے حضرت
 عیسیٰ تک چھ سو برس کے قریب گزرے ہیں علاوہ برین اس
 ذکر ختم نبوت کا ہے تو اس صورت میں حواریوں کی نبوت پر کہاں تاہت ہوگی
 لہذا عیسائی لوگوں کو چاہئے کہ اس دعویٰ سے فارغ خطی دین اور چوتھی
 پیشین گوئی جو عیسائیوں کے نعم میں بڑی قوی دلیل ہے یعنی حضرت
 موسیٰ کی پہلی کتاب کی خبر سودا بھی حضرت عیسیٰ پر کئی وجہ سے نہیں
 جم سکتی اول یہ کہ سپر یعنی ریاست کی جو یہ اور لاگور یعنی حاکم کے لفظ
 اس بات پر مقتضی ہیں کہ حضرت مسیح کے آنے تک اس قوم میں
 حکومت رہو مجھے حالانکہ یہاں نہیں ہوا کیونکہ چھ سو برس پیشین گوئی
 سب کی سب قوم قید ہو کر باطل کو گئی اور اس طرح مصریوں اور یونانی
 غلامی کرتی رہی اور انکو کس کے وقیمین تو بڑی بلا میں مبتلا تھی

و وحیم یہ کہ بالفرض اگر یہ ہی ہم تسلیم کر لیں کہ لفظ عصا اور حاکم ہے
 شناخت قوم مراد ہے جیسا اب عیسیٰ لا حار ہو کر تاویل کرتے ہیں
 تب ہی کچھ بات نہیں ہتی کیونکہ یہ بات تو حضرت عیسیٰ کی بعد تک نہ ہی
 جاری رہی چنانچہ تاریخوں سے خوب واضح ہے کہ رسول اللہ
 صلی علیہ وسلم کے زمانہ متبرک تک عرب میں یہود بہت ملکوں پر
 قابض اور خود سواراڑا دتے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 بعد اونپر ایسی تباہی آئی کہ ہر اونین کو مئی حاکم نہیں ہوا اور چلن
 رہے وہاں دوسری قوم کے مطیع ہو کر رہے ہیں پس
 پیشین گوئی سے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیے جاویں
 تو مضائقہ نہیں سیوم یہ کہ لفظ شیلوح کے معنی میں اختلاف ہے
 لاطینی و لگیت میں (وہ جو سچا جائے کو ہے) ترجمہ ہوا ہے اور
 سپٹاجنٹ میں چیزیں اسکے لیے رکبین ہیں یا وہ جیکے لیے
 وہ رکھا ہے ترجمہ کیا ہے اور سریانی میں اوسے لفظ کا ترجمہ
 وہ ہے ترجمہ ہوا ہے اور عیسائیوں کا مشہور اور بڑا محقق و مفسر
 لیکرک و سلفظ کا اوسکا انجام یا سو قوف ہونا ترجمہ کرتا ہے
 پس اسکا تین تو یہ خبر حضرت عیسیٰ پر ہرگز نہیں جتنی ہر حال پہلی
 پیشین گوئی ایسی صریح نہیں ہے کہ بلا تکلف حضرت عیسیٰ ہی جم جاوے

باقی رہیں اور تین پیشین گوئیوں کو بیان کر چکے ہیں اور یہاں صریح جانکا یہ بیان نقل کیا ہے سو اس کا حال ان سے یہی بدتر ہے کیونکہ میا کی عبارت میں وعدہ ہے کہ شخص مع عود حاکم ہوگا اور حضرت عیسیٰ حاکم نہ تھے پس اسی سبب یہود حضرت عیسیٰ کو مسیح برحق نہیں جانتے کیونکہ ان کے زعم میں مسیح دنیا میں بادشاہت اور داؤدی سلطنت کو قائم کرے گا اور ان کے وقت میں سب ۱۲ قومیں بنی اسرائیل کی جمع ہو کے ایک جگہ رہیں گے اور جو ای بھی حضرت عیسیٰ کی نسبت ان کی زندگی بہر دنیاوی بادشاہت کا خیال کرتے رہے اور زکریا کی خبر میں ہی کوئی ایسا لفظ نہیں کہ جو حضرت عیسیٰ کے لیے کہے گیا ہو اور خدا تعالیٰ خود مستحکم ہے اور ۲۲ زبور میں حضرت داؤد اپنا حال بیان کرتے اور خدا تعالیٰ کے مناجات کرتے ہیں پس اسی سے حضرت عیسیٰ سے کیا عطا یقہ چنانچہ ورس ۸ کی شرح میں ارچہ یکن کما لفظ نے لاچار ہو کر یوں لکھا کہ اتنا تو سچ ہے کہ داؤد کے دشمنوں نے اس کا مال لوٹ لیا اور اس کا اسباب خراب کیا اور گرین صاحب نے بھی ورس ۶ کی شرح میں کہا ہے کہ ایک منیہ کر کے تو یہ الفاظ حضرت داؤد پر جتے ہیں لیکن حضرت عیسیٰ پر پورے ہوئے یہ حال ان میں سے بھی کوئی پیشین گوئی ایسی صریح نہیں کہ بلا تکلف حضرت عیسیٰ پر چڑھاوے سپر ہی لطف ہے کہ یہود یوں نے بعض کو ان میں سے بھی تحریف کر ڈالا

مثلاً ۲۲ زبور کو جس کا ذکر صفحہ ۱۰ میں گذرا ہے اور مینا کے باب کا
 ۲ ورس جس کا اکتیسویں فاء صفحہ ۱۴ میں گذرا اور دانیال کی مغین
 گوئی میں ایک رماد دیکرا و سکوا یبکا و ڈالا کہ اب ہرگز حضرت عیسیٰ
 بنین جم سکتی چنانچہ ڈاکٹر بریٹ اوس سالہ میں جو واسٹن کی سیر
 جلد میں ہی لکھتا ہے یا نیا اگر صریح ہونا اور نکالنا ہی یون تو یہ یہ کیا ضرور
 کہ جو بعض جا ایسی خبریں رہ گئی ہوں تو کسی جا اونے تخریب ہو
 نہ آئی ہو کہ جائز ہے کہ بعضی صریح خبریں نکال ڈالی ہوں جیسا کہ
 کہتا ہے اور بعضی محض قدرت خدا ہے اونکے الزام کے لئے باوجود
 اونکی ایسی بنے ایمانی کے رہ گئی ہوں تاں بعض مواضع میں اب یہی
 یقیناً آپ کے متاخرین مفسرین نے لا جا رہو کہ تحریف کا اقرار کیا ہے
 جیسا کہ بیان اوسکا اور گذرا قول اونکا یہودی کتب مقدس کی محاظ
 ان کہتا ہوں کہ کس وقت میں انہوں نے ایسی محافظت پر توجہ کی
 ہے اگر پچھلے ولادت مسیح کے یا اول صدی عمن کی ہوتی تو ہرگز
 اون کتابوں میں خرابیاں پڑھیں کہ کچھ کچھ کا اونہیں سبب کی سند کی کتابوں
 میں اقرار ہوا اور مضطرب قول بولے گئے کیونکہ ایسی محافظت میں
 ممکن نہ تھا کہ سب جہان کے نسخہ میں غلطی ہو جاتی کہ جس کو بعض جا کا ہونے
 سر پر اور بعض جا اور ان کے سر پر تہوی جاتی ہے اور اس طرح الحاق

فہرہ میں یقیناً معلوم ہو گا کہ فلا نے دو تین فلا نے شخص سے فلا نے جگہ
 میں فلا نے لفظ یا فقرہ لاحق کیا ہے حالانکہ سیکو اسناد کی کتابوں کے
 مصنفوں سے یہ بات ماہرہ نہیں آئی اور یہ بھی ممکن نہ تھا کہ ایسی محافط
 میں اصل عبارت مصنف کی کسی ایک نسخہ میں اول سے آخر تک محفوظ رہتی
 حالانکہ ماہر صاحب اقرار کرتے ہیں کہ کسی ایک نسخہ میں اول سے
 آخر تک سب کی سب اصل عبارت مصنف کی محفوظ نہیں رہی اور اگر
 ایسی محافط اب بچھلے رہا ہے تو یہ تو مسلم مگر کام کی کیا
 ۱۴ صدی تک تو اس طرح کے باب اور ورس بھی نشان نہ ہوئے تھے تو
 حروف کے گئے کا تو کیا ذکر ہے بلکہ حقیقت حال یہ ہے کہ اسحاق ناہان
 یہودی نے ۱۵ صدی میں ورسو کا نشان دیا ہے چنانچہ اس کا حال
 ماہر صاحب نے جلد دوسری کے ۱۵۶ صفحہ میں بیان کیا ہے پس
 اکیس بعد بالفرض اگر محافط ہو ہی ہو تو کیا یہود تو اپنا کام پہلے ہی کر چکے
 تھے قول اوں کا یہ پہلے مسیحی الخ کہتا ہوں کہ اوں بیچاروں نے
 تو بہتہ پکار پکار کر کہا کہ یہود نے تحریف کی ہے جیسا جسٹن اور کریسٹ
 اور گسٹائن اور ورتہ ماہر کا حال گذرا ہے قول اوں کا حال ان کے مسیحی
 کتابوں میں الخ اور عالم اور فضل خوب روشن کرتا یا ان کی دیانت و صداقت
 کو ظاہر کرتا ہے کہ یہودیوں کی تحریف کرنے کا حال تو جہنم اور

کرڈا سٹم اور انگسٹائن وغیرہ کی کتابوں میں موجود ہے اور ان کے
 اور متاخرین لوگوں نے نقل کیا مثلاً مارن اور جامعین تفسیر سنہری
 اور اسکاٹ اور ڈاکٹر بریت اور ممبر ڈ اور وائٹیکر وغیرہ نے اس
 میں بوجہتا ہوں آیا پا درصاحب نے انہیں سے کسی کتاب دیکھی ہے یا نہیں
 صورت اول میں تو پا درصاحب کی دیانتت مصداقت کا حال روشن
 ہوتا ہے کہ باوجود جان سیف کے غی کو چھپاتے ہیں اور صورت دوم میں
 افسوس کی بات ہے کہ پا درصاحب کا حال تو یہ ہے کہ انہی مشہور
 کتابوں میں سے ہی خبر نہیں رکھتے تیسرے مسلمانوں سے مقابلہ آئیہ قرآن
 کی خلاف واقع تفسیر کر کے مفسرین کو نام رکھتے ہیں سبحان بعد
 ہوتا موندہ بڑی بات پس کس برکت پر پا درصاحب مسلمانوں کی
 دین کتاب لکھنے پر مستعد ہوئے یہ موندہ اور یہ نہ سالہ یا نہ
 جا ہی ہے عجب نے مانہ آیا کہ جب کے ناہنہ میں قلم کاغذ ہوتا ہے
 چاہتا ہے سو لکھتا ہے پا درصاحب کہتے ہیں اور شیخ
 عاریون نے بھی کسی جگہ کوئی بات نہیں کہی کہ یہودیوں نے اپنی عقل
 امین تحریف کی ہوں بلکہ اس کے برعکس گواہی دی ہے کہ عبدعزیز
 مقدس کتاب میں سب کی سب خدا کا کلام ہیں اور اسکے ٹیپ ہوا
 طالعه کرنے کا حکم دیا ہے اس طرح پر کہ مسیح نے یوحنا کی فصل کو

۳۹ آیت میں فرمایا ہے کہ * کتابوین دھونڈ ہو کیونکہ تم گمان کرتے ہو کہ
اون میں تمہارے لئے ہمیشہ کی زندگی ہے اور یہ وہی ہیں جو میرے لئے گواہی
دیتی ہیں اور دوسرے تیموتیس کی ۳ فصل کی ۱۶ آیت میں لکھا ہے
* کہ ساری کتاب (یعنی عہد عتیق کی ساری کتاب) الہام سے ہے
اور تعلیم اور الزام اور سدھارنے اور استباز میں تربیت کے واسطے
فائدہ مند ہے * اور متی کی ۵ فصل کی ۱۸ و ۱۹ آیتوں میں مسیح نے یہ
یہ کہا * کہ یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابیں منسوخ
کرنے آیا میں منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ پوری کر کے آیا کیونکہ میں تم سے
سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائے ابک نقطہ پر
ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو * یہی
یوحنا کی ۵ فصل کی ۴۶ و ۴۷ آیتوں میں لکھا ہے اون سے فرمایا *
کہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھ پر ہی ایمان لے لیتے کہ اوسے میرے حق میں لکھا ہے
لیکن جب تم اوسکے لکھے ہوئے پر ایمان نہیں لاتے تو میری بات کو کیونکہ
یقین کرو گے * اور متی کی ۲۲ فصل کی ۴۱ و ۴۲ آیتوں میں کہا ہے
کہ مردوں کے جی اوشینے کی بابت خدا نے جو تمہیں فرمایا کیا وہ تم نے نہیں
یاد کیا کہ میں ابیرام کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں خدا کا
نہیں بلکہ خدا کا خدا ہے * یہ یوحنا کے ۱۰ باب کی ۳۵ آیت میں یہودیوں کی

نسبت فرمایا کہ اونکے پاس خدا کا کلام آیا * اور یوحنا کے ۲۴ باب کی ۲۵ آیت سے ۲۷ تک اپنے شاگردوں سے کہا کہ * اسی نادانوا اور نبیوں کی ساری باتوں کے ماننے میں مست مزا جو کیا ضرور تھا کہ مسیح کہہ اولہا ویسے اور اپنے جلال میں داخل ہوا اور موسیٰ اور نبیوں کی ویسے باتیں جو سب کتابوں میں ہیں شروع سے اونکے لئے بیان کیں * اور یوحنا کے ۱۶ باب کی ۲۹ و ۳۱ آیتوں میں مرقوم ہے کہ مسیح نے ایک تمثیل میں فرمایا کہ ابراہیم نے اُس سے (یعنی دولت مند) کہا کہ اونکے پاس موسیٰ اور نبی ہیں جاہئے کہ ویسے اونکی سنیں بہر فرمایا جب یہ موسیٰ اور نبیوں کی نہ سنیں گے تو اگر مردوں میں سے کوئی اُٹھے اوسکی نہ مانینگے کہتا ہوں میں کہ مسیح اور حواریوں نے تو کہیں بہر ہی نہیں کہا کہ سامریوں نے اپنی توریت کے نسخہ میں تحریف کی پس چاہئے کہ پادری صاحب کے نزدیک وہ یہی غیر محرف ہو حالانکہ جہود علماء یہود و عیسائیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انہوں نے عیال کی جاگہ رم بنالیا ہے اور احکام عشرہ میں ایک حکم اپنی طرف سے گھڑکے داخل کر دیا پس حضرت مسیح اور حواریوں کا اس امر میں خاص رہنا اور یہود کو تحریف کا الزام نہ دینا عدم تحریف کی دلیل نہیں ہو سکتی قول او کا بلکہ اوسکے برعکس گواہی دہی الخ کہتا ہوں میں کہ

پادری صاحب کا ان دوسوں کی استدلال کرا لکھی وجہ سے مخدوش ہے اولاً
 یہ کہ عہد جدید کی کتابیں بیس سنہ اور غیر متواتر ہیں اور ان میں الحاق ہوا
 اور وہ محرف ہیں ہر گز نہیں لہذا اولیٰ سے سنہ پکڑنا محض حیا ہے انسا یہ کہ
 اگر بالفرض یہ بھی مان لیا جاوے کہ ان خاص دوسو میں تحریف نہیں
 ہوئی اور یہہ الحاقی ہی نہیں ہیں تب بھی ان سے عہد عتیق کی سند نہیں ملتی
 کیونکہ ان میں سے ایک سے میں ہی نہ کتابوں کے نام ہیں اور نہ ان کی تعداد
 نہیں بتائی گئی کیوں کہ معلوم ہو کہ وہ کتابیں جنگی طرف اور دہشت
 اشارہ سے ہی کتابیں ہیں جو اب عیسائیوں میں متحمل ہیں اور جو
 شاید پادری صاحب سے کہیں کہ یہودیوں کے یہاں ہی کتابیں الہامی مانی جاتی
 تھیں تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کے ہم عصر یہود کتاب و انیال
 کو وحی سے لکھی ہوئی مانتے اور نہ دانیال کو پیغمبر جانتے تھے اور کتاب
 استر بھی قدما عیسائی کے نزدیک مشتبہ تھی چنانچہ ملیٹو کی قانونی
 کتابوں کی فہرست میں بھی داخل نہیں ہے اور کتاب حزقیل پر
 بھی سنہ درم کے علما کا شبہ تھا کہ قانون میں داخل کیا جاوے
 یا نہیں چنانچہ ان کتابوں کا مفصل حال مقدمہ کی فصل اول میں لکھا
 اور یوسف جو بڑا مورخ مشہور ہے اور جس کی گواہی عہد عتیق کے
 بابت بڑی معتبر سمجھی جاتی ہے اور وہ عیسوی میں گند اصراف کتاب ہی لکھتا ہے

ہمارے یہاں ہزاروں کتابیں نہیں ہیں کہ ایک دوسرے کی مخالفاور
 متناقض ہوں بلکہ ہمارے یہاں صرف بائیس کتابیں ہیں اور ان میں
 تمام اگلے زمانوں کا حال ہے اور دے الہامی سمجھی جاتی ہیں پانچ
 اوہن میں موسیٰ سے آئی ہیں سوا اوہن آئین اور عالم کی یہ آیت
 ہے موسیٰ کی موت تک کا احوال ہے اور اوسکی موت کے بعد شاہ
 اردشیر تک پیمبروں نے اپنے اپنے وقت کا حال اس کتابوں میں لکھا
 اور باقی جا رہی کتابیں خدا کی حمد و ثناء پر شامل ہیں پس اس گواہی سے اگر
 یہ تسلیم ہی کیا دے تو صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ یوسف جس
 موسیٰ کی پانچ کتابیں تصنیف بتلاتا اور اوہن میں مانتا ہی ہے لیکن اس سے
 یہ نہیں ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ یہی پانچ کتابیں ہیں یا وہ پانچ
 کتابیں لفظاً لفظاً ان کتابوں کی موافق نہیں بلکہ اوسکی تاریخ سے
 تو اسکے برخلاف معلوم ہوتا ہے جیسا کہ بزرگوں کی تاریخوں کے حال میں
 گذر آیا ہے اور باقی کتابوں کی نسبت تو اس گواہی سے کچھ سنہ نہیں
 نکل سکتی کیونکہ یوسف کہتا ہے کہ موسیٰ کی موت سے باوجود
 اردشیر کے زمانہ تک سب پیمبروں نے اس کتابوں میں حال لکھا
 اور باقی ہم کتابیں حمد و ثناء پر شامل ہیں پس سب مل کے ۷۱ ہوں
 حال آنکہ اب موسیٰ کی پانچ کتابوں کے سوا اہم عقیدت میں ۳۴

کتابین میں قطع نظر اس سے ایوب کی کتاب کو بعض علماء حضرت موسیٰ
 سے پہلے کی تصنیف بتلاتے ہیں چنانچہ اسکا حال مفصلاً مقدمہ کی
 پہلی فصل میں بیان ہوا ہے علاوہ بریں اوستیقین اور بہت کتابتیں اور ان
 قدام عیسائے مانا ہوا ہے یہ مثلاً ٹوبیاس و جودتہ اور زردم اور بارو
 اور اکلیمز یا سٹیکس وغیرہ گو اب وہ ساختہ ٹہرے پر وٹٹو نیکی زدیک
 واجب التسلیم نہیں ہیں ہو سکتا ہے کہ یہاں وہ بھی مراد ہوں
 لہذا فرقہ رومن کا ملک در کرگیک کو اون کتابوں کے قانونی ہونے
 کے لیے جہد یک جہی سند ہوگی قطع نظر اس سے بہت سی کتابیں اب
 گم ہیں پس کیا وجہ لکھنا اون کتابوں کی طرف گواہی کا اشارہ ہو کہ
 وہ ہی یوسف مورخ جسکا عیسائیوں کو بڑا اعتبار ہے حضرت
 حزقیل کی طرف اور دو کتابیں منسوب کرنا اور کہتا ہے کہ حزقیل نے
 یروشلم کے غارت ہونے اور عمو قیا کے بابل کو نہ دیکھنے کی بنا
 پر پیشین گوئی کر کے اس ملفوظ کو یروشلم میں بھیجا پس اب وہ ملفوظ
 کہاں ہے اور اس طرح اور بھی کتابیں گم ہیں چنانچہ اونکا حال دوسرے
 مقصد کی پہلی فصل میں گذرا ہے ثالثاً یہ کہ بالقرن الریبہ ہی تم تسلیم
 کر لین کہ ان ورسوئین انہیں کتابوں کی طرف اشارہ ہے تو یہی کلمہ
 عہد عتیق کی عدم تحریر کی سند نہیں ہو سکتی اور یہ گواہی ہمارے دعویٰ

مخالف نہیں پڑ سکتی کیونکہ ان ورسوں سے صرف اتنا ہی ثابت
ہو گا کہ یہ کتابیں اس وقت میں مروج اور یہودیوں کے یہاں واجب
التسلیم تھیں چنانچہ پہلی کہ جسکی کتاب کو باور یصاحب نے ہی تراستہ
جان کر حل الاکمال کے صفحہ ۱۵۵ میں کتاب اسناد میں ذکر کیا ہے
اپنی کتاب کے تیسرے حصہ کے تیسرے باب میں یون لکھتا ہے کہ ہمارے
شفیع نے بلاشبہ آئین موسوی کو من جانب اللہ کہا ہے اور میں
اس بات کو مشکل سمجھتا ہوں کہ اوسکا آغاز اور وجود کی طرف سے
ہو خصوصاً اس حال میں کہ یہودی لوگ جو مذہب میں آدمی اور اویروں
مثل فن لڑائی اور صلح کے طریقے تھے توحید خدا کے ساتھ چپے ہوئے نہ تھے
اور ان کے سلسلہ خدا کے باب میں ہنریونی اور اور لوگ بہت معجون
کی قابل ہوں اور بلاشبہ ہمارے شفیع نے اکثر ان کے برائیے لکھیں
والوں کی نبوت کو تسلیم کیا ہے اور اس حد تک ہم عیسائیوں کو جانا
واجب ہے اور سب عہد عتیق یا ہر فقرہ کی سچائی اور اصل ہوئے
ہر کتاب کے اور تحقیق پر لکھنے والے کے لئے دین عیسوی کو مدعا علیہ کرنا
تو میں نہیں کہتا لیکن بلا ضرورت تمام سلسلہ کو مشکل میں ڈالنا ہے
یہ کتابیں عام پڑ ہی جاتی تھیں اور ہمارے شفیع کے ہمعصر یہودی پاتے
تھے اور اوسے اور اوس کے حواریوں نے معہ تمام یہودیوں کے اوکلی

رجوع کیا ہے اور اشارہ کیا ہے اور استعمال میں لائے ہیں پر بھی
 اس استعمال اور رجوع سے اور کچھ نتیجہ سوا اسکے نہیں نکلتا کہ
 جہاں حضرت عیسیٰ نے کسی پیشین گوئی کے حقیق صاف کہہ دیا ہے
 کہ من جانب الہد یہ وہ تو الہامی ہے ورنہ فقط اتنا ثابت ہوتا
 کہ اس وقت میں یہ کتابیں مشہور اور مسلم تھیں اور اس صورت میں
 ہماری مقدس کتابوں کی یہود کی کتابوں کے لیے خوب گواہی ہے
 مگر اس گواہی کی خاصیت ہی سمجھنی چاہیے کہ وہ یقیناً مختلف ہے اور
 جو بعض دفعہ بیان کی گئی ہے یعنی استحکام خصوص پر معاملہ اور
 اسے کا بلک ہر کام کی علت کا بھی مع قیاس اس علت کے یعقوب
 اپنے نامہ میں کہتا ہے تم نے ایوب کا صبر سنا ہے اور خداوند کا مطلب
 دریافت کیا ہے باوجود اسکے علماء عیسائی مذہب میں ایوب کے خیال
 کی حقیقت بلکہ جو ایسے شخص پر بھی ہمیشہ نزاع اور گفتگو رہی ہے اور
 یعقوب کی گواہی اتنی ہی خیال کی گئی ہے کہ اس وقت میں یہ کتاب بھی
 اور یہودی مانتے تھے اور بس اور پولوس اپنے دوسرے نامہ تہی میں
 ایسی ہی مناسبت رکھتا ہے اور جس طرح یاناس اور میراس نے
 موسیٰ کی مخالفت کی اوس طرح وے صدق کے مخالف ہیں اور
 نے نام عہد عتیق میں نہیں بائے جاتے اور معلوم نہیں کہ پولوس نے

انکو کسی چھوٹے ملفوظون سے لیا ہے یا باعتبار روایت یکم معلوم کیا
 لیکن کچھ یہاں خیال نہیں کیا کہ پوروس اسجا سند ملفوظ سے
 لیتا ہے اگر وہ احوال لکھا ہوا تھا جسکو اوس نے نقل کیا یا وہ اپنے
 نہیں مدعا علیہ سجائی اس شہادت کا کرتا ہے جب جا سکے کہ اوس نے
 اون سوالوں کے سبب سے اپنے تئیں مبتلا کیا ہو کہ اوسکی تاریخ
 اور رسالت اس حال کے تحقیق پر موقوف ہے کہ آیا یا ناس اور میراس ہونے
 کے مقابلہ میں آئے تھے یا نہیں پہر کس سبب سے جا ہے کہ اوجہ الوون کی
 تحقیق کجا ویے اور میری اس تقریر سے یہ غرض نہیں کہ اور فقرے
 یہودیوں کی تاریخ کی نسبت تاریخ ایوب اور یا ناس اور میراس کی
 بہتر گواہی نہیں کہتے بلکہ میں اور طرح پر خیال کرتا ہوں اور میری مراد
 یہ ہے کہ رجوع کرنا عہد جدید میں کسی فقرہ عہد متبسی پر اوس فقرہ کی
 صداقت ایسی مقرر نہیں کر دیتا کہ اوس کے باعتبارین یا اوس کے بدل
 خارجی میں جو اوس کے اعتبار کی بنیاد ہے تحقیق کی حاجت نہ ہو اور چنانچہ
 کہ یہودیوں کی تاریخ کی نسبت یہ قاعدہ مقرر کریں کہ جا ہے کہ ہر بات
 یہودیوں کی کتابوں کی سچی ہو کر نہ قے سب کتابیں مہوئی ہیں کہوں
 یہ قاعدہ کہیں دوسری کتاب کے واسطے مقرر نہیں ہوا اور اس امر کا
 بیان اسلئے میں ضرور سمجھا کہ والہ اور اوس کے شاگردوں کی

بچیلے دنوں سے یہ رسم غالب ہو گئی ہے کہ ویسے دین عیسوی پر
 یہود کی بغل میں ہو کر حملہ کرتے ہیں اور ان کے بعض اعتراض اور
 ترجمہ کرنے اور بعض مبالغہ کرنے سے ناشی ہوئے ہیں لیکن ان کے
 اعتراضوں کا بہنی یہی ہے کہ حضرت مسیح اور پہلے معلموں کی گواہی ہوئی
 اور اور پیغمبروں کی رسالت پر ہر ہر بات اور ہر ہر جز یہود یونکی تاریخ
 کی تصدیق کرتی ہے اور دین عیسوی پر عہد عتیق کے ہر حال کی سچائی کی
 ضمانت واجب ہے انتہی دیکھو سوافق اقرار پہلی کے مسیح اور خوار یونکی
 گواہی اور ان کے رجوع سے یہودیوں کی کتابوں کی طرف ننا ثابت
 ہوتا ہے کہ جہاں کسی پیشین گوئی کے حقیق صاف کہہ دیا ہے کہ یہ ^{طابق} ^{اللہ}
 ہے وہ تو الہامی ہے ورنہ یہ بھیجا جائے کہ اس وقت میں یہ کتابیں
 مشہور تھیں اور رجوع سے کسی فقرہ کی طرف صداقت اس فقرہ کی
 یا صداقت اس کی دلیل کی ایسی ثابت نہیں ہوتی کہ اس میں تحقیق
 کی حاجت نہ ہو جیسا کہ قول یعقوب اور پولوس کا اسیر ولالت کرتا ہے
 اور پہلی سچ کہتا ہے دیکھو بائیس وجہ سے جن کا بیان مقدسہ کی پہلی
 فصل میں گذرا ایوب کی کتاب میں اختلاف ہے اگر یعقوب کی گواہی
 کافی ہوتی تو کیوں اس قدر اختلاف پڑتا رہتا ہے کہ اگر بفرس حال
 یہ بھی ہم مان دین کہ پہلی نے ہی یہاں غلط سمجھا اور پادری صاحب ہی

ٹھیک کہتے ہیں تب ہی ہمارے دعویٰ کو اس گواہ کے کچھ بھی نقصان
 نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اس صورت میں صرف اتنا ہی ثابت ہو گا کہ حضرت
 عیسیٰ کے عہد تک وہ کتاب میں محرف نہیں ہوئی تھیں اور انہیں
 یہودی نے تصرف نہیں کیا تھا لیکن کریزاسٹم اور اگسٹائن اور
 جسٹن کی گواہی کو جو آگے گزری ہے یاد رکھنا صاحب کیا کریں گے جو
 دعویٰ کرتے ہیں کہ یہودی نے بعد حضرت عیسیٰ کے تحریف کی ہے
 اور ڈاکٹر گینی کاٹ اور بشپ الٹن جو پرانے نسخوں کے نہ بننے کی وجہ
 یون بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں کی کونسل نے ساتویں آٹھویں
 صدی کے قبل کے لکھے ہوئے نسخوں کو غلطی کا الزام لگا کر مٹوا دیا
 پس اس سے یہ گمان کہ یہودیوں نے ضرور تحریف کی ہے خوب مضبوط
 ہوتا ہے بہر حال یہ گواہی جیسے بادریصاحب نے زعم میں بہت
 ہی متبرجم ہوئے تھے کچھ بھی ہمارے دعویٰ کے منافی نہیں نکلا
 اور اس سے عقیدہ عتیق کی کتابوں کی ذرا بھی سند نہیں ہوتی لیکن
 تعجب کی بات ہے کہ بادرداس بیان کے بادریصاحب کہہ
 اور ہی راگ لگاتے ہیں ذرا سنئے وہ کیا خوب اوجہ لیتے ہیں یا نہیں
 لیتے ہیں پس ان ایتوں میں مسیح نے کہا کھلی اقرار کیا اور گواہی
 دی کہ پرانے عہد کی کتابیں جو ان دنوں یہودیوں میں تھیں

حق اور صحیح اور خدا کی طرف سے ہیں اگر یہودی اُنہیں کہہ دخل و تصرف
یا تحریف و تبدیل کرتے تو مسیح ایسے امر قبیح کو مشہور کر کے تحریف
کی ہوئی آیتیں سب بتا دیتا اور انہیں صحیح بھی کر دیتا اور اس بات
پر یہ بھی نکلتا ہے کہ جب کہ بنی اسرائیل بابل میں قید ہوئے اور قید
بھی کتب مقدسہ تحریف و تغیر سے بچی رہی ہیں کیونکہ ہرگز نہیں
ہو سکتا کہ ایسا ہوا ہو اور مسیح نے اوس امر کی حقیقت بیان
نہ کر کے جہو نہیں حامی بہری ہوا الحاصل کتب عہد عتیق کی صحت اور
حقیقت کے لئے مسیح کی گواہی ایک بڑی دلیل ہے اس
صورت میں ادعا مذکورہ کی کچھ اصل نہیں اور خوب یقین ہے کہ
یہودیوں نے اپنی کتب مقدسہ کو نہ مسیح کے عہد میں تغیر و تبدیل
کیا نہ بابل میں قید ہونیکے زمانہ میں بلکہ اب تک ویسی ہی
ہیں جیسی خدا کے ہاں یہ پیغمبر و انبیاء کی معرفت اور نہیں ملی ہیں *
کہتا ہوں کہ مسیح نے تو کہیں بھی کہا کھلی گواہی نہیں دینی چاہئے
اسکا اپنی حال گذرا ہے قول اوتھا اگر یہودی اُنہیں کہہ
دخل و تصرف یا تحریف و تبدیل کرتے تو مسیح الح کہتا ہوں
پر مسیح نے سامریوں کے اوس امر قبیح کو کہہ دیا اور انہوں نے
توریت میں تحریف کی تھی مشہور کر کے محرفیتیں کوئی نہ بتا دیں

اور انہیں صحیح کیون نہ کر دیا پس در حال سکھ او نہوں نے ایسا
 نہیں کیا تو پادر یصاحب کی تقریر کے موافق لازم آتا ہے کہ
 توریت سامری ہی غیر محرف ہو حال انگلیہ بات جمہور علماء
 یہود و عیسائی کے خلاف ہے پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ
 اس امر میں خاموش رہنا کچھ عدم تحریف کی دلیل نہیں ہو سکتا
 قول اوٹکا اور اس بات سے یہی نکلتا ہے الخ کہتا ہو کہین
 کہ پادر یصاحب نتیجہ تو خوب نکالتے ہیں لیکن افسوس یہ ہے
 کہ ان ہی کے علماء اور انکو اس نتیجہ کی بابت جھٹلاتے ہیں مثلاً
 جو عیسائیوں میں بڑا فاضل ہے اور اسکی کتاب بڑی عمدہ
 سمجھی جاتی ہے تیسری جلد کے ۲۸۵ صفحہ میں یوں لکھتا ہے
 یہ بات یقیناً بہت درست ہے کہ عبرانی متن نخت نصر کے
 ہیکل کو غارت کرنے کے بعد بلکہ شاید کچھ زمانہ پیشتر سے
 ہی ان نقلوں میں جو لوگوں کے پاس تھیں بہت بری تحریف
 کی حالتیں تھیں اس کے کہ اسکا یہ حال عزرا کی تصحیح کے بعد
 کہی ہوا ہوا انتہی پس حیرت میں یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ
 جو لوگوں کے پاس تھے سو محرف تھے اور اصل نسخہ نخت نصر
 وقت میں غارت ہو گیا چنانچہ بشپ مارسل ہی اس صفحہ میں

لکھتا ہے کہ اصل نسخہ کہو یا گیا اور مندر کی کتاب کی عبارت ہی
 نقل ہو چکی ہے کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اصل نسخہ
 نجات نصر کے وقت میں غارت ہوا اور عزرا کا صحیح کیا ہوا نسخہ
 انجیلی یو کس کے وقت میں ضایع ہوا تو اب بالبد اہت یہ بات ظاہر
 ہوئی کہ جتنے نسخے باقی رہے ہیں ہوسب کے سب محرف ہیں
 اسی لئے مارن صاحب کہتا ہے کہ اب کسی نسخہ میں مصنف
 کی سب عبارت نہیں ہے بلکہ سب جہان کے نسخوں میں پھیل
 رہی ہے قول اؤنکا کیونکہ ہرگز نہیں ہو سکا کہ ان کہتا ہو میں
 کہ مسیح نے تو کہا میں ہی اؤن کتابوں کی یہ حامی نہیں بہری ہے
 وہ غیر محرف ہیں بلکہ بعض ورسوں کے مضمون سے تو یہودیوں
 نے ایسا فی خوب ظاہر ہوتی ہے چنانچہ ورس ۴۶ و ۴۷ باب ۱۵
 و ورس ۲۹ و ۳۱ باب ۱۵ لوقا وغیرہ ان یہ بات مسلم ہے کہ ان
 کتابوں میں کہ جنکا عیسائیوں نے عہد جدید نام رکھا ہے یہ نہیں
 یاں ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یہودیوں کو تحریف کی بابت الزام
 لیکن حضرت عیسیٰ کے اس امر میں خاموش رہنے سے یہ نہیں لازم
 نا ہے کہ وہ کتابیں محرف نہیں ہیں کیونکہ اسما لہیں سامری
 ریت کے لئے بھی ہی بات لازم آوے گی کیلئے کہ حضرت عیسیٰ تو اسکے

حقیق ہی ساموہ عورت کے سلینے خاموش رہیے حال اٹکالیہ
 ذکر کا وہاں پر بڑا موقع تھا کیونکہ اس سامری عورت نے اسی
 پہاڑ گدزم کے حقیق کہ جسکی بابت سامریوں پر تحریف کا الزام
 دیا جاتا ہے یوں کہا تھا (ورس ۲ باب ۱۰) ہمارے باب
 دادون نے اس پہاڑ پر سجدہ کیا اور تم کہتے ہو کہ وہ مقام
 جہان جاپے کہ لوگ سجدہ کریں یروشلیم میں ہے لیکن اسکی جوا
 میں حضرت مسیح نے الزام تحریف کا نہ دیے کے صرف اتنا ہی
 کہا ورس ۲۱ یسوع نے اسیے کہا اسی عورت میری بات کو
 سچ جان کہ وقت آتا ہے کہ تم نہ تو اس پہاڑ میں اور نہ یروشلیم
 میں باپ کو سجدہ کرو گے پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہے
 کہ اس امر میں حضرت مسیح کو خاموشی منظور تھی لہذا سامرہ
 عورت کی بات پر قدح نہ کی اور اسیے نہ کہا کہ تم لوگوں نے تحریف
 کی ہے اور حق وہی ہے جو یہود کہتے ہیں تو اب بخوبی ظاہر ہوا کہ
 حضرت مسیح کا خاموش رہنا اور یہود کو تحریف کا الزام نہ دینا
 عدم تحریف کی دلیل نہیں بن سکتا لہذا پادری صاحب اس بات
 عدم تحریف کے لیے استدلال کرنا اور نتیجہ کا ناسب بوجھ ٹھہرا
 مخفی ہے کہ اب آگے پادری صاحب نے کتاب تفسار جینہ اعتراضات

کر کے اپنی دانست میں مصنف استفسار کے نقص کو رفع
 کیا ہے اور اس خیال محال میں کئی ایک صفحہ اپنی کتاب کے
 سیاہ کئے اور اپنی اوقات ضایع کی ہے سو ہر چند وہ اعتراض
 قابل التفات تو نہ تھے اور نہ بہرہ دل چاہتا تھا کہ ایسی لغو بات
 جواب میں مصروف ہو کر اپنی قضیع اوقات کروں لیکن اس
 کہ اس رسالہ میں میزان الحق کی ساری فصل کا جو تحریف کے
 باب میں ہے جواب لکھا گیا ہے مناسب معلوم ہوا کہ کچھ اور
 باتوں کا اجالی جواب لکھ دوں کیونکہ ان سب باتوں کا تفصیلی جواب
 صاحب استبشار نے لکھا ہے اور عنقریب پادری صاحب کی
 نظر سے گزرے گا پادری صاحب کہتے ہیں پوشیدہ نہ ہے کہ کتاب
 استفسار کے مصنف نے بڑی جدوجہد کی ہے تاکہ خواہ مخواہ کتاب
 عہد عتیق و جدید کا تحریف ہونا ثابت کرے اور جتنے اعتراض
 اس بات پر بعبارت طول و طویل اپنی کتاب میں ادرستے ہیں
 میں ان سب کا خلاصہ بارہ دلیل میں ۲۷ صفحہ ہے، ہم یہ کہنا
 مگر تعجب یہ ہے کہ ان بارہ دلیلوں میں جنہیں مصنف نے نہایت
 معتبر مانا اور جا بجا ان پر رجوع کیا ہے صرف ایک ہی دلیل بجا
 اور مطلب کے موافق و مناسب ہے یا قی کوئی دلیل کتب مقدسہ کی

تحریف سے علاقہ نہیں کرتی کہ جاکہ مثبت تحریف ہو اس تفصیل سے کہ
 پہلی اور دوسری اور تیسری اور پانچویں دلیل میں تو وہی ایک
 اعتراض پیش کیا ہے یعنی میل نری کلام اللہ نہیں ہے بلکہ اوسمیں
 اور کلام ہی جا بجا داخل ہے اور ساتویں اور اٹھویں اور نویں
 اور دسویں دلیل میں ہر اسی مطلب کا ذکر کیا ہے صرف اتنا فرق ہے
 کہ تورات و انجیل کی بعضی آیتوں کو خلاف بیان کر کے اپنے مطلب کے
 موافق بنا لیا پس یہ آٹھ دلیلین صرف اسی ایک بات پر جمع
 کرتی ہیں کہ میل میں غیر و کلام ملکہ اوسمیں خرابیاں ہو گئی ہیں اور
 بہت جگہ یہ بھی کہا ہے کہ یہ خرابیاں ابتداء سے بلکہ اون کتابوں کی
 تالیف کے وقت سے پڑی ہیں جیسا کہ ۴۲۰ و ۴۳۰ و ۴۳۵
 ۴۵۹ وغیرہ صفحوں میں اسی قسم کی باتیں لکھی ہیں سو بفرمان
 اگر مصنف کا دعویٰ درست ہی ہو تب بھی اس سے یہ ثابت
 نہوگا کہ کتب مقدسہ میں تحریف واقع ہوئی بلکہ یہ پایا جائیگا کہ
 ویسے کتب کلام الہی نہیں ہیں مگر شخص محضی تورات و انجیل
 کلام اللہ ہونے سے منکر نہیں ہو سکتا ہے اور تحریف صرف
 اوس وقت ثابت ہوگی جب معتبر دلیلوں سے مدلل و سہین
 ہو جائے کہ اب کی کتابیں اگلی کتابوں کے موافق مطابق نہیں ہیں حالانکہ

اس بات کے اثبات میں اون دلیلوں کے درمیان ایک حرف
 ہی نہیں ہے اور واقعی تو یوں ہے کہ کتب مقدسہ ہر وقت
 ایسی ہی تھیں جیسی اب ہیں اور مصنف نے بھی انجان اس
 بات کی گواہی دی ہے چنانچہ اس نے مواقع مذکورہ میں اقرار
 کیا ہے کہ وہی خرابیاں جن کو اس نے دلیل تحریف بنایا ہے
 ابتداء سے اور تالیف کے وقت سے ہوئی ہیں لیکن ویسے کتاب
 اگر ابتداء سے ایسی تھیں جیسی اب ہیں تو ظاہر ہے کہ تحریف و
 تبدیل نہیں ہوئیں اور یہ کہنا کہ ابتداء سے کلام غیر داخل ہوا
 تو یہ وہی بات ہے کہ نوریۃً و انجیل کلام اس نہیں حال آنکہ
 محمدی تناہیں کہہ سکتے کہ کتابا ہونین صاحب تفسار کی
 سب دلیلیں بجائیں اور پادری صاحب یہ کہنا کہ ان میں سے صرف ایک
 دلیل مطلب کے موافق و مناسب ہے اور باقی دلیلوں کو تحریف سے
 کچھ علاقہ نہیں سراسر لغو و بجا کیونکہ تحریف عام ہے خواہ قصداً
 ہو ویسے خواہ بسبب عدم توازن کے سہو کا تباہ وغیرہ ہے
 وقوع میں آوے القصہ کی طرح ہو مابہ المقصود یہ ہے کہ اس
 کتاب میں کسی غیر کی عبارت داخل ہو جاوے اور صاحب تفسار
 بھی یہی مطلب ہے اس صورت میں چلے نچے کہ پادری صاحب

بہر کیونکر کہتے ہیں کہ اون دلیل کو تحریف ہے کچھ علاقہ نہیں قول ان کا
 سو با فرض الحی مرکز درست نہیں ہے کیونکہ یہ قاعدہ کلیہ پڑ رہا ہے
 کہ جب کوئی کتاب کسی مصنف کی تصنیف ثابت ہو اور بہر او میں
 ایسے جملے پائے جاویں جو اس کی تصنیف سے نہ معلوم ہو دین
 خواہ باعتبار ابتدا و زمانے کے ہوں خواہ بنظر محاورہ کے تو ان جملوں کو
 بیشک الحاقی جانیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ یہ جملے کسی پیچھے سے
 ملائے ہیں نہ یہ کہ کل کتاب کو ان جملوں کے باعث رد کر کے یہ بات
 کہہ دیں کہ یہ ساری کتاب اصل مصنف کی تصنیف نہیں ہے
 چنانچہ مارن صاحب پہلی جلد کے صفحہ ۶۱ میں لکھتا ہے محققین
 اور قاعدہ دانوں کے کہنے سے کہ البتہ اور ڈیسی میں چند قس
 الحاقی ہیں کسی نے ان کتابوں کو ہو مر کی تصنیف ہونے سے
 انکار نہیں کیا اور لارڈز جلد دوم کے صفحہ ۶۷ میں انکا تشریح کے
 خطوں کے جوڑے نے کے حال میں لکھتا ہے کہ جو عبارتیں انکا
 کے ٹیک زمانے کے مناسب معلوم ہوں تو اس بات سے کہ
 ان ساریے خطوں کو رد کر دین یہ بات معقول ہے کہ ان
 فقرات کو الحاقی جانیں اور اس طرح یوسفیس کی تاریخ کو ہی
 اس کی تصنیف ہونے سے کوئی شخص انکار نہیں کرتا گواسین ہی

الحاق ہوا ہے مثلاً وہ جملہ جہ میں حضرت عیسیٰ کا ذکر ہے بیشک
الحاق مانا گیا ہے جیسا کہ لارڈز نے خوب محکم دلیلوں سے ثابت
کیا ہے اور علی بن ابی القیاس قدماء کی تصنیفات سے یہی کوئی منکر
نہیں ہے گو اوں لوگوں کی کتابیں بھی الحاق سے خالی نہیں ہیں
پس جب یہ بات ثابت ہوئی کہ کوئی کتاب الحاق ہونے کے باعث
مصنف کی تصنیف سے خارج نہیں ہو جاتی بلکہ یہ بات سمجھی
جاتی ہے کہ اس کتاب میں تحریف ہوئی ہے لہذا صاحب
استفسار کی آٹھوں دلیلین بجا ہیں اور پادری صاحب کے جواب
سہ اسبجالیکن اگر پادری صاحب کے نزدیک یہ بات نادرست ہے
اور انکے نزدیک یہی بجا ہے کہ الحاق ہو جانے کے باعث کتاب
مصنف کی تصنیف نہیں رہتی تو ہمارا کیا نقصان ہے پادری صاحب
بہت سے قدماء کے کلام سے ماہر دہو دین اور اوہنوں نے
بہت ہی بجا کیا جو اگنا شش کے کلام سے سینڈیگری
اکے خطوں میں تو یقینی الحاق ہوا ہے جیسا کہ لارڈز اور سلی
کی کتاب میں مفصل لکھا ہے علی بن ابی القیاس کتاب عبد عتیق اور عبد
سے ہی دست بردار ہوں کیونکہ انکے الحاق میں کس طرح کا
دشہم باقی نہیں ہے چنانچہ پہلے اور دوسرے اور تیسرے مقصد

اسکا ثبوت کیا گیا ہے قول اوںکا اگر شخص محمدی توریت و انجیل کے
کلام اللہ ہو فی سبب الخ نادانستگی یا منحصر مغالطہ ہی کی راہ
ہے کیونکہ محمدی تو اس توریت و انجیل کے قابل ہیں جو حضرت
موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے اوپر نازل ہوئی
تھیں نہ اس مجموعہ عہد عتیق اور عہد جدید کے جس میں بہت سی
ایسی کتابیں ہیں جنکے مصنفوں کا یہی ٹھکانا نہیں قول اوںکا
تحریف صرف اس وقت ثابت ہوگی الخ کہتا ہوں میں ہر گاہ
الحاق ثابت ہو گیا تو ثبوت تحریف کے لئے اب اور کسی دلیل
کی حاجت باقی نہیں کیونکہ اگلے نسخوں کا ایک نسخے سے فرق ثابت
ہو گیا اور یہی دلیل ہے کہ انجیل کی روایتوں میں اختلاف ہے
اور کیا ہوں دلیل میں کہا ہے کہ سبیل کے ترجمے جو مختلف بولیوں میں
مطابق نہیں ہیں لیکن ایسے ہی ثابت نہیں ہوتا کہ کتب مقدسہ میں تحریف
و تبدیل ہوئی ہے اگر انجیل کی روایتوں میں فی الحقیقت اختلاف معنوی
تو ایسے ہی ثابت ہوتا کہ انجیل حق اور خدا کی طرف سے نہیں ہے نہ یہ کہ تحریف
ہوئی اور اُن اختلافوں سے جو ترجموں میں واقع ہوئے ہیں صرف ترجموں کا
سبب معلوم ہو گا نہ یہ کہ کتب مقدسہ کے اصل نسخوں میں اختلاف ہو گیا ہو
تحریف جیسے مذکور ہوا صرف اسکا ثبوت ثابت ہوگی کہ اصل نسخہ یونانی و

عبرانی کے درمیان اختلاف معنوی ہو اور بارہویں لیل میں مصنف نے محمد
قول کو تحریف کی دلیل بنایا ہے لیکن اوروں کے نزدیک محمد کا قول دلیل
ہو گا جب تک اس کی رسالت معتبر اور صحیح دلیلوں سے ثابت نہ ہو گی پس
دلیل ہی بجا اور بے مطلب ہے کہتا ہوں میں کہ با درصاحب کا جواب
درست ہوتا کہ صرف ترجموں ہی میں نقصان پایا جاتا حالانکہ یہ بات ہمیں
بلکہ اصل یونانی و عبرانی نسخے باہم مختلف ہیں چنانچہ ڈاکٹر مل صاحب
عہد جدید کے چند نسخے مقابلہ کرنے سے تیس ہزار اختلاف عبارت کے
نشان دے گئے اور ڈاکٹر گریس ناخ نے ڈیڑھ لاکھ جیا انکا مفصل حال
اسی فصلیں گزرجکا ہے بس اب با درصاحب کو جا ہے کہ اپنے قول
موافق تحریف کا اقبال کریں کیونکہ اصل عبرانی اور یونانی نسخہ کلام مختلف
ہونا ظہر من الشمس ہے چنانچہ با درصاحب نے یہی نسخہ متعدد میں تیس ہزار
اختلاف عبارت کے کہ جسے وہ سہو کا تب سے تعبیر کرتے ہیں مجمع عام
میں سب کے سامنے قبول کر لئے بلکہ اس کے بعد خط سورہ ۱۸ ابرہیلین
بصراحت لیا کہ لکھا ہے کہ تحریف خوب طرح ثابت ہو گئی صاحب ذرا قص
سے ملاحظہ کرو میں اس عبارت کو نقل کر دیتا ہوں وہ یہ ہے ہر اوتھا
تحریف کے جواب میں ہماری بات بہتر ہے کہ تحریف تبدیل از سہو کا تبان وغیرہ
نکتوں اور حروف اور نقطوں اور بعض آیتوں میں ہی ہوتا ہے اور یہ کہ ہمارے

علماء نے قدیم نسخوں سے تیس ہزار غلطیاں اسطرح کی نکالیں ہیں انتہی
 اور پہ خط مورخہ ۱۴ اگست میں لکھتے ہیں بان میں فیروزس ریڈنگ
 یحییٰ کا تبوں کے سہو کا مقرر ہوا انتہی اور بشپ رسل جلد سوم کے صفحہ
 ۲۸۱ و ۲۸۲ میں کتاب ہوشع کے باب میں یون لکھتا ہے مگر
 آج بشپ نیو کم مقرر ہے کہ محرف عبارتوں سے جو متن مطبوعہ کو خراب
 ہوئے ہیں بڑی مشکلات واقع ہوتی ہیں گو بشپ رسل آج بشپ نیو کم
 کے اس قول پر اعتراض کرتا ہے لیکن خود ہی لکھتا ہے کہ باک متن نے
 تحریف پائی یہ بات تو بلاشبہ ہے اور اختلاف نسخوں سے بڑھتا ہے
 اسلئے کہ مختلف عبارتوں میں صرف ایک ہی درست ہو سکتی ہے اور یہ
 بات ہی غالب ہے کہ ہا ہون کہ عنقریب یقین کے ہے کہ خراب ہے
 عبارت بعض دفعہ چھپے ہوئے متن میں راہ باگئی ہیں مگر یہ کہ ہوشع کی کتاب
 میں عہد عتیق کی اور کتابوں سے زیادہ تحریفات ہیں مجھے اسکی کوئی دلیل نظر
 آتی اور میں اس بات کا انکار کرتا ہوں کہ کسی جگہ اتنی بہت تحریفات
 ہیں یا وہ ایسی ہیں کہ اس کتاب کی عبارت کے ہم ہونیکا سبب ہی
 ہوں انتہی پس اب پادری صاحب کو عدم تحریف کے دعویٰ کیلئے
 کسی دلیل باقی رہی گی نہ کہ جس آٹھن چھپتے تھے وہ آٹھن
 باقی رہی لیکن باوجود اسکے پادری صاحب اپنے اور ہی کہتے ہیں یا پادری

کو اس وقت یہ خیال ہو گا کہ ہماری کتابوں سے کب تک خبر ہوگی جو ہیں
 اسکے سامنے اقبال کرناڑیگا پس اس گہند میں پا درصاحت کتنے ہیز
 باقی رہی جہتی دلیل سوا ایک وہی مطلب کے موافق اور مطابق ہے
 اور وہ یہ ہے کہ سرکیس ہارونی نے جو سیم معلوم میں سے تھا
 اور جس نے پوب آریانوس نام کے زمانہ میں میل کے عربی ترجمہ کیا
 دیباچہ میں کہا ہے کہ کتابوں کے سہو سے کتب مقدسہ کے اصل نسخ
 عبرانی و یونانی میں ایک تھوڑا سا خلل پڑ گیا ہے چنانچہ معلم
 مذکور کا قول کتاب سفسار کے ۳، صفحہ میں نقل ہو رہا ہے *

کہ من سہوا لکاتین فی اصل العبرانی والیونانی نقص سیر او غلط
 صغیر الخ * یعنی کتابوں کے سہو سے اصل کتاب عبرانی و یونانی
 میں تھوڑا سا نقصان غلطیاں تھوڑی سی ہیں * اب اگر یہ نصف
 مذکور نے مبالغہ کی راہ ہے تو پھر خلل کو بہت سا بیان کیا اور کچھ فہمی
 اس کو فساد و تحریف کی دلیل بنایا اور اے صفحہ میں کہا ہے کہ ہر گاہ
 حمایت کرنیوالا اس کتاب کا تھوڑا سا نقصان اور فساد کا اقرار
 کرتا ہے تو واقعہ میں نہ معلوم کتنا تھا جو کہ وہ تھوڑا لکھتا ہے مگر
 اس سے ہی تحریف و تبدیل ثابت نہو گی کیونکہ ہر عارف و منصف
 معلوم و یقین ہے کہ کتابوں کے سہو سے کتاب کی تحریف و تبدیل

ثابت نہیں ہوتی سہو کاتب نے قرآن کے نسخوں میں پایا جاتا ہے لیکن
 اس سبب سے کوئی یہ نہ کہیں گے کہ قرآن تحریف پا گیا پوشیدہ رہے
 کہ اس زمانہ کے مسیحی معلموں نے ہزار طرح سے محنت کر کے
 قریب و بعید سے کتب مقدسہ کے سارے پرانے نسخے جو ایک
 موجود رہتے آئیے جمع کر کے بڑی وقت سے مقابلہ کیا تا کہ معلوم
 ہو جائے کہ کاتبوں کے سہو سے کتب مقدسہ کے مضمون و مطلب
 میں خلل پہنچا ہے کہ نہیں سو اس مقابلہ سے ظاہر و ثابت ہو گیا کہ اگر
 تیرہ سو چوبیس برس کے عرصہ میں جو جویوں کے عہد سے کتب مقدسہ
 چھپنے وقت تک منعقد ہوئی کاتبوں کا سہو از قسم تبدیل اعراب و
 کئے اور بعضی جگہ الفاظ کا بھی مقدم و موخر ہو جانا بہت سادہ
 میں آیا ہر سب نسخے مطالبہ مضمون میں موافق و مطابق ہیں
 چنانچہ جمیع روایات و احکام و تعلیمات و نصائح میں مطابق و
 یکساں ہیں پس اس تحقیقات سے ہی ثابت ہوا کہ نئے اور پرانے
 عہد کی کتب مقدسہ نے کسی وقت تحریف و تبدیل نہیں پائی اب تک
 وہی ہیں جو قدیم سے تھیں اور ظاہر ہے کہ کتاب کی تحریف صرف
 اس وقت ثابت ہوتی ہے کہ اس کتاب کے معتبر اور مشہور
 نسخوں میں اختلاف پایا جائے چنانچہ قدیم نسخے مجاہد اور ہون بلبل

مروج نسخے کچھ اور جیسا کہ بالفرض اگر کوئی کہے کہ در صورتیکہ قرآن
 میں سہو کا تب پایا جاتا ہے اور بعض اعراب و حروف و الفاظ
 کی قراءت میں اختلاف ہے مثلاً سورہ یوسف کے اوائل میں
 یوسف و یلعب کی جگہ لفظ مرثع و لمعب پایا گیا اور ایسی ہی
 سورہ الحج کے وسط میں بعض قرآن میں صواف کی جگہ لفظ
 صوافن واقع ہے اور سورہ الفرقان کے وسط میں لفظ بشرا
 کی جگہ نقر ہے اور سورہ قاف کے آخر بعض قرآن میں تو عدون
 کی جگہ یو عدون پایا جاتا ہے اور سورہ تکویر کے آخر بعض قرآن
 یضنین کی جگہ یضنین ملتا ہے خلاصہ قرآن کے دو نسخوں میں
 تفسیر کے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا کہ سورہ یوسف سے سورہ
 تکویر تک ۳۳ لفظ میں جن میں حروف کا ایسا ہی اختلاف بر گیا ہے
 جیسا مذکور ہوا اور شک نہیں اگر قرآن کے سو دو نسخے دیا قریب
 و بعیدہ سے جمع کر کے اول سے آخر تک مقابلہ کئے جائیں تو کاتبوں کی
 صد غلطیاں نکلیں گی اور اے ابون مشہور اختلافوں کے جواع
 میں ہن پس اگر کوئی کہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن میں
 و تبدیل ہوئی ہے تو کیا محمد بن کھینکے کہ درعالمیکہ باوجہ اختلاف
 مذکورہ کے سب قرآن احکام و مطالب میں ہم موافق و مطابق ہیں

تو تیرا یہ اعتراض بنیاد ہے جس جہت تک کہ محمدی لوگ ایک
ایسا قدیم و مستبر نسخہ جو روایات و احکام اور نصائح وغیرہ میں
اکبری مروج کتب مقدسہ کے ماورائے ہوپیش نہ کریں مسیحیوں کا جواب
بہی اونکے سارے اعتراضوں پر جو دیے پہل کی تحریف کی بابت
کرتے ہیں وہی اونکا سا جواب ہو گا * اور اگر کوئی شخص تعصب
کی راہ سے دیکھے جیسا مصنف استفسار نے ۲۷۹ و ۲۸۰
وغیرہ صفحہ نمبر کہا ہے کہ محال ہے کہ مسیحیوں میں ایسی کتاب دلیہ
قدیم نسخے جتنا ذکر ہوا اب تک موجود ہوں تو ایسی بات کا یہ جواب
ہے کہ فرنگستان میں جا کر مذکورہ کتب خانوں کی سیہ کرے تا اون
کتابوں کو اپنی آنکھوں دیکھ لے اور اگر ضروری علم اور بولیاں سیکھ لے
تا اون کتب خانوں میں ویسے کتابیں بھی اویسے ملیں گی جنہیں ویسے
اسناد بیان ہوئی ہیں جنہیں ثابت ہو سکے کہ ویسے قدیم کتابیں
اوسے اگلے زمانے میں لکھی گئی ہیں اور اگر یہ بات اویسے منظور
نہو تو واقف کاروں کی بات ملے اور یہی گفتگو نہ کرے * کہتا ہوں
سبحان اللہ پادری صاحب نے کیا چھوٹا نقصان سمجھ لیا ہے اگر یہ
نقصان تھوڑا ہی ہے تو بڑے نقصان کا خدا حافظ مقام
غور ہے کہ میں سوچتا ہوں جو بوسے بوسے نسخے بنائے یہ قریب

سوہی کے ہونگے ڈیڑھ لاکھ اختلاف عبارت کے نکلے جو بتقیہ مسالوی
 فی نسخہ ڈیڑھ ہزار ہوتے ہیں اور من سے ایک کو ہی مصنف کی
 اصل عبارت بالیقین قرار نہیں دیے سکتے چنانچہ اسکا
 مفصل حال آگے گنلا ہے پس کیا پادری صاحب کو ذرا بہی چاؤ شیم
 نہیں ہے جو صاحب بنفسار پر کماؤ سکا قیاس بہت ہی حق اور بجا
 طعن و تشنیع کرتے ہیں قول اوں کا مگر اس سے یہی تحریف و تبدیل
 ثابت نہوگی آلم کہتا ہوں میں پادری صاحب کیا سمجھتے ہیں جو ایسی لغو
 باتیں کہتے جاتے ہیں مان اگر تحریف کا مدار صرف سہو کا تہی پر
 قرار دیا جاتا تو البتہ یہ بات کہنے کی گنجائش تہی سہو کا تہی ہو سکتا
 کہتے ہیں کہ کوئی شخص الف لکھتا ارادہ رکھتا تھا سہو ب لکھتا
 یا ل لکھنا چاہتا تھا سو سے م لکھ گیا اور علیٰ ہذا القیاس سو اسطر
 سہو کا تب قابل اصلاح ہیں اور ممکن ہے کہ درست ہو جاوین
 بشرطیکہ اصل عبارت مصنف کی کسی نسخہ میں محفوظ یا کسیکو
 یقیناً معلوم و یاد ہو پر ویریوس ریڈنگ جسکو پادری صاحب ہو
 کا تب لکھتے ہیں اور جسکی تعریف بار بار آچکی ہے کہ یہ وہ عبارتیں ہیں
 جنہیں نہیں معلوم ہو سکتا کہ انہیں سے مصنف کی عبارت کونسی
 اور بنائی ہوئی کونسی البتہ انکا صحیح ہونا محال ہے علاوہ اسکے

یہ اختلافات صرف کاتبوں کے سہو سے وقوع میں نہیں آتے
 بلکہ قصداً بدعتیوں اور دینداروں نے ہی ہنسنا تصرف کیا ہے
 جیسا کہ مارنضا حنفی دوسری جلد کے آٹھویں باب میں دیر یوں
 ریڈنگ کے بیان میں لکھا ہے کہ اونکے وقوع کے جارسبب میں
اول سبب غفلت اور سہو کاتب اور یہ کئی وجہ سے ممکن ہے
 پہلی وجہ یہ کہ لکھانے والے نے خود کچھ کچھ بتدایا یا لکھنے والے نے
 بتلانے والے کی بات نہ سمجھ کر کچھ کچھ لکھ دیا دوسری وجہ
 عبرانی اور یونانی حروف باہم مشابہت میں پس ایک کی عیوض سہو
 دوسرا لکھا گیا تیسری وجہ یہ کہ کاتب نے اعراب کو لکھ کر
 یا لکھ کر جو سہ لکھتا تھا اسکو حرف کا جزو جانا یا اصل مطلب سمجھ کر
 عبارت بناد ہی اور یوں غلطی کی چوٹی وجہ یہ کہ کاتب کتب
 کہیں لکھ گیا اور جب مطلع ہوا تو غیا کہ چیلے پس جہاں سے جوڑ دیا
 پر وہیں سے لکھنا شروع کیا اور جو عبارت کہ لکھ چکا تھا اسکو ہی
 رھنے دیا یا انچوں وجہ یہ کہ کاتب نے کچھ جوڑ دیا اور بعضیہ
 لکھنے کی خیال آتا تو اس جوڑی ہوئی عبارت کو لکھ لیا بس اس
 صورت میں ایک جگہ کی عبارت دوسری جگہ چلی گئی جسکی وجہ
 ہے کہ کاتب کی نظر جو کہ ایک سطر سے دوسری سطر پر جا رہی

پس کہ عبارت رھائی ساتوین وجہ یہ کہ کاتب نے الفاظ
 مخفف اور کوتاہ کو کچھ کاکچھ سمجھ کر بول لفظ لکھ دیا اور اس طرح
 غلطی ہوئی **آہٹوین** وجہ یہ کہ جہالت یا غفلت کاتبوں کی
 دیرپوس پریدہ تک و وقوع کا بڑا سبب و منبع ہوئی ہے کہ انہوں نے
 حاشیہ یا تفسیر کو جزو متن سمجھ کر داخل کر دیا و سبب
 غلطی کا نقصان خود نسخہ کا جس سے نقل کی گئی اور وہ بھی کئی طور پر
 اولاً یہ کہ حرکات اور شوشہ حروف کے اور ٹکڑے اور محو ہو گئے
 ثانیاً کہ حرکات اور شوشے جو صفحہ کے دوسری طرف تھے
 چوٹ کر اس صفحہ کے حروف کے ساتھ ایسے مل گئے کہ ان کا جزو سمجھ لیا
 ثالثاً یہ کہ کوئی فقرہ کسی نسخہ میں چھوٹ گیا اور کاتب نے اس کو حاشیہ
 میں بیٹھا نشان لکھ دیا سو اس سے دوسرے لکھنے والے کو غلطی ہوئی
 اور معلوم نہ ہوا کہ اس عبارت حاشیہ کو کہاں داخل کر کے تفسیر
 سبب اختلاف کا خیالی تفسیر اور اصلاح ہے اور یہ بھی کئی صورت پر
 ہوئی اول یہ کہ کاتب نے کسی عبارت کو جو حقیقت میں ناقص تھی
 ناقص سمجھا یا مطلب کے سمجھنے میں غلطی کی یا خیال کیا کہ اس عبارت
 میں قاعدہ کی غلطی ہے حالانکہ وہ خود غلطی پر تھا یا وہ قاعدہ کی
 غلطی جس کو وہ صحیح کرتا ہے حقیقت میں مصنف ہی سے واقع ہوئی

وہم بعض محقق کاتبوں نے صرف قاعدہ کی غلطی درست نہیں
 کی بلکہ عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا یا فضول لفظوں یا الفاظ متراوٹ کو
 جگہ فرق اور نکتہ معلوم ہوا حذف کر ڈالا اور اوڑھا دیا سیم
 سب سے زیادہ صورت یہ ہوئی ہے کہ مقابل فقرہ کو یکاں کیا
 اور اس طرح کا تصرف انجیلوئین خصوصاً ہوا اور یو لوس کے ناموں میں
 اسکے سبب اکثر الحاق ہوا تا کہ عبدعقین سے جو حوالے اوسنے دیے
 ہیں سیٹواجنٹ کے موافق ہوں چہاں ہم بعض محققین نے عہد جدید
 ولکیٹ (یعنی لاطینی) ترجمہ کے موافق بنا دیا جو تھسا سبب
 اختلاف عبارت کا قصد استخریف ہے جو کسی نے اپنے مطلب کے لئے
 کی ہو دے عام اس سے کہ تحریف کے بنوا لادیندار ہو یا بدعتی اور
 قدیم بدعتیوں میں ماریوں سے زیادہ کسی پر تحریف کا الزام نہیں پایا
 گیا ہے اور نہ کوئی ایسے حرکت ناشائستہ کے سبب اس سے زیادہ
 ملامت کا مستحق تھا سو اسکے یہ یہی تحقیق بات ہے کہ بعض
 تحریفات قصد می اوں لوگوں نے کی ہیں جو دیندار کہلاتے تھے اور بعد
 اونسے وہی تحریفیت ترجیح دیجاتی تھیں تا کہ مسئلہ مقبول کی تائید ہو
 یا جو کچھ اعتراض اور سپرد ہو تا ہوا ہڈ جاوے انتہی ملخصاً معنی
 نہ ہے کہ مارنصا دے بیرو یوس یہ ٹنگ کے واقع ہونے کے سبب ہوں

میں نے اس عبارت کو
 درست کیا ہے
 اور اس میں
 بعض اصلاحات
 کی ہیں

ساتھ بہت سی مثالیں بطور نمونے کے لکھی ہیں مگر ان سب کا بیان
موجب تطویل سمجھ کر یہاں جوڑ دیا گیا ہے ہر کئی نمونے جو بارگاہ
خاف صاحب کی کتاب میں دینداروں کے تحریف کرنے کی بات
ذکر کئے ہیں نقل کئے جاتے ہیں مثلاً درس ۳۳ باب ۲۲ لوقا جکا

ذکر اوپر ہو چکا اور درس ۱۸ باب ۱۱ متی میں یہ الفاظ قبل اسکے

کہ ویسے ہم بستر تھوڑے اور درس ۲۵ میں لفظ اوسکا پہلو نامیٹا
بعض نسخوں میں قصداً چھوڑ گئے ہیں تاکہ حضرت مریم کی ہمیشہ کی خوشی
پر شبہ نہ پڑے اور درس ۵ باب ۱۱ نامہ اول گرتھون میں بجائے
بارہ گیارہ بنائے گئے ہیں تاکہ بولوس پر چھوٹا الزام عائد نہ ہو
پاویے کیونکہ یہود اسخرویلی مرچکا تھا اور درس ۳۲ باب ۱۱ افس

میں کچھ لفظ جوڑ دیئے گئے اور بعض مرشدوں نے بھی ان الفاظ
کو رد کیا ہے کیونکہ انکو یہ خیال تھا کہ وہ لفظ ایرین فرقہ کے مؤید تھے

اور درس ۳۵ باب ۱ لوقا میں کچھ لفظ سربانی اور فارسی اور عربی
اور اہیبولک اور آفر ترجموں کے نسخوں میں اور بہت سے مرشدوں
ہا لون میں فرقہ یوشکینس کے مقابلہ میں بڑا پیسے گئے کیونکہ وہ فرقہ حضرت

عیسیٰ کی دو صفاتوں کیساتھ متصف ہونے کا منکر تھا پس ناظرین
انصاف کریں کہ عبارت مرقومہ بالا کی رو سے کوئی دقیقہ تحریف نہیں

باقی رہا یا نہیں ظاہر و آشکار ہے کہ تحریف کی جتنی صورتیں وہم و
قیاس میں گذرتی ہیں ماضی صاحب نے سب کا بیان کر دیا اور سب طرہ کی
مثالیں بتلا کے یہہ دکھایا کہ سب صورتوں میں یہ کتب مقدسہ میں
تحریف واقع ہوئی ہے پس اس صورت میں فیہدوں اور بدعتیوں نے
نصد التحریف کی اور کتابوں کے وہم سے یہی وقوع میں آئی
یعنی کہی تو حاشیہ کی عبارت متن میں داخل ہو گئی اور کہی متن
کی عبارت خارج کر دی گئی کہی محققین نے عبارت کو قاعدہ کے
تلافی سمجھ کر کہہ کا کہہ بنا دیا اور کہی عبارت غیر فصیح کو فصیح کیا
کہی میندرون نے اپنے مطلب کے موافق تحریف کی اور کہی عتیوں
نے حسبہ لخواہ اپنے کتاب کو بگاڑا تو پہلا اب کو کسی صورت
تحریف کی باقی ہے اگر یا در مصاحب وقوع تحریف کی اور کوئی
سورت جانتے ہوں تو ذکر کریں نہیں تو ایسی لغو باتیں کہہ کر کہیں
لوگوں کو اپنے اور ہنسواتے ہیں ذرا تو دہلین سوچیں اور خدا کا خوف
کے خیال کریں کہ وہ کس وجہ اور کو کسی دلیل سے دینداروں
ور بدعتیوں کی قصدی تحریف و محققین کی قیاسی اصلاح اور
اتبوں کے وہمی تصرف کو سہو کا تب میں داخل کر کے کہتے ہیں
سہو کا تب یہ تحریف نامت نہ ہوگی پہلا یہہ کیا انصاف کی بات ہے

معلوم ہوا کہ یاد ریضا صاحب نامتصف ہی کوئی ہنوگا اور جو اس پر
 یاد ریضا صاحب مصری بات کو جنما ذکر ہوا سہو کا تب کہینگے تو ہی سارا کلمہ
 نقصان نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں ہمارے اور یاد ریضا صاحب
 درمیان صرف نزاع لفظی باقی رہے گی یعنی جسے ہم تحریف کہتے ہیں
 اوستا یاد ریضا صاحب ہو کا تب نام رکھتے ہیں گو مقصود ہون کا
 ایک ہی ہے لیکن ایسی ایسی بڑی خرابیوں کو ہوا سا خلل قرار دیکر
 صاحب ستفاریہ درشت کلامی کرنی یاد ریضا صاحب کی حرکت سچا ہے
 اور بس قول اوستا سہو کا تب قرآن کے نسخوں میں ہی پایا جاتا
 الخ خدا جانے یاد ریضا صاحب کو کچھ خوف ابھی ہے یا نہیں جو اس پر
 باتیں کہنے پر آمادہ ہو گئے ہیں نہیں معلوم یاد ریضا صاحب کہہ سکتا ہوگا
 کی راہ سے ہے یا محض مغالطہ دہی کے لئے ایسا کہتے ہیں اگر نادانستہ
 ایسا کہتے ہیں تو تو معذور ہیں پردل کو یقین تو نہیں آتا کہ یاد ریضا صاحب
 آدمی ایسی ایسی ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں سے جنگو لڑکے جانتے ہیں انھیں
 محض ہوں اور اگر مغالطہ دہی کے لئے ایسا کہتے ہیں تو خدا اول کو
 سزا دے اور سید ہی راہ بر لگا دے بھلا صاحبو ذرا سوچو تو سہی
 کہ قرآن میں ایسے سہو کا تب کا واقع ہونا کب ممکن ہے کیونکہ قرآن شریف
 الفاظ کو کیا بلکہ حروف اور حرکات پر ہی تواتر متداول ہوتے چلے آئے

علاوہ اس کے وہ کتابیں جنہیں قرآن شریف کی آیات اور حروف اور
 حرکات اور سکونات وغیرہ کا حال مذکور ہوا وہ کتابیں ہیں جن میں
 متواتر اویوں کے ذریعہ اس زمانہ ملک جلی آئی ہیں ان میں سب
 باتوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کے آج تک لکھوں
 آدمی ہر زمانہ عافیت ہوتے آئے ہیں اور قرآن شریف سینہ بہ سنہ
 ایک سے دوسرے کے پاس منتقل ہوتا رہا پس اب اگر کوئی کتاب
 کسی نسخہ میں بالفرض کچھ غلطی کرے تو اس کی تصحیح کیسی آسان
 اور ہم اویسے یقیناً صحیح کر سکتے ہیں بخلاف کتب مقدسہ کہ ان کی کسی
 طرح تصحیح ممکن نہیں کیونکہ نہ اس کا تواتر منقول ہے اور نہ اہل کتاب بھی
 حافظ ہوئے تو پہلا اس وقت قرآن شریف میں بیرویں بیگ کے واقع ہونے کی
 کب گنجائش ہے اگر یاد رکھا جائے کہ بیرویں بیگ یعنی ایسے اختلافات
 کو جن میں شبہ ہو کر اس میں کوئی عبارت اصل سے او کوئی نہائی ہو علی
 تبارک و تعالیٰ جیسے کتب مقدسہ کی نسبت دعویٰ کر کے ثابت کر دیا تو ان کا دعویٰ
 البتہ درست اور بجا ہے یہ بات ہرگز ممکن نہیں لیکن منہ سے ایسا کہنا اور لغوات
 بلکہ پادری صاحب ہی کی دیانت دارانہ قول اس کا پوشیدہ نہ ہے کہ
 اس زمانہ کے مسیحی معلموں نے ان کو کہتا ہو جنہیں سبحان اللہ
 پادری صاحب کیا ہے میں انکو شرم بھی نہیں آتی کہ ان جا پانچ

سطرون میں صریحاً کئی مغالطے دیئے اور جھوٹ بولے ہیں اول یہ
 کہ پادر یصباح کہتے ہیں کہ ساریے برائے نسخے جواب تک موجود
 رہتے آئیے جمع کر کے بڑی دقت سے مقابلہ کیا حال آئیکہ یہ صریح
 جھوٹ ہے کیونکہ ہزاروں نسخے اب بھی ایسے ہیں کہ انکا آج تک کینے
 مقابلہ نہیں کیا چنانچہ اسکا حال صفحہ چار سو اکتالیس ^{۱۸۵۵} دوسرے یہ کہ
 پادر یصباح کہتے ہیں کہ کاتبوں کا سہوار قسم تبدیل اعراب اور حروف
 اور بعضی جگہ الفاظ کا مقدم و موخر ہو جانا بہت وقوع میں آیا اور یہ
 صریح مغالطہ ہے اور پادر یصباح نے عمداً امر ہلکو مخفی کہا ہے
 کیونکہ نہ صرف الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہوئی بلکہ بہت سی آیتوں میں
 تحریف واقع ہوئی ہے چنانچہ خود پادر یصباح نے یہی خطبہ ^{۱۸۵۵} تحریر کیا ہے
 میں صرف عمدہ جدید میں بند رہ آیتیں مشتبہ تملان میں تیسری
 یہ کہ پادر یصباح کہتے ہیں پہرے نسخے مطالب مضمون میں موافق و
 مطابق ہیں چنانچہ جمیع روایات و احکام و تعلیمات و مضامین مطابق
 اور یکساں ہیں اور یہ بھی دو غفارش ہے کیونکہ نسخوں میں بہت سی
 احکام اور روایتوں میں فرق ہے چنانچہ اسکا حال صفحہ ۲۲۵ میں بیان ہوا
 قول اوٹھا جیسا کہ بالفرض اگر کوئی کہے آخر اس جگہ پادر یصباح
 دو جگہ لایوں کو کارفرمایا ہے ایک یہ کہ اختلاف قراءت کو کاتب کی

شکلا
پر

غلطیوں کے ساتھ ملا کر لکھا ہے دوسرے یہ کہ وہ ان تریف
میں کتب مقدسہ کی طرح ویر یوس ریڈنگ کے واقع ہو نیکا خیال کیا
حال آنکہ ساتون قرأتین خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینواتر منقول
میں ہیں جب کہ آگے بدفعات ذکر ہو چکا قول او کا جب تک کہ مری
لوگ الخ کہتا ہو مین کہ محدثوں پر یہ بات واجب و لازم نہیں ہے
کہ ویسے کوئی ایسا نسخہ پیش کریں جیسا باور یصاحبا مانگتے ہیں کیونکہ
جب ویسے الزاماً اور تحقیقاً ثابت کر چکے کہ یہ مجموعہ عہد عتیق اور عہد
جدید کا بعینہ وہ تو بہت باخیل نہیں ہے جو حضرت موسیٰ اور حضرت
عیسیٰ پر نازل ہوئی تھیں کہ ان میں کلام غیر الہامی ہی ملا ہوا ہے
بلکہ مجموعہ عہد جدید کا تو غیر الہامی ہونا ثابت ہو چکا اور ویسے خود یہ
علماء کے اقوال سے سند لاکر ثابت کر چکے کہ لکھے نسخوں اور اب کے
نسخوں میں باہم فرق ہیں ہے تو اس صورت میں باور یصاحبا
واجب لازم ہے کہ یہ بات ثابت کریں کہ یہی مجموعہ عہد عتیق اور
عہد جدید کا حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا تھا اور وہ
کوئی نسخہ پیش کر کے مقابلہ کریں اور کہلاویں کہ او میں اور اب کے نسخوں کے فرق نہیں
نہ یہ کہ اولیٰ محدثوں سے ایسی کتاب مانگتے ہیں قول او کا
اگر کوئی شخص تعصب کی راہ سے الخ باور صاحب کہ صاحب شفا کا

قول کیون ایسا ناگوار گذرتا ہے یہ بات کچھ بیچارے مصنف استفسار
 ہی نے نہیں کہی بلکہ علماء عیسائی اوق قدیمی نسخہ نگار کوئی تو ساتویں
 اور کوئی و سون صدی کا بتلاتا ہے جیسا آگے مفصلاً مذکور ہو چکا
 ہے اگر مصنف استفسار نے ایسا کہا تو کیا غضب ہو گیا یا اور یہ صاحب
 کہتے ہیں وہ جو مصنف موصوف نے کتب عہد عتیق کی خرابیوں کی بابت بارہ
 دلیل کے ضمن میں اور اپنی کتاب کے اور مقاموں میں ہی کہا اور ادعا کیا
 سو اس قسم کے سارے اعتراضوں کے لیے مسیح کی گواہی ایک کافی جواب
 جو کتب عہد عتیق کے حق و صحیح ہونے کی بابت انجیل میں مندرج ہے
 جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے درحالیکہ مسیح نے تورات کی صحیح و درست
 گواہی دی ہے تو ظاہر و ثابت ہو گیا کہ وہیے خرابیاں جو مصنف موصوف
 نے ذکر کی ہیں تورات میں نہیں باقی جاتیں بلکہ محض اسکے فہم میں ہیں اور
 بس ایسا کہ اس نے آیات کو یا تو قصداً یا بسہواً خلاف تفسیر بیان
 کیا ہے اور اس طرح مصنف نے انجیل کی اون آیتوں کو بھی جھٹلایا
 اپنی دلیل بنا یا خلاف تعبیر و تفسیر کیا ہے چنانچہ کتاب حل الاسکا
 میں کہ کتاب استفسار کا جواب ہے مفصل مسطور و مذکور ہے اب
 اس جگہ اتنی ہی بات برکفایت کر رہے کہ انجیل کی آیتوں اور روایتوں
 میں اختلاف معنوی نہیں ہے جیسا کہ کتاب مذکور میں مفصل لکھا گیا

وجہ مذکور
 صحیح

اور انجیل و توریت میں کسی جگہ نہین کہا کہ توریت میں یا انجیل میں
 تغیر و تبدل یا دخل و تصرف کیا ہے بلکہ صرف یہ کہا ہے کہ یہ دو تصدیق
 کے چھوٹے معلموں نے توریت و انجیل کی تعلیم میں دخل و تصرف کیا
 ان کے احکام و تعلیم کو خلاف بیان کیا اور بعض دفعہ قریب کی راہ
 الہام و نبوت کا بھی دعویٰ کیا لہذا ان آیتوں سے یہی مصنف کا
 مطلب حاصل نہیں ہوتا کہ بتا ہونے میں مسیح نے تو کہیں ہی عتیق
 کے غیر محرف ہونے کی گواہی نہیں دی اور نہ وہ درس جو پادر یصاحب
 اوپر نقل کئے ہیں عہد صیق کی کتابوں کی عدم تحریف کی سند ہو سکتے
 ہیں جیسا کہ ہم وہاں ثابت کر چکے ہیں قول او کا اب سب جگہ الخیرہ
 پادر یصاحب کا دعویٰ بلا دلیل ہے جیسا کہ تیسرے مقصد کی تیسری
 فصل میں مدلل و مبین ہوا قول او کا اور انجیل و توریت میں
 الحمد للہ کہ یہاں پادر یصاحب تحریف معنوی کا تو اقبال کر رہے ہیں
 یہی تحریف لفظی سو وہ اول تو انہیں درسون جو صاحب تفسیر
 نقل کئے ہیں ثابت ہے علاوہ اسکے ہم بوجہ دلائل کافی و کثرت کی چکے بار
 تکرار کی حاجت نہیں پادر یصاحب کہتے ہیں اور وہ جو مصنفے میل
 کے ترجموں کو اپنے مطالب کے لئے دلیل نہرا کر لیا ہے کہ در حالیکہ ترجمہ ہاں
 متفق نہیں تو اسے ثابت ہوتا ہے کہ اصل نسخوں میں ہی اختلاف واقع

یہاں
 ۱۰۰

ہوا ہے سو اس کا جواب یہ ہے کہ اولاً ظاہر ہے کہ ترجمہ نہیں ہوا
 بہت فرق ہو گا کیونکہ ایک مترجم نے دوسرے سے بہتر ترجمہ کیا ہو گا
 جیسا کہ قرآن کے فارسی اور اردو ترجمہ میں ہی فرق ہے اگرچہ قرآن
 کے ترجمے صرف تحت اللفظ ہیں مگر باوجود اس فرق کے یہاں اب اور
 میل کا اصل مطلب سب ترجموں میں وہی ہے مگر انگریز کسی
 مترجم کے خلاف ترجمہ کیا ہو تو ایسے اصل کو کیا نقصان ہو گا دیکھو اگر
 محمدی علماء میں سے کوئی قرآن کا ترجمہ کرے یا قرآن کے دو ترجموں
 اختلاف ظاہری واقع ہو اور سیمپل میں سے کوئی کہے کہ اس بات سے
 قرآن میں تحریف ثابت ہوتی ہے تو کیا محمدی نہ کہیں گے کہ جسما لائق
 عربی نسخے سب مطابق ہیں تو تیرا اعتراض محض بجا اور تعصب ہے اور جب
 تک تو اصل زبان نہ سیکھ لے ترجمہ کے باب میں کچھ بہت بول سکتے ہیں
 جو اس بار جواباً الحاصل یہ دعویٰ بھی مصنف کے مطلب کو مفید ہو گا کہ کتاب
 ہونے میں پاؤں ایسا سب کا یہ جواب اس وقت بجا پڑتا کہ صرف ترجموں میں
 بین اختلاف پایا جاتا حالانکہ اصل عربی اور یونانی نسخوں میں فرق ہے
 جیسا اوپر ثابت ہو چکا علاوہ اسکے کہ یہ غصب کی بات ہے کہ یاد
 لوگ نہیں لغو ترجموں کو کلام الہی قرار دیکر جابجا باتیں پڑتے ہیں اور
 ان کو کچھ شرم نہیں آتی کہ یہ ترجمہ کے عنوان پر لکھ دیا کرتے ہیں کہ اصل عربی

ترجمہ کیا گیا یا وریصا صاحب کہتے ہیں اور نبی کے حقیق ہمارا اعتقاد یہ ہے
 کہ نبی و حواری اگرچہ آؤر امور میں قابل سہو و نسیان ہوتے ہیں لیکن سفا
 کی تبلیغ و تخریر میں معصوم ہیں اس جہت سے انبیاء و حواریوں کا لکھا
 سہو و نسیان سے مبرا ہے اگر انکی کتاب میں کسیکو کہیں اختلاف
 یا محال عقل معلوم ہے تو یہ اسکی عقل و فہم کے نقص کی دلیل ہے یہ کلام کے نقص کی کیونکہ عقل
 کتاب کی محکوم ہے حاکم نہیں ہے اور برائے اور نیے عہد کی سبکیاں
 ازراہ الہام انبیاء و حواریوں کی معرفت لکھی گئی ہیں انجیل کے ان
 تین باب کے سوا یعنی مرقس اور لوقا و اعمال کی کتاب جو مرقس اور
 لوقا و حواریوں نے لکھی اگر دوں کی معرفت بموجب حکم و امداد بطرس و پطرس
 حواری کے مرقوم ہوئی ہیں اور اس سبب سے یہی کتب الہامی ہیں
 اور اگرچہ پرانے عہد کی بعضی کتاب کے لکھنے والے کا نام معلوم نہیں ہے
 لیکن مسیح کی گواہی ہے اور اون دلائل سے یہی جو کتب اسناد
 لکھی ہیں معلوم و یقین ہوتا ہے کہ وہی کتب ہی الہام کی راہ سے
 لکھی گئیں ہیں کسی کے وسیلہ سے لکھی گئی ہیں اور حق و صحیح
 ماننا چاہیے کہ سب نبیوں کا نام ہی نہیں لکھا گیا ہے کہ سب کا نام
 اور احوال بیان ہوا ہو * اور انبیاء و حواریوں نے بعض قول کو قال اللہ
 تحت میں داخل کیا ہے اور بعض کو غائب کے صیغہ سے لکھا ہے اور بعض

قول کیوں ایسا ناگوار گذرتا ہے یہ بات کچھ بیجا ہے مصنف استفسار
 ہی نے نہیں کہی بلکہ علماء عیسائی اور قیدی نسخہ نگار کوئی تو ساتویں
 اور کوئی دسویں صدی کا بتلاتا ہے جیسا آگے مفصلاً مذکور ہو چکا
 پہلے اگر مصنف استفسار نے ایسا کہا تو کیا غضب ہو گیا یا اور یہ صاحب
 کہتے ہیں وہ جو مصنف موصوف نے کتب عہد عتیق کی خرابیوں کی بابت یہ
 دلیل کے ضمن میں اور ایسی کتاب کے اور مقاموں میں ہی کہا اور ادعا کیا
 سو اس قسم کے سارے اعتراضوں کے لئے مسیح کی گواہی ایک کافی جواب
 جو کتب عہد عتیق کے حق و صحیح ہونے کی بابت انجیل میں مندرج ہے
 جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے درحالیکہ مسیح نے تورات کی صحیح و سچائی
 گواہی دی ہے تو ظاہر و ثابت ہو گیا کہ وہی حرا بیان جو مصنف مذکور
 نے ذکر کی ہیں تورات میں نہیں باقی جاتیں بلکہ محض اسکے فہم میں ہیں اور
 بس ایسا کہ اس نے آیات کو یا تو قصداً یا سہواً خلاف تفسیر بیان
 کیا ہے اور اس طرح مصنف نے انجیل کی اون آیتوں کو بھی جھٹلایا
 اپنی دلیل بنا یا خلاف تعبیر و تفسیر کیا ہے چنانچہ کتاب حل الاشکال
 میں کہ کتاب استفسار کا جواب ہے مفصیل مسطور و مذکور ہے اب
 اس جگہ رہتی ہی بات برکفایت کرنے کے کہ انجیل کی آیتوں اور روایتوں
 میں اختلاف معنوی نہیں ہے جیسا کہ کتاب مذکور میں مفصلاً لکھا گیا

کہ اہل دین اور موزن طر اور ڈاٹر اور شلزار و شوڈر وغیرہ کا یہ عقیدہ ہے
 کہ موسیٰؑ کی پانچون کتابیں الہام سے نہیں لکھی گئیں چنانچہ ان کتابوں
 جلد دوسری کے صفحہ ۷۹ اور ۱۱۸ میں ہی اسکا ذکر کیا ہے
 سو جب حضرت موسیٰؑ کی کتابوں کی نسبت علماء سب کا یہ اعتقاد
 تھا تو اور باقی کتابوں کا ذکر کیا جائے گا وہیں سے اکثر روئے سنفتو
 اور زمانہ تصنیف کا بھی پتہ چلے گا نہ کہ باقی رہا یہ دعویٰ کہ حضرت مسیحؑ نے
 عہد عتیق کی کتابوں کی صداقت کی نسبت گواہی دی ہے یہ سوا
 ذکر صفحہ ۳۳۳ میں اچھا ہے یا دیکھا ہے کہتے ہیں اور اگر تو سوال کرتے
 کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ محمدؐ اور اسکے تابع دارا لے جتے ہوئے دعویٰ میں
 پڑے ہوں کہ گویا پرانے اور نئے عہد کی مقدس کتابیں منسوخ و
 تحریف ہو گئی ہیں اور ایسے دعویٰ کا سبب کیا ہو گا تو اسکا جواب یہ ہے
 کہ اسناد دعویٰ کرنا اور انکو ضرورتاً کیونکہ اگر نہ کرتے تو البتہ محمدؐ کی باتوں سے
 صاف خلاف ظاہر ہوتا اس لئے کہ وہ ایک طرف سے اقرار کرتا تھا کہ پرا
 اور نئے عہد کی کتابیں خدا کی جانب سے ہیں اور دوسری طرف سے
 ان کتابوں کی تعلیمات کے برخلاف بیان کرتا پس اس صورت میں
 تدبیر صرف اسی میں تھی کہ یہ دعویٰ درمیان میں بلاویہ کہئے اور
 پرانے عہد کی کتابیں تحریف اور قرآن کے ظاہر ہونے سے منسوخ

ہو گئی ہیں اور یہی سبب ہے کہ وہیے کتابیں قرآن سے موافقت نہیں
 رکھتیں تاکہ اس طریق سے اپنے تئیں ظاہری خلاف سے چھوڑاویں
 اور اپنے کلام کو حق ٹھہراویں اور اس دعویٰ کو قوت دینا محمد اور اس کے
 تابعداروں کو اتنا مشکل نہ تھا کیونکہ عرب کے بت پرست مسیحیوں
 اور یہودیوں کی کتابوں سے یہی پتہ چلتا ہے اور ہر جہد کہ شروع میں جیسا کہ
 قرآن سے یہی ثابت ہوتا ہے مسیحی اور یہودی محمد کی دعوت کے
 جواب میں بہت گفتگو کرتے تھے لیکن جب کہ بہت سے لوگ اس کے
 مطیع ہو گئے اور بزور مشیر قوت یا فی ہر کسب کو مقابلہ میں گفتگو کی
 طاقت نرسی پس محمد کا دعویٰ مشہور و منتشر ہو گیا مگر ظاہر ہے کہ حقیقت
 ثابت کرنا اور زور سے نہیں ہو سکتا * کہتا ہوں میں یاد ریاضا ہے
 اس مقام پر محمد انہ گفتگو کی ہے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ یہاں ہی
 قسم کی تقریر ہے اس کا جواب دیا جاوے مثلاً اگر سوال کرتا
 کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ بولوس اور اس کے تابعدار اپنے چوٹے دعویٰ
 میں پڑے ہوں کہ گویا عہد عتیق کی کتابیں ان کی دیکھی ہو گئی ہیں سو اب یہ
 دعویٰ کا سبب کیا ہو گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا دعویٰ کرنا ان کو
 ضرور تھا کیونکہ اگر نہ کہتے تو بولوس کی باتوں سے خلاف ظاہر ہوتا کہ
 وہ ایک طرف سے اقرار کرتا تھا کہ سب کتاب الہام سے ہیں

اور دوسری طرف سے ان کتابوں کی تعلیمات کے خلاف بیان لایا
 تھا پس اس صورت میں تدبیر صرف اس میں بٹھری کہ یہ دعویٰ کیا
 میں لاویے کہ ہر انبیاء کی کتابیں منسوخ اور نکلی ہیں اور انہیں نجات
 نہیں کیونکہ اگر انہیں نجات ہوتی تو دوسرے کی کیا حاجت ہوتی تاکہ
 اس طریق سے اپنے تئیں ظاہری خلاف سے چھوڑا دیے اور اپنے
 کلام کو حق ٹھہرا دیے اور ایسا ہی کچھ حضرت عیسیٰ کی نسبت بھی کہنے
 والا کہہ سکتا ہے پس آپا در یصاحیح میں اس تقریر کا جواب دینگے وہی
 ہمارا جواب ہوگا اور یہ جو یاد در یصاحیح ہے میں کہ اسلام بزور شمشیر
 سوا و سکا جواب یہ ہے کہ بالاتفاق یہ بات ثابت ہے کہ جہاں کا حکم
 ہجرت کے بعد یعنی نبوت سے تیرہ چودہ برس کے بعد ہوا ہے اور اس
 عرصہ میں ہزاروں آدمی مسلمان ہو چکے تھے چنانچہ سبیل صاحب نے
 ہی لکھا ہے کہ مدینہ میں قبل ہجرت کے کوئی گہر باقی ہوگا جس میں کوئی
 مسلمان نہ ہو اور پھر دوسری جگہ لکھتا ہے کہ یہ بات محض شہادت ہے
 جو کہتے ہیں کہ اسلام صرف تلوار ہی کے زور سے پھیل گیا کہ بہت
 بلاد ایسے تھے جہاں تلوار کا نام ہی نہیں لیا گیا اور اسلام پھیل گیا
 اور اگر یاد در یصاحیح کو کچھ جہاد کی نسبت کلام ہو دے تو حضرت
 موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت داؤد کا معاملہ فلسطین اور یمن

اور قناعتی وغیرہ کے ساتھ ہوا ہے اور کو دیکھیں اور خدا سے ڈر کر
 ایسی لغو باتیں نہ کریں جیسا ہم از الہوام میں یہ سب حال لکھ
 چکے ہیں اور صاحب استفسار نے اپنی لکھا ہے یا اور تصاحیح کرتے ہیں
 غرض کہ اس باب کے مطالب جنکا ذکر محمد یونکی دعویٰ کے جواب میں
 اگر ہم مختصر طور پر یہ اور نکو بیان کریں تو انہیں دلیلون سے صاف ثابت
 ظاہر ہے کہ محمد یونکی دعویٰ بالکل بے اصل دے بنیاد ہیں بلکہ یقین
 کلی ہے کہ پرانی اور نئے عہد کی کتابیں نہ محمد کے وقت میں نہ اوتے پہلے
 پہنچے یعنی کسی وقت میں نہ تحریف و تبدیل اور نہ کہی منسوخ ہوئی
 اور نہ ہو گئی کیونکہ آسمان و زمین ٹل جائیں گے پر خدا کا کلام نہیں ٹلیگا پس وہ
 محمدی شخص جو حقیقت کا طالب ہے ان مقدس کتابوں میں خدا کا غیر
 ا منسوخ اور غیر محرف کلام پائیگا جس کے حکم و امر سارے لوگوں سے
 اور خود اسے نبیوت رکھتے ہیں ان صاف دل محمدی شخص کو لازم ہے
 کہ اس الہامی کلام کی تعلیم حاصل کرنے میں کوشش کرے نہیں تو
 جو شخص خدا کے کلام جاننے اور اس کے حکموں پر عمل کرنے میں سستی
 اور غفلت کرے گا خدا کے غضب میں پڑے گا اس لئے ہم نے صاف دل
 محمد یونکی مہنامی کو دوسرے باب کے لکھنے پر توجہ کی اور میں انجیل اور
 پرانے عہد کی عمدہ تعلیم کو مختصر طور پر بیان کر کے توبہ پہنچائینگے کہ

مقدس کتاب میں ادن شرط کو نہیں سمجھے الہام الہی کی پہچان کے سبب
 شروع رسالہ میں لکھا ہے پورا کرتی اور آدمی کی روح کی خواہش
 و تقاضا حاصل کر کے اوسے حقیقی نیکی بخشتی کو نیچا پاتی ہیں چنانچہ ان باتوں
 ہر طرح معلوم و ثابت ہوتا ہے کہ انجیل اور پرانے عہد کی کتابیں
 خدا کا کلام ہیں کہتا ہوں کہ مسلمانوں کا دعویٰ تو ہرگز بے اصل
 نہیں البتہ یاد دریا صاحب کی یہ کہنا کہ ادن کا دعویٰ بے اصل ہے صحیح ہے
 اور بے اصل ہے چنانچہ ناظرین پر یہ بات بخوبی واضح و آشکار ہو جائیگی

قول اوسکا یعنی کسی وقت میں نہ تحریف و تبدیل نہ کہی منسوخ
 ہو میں انجند و شہ ہے کیونکہ تحریف ہونا تو یقینی ہے جیسا اس کتاب میں
 ثابت و بیان ہوا رہی احکام کی منسوخیت سوا اسکا حال ہی یاد رہا
 ذرا سن لیں کہ توریت کے احکام دین عیسوی میں بہتیرے منسوخ
 ہو گئے مثلاً یوم السبت کہ جسکی عزت کا حکم اور مانتے کی تاکید عہد عتیق
 کی کتابوں میں جا بجا لکھی ہے جیسا درس ۳ باب ۱ کتاب پیمائش میں
 یون مرقوم ہے اور خدا نے ساتویں دن کو مبارک کیا اور مقدس
 ٹھہرایا اسلئے کہ خدا نے اوس دن اپنے سب کام سب جو کیا اور بنایا
 تھا آرام پایا پھر خروج کی ۲۰ باب کے ۱۰ درس میں یون حکم دیا گیا ہے
 لیکن ساتواں دن خدا اپنے خداوند کا ہے اوس میں کوئی کچھ کام نہ کرے

نہ تو تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا خدمت کرنی والا نہ تیری خدمت کرنی والی
 نہ تیرے سوا کسی نہ تیرا سا فرج تیرے دروازہ کے اندر ہے اس لیے
 کہ خداوند نے چہرہ زمین آسمان و زمین دریا اور سب جو کچھ اوپر ہے
 بنائے اور ساتویں دن آرام لیا اسو اس لیے خداوند نے یوم السبت
 مبارک کیا اور اویسے مقدس ٹھرایا اور یہ اوسی خرو جیکے ۱۳ باب کے
 ۱۳ درس میں یون مر قوم ہے تو اسرائیل کو امر کر اور انکو کہہ کہ تم میرے
 سبت کو مانو اس لیے کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان تمہارے قرون
 میں نشانی ہے ۱۶ پس بنی اسرائیل سبت کو مانیں اور اویسے
 نسبت و رشتہ عہد ابدی جانکے اوس میں ثبات کریں اور یہ
 استثنائیکے باب کے ۵ درس ۱۵ میں اسکی تاکید کی گئی ہے یا یوہنا
 کہ تو مصر کی زمین میں غلام تھا اور خداوند تیرا خدا ہے اس لیے زور و قوت
 اور بالادستی تجھ کو دیا ہے یہ حال لایا اس لیے خداوند تیرے خدا ہے
 تجھ کو فلان کہ سبت کے دن کی محافظت کر اور خرو جیکے ۱۶ باب کے
 ۲۹ و ۳۰ درس میں یون حکم دیا گیا دیکھ ازب کہ خداوند نے
 تجھ کو سبت دیا اس لیے وہ تمہیں پہنچائے ہوں و دودن کی روٹیاں دیتا
 ہر ایک تمہیں اپنی جگہ گوشت گیر ہے ساتویں دن کی کو رخصت نہ ہے
 کہ اپنی جگہ ہے باہر جاوے چنانچہ لوگوں نے ساتویں دن اسائش کی

اور خروج کے اس باب کے ۱۴ ورس میں اس روز کے نہ ماننے والوں کی
سزا کی نسبت یوں حکم ہوا ہے ۱۴ پس تم سب کو مانوا سلیے کہ وہ کیا
لئے مقدس ہے جو کوئی اسکو پاک نہ جائے وہ مار ڈالا جاوے جیسا
کچھ کام کرے وہ اپنی قوم سے کٹ جاوے اور ۳۵ باب کے ۲ ورس
میں یوں حکم ہے چہ دن تک کلو بار کیا جاوے اور ستواں دن تہارے
روز مقدس خداوند کی راحت کا سبب ہو گا جو کوئی اس میں کام کرے مار ڈالا
جاوے گا چنانچہ حکم یعنی قتل کر دینے کی سزا جو سبت کے نہ ماننے والوں
کے لئے تجویز ہوئی تھی اُس زمانہ میں جاری ہی ہو گئی جیسا کہ ۱۵
باب کے ان ورسوں سے ظاہر و آشکار ہے ۳۲ اور جب بنی اسرائیل
بیابان میں تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سبت کے
دن لکڑیاں جمع کرتا تھا ۳۳ تب وہ اسکو جو لکڑیاں جمع کرنا
تھا پکڑ کے موسیٰ اور ہارون اور ساری جماعت کے پاس لائے ۳۴
انہوں نے اسیے قید میں ڈالا کیونکہ انکو بیان نہیں کیا گیا تھا
کہ اسیے کیا کیا جاوے ۳۵ تب خداوند نے موسیٰ کو فرمایا کہ یہ شخص
مار ڈالا جاوے ساری جماعت خیر گاہ کے باہر اوس پر تہراؤ کرے ۳۶
چنانچہ ساری جماعت اسیے خیر گاہ کے باہر بے گنی اور اپنے گیسے
کیا کہ وہ مر گیا جیسا خداوند نے موسیٰ کو فرمایا تھا اور اس طرح یوم سبت

فضیلت حضرت موسیٰ کے بعد بھی جاری رہی چنانچہ نمبر ۹ باب کے
۱۴ درس میں یون فرما تے ہیں اپنا مقدس سبت اور نہیں کھلایا اور
لینے بندے موسیٰ کے ماتھے سے اور نہیں احکام اور حقوق اور ذرائع
فرمائے اور حزقیل کے باب کے ۱۱ و ۱۲ درس میں یون حکم دیا گیا
اور میں نے لینے حقوق اور نہیں لئے اور اپنے احکام جتنے ہیں چرون پر آدمی اگر عمل کرے
جیسا کہ اور میں نے لینے سبت ہی اور نہیں دئے کہ دیے میرے اور
انکے درمیان نشان ہو ورنہ تاکہ ویسے جانیں کہ میں خداوند اور خداوند
کرنیوالا ہوں اور یہ مباح کی معرفت یون فرمایا باب ۲۲ اور ۲۳ اور
سبت کے دن اپنے گروں سے بوجہ نہ لیجاؤ اور کسی طرح کا کام
نکولے سبت کے دن کو مقدس جانوجیا میں تمہارے باپ دادا کو
فرمایا ۲ لیکن اگر میری نہ سنو گئے کہ سبت کے دن کو مقدس جانو
سبت کے دن یہ دشلم کی ہانکوں سے بوجہ نہ لیکر داخل نہ ہو تب
میں اس کے ہانکوں میں آگ لگاؤ نکا جو یہ دشلم کے محلہ کو کہا جائیگی اور نہ
بجھگی اور عہد جدید سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے یہی کی
فضیلت قائم رکھی چنانچہ متی کے ۱۹ باب کے ۱۶ درس میں لکھا ہے
اور دیکھو ایک نے لکھا اس سے کہا امی اچھا استاد میں کون سا اچھا
کام کروں کہ ہمیشگی زندگی پاؤں ۱۷ اس نے اس سے کہا کہ تو کیوں

مجھے اچھا کہتا ہے کیونکہ اچھا تو کوئی نہیں بلکہ ایک خدا پر اگر تو زندگی میں
 داخل ہوا چاہیے تو حکمون پر عمل کر پس حکمون کے نقطہ سے صاف
 معلوم ہوتا ہے کہ اوس سے وہی احکام عشرہ مراد میں جو موسیٰ کی
 معرفت دیے گئے تھے بلکہ مرقس کے ۲ اور یوحنا کے ۱۸ باب سے
 بھی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے اور متی کے ۲۴ باب ۲ ورس سوم
 دعا مانگو کہ تمہارا رہنا گنا جاوے میں یسیت کے دن نہو باوجودیکہ
 سبت کے ماننے کے لیے اس قدر تاکیدات اکیدہ عہد عتیق کی کتابوں
 میں مرقوم نہیں اور حضرت عیسیٰ نے ہی یوم السبت کے لینے
 اور نہ ماننے کا حکم بصرحت نہیں دیا پر ان آیتوں سے صاف معلوم
 ہوتا ہے کہ اون کے نزدیک ہی یوم السبت واجب الاتباع تھا کیونکہ
 وہ بھی احکام عشرہ میں داخل ہے نیز ہی پولوس مقدس نے
 اوس کو منسوخ کر ڈالا جیسا کلیسیوں کے خط کے ۲ باب کجورس ۴ میں
 لکھا ہے اور حکمون کا دستخط جو ہمارے مخالف تھا مثلاً والا
 اور اوس کو بیچ میں ہے اہٹا کر صلیب پیکلین جڑیں ۶ ایس کوئی کہانی
 یا اپنے پائید یا نئے چاند یا سبت کے دن کی بابت تمہیں گنہگار نہ
 ٹھراوے ۱۱ کیہہ آئیے والی چیزوں کے سلیمین پر بن مسیح
 برکت اور ڈاکٹر ویٹی ورس ۱۶ کی شرح میں یوں لکھتے ہیں یہودی

درمیان تین قسم کے دن محفوظ کیے جاتے تھے ایسی دوسری یعنی سال کا پہلا دن کہ یہاں اسکو عید کے لفظ سے تعبیر کیا ہے دوسرے یعنی جو ہر مہینے کی پہلی تاریخ ہوتا تھا اور جیسے یہاں نیا چاند کہا ہے عید اور پہلی جو ہفتہ میں ایک بار ساتویں دن ہوا کرتا تھا اور اسکو یہاں سبت کا دن کہا ہے تمام یہ منسوخ ہوئے بلکہ یہودیوں کا ساتویں دن کا سبت ہی اور خداوند کا دن یا عیسائیوں کا پہلے دن کا سبت اسکی جگہ قائم ہوا اور جامعین نہری اور اسکاٹ اسی درس کی شرح میں لکھتے ہیں چونکہ حضرت عیسیٰ نے رسوماتی آئین کو منسوخ کر دیا اب کوئی آدمی غیر قوموں کو اسکی لحاظ نہ کرنے سے الزام نہ لگاویے اور بشپہار سلی اس درس کی شرح میں یوں لکھتا ہے لیکن یہودی کلیسیا کی سبت تو ہونے ہوئی اور نہ عیسائی کو ایسے سبت کی حفاظت میں فرسویوں کے وہ ہونا چلنا ضرور ہے اور باسو براور لیا فان لکھتے ہیں کہ اگر تمام آدمیوں اور دنیا کی تمام قوموں پر یوم السبت کی حفاظت واجب تھی تو وہ ہرگز منسوخ نہ ہوتا جیسا اب حقیقت میں منسوخ ہو گیا اور عیسائیوں کو لازم ہوتا کہ پشت بہشت اسکی حفاظت کرتے جیسا انہوں نے شروع یہودی کی تعظیم و تواضع کے سبب کیا تھا پر ختنی کا حکم جسکی تاکید یہ عہد عتیق میں لکھی ہے عیسائیوں نے اسکو بالکل اڑا ڈالا حالانکہ

وہ حکم دانی تھا جس کے منسوخ ہونے کے مسلمان لوگ بھی ہرگز قائل نہیں ہیں جیسا پیدائش کے ۱۱ باب کے ان درسونین لکھا ہے ۱۰ اور عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان جیسے تم یاو رکھو گے یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک مرد کا ختنہ کیا جاوے ۱۱ اور اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو اور یہ اس عہد کا نشان ہو گا جو میرے اور تیرے درمیان ہے ۱۲ تمہاری پشت پر پشت ہر لڑکے کو جب آٹھ دن کا ہو ختنہ کیا جائیگا کیا اگر کا پیدا کیا پر ویسی سے خرید اور جو تیری نسل کا نہیں ۱۳ تیرے خاڑاؤ کو تیرے زرخید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے جسم میں عہد ابدی ہو گا ۱۴ اور وہ جس کا ختنہ نہیں ہوا وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اس نے میرا عہد توڑا اور یہ حکم حضرت مسیح کے عہد میں بھی جاری رہا اور خود مسیح اپنی پیدائش کے آٹھویں دن مختون ہوئے بلکہ پولوس کے زمانہ تک بھی اوس پر عمل جاری رہا کیونکہ خود پولوس نے تمہاری کا ختنہ کروایا جیسا کہ باب ۱۶ اعمال میں ہے ۱ وہ دریا اور لسطورہ میں پہنچا اور دیکھو وہاں طیطسوس نامی ایک شاگرد تھا جسکی ماں یہودن تھی جو ایمان لائی پراسکا با بچے نانی تھا ۲ اور وہ لسطورہ اور ایقونیم کے یہاں ان کے نزدیک نیک نام تھا سر پاؤں لے گیا کہ اوس سے اپنے ساتھ لیجے تو اس کو بیجا کے ان یہودیوں کے سبب

جوادن جگہوں میں تھے اور کاغذ کیا کیونکہ وہ سب سب جانتے تھے
 کہ اس کا باب یونانی تھا سو صرف انہیں دو حکموں پر منحصر نہیں بلکہ
 تورات کے سارے احکام اور بالکل رسوماتی انہیں حضرت عیسیٰ کے
 عہد میں اور ان کے بعد حواریوں کے زمانہ میں ہی جاری رہے جیسا
 اعمال کے ۲۱ باب میں مرقوم ہے ۱۸ اور دوسرے دن پاؤل
 ہمارے ساتھ یعقوب کے یہاں گیا اور غیب گمان لکھتے تھے ۱۹
 اور انہیں سلام کر کے اوسے جو کچھ خدائے اسکی خدمت کے وسیلہ
 غیر قوموں میں کیا تھا برابر بیان کیا ۲۰ اور انہوں نے یہ سیکھے
 خدا کی تعریف کی اور اوسے کہا یہاں تو دیکھتا ہے کہ کتنے ہزار یہودی
 ہیں جو ایمان لائے اور سب شریعت پر بہت گرم ہیں ۲۱ اور
 انہوں نے تیرے حق میں سنا ہے کہ تو غیر قوموں میں سب یہودیوں کو
 سکھاتا ہے کہ موسیٰ سے پہرے اور میں کہتا ہے اپنے لوگوں کا خدہ نہ کرو
 اور شریعت کے دستوروں پر نہ چلو ۲۲ اب کیا کیا جائے لوگ حال
 میں جمع ہونگے کیونکہ سیکھے کہ تو آیا ہے ۲۳ سو یہ جو ہم تجھے کہتے ہیں
 کہ ہمارے چار شخص ہیں جنہوں نے بنے منستانی سے ۲۴ انہیں
 ساتھ لیکر آپ کو اونکے ساتھ پاک کر اور اونکے لئے کچھ خرچ کر کہ اپنا
 سرمہ اور بن تو سب جانینگے کہ جو تیرے حق میں سنا کچھ نہیں بلکہ تو اپنے

چلتا اور شریعت کو مانتا ہے ۲۶ تب باؤل اپنے اون شخصوں کو ساتھ
 لیا اور دوسرے دن آپکو اون کے ساتھ پاک کیے سکیل میں داخل ہوا
 اور خبری کہ جب تک اون میں ہر ایک کی نذر نہ چڑھائی جاوے پاک ہوئے
 کے دن آخر کو نکالیں ان ورسوں سے بخوبی واضح و آشکار ہے کہ
 احکام شریعت موسوی پولوس کے زمانہ میں بڑے زور سے جاری تھے۔
 یہاں تک کہ پولوس مقدس کو بھی ظاہر انکا اتباع کرنا پڑا گو دلمین
 کچھ اور عقیدہ رکھتا تھا جبکہ آگے بیان ہوتا ہے عبرانیوں کے خط کے
 ۱۳ میں ہے کہ اور جب دسینے نیا کھاتا تو پہلے کو پڑانے پڑایا اور وہ جو پڑا
 اور دنی ہے مٹنے کے نزدیک یا نسل صاحب اس ورس کی شرح میں
 لکھتا ہے مرتبہ ظاہر ہے کہ خدا نے اوپر تر سال کے اقرار کو فیہ
 پڑانے اور زیادہ نقصان دالیکو منسوخ کر نیکا ارادہ رکھتا ہے
 لہذا یہودیوں بخاریو مانی مذہب ہو قوف ہوتا اور دین عیسوی اسکی جگہ
 قائم کیا جاتا ہے اور یہ مقدس پولوس نامہ عبرانیوں کے ۱۰ باب میں
 یوں فرماتے ہیں شریعت جو آئینوالی نعمتوں کی پرچہ میں ہیں اور اون
 چیزوں کی حقیقی صورت نہیں ان دن قربانیوں سے جو وہ ہر سال ہمیشہ
 گذارتے اور کچھ وہاں آتے ہیں کبھی کامل نہیں کر سکتے ۲ نہیں تو
 قربانی گذارنے سے باز آتے کیونکہ عبادت کرنیوالے ایک بار پانچ سال کے

اپنے تین گھنٹہ کا نچا ہے ۳ پر قربانیان برس برس گنا ہو گویا دلاتی
ہیں ۴ کیونکہ سو نہیں سکتا کہ بیلیوں اور بکریوں کا لہو گناہ کو مٹا
۵ اسلئے وہ دنیا میں آئیے ہوئے کہتا ہے کہ قربانی اور نذر کو تو نے نچا
پر میرے لئے ایک بدن طیار کیا ۶ سوختنی قربانی اور ان قربانیوں
سے جو بدن یکے لئے ہیں تو راضی نہوا ۷ تب مینے کہا دیکھ میں آتا ہوں
میری بابت کتاب کی دفتر میں لکھا ہے تاکہ خداوند تیری مرضی بجالاؤں ۸
پہلے جب کہا کہ قربانی اور نذر اور سوختنی قربانی اور گناہ کی قربانی کی
خواہش تو نے نہ رکھی نہ اُن سے خوش ہوا اور یہی قربانیان شریعت کی
موافق گزرائی جاتی ہیں ۹ تب دیکھ کہ دیکھ ای خداوند میں
آتا ہوں کہ تیری مرضی بجالاؤں تو وہ پہلے کو متا تا تاکہ دوسرے کو تباہ
کرے پائیل صاحب ورس ۸ و ۹ کی شرح میں یوں لکھتا ہے کہ
حواری ان دو ورسوں میں دلیل لاتا ہے کہ یہودیوں کی قربانیوں کے
بالکل غیر کافی ہونے کے لئے ان ورسوں میں اشعار ہے اور اسلئے
سچ نے انکے نقصانوں کے پورا کرنے کے واسطے موت کی تکلیف
اپنے اوپر گوارا کی اور اوسنے ایک بات کو دیکھ دوسرے کا حال
منسوخ کیا اس طرح عبرانیوں کے باب میں یوں فرماتے ہیں
اگر یواسی دانی کہاں ہے یہ کامیت ہوئی کہ لوگ شریعت سے

اسکے پابند تھے تو کیا احتیاج تھی کہ دوسرا کاہن ملک صدق کے
 طور پر ظاہر ہو اور یارون کے طور پر نہ کھلا ویسے پس اگر کہانت بدل
 جاویے تو شریعت کا بھی بدل ڈالنا ضرور ہو گا بشپ مال ورس ۱
 کی شرح میں یون لکھتا ہے کہ جو کہانت احکام الہی اور توریت کا
 چھوٹا جزو نہ تھی اور اس کا کام یہ تھا کہ آئین کی حفاظت اور خبر داری
 اسکی ہو سکے کیجا ویسے اسلئے ضرور پڑا کہ جب کہانت بدل گئی تو
 آئین بھی ضرور ہی بدلا جاوے اور ڈاکٹر میکناٹ اسکی ورس کی
 شرح یون کرتا ہے کہ توریت کے موافق کہانت کا کاربانورون کی قربانی
 گزارنے اور عابدون کے بدن کو ادا رسوم کر کے نجاسات شرعی سے
 پاک کرنے پر مشتمل تھا تا کہ ویسے لوگ جماعت عام میں خدا کی عبادت
 کریں بلکہ جب ایک کاہن ملک صدق کے طور پر آیا اور جب کاہن کا کام تھا
 کہ عابدون کے دل کو مکونہ حیوانوں کی قربانیوں بلکہ اپنی قربانی سے پاک
 کرے تب کہانت بدلی اور حیوانوں کی قربانی اور اسرائیلیوں کے بدن کو
 غسل وغیرہ کے وسیلے پاک کرنے کے باب میں جو آئین تھے ضرور کبڑے
 یعنی بالکل موقوف کیے گئے ہیں اور مندرسی اور اسکاٹ کی تفسیر میں ورس
 ۱۱ سے ۲۵ تک کی شرح میں یون لکھا ہے کہ کہانت اور شریعت جس سے
 تکمیل نہیں ہو سکتی موقوف ہوئی ایک نیا کاہن اوٹھلا اور ایک نئی

معافی قائم ہوئی جس سے سچے یقین کرنیوالے کامل ہوں اور ہر گلتیوں کے
خطا کے تیسرے باب میں پولوس مقدس یون فرماتے ہیں اکیونکہ وہ
سب جو شریعت کے عمل پر ہر وسار کہتے ہیں لعنتی ہیں کہ لکھا ہے کہ کوئی
ان سب باتوں کے کرنے پر کہ شریعت کی کتابیں لکھی ہیں قائم نہیں
لغنتی ہے ۱۱ پر یہ بات کہ کوئی خدا کے نزدیک شریعت سے راست باز
نہیں ٹہرتا سو ظاہر ہے کیونکہ جو ایمان سے راست باز ہوا سو ہی جیگا
۱۲ پر شریعت کو ایمان سے کچھ نسبت نہیں بلکہ وہ آدمی جسے ایک
حکمون پر عمل کیا سو انہیں سے جیگا ۱۳ سیح نے ہمیں مول لیکر تبت
کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بے یے میں لعنتی ہوا کیونکہ لکھا ہے کہ
جو کوئی لکڑی پر ٹٹکایا گیا لعنتی ہے ۱۴ تاکہ ابراہام کی برکت غیر قوموں
یسوع مسیح سے پہنچے تاکہ ہم ایمان سے اُس روح کو جس کا وعدہ ہے
پاویں لارڈ نر صاحب ان ورسوں کو نقل کر کے نوین جلد کے ۷۸ صفحہ
میں یون کہتا ہے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ اس جگہ جو اریکلی یہ مراد معنی ہے
اور یہ وہ ہے جو وہ اکثر تعلیم کرتا ہے یعنی حضرت عیسیٰ کی موت اور حیات
شریت منسوخ ہوئی یا بیفائدہ ہو گئی پر صفحہ ۷۸ میں لکھتا ہے ان
جگہ میں جو اری صریحاً یہ بیان کرتا ہے کہ شریعت کے رسوماتی احکام کا منسوخ
ہونا عیسیٰ کی موت کا نتیجہ ہے اور گلتیوں کے خطا یا بے میں ہر فرقہ

۲۰ میں مسیح کے ساتھ صلیب تک کھینچا گیا لیکن زندہ ہوں پر تو یہی ایسا
 نہیں بلکہ مسیح چہرین زندہ ہے اور میں جو ارجس میں زندہ ہوں سو
 بیٹے پر ایمان سے زندہ ہوں جسے مجھے محبت کی اور آپ کو میرے بدلے
 ۲۱ میں خدا کے فضل کو چاہتا ہوں ہڑاتا کیونکہ راستبازی اگر شریعت
 ملتی ہے تو مسیح بیفائدہ ہوا ڈاکٹر ہمنڈ ورس ۲ کی شرح میں یون کہتے
 ہیں اوسنے میرے لئے اپنی جان دیکر موسیٰ کے آئین سے مجھے بخشا
 اور ورس ۲ کی شرح میں یون کہتے ہیں یہہ آزاد دے اسی لئے میں استعمال
 کرنا ہوں اور نجات کے لئے شریعت پر بہرہ و سہا نہیں کرتا اور نہ کسی کے
 احکام کو ضرور سمجھتا ہوں اسلئے کہ وہ تو گویا مسیح کی انجیل کو پسند
 کرتا ہے اور ڈاکٹر وٹسلی ۲۱ ورس کی شرح میں یون لکھتا ہے کہ اگر
 ایسا ہو تو اسکا مر کے نجات کو خرید کر یا کچھ ضرور ہی نہ تھا اور اسکی
 موت میں کچھ خوبی نہ تھی اور بائبل یون لکھتا ہے کہ اگر یہودیوں کی نعت
 ہمیں بچاتی اور نجات دیتی تو مسیح کی موت کی کیا ضرورت تھی اور اگر
 ہماری نجات کے لئے شریعت ایک خبر دے تو مسیح کی موت اس کے واسطے
 کافی نہ تھی انتہی اور اسے شرح یولوس مقدس نے اور بہت سی جگہ کیا
 اور علماء عیسائی نے اونکا اقتدار کے اون ورسوں کی دوسری
 شرح کہ ہے مثلاً یولوس ورس ۱۸ باب نامعراں میں یون لکھتا ہے

ترجمہ ہند ۱۸۳۹ء پس اگلا حکم کمزور اور بیفائدہ ہونے کے سبب منسوخ
 انتہی الغرض پولوس کے ان اقوال سے جو اوپر مذکور ہوئے اور جو عیسا
 عیسا ہی کی شرف و تفاسیر مذکورۃ الصد سے ہر عاقل و صبیح فہم
 یہ بات بخوبی ثابت ہوگی کہ احکام توریت کے منسوخ ہوئے ہیں
 پادریسا حبیب کہنا کہ کتب مقدسہ نہ کہیں منسوخ ہوئی ہیں نہ ہوں
 کیسا لغو ہو گیا اور اب بجز اسکے چارہ نہیں کہ پادریسا صاحب ان
 چھ وراق کو جو اوہنوں نے میزان الحق کے پہلے باب کی دوسری
 فصل میں نسخ کی بابت سیاہ کئے ہیں بالکل نکال دیں کیونکہ ان
 اس فصل کی بناء ہی فاسد ہے کیونکہ پادریسا صاحب شرف سے ہی ان
 لکھتے ہیں کہ قرآن اور اسکے مفسرین دعویٰ کرتے ہیں کہ جسطرح زبور
 آتے سے توریت اور انجیل کے ظاہر ہوئے سے زبور منسوخ ہوئی
 ہر صفحہ ۲۰ میں لکھتے ہیں اسی البتہ میں مجبور ہو گا دعویٰ بے اصل و بیجا
 جو کہتے ہیں کہ زبور توریت کو اور انجیل ان دونوں کو منسوخ کرتی ہے الخ
 حال انکہ یہ صریح جہان ہے کیونکہ قرآن شریف میں کسی جگہ یہ نہیں آتا
 کہ زبور کے سبب توریت منسوخ ہوئی اور نہ کہ میں یہ لکھا ہے کہ انجیل
 ظاہر ہوئے سے زبور منسوخ ہوئی اور نہ کوئی مفسر اس بات کا قائل
 ہے بلکہ اسکے برخلاف تفسیر عزیزی میں سورہ بقرہ کی آیت ولقد

موسیٰ الکتاب الایۃ کی تفسیر کے نیچے ایسا لکھا ہے
اور موسیٰ کے پیچھے ہمیں اور رسولوں کو بھیجا جو حضرت یوشع اور حضرت
الیاس اور حضرت الیسع اور حضرت شمویل اور حضرت داؤد اور حضرت
سلیمان اور حضرت شعیبا اور حضرت ارمیا اور حضرت یونس اور حضرت
عزیر اور حضرت حزقیل اور حضرت ذکریا اور حضرت یحییٰ وغیرہم باہر
آدمی تھے اور یہ سب موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر گزرے ہیں
اور انکے بھیجے سے اسی شریعت کے احکام کا جاری کرنا مقصود تھا
جو بنی اسرائیل کی سستی اور کاہلی سے مندرس و متروک اور انکے علماء
بد کی تحریفات کے سبب متغیر ہو چلے تھے اور سورہ ناک کی ۱۶۱ آیت
کی تفسیر کے ذیل میں اس قول کے نیچے و آتینا داؤد ذبوراً تفسیر
میں یون لکھا ہے اور ہم نے داؤد کو کتاب دی جس کا نام زبور تھا وہ
کتاب جناب الہی کی حمد و شائرمشتمل اور اوامر و نواہی سے خالی تھی بلکہ
داؤد علیہ السلام کی شریعت وہی تورات کی تھی نہ تھی جیسا مباحثہ دینی کے پہلے
حصہ میں مفصل لکھا ہے اور پادری صاحب سے یہی جملہ میں سب کے رب
عرض کیا گیا دم جو کچھ پادری صاحب عقلی اعتراض کر کے مسئلہ نسخ کی
بابت قباحین نکالتے ہیں سو وہ سب کی سب پولوس مقدس کے
سر پڑتی ہیں الحاصل جیسا پادری صاحب کا دعویٰ عدم تحریف کی

لغو نکلا دیا ہی جو کچھ انہوں نے نسخ کی بابت لکھا ہے بوجہ ظہر
 رہا قول اوں کا کیونکہ آسمان و زمین ٹل جائیگی کہ ہر خدا کا کلام نہیں
 ٹلیگا جو ورس ۳۵ باب ۲۷ متی یا ورس ۳۳ مارک ۱۱ لوقا کی طرف اشارہ ہے
 سوا اسکوائیکے دعویٰ سے کچھ ہی نسبت نہیں کیونکہ وہ ورس خاص
 اوس پیشین گوئی سے جو اوس باب میں بیان ہوئی ہے علاقہ
 رکھتا ہے جیسا کہ بت پرست کہتا ہے کہ اوسکی مراد یہ ہے کہ میری یہ
 پیشین گوئی ان یقیناً پوری ہوگی اور دین آسمان ہو یہ کہتا ہے
 کہ اگرچہ آسمان اور زمین اور سب چیزوں کی نسبت تبدیل کے قابل نہیں
 ہیں تو یہی ایسی استوار نہیں ہیں جیسی میری پیشین گوئی ان چیزوں
 بابت استوار ہیں ویسے سب مٹ جائیگی یہ میری باتیں ان پیشین گوئیوں
 کی بابت ہرگز نہ بدلیں گی اور جو بات کہ اب میں نے بیان کی ہے اوسکا ایک شوشہ
 مطلب یہ متجاوز نہ ہوگا انتہی علاوہ اسکے تورات کی بابت ہی حضرت مسیح کا
 قول متی کے ۵ باب میں یوں منقول ہے ورس ۱۷ ایہ گمان مت کر کہ
 تورات اور نبیوں کی کتاب کو منسوخ کرے تو انہوں میں منسوخ کرے نہیں
 آیا بلکہ پورا کرے گا تو آیا ہوں * سوا سیمیلے میں بھی یہی کہتا ہوں جو وقت کہ
 کہ آسمان و زمین نیست ہوں ایک نقطہ یا ایک شوشہ تورات ہے
 بجز منسوخ نہ ہوگا جب تک سب پورا نہ ہووے * حالانکہ احکام تورات کے

بلاشبہ منسوخ ہوئے جیسا کہ پولوس محدس اور اورعلا، کے اقوال
 اور پگد زچکے اور شاہید پادریسا حسب اسے جواب میں اپنی عادت کی
 موافق علم الناس کے مغالطہ دینے کے لئے یہ کہیں کہ وہ احکام منسوخ
 نہیں ہوئے بلکہ مسیح کے آنے سے انکی تکمیل ہوئی تو اس صورت میں ہم
 کہتے ہیں کہ اولاً یہ عذر مسئلہ نسخ کلنا فی نہیں ثانیاً یہ کہ جو احکام حضرت
 مسیح کے آنے سے پہلے منسوخ ہوئے اور نکالیا جواب ہو گا جیسا
 درس ۳ باب ۱ کتاب اول صموئیل میں عالی کی نسبت یوں حکم ہوا ہے
 سو خداوند اسرائیل کا خدا فرماتا ہے کہ میں نے تو کہا تھا کہ تیرا گہراؤ میرے
 باپ کا گہراؤ ہمیشہ میرے آگے کام کیا کرے برابر خداوند بولا کہ کہی ہو
 گوارا ہو گا کیونکہ وہ جو مجھے تعظیم کرتے ہیں میں انکو بزرگی دوں گا
 اور وہ جو میری تحقیر کرتے ہیں میں انکو قدر ہونگے * پشت پٹرک
 اس درس کی پوری شرح کرتا ہے کہ خدا نے اس حکم کو جو اس کے
 اور اس کے کنبہ کے لئے پشت و پشت سردار کا بن ہونے کے لئے
 دیا تھا منسوخ کر دیا یہ عہد حضرت مارون کے بڑے بیٹے الیعاز
 کے لئے مقرر ہوا تھا اور اسے ان کے بڑے بیٹے قیناس کو پہنچا ایک
 بعد مارون کے چھوٹے بیٹے ایسا مارکی اور لادعالی کو منتقل ہو چسے
 اب پھر الیعاز کے کنبہ کو بسبب گناہ نبی عالی کے منتقل ہوا ہے

اور یہ باب ۱۱۹ میں یون حکم ہوا تھا کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص سوائے خیمگاہ کے اور کہین ذبح نہ کرے اور اگر کوئی کہین اور یہی ذبح کرے گا تو اس شخص پر خون کی تہمت ہوگی اور وہ شخص مارا جاوے گا لیکن باب ۱۱۹ کے استثناء کے بموجب یہ حکم منسوخ ہوا اور صاحب ۱۱۹ کے ۱۱۹ صفحہ میں ان دو سو نکات ذکر کر کے لکھتا ہے کہ ان دونوں میں ظاہر اتفاق واقع ہے لیکن بہ خیال کرنے سے کہ آئین موسوی بنی اسرائیل کی حالات کے موافق کم و بیش کئے جاتے تھے اور وہ آئین ایسے نہ تھے کہ کسی مدینے نہ جاوین اسکی توجیہ بہت آسانی سے ہو سکتی ہے یہ لکھتا ہے کہ انکی (یعنی بنی اسرائیل کی) ہجرت کے چالیسویں سال فلسطین میں داخل ہوئے یہ پچھلے استثناء کے باب ۱۱۹ کے ۲۰ سے ۲۱ میں جو حکم دیا گیا موسیٰ نے اس حکم کو صاف منسوخ کیا اور اعلان دیا کہ فلسطین میں داخل ہوتے ہی گائے بیل بھیڑ وغیرہ جہاں چاہیں وہاں ماریں اور کہا وین انتہی لمخسا اکیسوا اور بہت سے احکام ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے پہلے منسوخ ہو گئے ہیں جسکا بیان بیان موجب تطویل سمجھا کر چھوڑ دیا گیا یہ کتاب از انکسوا میں اکثر نکات ذکر ہو اسے جسکو دیکھنا ہوا اس کتاب میں دیکھیں اس صورت میں یاد دہی صاحب کا یہ قول پس ۱۰ محمدی شخص حقیقت

یہ شخص
جو حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے
آنے سے پہلے
منسوخ ہو گئے
ہیں

طالبتے ان مقدس کتابوں میں خدا کا غیر منسوخ اور غیر محرف کلام پائیگا
 کیا انہو ہو گیا اسل اگر ہم ان وجوہ و دلائل کو جو کتب مقدسہ کے
 محرف و منسوخ ہونے کی بابت اب تک نہ کوہوئیں مختصر طور پر
 پہچان کرین تو انہیں دیلون سے صاف ثابت
 و ظاہر ہے کہ مجدیون کا دعویٰ ٹھیک اور بجا ہے اور عیسائیوں کا یہ
 دعویٰ کہ کتب مقدسہ نہ کہیں منسوخ ہوئیں نہ محرف سراسر لغو اور
 بیہ بنیاد بلکہ یقین کلی ہے کہ پرانے اور نئے عہد کی کتابیں ہر وقت
 میں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور پیچھے تحریف اور
 تبدیل ہوئیں پس وہ عیسائی شخص جو حقیقت کا طالب ہے ان کتابوں کو
 محرف اور منسوخ پائیگا اسلے اسکو لازم ہے کہ ان کتابوں سے
 ماتہ اٹھا کر اپنی نجات کی راہ ڈھونڈے اور سچے دل سے قرآن
 شریف پر ایمان لا کر نجات حاصل کرے لہذا ہم اس فصل کو تمام کر کے
 صاف دل عیسائیوں کی ہدایت کے لئے خاتمہ کے لکھنے پر متوجہ ہوتے ہیں
 اس میں بن عیسوی کا حال مجملہ بیان کریں گے کیونکہ تفصیل لکھنے کے لئے
 بڑی کتاب چلے جائے اگر زمانہ فرصت دے گا تو اس باب میں ایک
 مستقل رسالہ لکھا جاوے گا انشاء اللہ تعالیٰ

طبر یوس قیصر کے جلوس کے سپرد رہوین ہر حبیبیو پلاطیو دیہ کا حاکم
 اور ہیرود جلیل کا بادشاہ اور اسکا بہائے فلپ ایٹوریہ اور ملک اٹلی
 بادشاہ اور لوسانیو ایلینی کا بادشاہ تھا اور جان اور قیافا سردار
 امام تھے تب خدا کا کلام بیابان میں یحییٰ بن زکریا کو پہنچا پس انہوں نے
 عنقریب یردن کے وعظ کیا اور لوگوں کو امک آئیو ایسے کی خوشخبری
 دی کہ تو بہ کرو کیونکہ اسمان کی بادشاہت نزدیک ہوئی اور لوگوں کو
 اضطباع دینا شروع کیا اور اوسے عرصہ میں حضرت مسیح بھی
 اور اونسے اضطباع پایا لیکن جب یحییٰ کی زیادہ شہرت ہوئی اور
 انہوں نے ہیرود کو کچھ ملامت کی تو اوسنے انکو قید کر دیا حضرت
 مسیح نے جب اونکے قید ہونے کا حال سنا تو جلیل میں آئے اور
 ناسرہ کو چھوڑ کر کفرناحوم میں آ رہے اور اوسوقت سے مسیح نے
 بھی وہی وعظ کرنا اور کہنا شروع کیا کہ تو بہ کرو کیونکہ اسمان
 کی بادشاہت نزدیک ہوئی اور یہودیوں کی طرف متوجہ رہے
 اور انہیں کو وعظ و نصیحت کر کے دین عیسوی کی طرف ترغیب دے
 رہے کیونکہ وہ خاص انہیں کے لیے بھیجے گئے تھے جیسا کہ خود مسیح
 ایک کنعانی عورت کو اپنے انگریزی بیٹے کے تندہ سے نیکی سے عاکی تھا
 جواب دیا کہ میں سوائس اسرائیل کے کہہ لے کی کراہ سپردوں کے پاس

ان کا کلام
 دین عیسوی
 مسیح کا کلام
 دین عیسوی

ان کا کلام
 دین عیسوی

ان کا کلام
 دین عیسوی

ہینا ہین گیا ہوں اور ایسا ہی حکم عاریون کو بھی دیکر روانہ کیا کہ تم غلام
 کی طرف نجانا اور سامریون کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ
 بہ تخصیص اسرائیل کی گمشدہ گوسپند و نکی طرف جاؤ چنانچہ
 اسطرح حضرت مسیح یہودیوں کی ہدایت میں مصروف رہے اور چونکہ
 یہ لوگ اور غیر ایمان لائے پر اکثر یہودی لوگ انکے درپے آ رہے
 آخر کار یہود اس مخربوطی کو ہمراہ لیکے اور حضرت عسی کو گرفتار کر کے
 سردار کاہن کے پاس لیگئے اور یہ ایک بہانہ ہے عدالت مقرر
 کر کے تجویز کی کہ عسی قتل کیا جاوے اور اسلئے انہیں ہینو پلاط کے
 پاس بھیجا کہ وہ اس کے قتل کا حکم دے اب تک مسیح کے عاریون اور
 شاگردوں نے اس کی تعلیم کی حقیقت اور مطلب بالکل نہیں سمجھا
 تھا اور ان کا سب ایمان دنیوی نعمتوں اور فائدہ و فکری امید میں لگا تھا
 اس کے گرفتار ہوتے ہی وہ سب ہل گئے اور اسی امید پر پونا
 کی مانے مسیح سے یہ درخواست کی تھی کہ جب تم اپنی بادشاہت میں
 داخل ہو تو میرے دونوں بیٹے بھی تمہارے واسطے اور بائیں میں
 اور اسی بیت سے پطرس نے حضرت مسیح سے کہا تھا کہ ہم سب تجھے
 تیرے پیچھے ہوئے ہیں کہیں کسی ملک اور اگر وہ بات سچی ہو جو مسیح کا
 قول حق قرار دیکھو تو مسیح نے بھی ایسا ہی کچھ کہا ہے کہ تم میرے امتحان میں

مسیح کی طرف
 سے

مسیح کی طرف
 سے

مسیح کی طرف
 سے

مسیح کی طرف
 سے

مسیح کی طرف
 سے

میرے ساتھ رہے ہو اور جب طرح میرے باپ نے میرے باؤں شاہت مقرر کی
 ہے میں تمہارے لیے مقرر کرتا ہوں تاکہ تم میری بادشاہت
 میں میری میز پر کھاؤ اور پیو اور تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ
 فرقوں کا انصاف کرو اور الغرض کی طرح ہو اور ان لوگوں کے غم میں یہ
 بات کہ مسیح دنیاوی سلطنت قائم کرے گا اور ہم بھی حکام میں کر سکیں گے
 ایسی جی ہوئی تھی کہ جب حضرت مسیح دنیا سے مدنا سے نبی افسوس
 کرتے اور کہتے تھے کہ ہمیں امید تھی کہ یہ وہی ہے جو اسرائیل کی
 آزادی کرے گا یہاں تک کہ جب وہ حضرت عیسیٰ سے پہر ملاقی ہوئے
 تب انہیں یہ کہا گیا تو اس وقت بادشاہت بنی اسرائیل کی
 پہر بجال کر گئی اس صورت میں لازم ہوا کہ انہیں دوبارہ روح القدس
 نازل ہوتا کہ ان کی جیسے ایمانی اور سخت دلی ہو وہ دیکھ سکیں کیونکہ حضرت
 مسیح کا وہ نہیں روح القدس سے بہرہ دینا اور مسیح کو کلی طاقت دینا کہ تمام
 آیا لیکن جب یہ روح القدس اترتا تو عجب طور سے انہیں اتر گیا اور
 بڑی آندھی کی سی آئی شاید ایسا ہوا ہوگا جیسا اب گبولے یا
 کرتے ہیں الحاصل جب وہ روح القدس سے پہر تو یہودیوں کی مدد
 واسطے متوجہ ہوئے پر شریعت موسوی کے موافق دل کر کے
 رہے اور نماز پڑھنا اور کلیسیا میں جانا اور کہا نہیں اسے تو ریت کے

احکام کے موافق جاری رہا لیکن تھوڑے دنوں بعد ساول نام ایک
یہودی جو حضرت مسیح کا بڑا دشمن تھا راہ چلتے ہوئے عیسائی ہوا
اور عیسائی ہونے کے بعد پولوس مقدس بنا پر اس وقت تک غیر
میں سے کوئی شخص عیسائی نہیں کیا گیا تھا کیونکہ وہ یونان کے دھن میں
وہی بات جی ہوئی تھی جو حضرت مسیح نے کہی تھی کہ تم غیر قوموں کی طرح
نہ جانا حتیٰ کہ کرینڈیا کے عیسائی کرنے کی بابت جو غیر قوم میں سے تھاپٹر
کو مشاہدہ دکھایا گیا اور اوپر وہ شک میں پڑا کہ اسکے کیا معنی ہیں کہ
یکایک کرینڈیا کے آدمی آئے اور اسکو قہصر کو بیٹے گئے اور جب تک
لوگوں نے عیسائی ہونے کی درخواست کی اور پتر اونے باتیں کرنے
لگا کہ اسی اثنا میں روح القدس اور ترپرائنٹنٹونون کو تعجب ہوا کہ
غیر قوموں پر بھی روح القدس کی بخشش ہوئی یہ تو کیا بہتر ہے اول لوگوں کے
اصطلاح پاسے کا حکم دیا غرض اس مشاہدہ کے سبب یہ غیر قوم عیسائی
ہونے لگے لیکن ایک اور عمل کہلا کہ مختونون میں جو شریعت موسوی سے
باندھتے اس بات کی ہٹ کی کہ غیر قوم بھی احکام شریعت بجا لادیں اور
غیر قوموں کو یہ بات منظور ہوئی تب پاول اور برنابہ اور اون مختونون
گفتگو ہوئی آخر کو یہ تجویز پڑی کہ یروشلم میں رسولوں اور مشائخ کے پاس
انکر اسکا فیصلہ کیا جاوے یہ وہ سبب کہتے ہو کہ یروشلم میں آئے اور

اعمال صحیح باب

وہاں کونسل کا جلسہ عقد سوا پترا اور برنباہ اور پولوس مختون کے خلاف
 ہوئے یعقوب نے توسط اختیار کر کے یہہ صلاح دی کہ شریعت کا سارا جوہر
 انکی گردن پر ڈالنا چہا ہنیں بہتر یہہ ہے کہ بعضے بعضے احکام کا اتباع انہر
 لازم کیا جاوے تب تو ایک سکیولر بنام ہنا وروح القدس جاری ہوا کہ
 روح القدس کو اور ہکوبھی اچھا لگا کہ سو کہ ان باتوں کے جو ضروری ہیں تہر
 زیادہ بوجہ نہ ڈالیں تم بتوں کے لئے ذبح کی ہوئی چیزوں سے اولیہ اور
 کلا کہوٹا سوامہ دار کہا نے ہے اور زنا کاری سے پرہیز کرو انسیہ اگر تم
 تین دور کرو گے تو بہلا کر ویکے تم پر سلام سو اس کی عذر کے مطابق غیر قوم کو
 تو شریعت کی پابندی نہ رہی پر مختون لوگ اس شریعت موسوی کے
 متبع رہے لیکن پولوس مقدس سپر ہی راضی نہ رہے اور انہوں نے
 بالکل شریعت موسوی کو مٹایا اور کہا کہ اگلا حکم کمزور اور مفائدہ ہونے کے
 سبب منسوخ ہے اور پاکون کے لئے سب کی پاک ہے سو جب تکلیفات
 شرعی بالکل اوجھل گئیں اور لوگوں نے اس دین میں ہر طرح کی آسائش اور آرام
 پایا تب غیر قوم کے لوگ بڑی رغبت سے عیسائی ہونے لگے کیونکہ یہ بات
 بالبداہت واضح و آشکار ہے کہ ان جو خلقت سے گناہوں کا مبتلا
 اس قسم کی باتوں کی طرف بہت جلد متوجہ ہوتا ہے اور اچھی باتوں پر کتر
 دل لگاتا ہے لیکن اگرچہ پولوس نے احکام شریعت کو منسوخ کر دیا حکم

الحکم

دیے دیا تھا تیسری مختون لوگ جو نیے عیسائی ہوئے تھے اور کو مانگتے
 یہاں تک کہ جب پولوس یروشلم میں آیا تو مشایخ کو خوف ہوا کہ عیسائی
 مختون جو اتباع شریعت طے سرگرم ہیں اور پولوس کا حال بھی سن چکے ہیں
 بیشک کہتے ہو کہ فرار کرینگے تب پولوس کو سمجھایا کہ تو بھی منت دے
 آدمیوں کے ساتھ داخل ہو کر منت ادا کرتا کہ ویسے لوگ جانیں کہ جو کچھ
 انہوں نے تیرے حق میں سنا ہے بے اصل اور بے بنیاد ہے اور
 پولوس نے یہی انکی بات مانکر ایسا ہی کیا انھوں نے ان کے وقت تک سچ
 سب لوگ احکام توریت کی تعمیل میں سرگرم تھے پر جب بادشاہ نے
 یہ حکم جاری کیا کہ جو کوئی ختنہ کرے گا مار ڈالا جائیگا تب فلسطین کے عیسائیوں
 اس خیال سے کہ مبادا ہم بھی یہودیوں میں گنے جاویں رسومات
 موسوی کو بالکل چھوڑ دیا اور مرق کو اپنا پیشوا قرار دیا اور یہ بات لوگوں کو
 جو یہودیوں کی رسموں کے ادا کرنے میں بدل راغب بہت گرم تھے
 نہایت ناگوار گزری اسلئے ویسے جدا ہو گئے اور پر بالملک فلسطین میں اپنی
 جماعتیں قائم کیں اور انہیں رسوم موسوی کو اسی درجہ اور کردار کی سنت
 بحال رکھا یہ لوگ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو سند میں برابر
 سمجھتے تھے سو جب یہ فرقہ ہو گئے تو فرقہ اولین جو سچ مع عیسائی تھا
 اور توریت کی حمایت میں مصروف رہتا تھا بدعتی قرار دیا گیا اور اسلئے

او کا نام رکھا گیا اور دوسرا فرشتہ جو تورات سے برگشتہ ہو گیا تھا اس کا
 بنیاد پیلے ہی پولوس جمہلیکیتے دن میں تباہ ہوا اس سبب سے
 عبسوں تو عالم سے مفقود ہو چلا اور بن پولوس کی ترقی ہو گئی
 صدی میں ایک اور ایسی بات ہوتی کہ جبکہ سبب سے بن پولوس کے
 پیدائش کے لئے ایک بڑی مدد ملی یعنی بیکہ افلاکون اور شاخہ سے
 میں یہ عقولہ تھا کہ سچا ہی اور خدا پرستی کی ترقی کے لئے جو ہوشیار
 اور فریب دینا صرف جائز ہی نہیں بلکہ قابل تحسین ہے اور اسے بولنا
 حضرت عیسیٰ کے لئے سب سے بڑا عقولہ سمجھا گیا اور ان دونوں سے
 یہ دو باعث انیون کو لگی چنانچہ بہت سی چھوٹی کتابوں سے جو طے ہو
 سو پناہوں کے ساتھ منسوب ہو کر اس صدی اور اسکے بعد کی
 صدی میں دنیا میں پھیلائی گئیں یہ بات واضح و آشکار ہے اور ہم
 بات کچھ تعجبات سے نہ تھی اور عیسائی لوگ کچھ محتاج نہ تھے کہ انہیں
 لوگوں سے یہ بات سیکھ کر عمل میں لاویں کیونکہ اس صدی کے حالات
 ایک بڑا معتبر مورخ یونان لکھتا ہے کہ اگر اخلاق کے بد ہونا یا اس
 مراد ہے جو ان کاموں کی حد و خاصیت سے جو عیسائیوں پر لازم تھے
 واقف نہ ہو اور نیکی اور بدی کی بھی عاف صاف تمیز نہ کرتا ہو اور کثرت سے
 کیے اصل مطلب میں منحوس کر سکتا ہو اور جو اسی سبب سے اکثر یہ کہتے

ڈاؤن ڈول یا احکام الہی کے بیان کرنے میں غلطی میں چلا گیا ہو
 اوقات اچھی تھی کہتا ہو اگر بدر ہوتا ہے ایسا شخص جسکی اپنی تہذیب
 ہوئی مراد ہو تو یقیناً مانا جاوے کہ یہ لقب تو بلاشبہ بہت سے
 مرشدوں سے علاوہ رکھتا ہے بیسویں صدی میں دین پولوسی نے
 ایک نیا رنگ پیدا کیا کہ اس وقت کے علماء نے اول تو کتب قدسہ
 کی ساری عبارتوں کو تفسیلی معنیوں کے ساتھ تعبیر کرنا شروع کیا
 دوسرے علماء عیسائی نے جنہوں نے منطق اور علم فلاسفہ تحصیل
 کیا تھا اپنے استادوں کا اتباع کو کے بت پرستوں اور یہودیوں کے
 ساتھ مباحثہ کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ جس طرح پرہو اگرچہ فریب
 ہی سے کیوں نہ ہو فتح حاصل ہو جاوے اس طریقہ یعنی مخالفین کے
 مغلوب کرنے کے لئے فریبی تقریریں کرنے سے بہت قباحتیں
 واقع ہوئیں منجملہ ان کے ایک تو یہ ہوئی کہ بہت سی کتابیں نامور
 آدمیوں کی طرف منسوب ہو کر اس مراد سے شائع ہوئیں کہ ان کا
 اعتبار زیادہ ہووے چنانچہ کلیمنس یعنی کتاب اصول ایمانہ تصنیف
 ہو کر حواریوں کے نام سے مشہور ہوئی اور پاسٹالیکل کنستانتین
 یعنی حواریوں کے قواعد کی تالیف کلیمنس طرف منسوب ہے اور ریلیگنٹین
 کلیمنتا جو کلیمنس کی تصنیف قرار دی جاتی ہیں اور اسی طرح کی دوسری

کتابین جنکی ہوئے آدمی مدت تک روا اعتبار کرتے رہے شائع
 ہوئیں اور یہ ہمہ کرنے صرف مباحثین ہی میں تھا بلکہ مستکشفین رہبان
 لوگوں میں بھی اپنے گروہ کی تائید کے لئے فریب کرنا اختیار کیا اور اپنے
 گروہ کو دیویشیس کی طرف حب کو پوس نے پہلی صدی میں عیسائی
 کیا تھا نسبت کر فکے سوا اس چوہہ کے زیادہ ترویج پانے کے لئے
 کئی کتابیں علم سر اور مجاہدات کی اور سکی طرف منسوب کر دیں
 صدی میں اگرچہ ہر درجہ کے آدمیوں کے لئے شادی کرنا روا تھا لیکن
 جو لوگ بن بیاہے رھتے عفت اور پارسائی میں زیادہ تر نام پیدا
 کرتے تھے وجہ اسکی یہ تھی کہ اس صدی میں یہ بات سب لوگوں کے
 زبان زد ہو رہی تھی کہ جو لوگ جو دین کرتے ہیں اور ہین پر شیطانوں کا
 اثر رہتا ہے اور جو یہ بات بڑی فائدہ کی معلوم ہوتی تھی کہ جو لوگ
 کلید کے حاکم ہوں اور نہر شیاطین کا اثر نہ ہوئے یا ویسے لہذا یہ تجویز
 ہوئی تھی کہ پادری لوگ اس مزہ سے محروم رہیں اسی جیت سے
 کاریہ کے بہت سے لوگ خاص کر افریقہ میں لوگوں کی خواہش پوری
 کرنے پر راضی ہو گئے لیکن اس بات میں بھی کمی کہ اپنے نفس خواہش پر
 بھی جبر نہ ہوئے یا ویسے سوا ان عورتوں کے ساتھ جو ہمیشہ کی عفت
 کے لئے منت کر بیٹھی تھیں انہوں نے علاقہ کہا اور یہ بات بحالت

راج ہو رہی تھی کہ پادری لوگ رات کو اپنے بچھونے میں لادج تو نہیں
 یہ ایک عورت کو شریک لیتے تھے پڑھا ہرین ہی اظہار ہوتا تھا کہ اس معاملہ میں
 کوئی ایسا نہیں ہے جس سے عفت و بارسائی میں فتور آوے جو یہ
 صدی میں ہر بات کی ترقی ہوئی اور اس صدی میں بہتیری و اہیت
 اور مرزخ فاش کا شیوع رہا اور دین عیسوی کی افزائش کی ایک
 بڑی وجہ یہ ہوئی کہ جب طنطین بادشاہ اپنے اپنے خسر کو مار ڈالا
 اور طبیعت پر کچھ گہرا مہٹا اوچھنی ہوئی اور اُسکے کاہن نے
 اُسکا قصور معاف نہ کیا تب ناچار ہو کر اُسے عیسائی پادریوں کو
 بلایا انہوں نے کہا کہ اگر تم عیسائی ہو جاؤ تو ہم ابھی تمہارا قصور
 معاف کر دیتے ہیں سو وہ عیسائی ہو گیا اور اب اس عداوت مند
 عیسائی ہوا کہ پہلے ہی تو اوسے کاہن کو جس نے اسے گناہ معاف کرنے
 پر انکار کیا تھا مروا ڈالا ہر اپنی بی بی فاستہ اور اپنے بیٹے کو کہیں
 درون و نون پہنویون اور چھوٹے بہانے اور بہتیری دوست بنائے
 مل گیا اسی بادشاہ کے عہد میں ۱۲۵۰ء میں کونسل آرمینین
 ہوئی اور اوس میں مسیح کی الوہیت جسکی مدت یہ گفتگو دریش تھی
 ضمیمہ میں اس کونسل کے انعقاد کی وجہ یہ تھی کہ افسر نے مسیح کی الوہیت کا شکر نہ اپنے
 سدا کو دونوں عیسویوں اور علما غیر کی مدد سے خوب پھیلا نا شروع کیا

بیان
 یہ کہ عیسائی
 کی تاریخ

اور اس کا
 دور کا بیان

اور اتھانیشیمس اوسکا مقابل ہوا تب طنطنین نے اس نزاع کو
 دیکھ کر اس کو نسل کا نعتقاد کا حکم دیا سو اس کو نسل من نیر و شب
 لوگوں اور بہتیرے پادریوں کے مقابلے کا کیا اور بعض لوگوں کی
 یکے کو قائل ہوئے مگر حضرت مریم کو بجائے روح القدس کے داخل
 کرتے ملحقے لیکن جب بادشاہ نے علانیہ حکم دیا کہ جو شخص نیشیمس
 اسکا کرے گا اسکا مال ضبط ہو کر جلا وطن کیا جائیگا تب اکثروں نے بادشاہ
 خوف سے تلیث کے عقیدہ پر دستخط کر دیے سو اس وقت سے
 تلیث قائم ہوئی اور اتھانیشیمس کا عقیدہ مشہور ہوا قسطنطین
 مرنے کے بعد اسکے جانشینوں نے دین عیسوی کے رواج دینے میں
 بڑی کد و کاوش کی اور یہ حکم دیا کہ جو شخص کوئی دوسری ملت
 کا اتباع کرے گا سزا پاییگا سو اس وجہ سے دین عیسائی ہوز بروز
 ترقی پانے لگا لیکن چون جہن اس دین کی ترقی ہوئی صورتیں ہی نئی
 پیدا ہوئی گئیں یہاں تک کہ پوپ لوگوں کے زانیے میں جو بلیغ و عیب وار ہیں
 وقوع میں آئیں پروٹسٹنٹ کی تاریخ کی کتابیں اونیے لال مال میں سکود
 سارا حال لکھتے ایک تو شرم آتی ہے دوسرے خوف قتل و لال مانع ہے
 غرض ہر سو میں صدی تک پوپ لوگوں کا خوب زور شور مایا چنانچہ پروٹسٹنٹ
 لوگوں کا ایک بڑا مستند شخص کہتا ہے کیا صلح کے شروع میں

۱۰
 اسکا کرے گا اسکا مال ضبط ہو کر جلا وطن کیا جائیگا تب اکثروں نے بادشاہ
 خوف سے تلیث کے عقیدہ پر دستخط کر دیے سو اس وقت سے
 تلیث قائم ہوئی اور اتھانیشیمس کا عقیدہ مشہور ہوا قسطنطین
 مرنے کے بعد اسکے جانشینوں نے دین عیسوی کے رواج دینے میں
 بڑی کد و کاوش کی اور یہ حکم دیا کہ جو شخص کوئی دوسری ملت
 کا اتباع کرے گا سزا پاییگا سو اس وجہ سے دین عیسائی ہوز بروز
 ترقی پانے لگا لیکن چون جہن اس دین کی ترقی ہوئی صورتیں ہی نئی
 پیدا ہوئی گئیں یہاں تک کہ پوپ لوگوں کے زانیے میں جو بلیغ و عیب وار ہیں
 وقوع میں آئیں پروٹسٹنٹ کی تاریخ کی کتابیں اونیے لال مال میں سکود
 سارا حال لکھتے ایک تو شرم آتی ہے دوسرے خوف قتل و لال مانع ہے
 غرض ہر سو میں صدی تک پوپ لوگوں کا خوب زور شور مایا چنانچہ پروٹسٹنٹ
 لوگوں کا ایک بڑا مستند شخص کہتا ہے کیا صلح کے شروع میں

۱۰
 اسکا کرے گا اسکا مال ضبط ہو کر جلا وطن کیا جائیگا تب اکثروں نے بادشاہ
 خوف سے تلیث کے عقیدہ پر دستخط کر دیے سو اس وقت سے
 تلیث قائم ہوئی اور اتھانیشیمس کا عقیدہ مشہور ہوا قسطنطین
 مرنے کے بعد اسکے جانشینوں نے دین عیسوی کے رواج دینے میں
 بڑی کد و کاوش کی اور یہ حکم دیا کہ جو شخص کوئی دوسری ملت
 کا اتباع کرے گا سزا پاییگا سو اس وجہ سے دین عیسائی ہوز بروز
 ترقی پانے لگا لیکن چون جہن اس دین کی ترقی ہوئی صورتیں ہی نئی
 پیدا ہوئی گئیں یہاں تک کہ پوپ لوگوں کے زانیے میں جو بلیغ و عیب وار ہیں
 وقوع میں آئیں پروٹسٹنٹ کی تاریخ کی کتابیں اونیے لال مال میں سکود
 سارا حال لکھتے ایک تو شرم آتی ہے دوسرے خوف قتل و لال مانع ہے
 غرض ہر سو میں صدی تک پوپ لوگوں کا خوب زور شور مایا چنانچہ پروٹسٹنٹ
 لوگوں کا ایک بڑا مستند شخص کہتا ہے کیا صلح کے شروع میں

۹۰
 و منزلت ہی بڑھتی تھی لیکن اگر کم بولڈی نے یہ عہدہ دو مشن کے
 گروہ کو دیا تب مارٹن کو ہر گروہ اگر کسان میں سے تھا اپنے گروہ
 کی خفت دیکھ کر اٹلجنس کے پیچھے کے قباغ بیان کرنے شروع کیے
 اور جب لوگوں نے اس کے ساتھ مقابلہ کیا تو وہ اٹلجنس ہی کی لایا
 تب پوپ نے اول توجہ تھیان وغیرہ پیچھا کر سکو فہامیش کی اور جب پاپا
 سے بارہ آیات بل لیغہ فرماں اس مضمون سے صادر کیا کہ اگر کوئی اپنی
 خطاؤں سے تائب نہ ہو تو کلیسا سے خارج کر دیا جاوے پر لوگوں کو
 بھی خیال میں نہ لایا اور اس بل کو جلاوایا اور پوپ کی اطاعت سے بچنے
 ہو کر معلم ملکوت کی صلاح اور مشورہ سے اپنے نیکیوں کی بنیاد ملی
 سارا قصہ خود مصلح دین عیسوی نے اپنی کتاب مسمیہ ڈیسا پر لکھا
 میں یہ بیان کیا ہے کہ یکایک اور ہی رات کو میں جاگ اٹھا تب سلطان
 مجھ سے گفتگو شروع کی کہ سن امی فاضل شخص کہ تو نے پندرہ برس تک
 جہالت میں ماس کو ادا کیا ہے شاید بہت پرستی ہو اور حضرت عیسیٰ کا
 خون اور بدن اس میں نہوا اور صرف ردی اور شراب ہی کی عبادت خود
 تو نے کی ہو اور اوون سے کراہی ہو اور پیرینے جواب دیا کہ میں مسیحی ہوں
 پادری ہوں اور مجھ کو شہ فی مقرر کیا ہے اور میں جو کچھ کرتا ہوں اپنے بڑی

اطاعت اور حکم سے کرتا ہوں شیطان نے جو اب یہ سچ ہے مگر
 ترک اور غیر قوم بھی جو کچھ کرتے ہیں اپنے برزگون ہی کی اطاعت سے
 کیا کرتے ہیں اور اسے طرح پر بعام کے کاہن بھی گرم جو شیعی
 اپنے کام کیا کرتے تھے کیا اگر تیری تقرری ایسی جو ٹی ہو چیکے
 اور سامرون کے کاہن اور انکی عبادت جو ہو ٹی ہے لو تہر کہتا ہے کہ یہ
 بائین منکر محکو پسینا گیا اور دل کانپنے لگا اور شیطان میرے زمین
 بہت معقول و دلیلین اپنے موقع سے لاتا تھا اٹھی اس مباحثہ میں
 مجھ کو مغلوب کیا سو میں چپکا کھڑا ہو کر اسکی اون دلیوں کو جو اپنے
 میری تقرر اور پادری گری کے بطلان میں پیش کیں سنا کیا چنانچہ
 باوجود دلیلین بیان کیں اور اسکے لو تہر کہتا ہے کہ اس ضرورت اور تنگی میں
 میں شیطان کو اپنی پُرانی ڈال لیکر بٹا دیتا کہ ایمان اور ارادہ کلیہ کا
 نیکی پر ہے لیکن شیطان نے کہا کہ بتلاؤ تو وہی یہ کہاں لکھا ہے کہ
 بے ایمان اور شریر آدمی دوسرے شخص کو مسیح کر سکتا ہے لو تہر کہتا ہے
 کہ تہر ایمان کی دلیوں اور اعتراضوں کا میں کچھ جواب نہ دے سکا الا
 سکرانٹ میں مسیح کی حضوری کا میں قابل رہا انقصیہ کہ تو اندجس کے نیلے
 کے سبب کہ یہ معلم الملکوت کی تعلیم کے باعث لو تہر صاحب نے دین یووی
 میں اصلاح کی لیکن افسوس اسیکی زندگی میں اس کے شاگردوں نے

میں
 اس کتاب
 میں
 صاحب کی
 سی

اوس اصلاح میں ترسیم کی بیچے اور توڑ و ٹکلیں اور کارلا سٹاؤ بیسٹیا
 میں مسیح کی حضوری کا انکار کر کے الگ ہو گئے اور او دہا سٹارک فیر
 فرقہ انا بائیسٹ کی مبناد ڈالی کالون اور نیز آئیے اپنا کلیسیا الگ کیا
 اور ناکس نے اپنی تعلیم الگ کی یہاں تک کہ ایک دوسرے کے در پی ازار ہو
 اور طرح طرح کے فساد برپا ہوئے حتیٰ کہ کشت خون کی نوبت پہنچی اور
 اور بہت لوگ مارے گئے ان لوگوں کے بحالات ہم کو لکھتے شرم آتی ہے
 اور کتاب یہی بڑھی جاتی ہے جبکہ دیکھنا ہو کالون اور نیز کا حال کلر
 بوسک کی کتاب میں جو ہزار کی زندگی میں لکھی گئی ہے دیکھ لے اور بوسک
 حال تاریخ اسکاتلند مصنف شکر میں ملاحظہ کریے اور انبا پستیک بزرگ کا
 ماجرا فاکس صاحب کی کتاب شہداء میں دیکھ لے اسی صدی کے اوائل
 میں علماء کے غایت اختلاف و تناقض کے جہت سے پیر و لوگوں کا عقیدہ
 الحاد کی طرف آیا پہلے سے ایسے لوگ فرانس اور اطالیہ میں ظاہر ہوئے
 وہ ایک خدا کو ماننے تھے اور حضرت عیسیٰ کا کچھ لحاظ نہیں رکھتے
 تھے یودھواریون اور انجیل نویسوں کے مسائل کو کہانیاں اور زوار جانتے
 سب نیون پر ہنستے تھے کو ظاہر اوں لوگوں کے دین کو جسے خوف نہ تھے
 کہیں برہنہ تھے بعضے ادین سے یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ جسم کے ساتھ روح
 نہیں مرتی اور اوں کی رائے اس مسئلہ اور خدا کی بوجہ کے باب میں

اپنی کیورین کی موافق تھی گویا خدا کو بندوں کے معاملات میں بعد پیدا کر کے
 کچھ علاقہ نہیں مانا میں سے بہت سے لوگ فلفلہ اور بہت علوم میں ماہر تھے اور
 تیز فہم تھے اور اس الحاد کی بلا میں جو آپ سے تعد تھے تو اس کو سخت اور
 کوشش سے اور وہ میں ہی پھیلاتے تھے تیسرے سوین صدی میں الے
 لوگوں کی اور ترقی ہوئی اور جرمنی و انگلستان میں ہی اس بات کا کچھ
 چرچا ہوا چنانچہ لارڈ ہریٹ اور سٹر بلاؤنٹ اور ہو بس اور
 ارل شافٹسبیری اور ٹولینڈ جو بڑے بڑے درجوں پر تھے ملحد تھے

چنانچہ انہوں نے بہت سی کتابیں اس میں
 تصنیف کیں اہٹارہویں صدی میں اس قسم کے عقاید روز بروز
 بڑی ترقی پر رہے اور امریکہ اور اسپانیہ وغیرہ میں پھیل پڑے حتیٰ کہ
 یہ بلا عالمگیر ہو گئی اور اس زمانہ میں تو ان سب مقاموں میں الحاد کا برا
 ہی زور شو ہے ڈوائٹ اپنی کتاب سفر جرمنی کے صفحہ ۴۹۹ و ۵۱۰ میں
 لکھتا ہے کہ علم کلام کے جھکڑے میں عہد عتیق کی سچائی اور اصلیت پر
 حملہ ہوا رفتہ رفتہ یہ ٹوٹ پھنچی کہ اس کے الہامی ہونے کا یقین جرمنی
 میں سے نکل گیا بعد ازاں عہد جدید کے خطوط پر نزاع ہوئی اور یہ
 حال ہوا کہ ایک مصنف کے غیر الہامی سمجھنے کے بعد دوسرے کو اس ہی
 سمجھ بھانگ کہ بہت سے مشکایین انکو لائق سمجھے اور انکو دین علی

پہلا یہ تھا کہ اور تاریخ کی کتاب سمجھ لیا بعد اسکے انجیلوں کی نسبت
 ہی ایسا ہی کچھ حمله ہوا یہاں تک کہ پادریوں کے نزدیک اسطو اور افلاطون
 زیادہ حضرت عیسیٰ کا مخالف تھا اس تمام الحاد کا اثر فرانسیسون کے فلسفہ
 ہی جواٹھارہویں صدی کے اواسطو اور اواخر میں ہوئے ہیں سبقت
 لے گیا جب لوگوں نے دیکھا کہ یاد رمی لوگ بھی متحد ہو گئے تو انہوں
 ہی وہ طریقہ اختیار کیا جرمنی میں یہ دین عیسوی کے لوٹ پوٹ جانے
 کی وجہ قوی ہی ہوئی ہے مسٹر ہوسٹ اپنی کتاب میں جو ۱۸۴۷ء
 میں چھپی یوں لکھتا ہے کہ قریب تمام جرمن کے مدرسوں میں الحاد غالب ہے
 کینٹ کے عقاید کو حجل اور لوگوں نے ترمیم کر کے دین عیسوی کو یک
 کہانی ٹھہر لیا فلاسٹہ جرمنی میں دین عیسوی کے بازو ٹوڑنے کے متعلق
 اور عہد جدید کی اعجازی باتوں کو کہانیاں ٹھہرایا حضرت عیسیٰ کے معجزات
 اور ہودیوں کے قایم کرنے کی بابت خدا کی تعجب انگیز باتوں کو اور قوتوں
 کی سب سے سمجھ لیا اس فلسفی عقیدے نے اکثر جرمنی جوائون کو بھٹ
 بکڑ کہا ہے سب طرف کی فلسفی کرسیاں الحاد سے پوری ہوئی ہیں
 (یعنی معلم ہی دیے ہی ہیں) جرمن میں گروہ طالب علموں میں
 جنکو میں جانتا ہوں بارہ آدمی چھانٹنے دشوار ہونگے جو بک لمحہ نہوں
 جو لوگ اس وبا کے پہلے کا شبہ کھتے ہوں آپ جاوین اور دیکھ لیں لیکن اگر

جاہلین کہ لڑکے وانا اور وی علم اور دین عیسوی کے پکے منکر ہو کر ناوین
تو انکو جبرن میں پرٹھیں گونیا بھیجیں اور وی اوون یون کہتا ہے کہ ہر صلح کو
یہ بات معلوم ہے کہ زمانہ حال میں ہیس ملحدون کے مقابلہ میں ایک
ایماندار کا پانا فرانس میں دشوار ہے پادری کلیک صاحب جبرنی اور
ہو ہیمہ اور ہنگری کے حال میں لکھتا ہے کہ اگر کوئی شخص اتنی قوت پر
گذشتہ کی بابت جبرنی کے دین پر وٹٹٹ کے حالات کی تاریخ
دیکھ تو برای العیون مشاہدہ کریگا کہ اُس میں عیسائی انگلیہ کو غم و اندوہ
سوا ہے کچھ نظر نہیں آتا ننان مذکور کے پادری کون دین عیسوی کے خدا کی
طرف سے ہونیکا انکار کر کے اس بات میں بڑی سرگرمی سے محنت
کی ہے کہ اپنے عقاید باطلہ لوگون کے دلون میں ہی دالین علم کلام کے
درسوں کے اتالیقون اور مذہبی اور علمی جرنل کے رہنماؤن میں سے ایک
ایسے گروہ نے خروج کیا جو اپنے تئیں راسخ و مستحکم کہتے ہیں اور اون
لوگون پر جو اہام کے قابل ہیں ٹھٹھے مارتے ہیں بلکہ وعظ کے سارے نمبر
اونکے اور اونکے مریدون کے تحت میں آگئے اور یہ گویا اب ایک پشمہ
پجاری ہوا کہ جہر اسکے پانی کا گزر ہوا کنڈر ٹالا علاوہ اسکے اون
کو تو کما علم جو اس ناباک کام کی تائید میں آوتھون نے ظاہر کیا بلاشبہ
ایسا بڑا اٹھاجیب کی اونکی طیلین ہر درجہ کے آدمیون کے مزہ اور سچ کی حق

تعجب انگیز تہیں ہیں اس صورت میں کہ یہ مقام تعجب نہیں کہ اس کا نتیجہ یہ نکلیں کہ
 ہر جگہ کفر پھیل جاوے اور ہر روشنی کے حال میں ہی گلیگ صاحب
 یون لکھتا ہے کہ پروشیا کی سلطنت میں سا اہا سال سے اب تک
 بیبل کا مذہب نہیں ہے اور انکس نے یہی بہت تفصیل کے ساتھ
 جرمن میں الحاد کے پھیلنے کا حال لکھا ہے اور اکتوبر ۱۸۵۲ء
 عیسوی کے اخبار موسومہ ٹابلٹ میں لکھا ہے کہ خاص اٹھلندہ میں انتہائی
 خالقانہ میں جن جنین کفر کی تعلیم ہوتی ہے اور میں لاکھ آدمی ایسے
 جو کہ مذہب نہیں رکھتے اگر خوف تطویل مانع نہ ہوتا تو ہم اور بہت بلوئیں
 لکھتے مگر صاحبان عقل و گیا ست کے لئے اس قدر پرکتفا کیجاتی ہے
 کہ ایسا ہی عیسائیوں ذرا انصاف سے دیکھو کہ جب کتب مقدسہ اس طرح پڑھ
 و تبدیل ہوئی ہوں جیسے ہنر بیان کیا اور تمہا ویسے علماء کو ہی بجز تسلیم کے
 اور کچھ جارہ نہو اور دین عیسوی ہی دنیا سے کم ہو کر دین پولوسی اور یکے قائم
 مقام ہو اور سب سے اوہی دین پولوسی کئی سو برس تک تحت حکومت
 دجالوں اور بت پرستوں کے رہا ہوا اور یہ کتابیں ہی جنہیں تم کتب مقدسہ
 کہتے ہو اوس مدت وراثت کے اوہیں دجالوں کے پاس رہیں ہوں اور یہ پندرہ
 برس کے بعد جو اوس دین پولوسی کی اصلاح کی گئی ہو تو ایسے شخص کا کٹھا
 ہے جسے معلم ملکوت سے تعلیم پائی ہو تو بہت کم اب اس لئے ایسے دین

کتب کے حامی بنے ہو کیلئے تم نبی آخر الزمان پر ایمان لا کر نجات پائی حاصل
 نہیں کرو گے ایمانی بہانوں پر یہ وہ نبی ہے جسکی شانیں اسماء میں
 دشمن جو تم ہی عمر میں بھی جانتے ہو اور اوسے ازراہ شقاوت بازی
 کیسے کیسے درشت اور نالائکم القادریہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
 لکھیں صاف صاف گواہی دیتا ہے کہ انحضرت حسینؑ اور وہ ہیں
 اور آپ کا حال و چلن پسندیدہ تھا مساکین کی فیض رسانی اور نکاح شہ
 بنا ہر ایک کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آتے اور دشمنوں سے بچا
 تھے ان سب باتوں کے علاوہ خدا کے نام کا بڑا ادب کرتے تھے چل ساروں
 زینوں قاتلوں تہمت لگانے والوں اور الفضولوں لالچیوں جیوے شے
 کہ ابوں وغیرہ کے ساتھ کمال سخت گیری کرتے تھے صبر و فیاضی
 و رحم دلی اور نیکی و احسان اور والدین اور بزرگوں کی تعظیم و توقیر کرنے اور انکی عزت
 لانے کی نسبت بہت وعظ و نصیحت کرتے تھے اور بڑے عابد و متواضع
 تھے ایک دیکھو ایسی باتیں ایسے وصف ہوں اور ان اوصاف
 کا ثبوت اور کے دشمنوں کے اقوال سے پایا جاوے یہاں اوسکی نسبت
 یا دینی کرنا اور اپنی عاقبت کی خرابی سے نہ ڈرنا سر تعصب و تعصب
 اور ان کی رسوم کا اتباع ہے خداوند تعالیٰ اپنے نبی آخر الزمان کے
 وسیلہ ہوا اور انکو تعصب اور طرفداری سے چھڑا دے ایسا وہ یہ وہ نبی

۷
 ص ۱۰۰
 ۱۰۰

جسکی بہتیری بشارتیں باوصف اسقدر تحریفات کیے اب تک تہا ہی کتابوں میں
 موجود ہیں اور محمدیوں کی طرف سے اکثر کتابوں میں مرقوم ہو چکی ہیں ایسا کروان
 بشارات کا مصداق سوا کس نبی آخر الزمان کوئی نہیں پھر کتنا تمہاری اگر تصدیق
 کتابیہ رکھ کر انکی طرف متوجہ ہو تو یقین ہے کہ پھر ایسے وساوس و شکوک
 میں نہ پڑو ایسا یہ عیسائیو بہ نبی وہ آخر الزمان ہے جسکی بابت کہلا
 کہلی حضرت عیسیٰ اپنے مصلوب ہونے کے واقعہ کے ذکر میں تقریباً یوں فرمایا
 تھا کہ ای برتباہ یقین جان لکھیا ہے چوٹا گناہ کیوں نہ ہو خدا اسکی سزا دیتا ہے
 کیونکہ خدا تعالیٰ گناہ سے نا اضر ہے اور کسی گناہ کو بے سزا نہیں چھوڑتا
 میری ما اور میرے شاگردوں نے جو دنیوی عرض سے میرے ساتھ محبت کی
 خدا اس سے ناخوش ہوا اور مقتضائے عدالت یہ چاہا کہ انکی اس نسبت
 عقیدت کی سزا اسی دنیا میں انکو دیکھنا کہ وہ دوزخ کے عذاب سے بچیں اور
 وہ انکو کو اذیت نہ ہو کہ اور میں اگر وہ دنیا میں بے قصور تھا تو اسلئے کہ بعضے
 آدمیوں نے مجھ کو خدا اور ابن اللہ کہا خداوند تعالیٰ کو یہ بات خوش نہ آئی
 اور انکی مشیت اس امر کی مقتضی ہوئی کہ قیامت کے دن شہا طین مجھ پر
 نہ ہنسیں اور مجھ کو ٹھٹھنیں نہ اوڑھیں سو اسی نے اپنی مہربانی اور عنایت سے یہ ایسا
 بہتر چاہا کہ دنیا ہی میں یہود انکی موت کے سبب میری قضیمت کے رہنمائی
 ہو جاوے اور ہر شخص یہ گمان کرے کہ میں صلیب پر کچھ اگیا یہ بہتر چاہا

اس
جملہ قرآن شریف
مصنف سیل صاحب
صفحہ ۳۴

اور منہ سائی محمد رسول اللہ کے لیے ہی تھاکے ہیں جب وہ دنیا میں آویگا تو ہر ایک
ایماندار کو اس غلطی سے آگاہ کر دیا اور یہ دھوکا لوگوں کے دل سے اٹھا دیا چنانچہ اس پر
جسکی نبوت کی خبر اس صراحت سے مندرج ہوئی کہ پہلا یہ اور اس سے منکر ہونا چاہیے
خواب کرنا یہ یا نہیں اگر ذرا سا ہی انصاف تھا تو یہ دلیلیں ہوتیں کہ ہر شکوک و
شبہات میں مبتلا نہ ہو اگر شیطان معین جو نبی آدم کا دشمن ہے یہ شکوہ اس کے
میں ڈالے کہ نبی اللہ کی انجیل جعلی ہے اور اس کو تمہاری کونسل او کیٹی نے خدا کا
کلام نہیں مانا ہے تو تم لالچ پڑ ہو اور خدا سے دعا مانگو کہ تم کو شیطان سے بچا دے
چونکہ اس کے عقل سلیم ظاہر ہوے اور یہ شک جو صریح بے اصل و بے بنیاد ہے
تمہارے دل سے نکال دیکو نبی اللہ کی انجیل ایک پُرانی کتاب ہے اور ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے سیکڑوں برس سے غیبت کی ہے کیونکہ
دوسری تیسری صدی مسیح کی کتابوں میں اس کا ذکر ہوا تو پہلا یہ غور فرماؤ کہ اتنے دنوں پہلے
اوس میں جعل کیوں کر ہو گیا اور جعل بھی ایسا ہوا جو طاقت بشری سے باہر ہے
اور بدوں الہام الہی وہ جعل ہونا ہرگز خیال میں نہیں آتا تو اس موت میں ہے
جعل سے بھی کچھ قیامت ہوئی اور اگر تم لوگ سمجھو کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی بعثت کے بعد کسی محمد بنی نے اُس میں یہ فقرات بڑا دیئے ہیں تو اس کا ثبوت
گذرا ہو کہ جس شخص نے کس زمانہ میں یہ تحریف کی اور نبی اللہ کی انجیل کا کوئی ایسا پارہ
نہیں جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر کا لکھا ہوا ہو اور جس میں

موجود نہ ہو تو پیش کرو نہیں جو ایسے شیطانی و اہم جو ایک توبہ کر کیا بیان لاؤ اور نجات
 ابدی مفت میں لاؤ اور جب تک تم اس امر کو نایت نہ کرو اور اپنے تعصب کے بلا دلیل
 دعویٰ کیے جاؤ تب تک محد یون پر کچھ واجب لازم نہیں ہے کہ تمہاریے ان روی
 تباہی اعتراضوں پر توجہ نہ کریں کیونکہ حضرت مسیح کی گواہی تمہاری سے بجا تو
 افضل ہے اور ساری اعتراضوں کا ایک کافی و کافی جواب ہے اب میں تعصب
 و طرفداری سے دل سے تمہاریے لئے دعا مانگتا ہوں جو اس جملہ دعوات سے نبی آخر الزمان
 وسیلے اسکو قبول فرما و مناجاہ رب العلیین جو ہمارے چوتھے ولی اور ہی آدم و نوح علیہما
 و سارے چھڑائی کی طاقت رکھتا ہے اپنے فضل و کرم سے ہمارے کو جو سچے دل
 اپنی نجات خواہان ہیں راہ راست پر لاؤ اور انکو جو تعصب کی راہ سے دین محمدی کے
 دشمن ہیں تعصب کے چھڑاؤ اور انکو توفیق عنایت فرما کہ سچے دل سے تیری اہل کائنات
 اور تیرے نبی آخر الزمان پر ایمان لا کر نجات ابدی اور حیات سرمدی پاویں امی خداوند
 متعال انکو توفیق دے کہ اس کتاب کے بے تعصبانہ بلا طرفداری مکتبین اور ضالین اور
 گمراہ کیوں سے ٹھکرے ساحل نجات پر پہنچیں اور اس کتاب کے اپنے فضل و کرم سے قبول
 اور اسیر چکے ہو و انسان جو ایسا تو معاف کرو اور ہمارے اور سب ہی مسلمانوں کا خاتمہ بخیر فرما
 دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کر کہ میں بارہا العظیم بنیالات و اذنانی تمنا
 او بظلمات بناؤ لا تحمل علینا اھل کما حملت علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقت لنا بہ
 و اعف عنا و اعف لنا و اعف عنا انت مولانا فاقضنا علی القوم الذین کفروا
 صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلق محمد ﷺ اھل کما جامعین برحمتک یا رحیم

الحمد والثناء که نسخه متبرکه موسوم به اعجاز عیسوی لمقبیه بمصدقہ تحریر
تصنیف فخر متکلمین و سرآمد مباحثین دین پناه جناب مولوی رحمت اللہ
صاحب کراچی بتاریخ دہم ماہ صفر المظفر سنکیر ۱۳۰۲ و صد و ہفتاد و یک
حلیہ المطابع پوشید

قطعات تاریخ

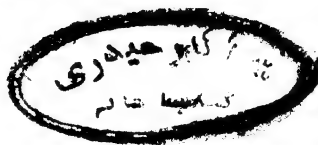
ریختہ قلم اعجاز رقم تبصرت شناس سخن جناب منشی ابوالحسن صاحب
مدرس اول فارسی مدرسہ کاری واقع دارالخلافہ اکبر آباد

این نسخہ دین پناه اعجاز طراز
تفسیر پختہ فون بزمین بنود
چون حلیہ اختتام در بر پوشید
دل سال تمام روز با تفتید
کز نظر من اسد است عنوانش حکم
کز ہر حرفش حریف یابد الزام
میخواستمش و ہم بتاریخ نظام
گفتا کہ بوے دلیل تحریف تمام
۱۳۰۱

وله

و یک اعجاز عیسوی کہ دلیل
دل اعجاز را بدست آورد
بہر تحریف از و نیاری خوش
فیض روح قدس بتاریخش
۱۳۰۱

تمت بلخیر



اغلا طنامہ

صفر	سطر	غلط	صحیح	صفر	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۴	اسطے	کیونکہ	۴۵	۳	حال	حالیہ
۵	۱۱	بغنی مدن	بغنی مدن	۴۵	۱۶	چی	بھی
۸	۴	جوسور	جوسور	۴۴	۸	سراب	سیراب
۱۲	۷	بخت نقر	بخت نقر	۴۸	۷	الحز	الحز
۱۳	۱۳	اور اور	کوشی اور	۸۰	۱۲	داع	داع
۱۷	۴	ارگ	ارگ	۸۲	۱۳	سند	سند
۱۷	۹	اسلی نہیں	اسلی نہیں	۸۶	۹	مفر	مفر
۱۷	۱۷	سٹاپین	سٹاپین	۸۶	۱۷	تینون	تینون
۱۹	۱۲	تای	آکاس	۸۷	۲	بیان میں	بیان میں
۲۰	۸	اسلی	اسلی	۸۷	۱۶	بیان میں	بیان میں
۲۰	۱۲	رکھی تھی	رکھا تھا	۹۰	۱۲	بین	بین
۲۴	۶	جوانگی	جنگی	۹۴	۵	روند	رومیہ
۲۷	۷	متعد	متعد	۹۴	۱۲	لے میں	کے میں
۳۱	۵	نکالہ نکا	نکالہ نکا	۱۰۱	۴	کتاب	کتاب
۳۱	۱۳	پوسی بس	پوسی بس	۱۰۲	۳	سبب	سبب
۳۲	۸	اغلا طنامہ	اغلا طنامہ	۱۰۶	۱۱	بشتر	پیشتر
۳۳	۱	یعقوب	یعقوب	۱۰۷	۱۷	غلط میں	غلط میں
۳۵	۹	بعد	بعد	۱۱۱	۱۱	پوشیدہ	پوشیدہ
۳۶	۱۷	پوسی بس	پوسی بس	۱۱۵	۱	شیر	شیر
۳۷	۱۶	ارجن	ارجن	۱۱۶	۷	حوالی	حوالی
۴۱	۸	اور بیٹے	اور بیٹے	۱۱۶	۱۳	جرہ	جرہ
۶۲	۱۵	اسلی	اسلی	۱۱۷	۹	شیخ بکھان	شیخ بکھان
۷۰	۱۶	بیب	بیب	۱۱۷	۱۰	بھوکے	بھوکے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۳	۱۷	بھکا	بھکا	۲۳۸	۱۵	نقل کر کے	نقل کر کے	۳۰۲	۱۵	باب	باب
۱۸۶	۱۰	قونین	قوانین	۲۳۹	۲	انجیلان	انجیلین	۳۰۳	۱	منقرض	منقرض
۱۹۳	۱۲	بڑی	بڑی	۲۴۱	۱۲	اڑ جانے	اڑ جانے	۳۰۵	۹	دعا	دعا
۱۹۴	۱۳	بیدل	بیدل	۲۴۱	۱۷	پرہ	پرہ	۳۰۷	۹	منقرض	منقرض
۱۹۹	۳	کھا	کفارہ	۲۴۲	۲	ختم بلبل	ختم بلبل	۳۰۸	۱۲	لٹا دیے	لٹا دیے
۲۰۲	۲	گہر	گہر	۲۴۲	۱	بیتے	بیتے	۳۲۸	۱۶	گڑا	گڑا
۲۰۳	۳	خدا اور	خدا اور	۲۴۳	۹	ایا	ایسے	۳۲۲	۶	مقصود	مقصود
۲۰۳	۱۷	جرم	جرم	۲۴۳	۱۰	درس	درس	۳۲۵	۷	کرائے حال	کرائے حال
۲۰۳	۱۵	کاسا	کاسا	۲۴۳	۱۶	درس	درس	۳۲۵	۱۱	جاری	جاری
۲۰۶	۱۷	عیسے	جیسے	۲۴۷	۳	تہین	تہی	۳۲۷	۱۲	کریا بخیل	کریا بخیل
۲۰۷	۱۷	میری باتوں	میری باتوں	۲۵۱	۹	مردنگو	مردنگو	۳۲۵	۸	اعمالین	اعمال
۲۱۱	۲	خ	خ	۲۵۲	۱۲	حصہ	حصہ	۳۲۶	۹	دعوہ	دعوہ
۲۱۱	۶	سر	شیر بر	۲۵۷	۱۳	بکے	ایکے	۳۲۹	۱۵	برنا باہ	برنا باہ
۲۱۳	۸	بڑا	بڑا	۲۵۸	۲	سبب	سبب	۳۲۲	۱۳	بہیجی	بہیجی
۲۱۷	۱	مین	سے	۲۶۱	۱۲	دینے	دینے	۳۲۵	۱۰	بالو کا	بالو کا
۲۱۷	۱	ٹے	بچلے	۲۶۱	۱۵	دیر اپنے	دیر اپنے	۳۲۶	۲	دیلہنی	دیکھنی
۲۱۹	۲	بڑا	بڑا	۲۶۸	۶	خایا	خایا	۳۲۱	۱۷	مزیکا	مزیکا
۲۱۹	۱۷	ہیلٹر	ہیلز	۲۷۲	۱۳	ترجمو	ترجموں	۳۶۲	۱۱	اوس	اوس
۲۲۰	۸	عوام	عوام	۲۷۲	۹	اسلئے	اسلئے	۳۶۵	۵	صورت	صورت
۲۲۳	۹	الہام	الہام	۲۷۷	۱۳	نہ دخل	دخل	۳۶۸	۱۲	پہلی	پہلی
۲۲۷	۱۲	چو سال	چو سال	۲۸۰	۵	مانو تیرہ	مانو تیرہ	۳۶۹	۲	ڈاڈو	ڈاڈو
۲۳۰	۲	ناب	کتاب	۲۹۵	۲	ایکلوٹی	ایکلوٹی	۳۷۱	۱۲	نیون	نیون
۲۳۰	۳	خامین	خامین	۲۹۸	۷	فردوسی	فردوسی	۳۷۶	۵	زکی	زکی
۲۳۳	۲	آر دو	آر دو	۳۰۰	۱۷	انجیلان	انجیلان	۳۸۵	۱۶	مقدس	مقدس

[illegible]

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا

پیشانی

جامعہ دہلی

۱۔ اراکین مجلس تعلیم و تحقیق دہلی
 ۲۔ اساتذہ جامعہ دہلی
 ۳۔ طلبہ انجمن مدرسہ دارالعلوم
 ۴۔ مدرسہ دارالعلوم دہلی
 ۵۔ مدرسہ دارالعلوم دہلی
 ۶۔ مدرسہ دارالعلوم دہلی
 ۷۔ مدرسہ دارالعلوم دہلی
 ۸۔ مدرسہ دارالعلوم دہلی
 ۹۔ مدرسہ دارالعلوم دہلی
 ۱۰۔ مدرسہ دارالعلوم دہلی

۱۔ کتابوں پر کئی قسطوں کا نشان یا بیانیہ پیش کردہ
 ۲۔ کتابوں پر کئی قسطوں کا نشان یا بیانیہ پیش کردہ
 ۳۔ کتابوں پر کئی قسطوں کا نشان یا بیانیہ پیش کردہ
 ۴۔ کتابوں پر کئی قسطوں کا نشان یا بیانیہ پیش کردہ
 ۵۔ کتابوں پر کئی قسطوں کا نشان یا بیانیہ پیش کردہ
 ۶۔ کتابوں پر کئی قسطوں کا نشان یا بیانیہ پیش کردہ
 ۷۔ کتابوں پر کئی قسطوں کا نشان یا بیانیہ پیش کردہ
 ۸۔ کتابوں پر کئی قسطوں کا نشان یا بیانیہ پیش کردہ
 ۹۔ کتابوں پر کئی قسطوں کا نشان یا بیانیہ پیش کردہ
 ۱۰۔ کتابوں پر کئی قسطوں کا نشان یا بیانیہ پیش کردہ

